ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

...ائید خالق کون و مکان مالک زمین و زمان یہ کتاب لاجواب خزینہ امور مملکت گنجینہ
...بیر سلطنت مترجمہ جناب مولوی محمد فضل الحق عرف احمد میاں صاحب احمد آبادی اعنی

١٣٢٦ھ

# تزک تیموری
## جیبی

...ن اہتمام مالا کلام و بصد خوبی و انتظام قاضی عبد الکریم ابن
...نی نور محمد صاحب تاجر کتب و مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریمی بمبئی

...در مطبع نامی کریمی بمبئی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدت بیرون از قیاس وستایش وسپاس قدسی اساس جناب وہاب مالک الملک لاشریک
لا آلہ الا ہو جل جلالہ وعم نوالہ کو سزاوار ہے سبحان اللہ مدبر قدیمی کہ کارگاہ کون وفساد مین ارادہ اور تد
پود قماش تمشیت امور ہے۔ اور چشمہ سار ازل سے بحر بیکران ابد تک بتحریک شمال ودبور قضا
فرمان اوسکے جریان امواج ازمان ودہور قل اللھم توتی الملك من تشاء اوسکی فضل کا بیان او
الملك ممن تشاء اوسکی عدل کا نشان بمقتضاے حکمت بالغہ ورحمت شاملہ اوس شہنشاہ علی ا
وفرمانرواے انفس وآفاق نے انتظام مہام انام کا سررشتہ سلاطین نامدار وشہریاران کامگا
قبضہ اختیار اور پنجہ اقتدار مین دیکر بعض نوع انسان کی قہر وسطوت اور باس وشوکت کا بع
جنس کو مجبور ومحکوم کردیا۔ اور بعض صناف بنی آدم کے انقیاد واطاعت کا جوا باوصف اختلا
ملت وتباین رسوم وعادت بعض اقوام کے گردن پر دھر دیا۔ پھر جس صورت سے اونھون نے ج
کھدیا لیبلوھم ایھم احسن عملا مین اوس بادشاہ حی وقیوم کی حمد کرتا ہون اوس شخص کی حمد
جو ایک آتش سوزان کے گڑھے کے کنارہ پر جسکو اوسکے غضب کی آگ نے دہکایا ہو کھڑا کیا گیا ہے تا
گرا یا جاے اور ناگاہ اوسکی مرحمت اور بخشایش کے ہاتھ نے اوسکو اوس عذاب وانقمالہ من
چھڑایا اور شکر احسان اوس منعم حقیقی کا بجالاتا ہون اوس گرفتار بلا کے شکر وسپاس کے ما
اوسکے عدل نے اوس آگ کے گڑھے مین ڈالدیا اور اوسکے فضل کے ہاتھون نے اوسمین سے
نکالکر اپنے سایہ لطف مین بٹھایا۔ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لایق پرست
نہین جو بڑا رحیم ومہربان اور ایسا عادل ہے کہ مظلوم کا قصاص ظالم سے جسروز کہ ظالم
لیے نہ ملیگا ہے نہ مناص لیگا اور اہل طاعات واصحاب حسنات کو اونکے اعمال حسنہ کی جز
لے نفس لنفس شیئا تمام وکمال دیگا۔ اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک ہمارے
اللہ علیہ وسلم ... جنکو خداے پاک نے رحمۃ للعالمین

...قصہ اونکے آپسمین ایک عرصہ تک مشہور رہا یہانتک کہ اوسکے کوکب اقبال سے سواد مصر
...چمکا اور اوسکی جاہ وشوکت روز افزون سے ماتھا خاص وعام کا ٹھنکا سلطان کو اوسکی
...خبر اور آگاہی ہوئی اور اوسنے جانا کہ اسکی مخالفت اور بیراہی کا درخت اب جڑ پکڑتا چلا ہی
...اوسکی جڑ کھودنیکا ارادہ کیا اور اس مواد فاسد کا ازالہ کرنا چاہا تاکہ اسکے شر سے ملک و بلاد
...عباد دائرہ امن وامان مین محفوظ وخوشحال اور فکر ننگ وناموس سے فارغ البال رہین۔
...اس مقولہ کے عمل فرمایا **شعر** فتنہ وشر سے سلامت کون دنیا مین رہا ٭ خون کا دریا
...گرد وپیش اوسکے بہا۔ بعض احباب خیرخواہ نے تیمور کو قصد سلطان سے آگاہ اور
...دیا اور اوسنے بارادہ خروج اور تمرد وعصیان کمر ہمت باندہی اور اسباب بغاوت مہیا کرلیا
...ہے کہ تیمور خود بعض احیان مین یا دراثنا ے تمرد وعصیان شیخ شمس الدین مذکور کیخدمت
...اور جیسا کہ اوپر اشارہ ہوا ہے اپنے کام مین اونسے مدد اور ہمت چاہی ہو۔ چنانچہ خود
...رہتا ہے کہ جو کچھ مجھکو دولت وسلطنت وفتح ونصرت حاصل ہوئی ہے وہ سب شیخ
...ین فاخوری کی دعا کی برکت اور شیخ زین الدین خواقی کی صرف ہمت ومرحمت ہے اور
...پہنچا مین کسی خیر وبرکت کو مگر بلطف ومکرمت سید برکت کی اور انشاء اللہ تعالے
...ین اور سید برکت کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ پھر تیمور نے لکھا ہے کہ نہ کھولے گئے میرے
...رواز ے دولت وسعادت کے اور نہ جلوہ گر ہوئی عروس فتح وظفر شبستان آرزو
...ن مگر نواح سجستان سے اور جب سے کہ مجھے یہ شکست اور نقصان پہونچا ہے آج کے دن
...ے اقبال کو ترقی اور دولت وسعادت کو میرے موکب جاہ وجلال مین خدمت جلو
...ی رہی مرقوم قلم اہل سیر ہے کہ ابتدا ے امر تسلط واقتدار امیر تیمور کا ما بین سنہ سات
...دیا ستر ... کس تھا۔ مین نے عالم باعمل کامل مکمل فاضل اجل فرید الدہر وحید العصر علامہ
...لعلما علاء الدین شیخ المحققین قطب زمان مرشد دوران ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد
...ار دمشق مدظلہ العالی سے سنہ آٹھ سو چھتیس مین سنا ہے کہ تیمور نے ۷۷۱ھ سات سو اکہتر
...ن حسین مذکور کو قتل کیا اور اوس زمانہ سے خود بادشاہ مستقل بن بیٹھا ۸۰۷ھ آٹھ سو سات
...ذکر اسکا آتا ہے اوسکی وفات ہوئی اس حساب سے اوسکے سلطنت کی مدت کے چھتیس برس سمجھے
...تے ہین اور یہ زمانہ اوسکے سوا ے ہے جن دنون مین وہ لوٹ مار اور ملک در سنورت کیواسطے
...ر فتنہ وفساد کیا کرتا تھا اور جب اوسنے خروج کیا تو اوسکے رفقا پے گھوڑون پر سوار ہو جاؤ اور

اور اوسکی رفاقت مین رہکر بلاد ماوراءالنہر مین غارت گری کرنے لگے اور رعایا اور اہل بلاد
تعدّی کرتے رہے۔ وہان کے لوگون نے اس شر کے دفع کرنے مین کمال جدّو جہد وص
ہمت فرمائی جس سے اونکو وہان رہنا عسیر اور اوس سرزمین سے اونکو سفر کرنا ناگزیر ہوا
دیار و اماکن سے اونھون نے کنارا اور دریاے جیحون سے عبور کرکے درد کربت و رنج غربت
اوپر گوارا کیا۔ ماہ محرم الحرام مین عازم بلاد خراسان خصوصًا نواحی سجستان ہوے وہ مفا
و مہالک قابل بیان نہین جو حدود باورد و ماخان مین ان پر حادث ہوے بعض و
یہ نوبت ہوئی کہ آتش جوع سے انکی بنیان ہستی قریب تھا کہ جلکر خاکستر و صرصر عطش و منع
کاخ وجود انکا زیر و زبر ہوجاے اس حالت مین وہ شہر سجستان مین داخل ہوے وہان
نے ایک چرواہے کو دیکھا جسکی بہت سی بھیڑ بکریان تھین تیمور نے اون مین سے ایک بھ
اور سیلا چرواہے کو جو اوسکی آہٹ معلوم ہوئی تو اوسکے پیچھے دوڑا اور دو تیر اوسکو مار
ایک اوسکی ران مین لگا اور دوسرا شانے پر ان ضربات سے نصف بدن اوسکا نکما او
حرکت ہوگیا چرواہے نے اوسکو پکڑ لیا اور ملک حسین سلطان ہرات کے پاس اوسکو
سلطان نے خوب مارپیٹ کرواکر حکم دیا کہ اسکو سولی دیوین سلطان کا ایک بیٹا تھا رحم
عقل دور اندیش سے بھرہ وافی نہ رکھتا تھا اوسکو ملک غیاث الدین کہتے تھے اوسکو
رحم آیا اور اوسنے اپنے باپ سے اوسکی شفاعت اور جان بخشی چاہی سلطان نے
مذکور غیاث الدین سے کہا کہ یہ بات تجھسے عقل و دانائی کی صادر نہین ہوتی اور یہہ
اور عدم صلاح دولت پر دلالت کرتا ہے تو نہین جانتا کہ یہہ قوم کا چغتائی ہے مادہ فساد و
بیوفائی اسکی طینت مین ہے اگر اسکی جان بخشی اور تربیت کی گئی اور اوسکو ترقی ہوئی تو البتہ
جو بدی اسکے آب و گل مین ہے ضرور کوئی نہ کوئی دن ظاہر ہوگی بندگان خدا پر جور و بیداد او
شہر و دیار کو خراب اور برباد کریگا شاہزادہ نے عرض کی کہ اس آدھے آدمی سے ایسے امور عظیمہ کا
وقوع و ظہور محال عقل ہے حالانکہ سخت مصیبت مین گرفتار اور بدن اسکا زخمونسے فگار ہے
سمین کچھ شک نہین کہ اجل اسکی قریب اور قضا سر پر کھڑی ہے تو مناسب نہین کہ خون اسکا
ریین اور اوسکی موت کا بہانہ اور سبب بنین یہہ سنکر سلطان حسین نے ملک غیاث الدین
بخشدیا غیاث الدین نے اوسکے واسطے طبیب اور جراح مقرر کئے چند روز
اچھا ہوگیا اور ابن سلطان کیخدمت مین رہنے لگا اور اپنی کارگذاری

وکفایت شعاری سے رفتہ رفتہ بڑا معتمد بنگیا اور شاہزادہ کے مزاج مین بڑا دخل پایا اور اعلی رتبہ
کو پہونچا شاہزادہ کے نزدیک اوسکے سخن کو وقعت اور اوسکے واسطے ایک عزت اور حرمت حاصل
ہوئی روز بروز ترقی کرتا گیا - اس اثنا مین یہ اتفاق ہوا کہ حاکم سجستان نے جو سلطان کی طرف سے
والی تھا بغاوت اور نافرمانی اختیار کی اور مرحلہ پیمائے کفران نعمت ہوا - تیمور نے درخواست کی
کہ مین جاکر اوسکو گوشمالی دیتا ہون اور اوسکو مطیع اور فرمانبردار بناؤنگا یا آوارہ دشت ادبار و گرفتار
کرونگا عرض اوسکی قبول اور یہ خدمت اوسکو سپرد ہوئی تیمور اوسطرف روانہ ہوا اور ایک جماعت
ہمراہ سکے انصار اور مددگار کی اوسکے ساتھ ہمعنان ہوئی بعد قطع منازل یہ سجستان مین چون بلائے
ناگہان پہونچا اور اوس حاکم عاصی کو فوراً پکڑ لیا اور تمام شہر کے مال و دولت پر قابض و متصرف
ہو گیا اور جسنے اسکی اطاعت قبول کی اوسکو اپنے ساتھ رکھا اور علانیہ علم بغاوت بلند کیا اور کوس
تمرد و عصیان صریحاً بجانے لگا اور برفاقت اہل جبر و القہر عازم ماوراء النہر ہوا بعض کہتے ہین
کہ نہین تیمور شاہزادہ غیاث الدین کی خدمت مین ایک مدت تک رہا یعنے اوسکے باپ سلطان
حسین کے مرنے تک جب وہ مر گیا اور ملک غیاث الدین اوسکی جگہ پر قایم اور مستقل ہوا یہہ
وہان سے نکل کھڑا ہوا اور ماوراء النہر کو آیا اور وہانسے سودائی ملک گیری اور خیال استقلال و
خودسری اوسکے دماغ مین سمایا رفقائے قدیم اور دوستان صمیم آکر اسکے ساتھ شامل اور اسباب
جاہ و جلال کارخانہ تقدیر سے اوسکو حاصل ہو گئے سلطان غیاث الدین کو جب یہ حال معلوم
ہوا اوسنے اوسکی سرکوبی کو آدمی روانہ کئے کہ بلطایف الحیل دام مین لاکر اوسکو گرفتار یا ہلاک
کرین اور جہان کو اس فتنہ و شر سے پاک مگر افسوس ہے کہ کوشش اوسکی بے سود و رایگان
گئی اور بجز نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کوئی فائدہ مرتب نہوا اور تیمور اور اوسکے ہمراہی
وہان سے اور طرف کو راہی ہوئے

## ذکر عبور کرنا امیر تیمور کا دریائے جیحون سے برائے تدبیر بعد مشقت بیکران و زحمت فراوان از عنایت ہائے مالک تقدیر

تیمور اور اوسکے رفقا جب کنار جیحون پر پہونچے تو اوس جگہ توقف کرنا مصلحت اور مناسب سمجھے
دریا کو جو دیکھا تو بڑے زور شور سے بہ رہا ہے تیمور نے اپنے رفیقون کو صلاح اور مشورت کیواسطے
بلایا اور ایک بات اپنے جی مین ٹھہرا کر اونسے کہا کہ تم سب اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہو جاؤ اور

دریامین گھوڑون کوڈالدو اور ایک مکان بتایا کہ تم سب وہان آکر جمع ہونا خبردار اسمین غفلت نہ کرنا
تم مین سے جو درنگ وتاخیر کو کام فرمائیگا تو یقین سمجھ لینا کہ اوسکی جان کی خیر نہین اور وہ دنیا سے
گیا۔ سب نے یہ بات قبول کی اور اوس بحر بے پایان اور دریائے پرطوفان مین گھوڑے ڈالدئے
اور اس حکم کے سنتے ہی دریا مین ایک پر ایک اسطرحسے گرنے لگے جیسے شمع پر پتنگے ہر ایک اپنے
حال مین گرفتار وغریق لجۂ تشویش واضطرار تھا ہر متنفس کو اپنے جان کی پڑی اور دوسرے کے
حال سے بیخبری تھی اپنے کو گرفتار پنجۂ قضا اور غرقاب ورطۂ فنا برای العین دیکھتے اور ابواب
سلامتی وعافیت وراہ خلاصی ونجات وامنیت ہر طرف سے بند ومسدود پاتے تھے آخر الامر
بہزار مشقت وحصول یاس ووصول انواع تعب ومحنت بقیاس عنایت ومراحم دادار آفریدگار
نے دستگیری کرکے اونکو ساحل نجات پر پہونچایا اور اون مین سے ایک بھی طعمۂ نہنگ اجل
جب اونکے ہوش وحواس قایم ہوئے اور تھوڑی دیر توقف کرکے سستا چکے جہاں
وعدہ ہوا تھا سب اکٹھے ہوئے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے جب اونھون نے شہر چھوڑا او
مسکن وماوا سے منہ موڑا تھا شہر ودیار اونسے مامون اور مسافر ومقیم اونکے شر سے مصون
تھے۔ چندروز اوس گوشۂ عافیت ومقام امنیت مین دم لیکر درپے تجسس اخبار ودریافت
حالات واسرار ہوئے بعد اوسکے لوٹ مار کرتے اور بندگان خدا کو ایذا اور آزار دیتے ہوئے
بڑھے اور بعد قطع منازل ناخدا ترسی نواح بلدۂ قرشی مین پہونچے۔

## بیان دخول بلدہ قرشی معروف بشہر نخشب بعد از وصول رنج وتعب وخلاصی از ورطۂ ہلاکی بفضل رب

ایکروز تیمور نے اپنے رفیقون کو اس حالت مین کہ وہ نہایت پریشان تھے ومبتلائے ف
ومحتاج ہوکر درصدد نہب وتاراج بندگان خدا تھے بلاکر صلاحاً کہا کہ ہمسے قریب شہر نخشب
مولد ومسکن ابی تراب نخشی کا ہے شہر نہایت باصفا چاردیواری اور حصار سے گھرا ہوا۔
اگر ہمنے اوسکو فتح کرلیا تو ہمارے واسطے ایک محفوظ جائے پناہ اور آسایش کی ہوگی اور او
حاکم ایک شخص موسے نامی ہے اوسکو ہم پکڑکر مارڈالین اور اوسکا مال واسباب مراکب ود
اپنے قبضہ مین کرلین تو اوس سے ہمکو بڑی تقویت اور مقدرت حاصل ہوگی اور بعد شدت
محنت دولت وحشمت کو پہونچینگے اور مین نہر آب سے اوسمین داخل ہونے کے رستے

بخوبی واقف ہوں اور یہ مہم ہم پر آسان و سہل تر ہے سب نے یہ رائے پسند کی اور انصرام اس امر پر کمر ہمت باندھی - اپنے گھوڑوں کو وہین چھوڑ کر پا پیادہ ظلمت شب مین اوس کام کی طرف متوجہ ہوئے اور اوسی راہ سے شہر مین داخل ہوکر حاکم مذکور کے مکان مین پہونچے - حاکم شہر شہر کے باہر کسی باغ مین گیا ہوا تھا انھوں نے اور چیزوں سے ہاتھ اوٹھا کر جو کچھ ہتھیار اور گھوڑے وہان پائے اونکو لے لیا اور عمائد و اکابر شہر کو تیغ ظلم سے بیدریغ قتل کرنا شروع کیا لوگون نے جو یہ بلائے ناگہانی اور ناحق کی لڑائی دیکھی سب کے سب جمع ہوکر ان پر ٹوٹ پڑے اور والی شہر کو اس حادثہ کی اطلاع کی گئی اور اپنی مدد کیواسطے اوسکو بلایا پھر تو انکو دم لینے کی فرصت اور اجل سے ایک لمحہ کی مہلت نہ تھی ہر طرف سے موت کا سامنا اور عزازیل سے مقابلہ تھا جب اونھوں نے خود کو مغلوب اور دشمنوں کو غالب پایا سوائے صلح اور تسلیم ہونے کے کوئی چارہ نہ دیکھا نجات کے کوچہ بند اور فیل بند منصوبہ مات و اعراب خوف و خطر مین مبتلا اس عرصہ مین رفیقون نے تیمور سے کہا کہ ہمنے اپنے ہاتھون سے اپنی جانون کو ورطہ ہلاکت مین ڈالا تیمور نے اونکی تسلی اور طمانیت کیواسطے اونسے کہا کہ مردون کے واسطے یہ جگہ امتحان کی - اور کسوٹی کھرے اور کھوٹے کے پہچاننے کی ہے - دامن استقلال ہاتھ سے نہ دینا اور جادۂ جرات و ہمت پر ثابت قدم رہنا چاہئے - اب تم بہیئت مجموعی نہایت دلیری سے دشمنوں پر حملہ اور ایکبارگی شہر کے دروازہ پر نرغہ کردو - مین گمان کرتا ہون کہ اگر کوہ آہن بھی ہو تمھارے سامنے نہ ٹھہریگا اور ایک متنفس زندہ نہ بچیگا اور شہر مین تمھارا ہی ڈنکا بجیگا اون سب نے یہ فرمان اوسکا بگوش رضا سنا اور جیسا اوسنے فرمایا تھا اوس پر عمل کیا - لشکر حریف پر شیر کیطرح سے حملہ آور ہوئے اور جان لڑا لڑا کر لڑنے لگے صفین کی صفین بچھ گئین کشتون کے پشتے لگ گئے فوج مقابل مین بھاگڑ پڑ گئی بنی بات اونکی بگڑ گئی بات کی بات مین میدان مار لیا اکثر ونکو قتل اور کتنون کو گرفتار کیا شہر فتح ہو گیا غنیمت ہاتھ آئی رعایا مطیع ہوئی سر کشون نے گردن جھکائی پھر وہ مظفر و منصور اپنی فرودگاہ پر آئے ہتھیار تن سے کھولے خدا کا شکر بجالائے پھر تو اونکو چاٹ لگی گویا باز کو کبوتر کی باولی ملی اصحاب واقعہ طلب و ہنگامہ دوست اوسکے شریک و انباز و یاران فتنہ سامان اودہر اودہر سے آکر اوسکے رفیق و دمساز ہوئے تھوڑے تھوڑے کر کر تین سو نفر اوسکے پاس جمع ہو گئے سلطان نے یہ دریافت کر کے ایک اور لشکر اوسکی گرفتاری و سرکوبی کو بھیجا اوس لشکر کو بھی تیمور اور اوسکے رفیقون نے شکست دی

اور ایک مضبوط قلعہ پر متصرف ہوگئے اوسکو جائے پناہ اور جو کچھ اونھون نے لوٹا کھسوٹا تھا او
واسطے اوسکو ایک حفاظت گاہ ٹھہرائی۔

شعر

| اپنے دشمن کو حقیر و ناتوان ہرگز نجان | کردیا روباہ نے شیرونکو ہے اکثر زبون |
|---|---|

مصرعہ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔ اور یہ بھی کہا ہے پشہ چو پر شد بزند پیل

مصرعہ پشہ چشم شیر کرڈالے فگار | مور جان مار پر لائے دمار

مصرعہ | کبھی شاہ کھاتا ہے پیدل سے مات

## خطاب امیر تیمور گورگان بطرف والی بدخشان اور اطاعت کرنا حسب فرمان

اندنون کے بعد تیمور نے والی بلخشان کو نامہ بھیجا اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف اوسکو ہدایت کی اور اوس جگہ کی حکومت و فرمانروائی دو بھائیون سے متعلق تھی اور وہ دونون بالاستقلال اوسپر فرمانروا تھے یہ ریاست اونکو اپنے باپ سے ملی تھی سلطان حسین نے او چھین لی اور اپنی طرف سے پھر اونھین کو وہان کا حاکم بنایا تھا اس شرط پر کہ ہمیشہ اوسکے مطیع فرمانبردار رہین اور جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ رکھین اور احتیاطاً اونکے لڑکے بالون کو پاس بطور نظربند رہن رکھا تاکہ فضولی نہ کرسکین لہذا وہ سلطان کے قابو اور دست قدرت مین تھے۔ جب امیر تیمور کا نامہ اونکو پہونچا اسکی تابعداری اونھون نے اختیار کی اور حکم اوامر و نواہی ہوئے۔

## لشکر کشی کرنا مغلونکا سلطان حسین پر اور بعض حوادث پر فتنہ و شر

مشرق کیجانب سے مغل سلطان حسین پر چڑھ دوڑے سلطان نے بھی ارادہ اور استعداد اون حرب کا کیا اور دریائے جیحون سے گذر کر اونسے بمقابلہ و محاربہ پیش آئے جانبین سے ہنگامۂ و پیکار گرم ہوا نسیم فتح و ظفر پرچم اقبال تیمور پر چلی عساکر سلطان کو شکست ہوئی اور مغلون سامنے اون کی کچھ نہ چلی۔ تیمور نے سلطان کے سپہ سالار کو جسکا نام قمرالدین خان تھا نا بھیجا اور اپنی اطاعت و ملازمت کا اشارہ کیا سپہ سالار مذکور نے انگشت قبول آنکھون پر حسب ارادہ و خواہش اوسکی اطاعت اختیار کی اور اونکا تابع فرمان بنا اور مخالفت سلطان

[بر]باندھکر اوسکے ساتھ لڑنے اور اوسکا ملک اوس سے چھین لینے مین اسکے ساتھ شریک اور ہمداستان
ہوا اور اپنے لشکر سے اوسکی نصرت اور مدد پر گرم عنان اور یہ بھی وعدہ ہوا کہ دختر سلطان سے
[ت]م تمھاری مواصلت کرا دینگے اور تمام لشکر کی زمام اوسکے قبضہ اختیار مین کردی ان وجہونسے
[تی]مور کو بڑی تقویت اور کمال شوکت حاصل ہوگئی اہل عالم کی نظر مین اسکی وقعت اور لوگونکے
[دل]ون مین اسکی ہیبت پیدا ہوگئی - اب سلطان کو بالضرور آتش فتنہ کے فرو کرنے اور دشمن
[...]ب کے دفع کرنے کی طرف توجہ کرنا اور ہمہ تن مصروف ہونا پڑا اور سوائے بذات خود نہضت
[کر]نے کے کچھ چارہ نہ دیکھا ناچار بالشکر جرار وسپاہ خونخوار عنان تاب جنبیت عزیمت بسوے عرصہ
[...]رو میدان رزم وپیکار ہوا اور یلغار کرتا ہوا بجناح استعجال ایک منزل پر پہنچا جسکو قاغلغار
[ک]ہتے اور وہ ایک مقام ہے دو پہاڑون کے درمیان ایک راہ تنگ وتاریک کہ چلنے والا ایک
[...]ل اوسکو طے کرسکتا ہے اسقدر طویل تھی گرد اوسکے بڑے بڑے اونچے پہاڑونکا ایک سلسلہ
گویا آسمان سے باتین کرتے تھے اور اوس درے کے منہ پر ایک دروازہ تھا کہ جب وہ
[بند] ہا جائے تو اوسکے برابر کوئی محفوظ جگہ اور نہ تھی لشکر سلطان نے وہ ناکہ گھیر رکھا اور سمرقند
[جا]نب سے اوس دربند پر آکر پڑے اور تیمور اور اوسکے ساتھی دوسری جانب مقیم رہے گویا ایک
[...]ب جگہ مین محصور اور مجبور ہوگئے تھے -

## [...]ہ کرنا اور تدبیر سوچنا امیر کا اور موافق آنا تدبیر کا تقدیر سے

[...]تدبیر نے جب دیکھا کہ کوئی صورت اس درہ سے گذرنیکی نہین اور یہہ مخاطرہ درپیش اور سینگ
[لش]کر نصرت اندیش ہے اپنے رفیقونسے مخاطب ہوکر کہا کہ مین یہانکی ایک پوشیدہ راہ سے واقف
[ہون] کہ کوئی اوسکو نہین جانتا اور کسی سوار و پیادہ نے قدم وہان نہین رکھا اگر شب کو ہم اپنے
[گھو]رونپر سوار ہوکر اوس راہ سے روانہ ہون تو صبح ہوتے ہوتے اونکی پشت کیطرف اس حالت
[مین]کہ وہ بیخبر سوتے پڑے ہونگے آکر کھڑے ہو جائینگے اور تلوارون اور برچھیون کے نوکونسی
[ایک د]م مین اونکی جمعیت کو پریشان کرڈالینگے - اور اگر ہمنے رات ہی کو اونکو جالیا تو بھی خاطر خواہ
مطلب حاصل ہے یارون نے یہ رائے مستحسن اور مقرون بصواب سمجھکر بموجب قرارداد
[...]ا اور اوس دربند سے شب کو روانہ ہوئے تمام شب قطع مسافت کرتے رہے یہانتک
[ک]ہ صبح صادق نمودار ہوئی - اور سپیدہ سحر پدیدار ہوا مگر نشان لشکر حریف پیدا نہوا پھر تو

اونکے چھکے چھوٹ گئے اپنے جی مین نہایت ہراسان ہوئے کہ کہ بڑی چوکڑی بھولے۔ اب
یہانسے مراجعت بھی بجائے تخست نہین کرسکتے مارے خوف کے قدم نہ اٹھتے تھے گویا زمین پاؤن
پکڑتی تھی ناگاہ آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا لشکر دشمن بھی سامنے نظر آیا کہ باندہا بوندہی او
تہیہ روانگی کررہے تھے رفقائے تیمور خوف زدہ حالت یاس مین کہتے تھے کہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ یہ چال ہم بہت ہی بری چلے اپنے ہاتھون دشمن کے حوالے ہوئے اور اپنے پاؤن دا
اجل مین آکر پھنسے اب جان نہین بچتی اور اس ورطہ ہلاکت سے مخلصی نظر نہین آتی تیمور نے اون
کہا کہ کچھ گھبرانے کی بات نہین۔ چلو لشکر ہی مین چلکر ٹھہرو اور اونکے سامنے اپنے گھوڑون سے اوتر کر او
چرنے چھوڑ دو اور شب کو جو تم نے محنت شب بیداری و مشقت سواری اوٹھائی ہے اوس ماندگ
اندگی رفع کرنیکو پاؤن پھیلا کر سو رہو اونھون نے ایسا ہی کیا لشکر مین پہنچکر گہوڑون سے اوتر
او او نکو چراگاہ مین چرنے چھوڑ دیا اور سب نے بفراغ خاطر بیخوف و خطر آرام کیا **شعر**

| | |
|---|---|
| چین سے تکیہ گہ ناز مین تو کر آرام<br>یدِ قدرت مین ترے آج ہے جوزا کی کمر | کہ ہے بالین پہ ترے چشم سعادت بیدا<br>اور وابستہ ہے فتراک سے عنقا کا شکا |

مردمان لشکر مخالف سوار و پیادہ جوق جوق اور فرادہ فرادہ انکے پاس ہو کر گذرتے اور اونکو
ہی لشکر کے آدمی تصور کرتے تھے۔ جب یہ اچھی طرح سے ستا چکے اور فی الجملہ انکی ماندگی اور کسا
شب بیداری رفع ہوگئی اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر بچستی و چالاکی تمام لشکر اعدا پر نعرہ مار کر حملہ
اور تلوارین میلون سے نکالکر یکبارگی بلائے ناگہانی کی طرح اون پر ٹوٹ پڑے چونکہ وہ بے خبر
اونسے تدارک نہو سکا سیکڑون قتل اور ہزارون زخمی ہوگئے اور انھون نے ضربات متواتر سے با
دم لینے کی فرصت ندی جماعت اونکی پریشان اور تلافی اسکی خارج از حیطہ امکان ہوگئی سا
کو جو اس حادثہ کی خبر ہوئی طوطے ہاتھون کے اوڑ گئے فوج کے قدم اوکھڑ گئے کچھ تدبیرین بن
نہ پڑین ملک و مال پر جل چھوڑا خاک چھانتا ہوا بلخ کیطرف بھاگا میدان تیمور کے ہاتھ رہا تیمو
دست تطاول دراز کر کے جو ساز و یراق مال و متاع اونکا ہاتھ لگا اوسکو غارت کیا ممالک
ماوراءالنہر اسکے قبضہ مین آگئے ہلدی لگی نہ پھٹکری۔ یہ مثل راست ہوئی کہ اندہے کے ہاتھ بٹیر
لگی شہر پر تسلط و اختیار حاصل ہوا اور رعایا و برایا اوسکے دائرہ اطاعت مین طوعاً و کرہاً
داخل ہوگئی۔ پھر تیمور ترتیب افواج و درستی ساز و سامان لشکر و تسخیر قلعجات و تحصیل بلا
و دیہات کیطرف متوجہ ہوا سلطان حسین کیطرف سے ایک شخص علی شیر نامی ناظم سمرقند تھا

تیمور نے اوسکو لکھا کہ ہمارے تمہارے درمیان تقسیم مملکت نصفا نصفی ہے اس شرط پر کہ سلطان حسین کے ساتھ مقابلہ کرنے مین ہمارے شریک اور مددگار رہو۔ علی شیر اس بات پر راضی ہوگیا اور اوسکو آدھا ملک شرط مذکور پر بانٹ دیا اور آکر تیمور سے ملا تیمور نے اوسکا نہایت اعزاز و احترام کیا

## ذکر توجہ صاحبقران بطرف بلخشان اور مدد چاہنا اوس سے برعزم پیکار سلطان

جب علی شیر نے تیمور کی اطاعت اور موافقت اختیار کی اور امیر کو اوسکی طرف سے اطمینان حاصل ہوا تہیہ سفر کا کیا اور اوسکو سمرقند مین چھوڑ کر روانہ بدخشان ہوا وہ دو بھائی جو وہان کارزار تھے اونھون نے بڑی دہوم سے استقبال کیا اور با تحف و ہدایا اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر خدمت بجالائے مال و زر خزینہ و لشکر سے اوسکے مددگار ہوئے اور دونون باتفاق اونکے ساتھ بدخشان سے بقصد محاصرۂ سلطان بلخ کو مرحلہ پیما ہوئے اور بعد قطع منازل امیر تیمور بلخ پہونچا اور سلطان کو قلعہ بند ہونا پڑا انھون نے چار طرف سے شہر کو گھیر لیا اور محصورین کو نہایت تنگ کیا۔ پہلے ذکر ہوا ہے کہ سلطان حسین کے پاس ان دونون بھائیونکی اولاد جو حاکم بدخشان تھے بطور رہان قید تھے سلطان نے اونکو صفیل پر سے اونکے باپ کو بلوا کر اونکے سامنے اونکو قتل کرایا اور اون بیگناہو نپر مطلقاً رحم نہ کھایا بہر حال جب محاصرہ کے دن گذر گئے اور حال اہل قلعہ کا نہایت سقیم ہوا گھوڑے اور آدمی بھوک کے مارے مرنے لگے ناچار ہوکر تن بقضا و راضی برضا ہوکر قلعہ سے باہر نکلے تیمور نے اونکو پکڑ لیا اور شہر کا بندوبست اپنے طور پر کر لیا اور ان دونون بھائیون کو نہایت اعزاز و اکرام سے بدخشان کو رخصت دیا اور آپ سلطان حسین کو مقید ہمراہ لیکر سمرقند کیطرف روانہ ہوا۔ یہ واقعہ ۷۷۱ھ سات سو اکہتر ہجرت سید البشر مین واقع ہوا۔ امیر تیمور نے سمرقند کو دار السلطنت اپنا قرار دیکر تمہید قواعد سلطنت و ضبط امور مملکت مین صرف ہمت فرمائی پھر سلطان حسین کو قتل کرکے اوس کی طرف سے بھی فراغت پائی اور اولاد چنگیز خان مین سے ایک شخص مسمی سیورغاتمش کو لاکر کے سلطان مذکور کا قایم مقام بنایا۔ یہ خطاب خانی اور لقب سلطان قبیلۂ چنگیز خانسے مخصوص ہے جیسے عرب مین قریشی ویسے ہی ترک مین یہ قبیلہ معزز و محترم ہے کسی کا مقدور نہ تھا جو یہ شرف اور خطاب اوس سے لے لے اگر کوئی لے سکتا تو تیمور ہی ہوتا کیونکہ اوسنے اونکی مملکت پر سلطنت اور اونپر حکمرانی کی ہے بالجملہ امیر تیمور نے لوگونکے طعن و تشنیع کے

اندیشہ سے سیورغاتمش مزبور کا پایہ بلند کیا اور سنان لسان عوام الناس سے بچنے کے لئے اوسکو ارجمند رکھا خطاب امیر کبیر کا اوسکو مرحمت کیا اگرچہ صغیر و کبیر سب اسکے محکوم تھے اور جمیع اہالی و موالی اسی کا کلمہ پڑھتے تھے برائے نام یہہ امیری و سرداری تھی یہ ایسا احترام و اعزاز تھا جیسا خلفائے بنی عباس کو سادات بنی ہاشم سے نیاز تھا پھر تیمور نے علی شیر کو اپنی طرف سے سمرقند پر نائب مقرر کیا اور ہمیشہ اوسکی عزت کرتا اور بڑے بڑے کاموں مین اوس سے صلاح و مشورت لیتا

## کمر باندھنا توقتامیش خان سلطان دشت قبچاق و ترکستان کا منازعت امیر تیمور پر

جب توقتامیش خان والی تتار نے جو سلوک امیر تیمور نے سلطان حسین سے کیا تھا وہ حال سنا بباعث نسبت قرابت و قرب جوار نہایت غیرت و حمیت سے خون اوسکا جوش مین آیا ایک لشکر جرار و سپاہ بیشمار جمع کرکے بعزم جنگ و پیکار متوجہ بطرف تیمور از راہ سغناق وانزار ہوا۔ تیمور بھی سمرقند سے یہ خبر پاکر اوسکی طرف آگے بڑھا حدود ترکستان مین قریب بہر خجند دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا۔ نہر خجند نہر سیحون کو کہتے ہین اور جیحون و سیحون بلاد ترکستان مین دو دریا ہین جنکے درمیان شہر سمرقند ہے۔ الغرض دونون لشکرون مین بازار جدال و قتال گرم ہوا۔ بجز جنس مضاربت و مال منازعت اور کسی چیز کا وہان سودا نہ تھا ایک عرصہ تک یہی معاملہ درپیش رہا تا بحدیکہ لشکر تیمور نے نقد ہمت و زر طاقت جسقدر اونکی مایہ بساط مین تھا صرف کرڈالا مگر سوائے ہزیمت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ عقد انتظام لشکر گسیختہ اور سپاہ و سپہ سالار شکستہ دل و گریختہ نظر آئے دفتر جمعیت جنود برہم علم سرنگون و علمدار منہزم ہوگیا مقتولونکا شمار زیادہ تعداد زندونکی کم ہوگئی۔ ناگاہ ایک بزرگ خدا رسیدہ مرد مرتاض و جہاندیدہ پردۂ غیب سے پیدا ہوا جسکا نام سید برکت تھا تیمور نے جو اوسکو دور سے دیکھا رائحہ امید مشام جان مین واصل ہوئے اور مزاج مین اوسکے آنے سے ایک نوع کا استقلال حاصل ہوگیا نہایت عاجزی سے اوس بزرگ کی خدمت مین عرض کرنے لگا کہ حضرت میرے لشکر کو شکست ہوئی سید اوس سے فرمایا کہ بابا کچھ غم نہ کھا اور خوف نہ کر خدا مسبب الاسباب ہے کوئی صورت فتح کی بھی نکالدیگا۔ پھر وہ سید اپنے گھوڑے پر سے اوتر کر کھڑا رہا اور ایک مٹھی بھر کنکریان ہاتھ مین لین اور پھر گھوڑے پر سوار ہوکر وہ کنکریان اوسکے دشمنون کے منھ کی طرف پھونک دین اور

یہہ کلمے باآواز بلند کہنے لگا یاغی قاجدی تیمور بھی اوسکے ساتھ یہی کلمے زبان سے نکالتا تھا اور نہایت کریہ الصوت تھا اس آواز کے سنتے ہی لشکر ہزیمت خواجہ تیمور پیچھے پھرا جیساکہ گائے اپنے بچھڑے ہوئے بچھڑے کو دیکھکر دوڑتی اور جھپٹتی ہے اسطرحسے وہ لوگ حرگاہ کیطرف بے تحاشا دوڑے اور اپنے دشمنونکو شمشیر آبدار سے مجروح و مقتول کرنے لگے۔ لشکر تیمور سے کوئی متنفس ایسا باقی نہ تھا جسکی زبان سے یہ لفظ یاغی قاجدی نہ نکلتا ہو یہ عجیب اوس بزرگ کے زبانکی تاثیر تھی۔ الغرض پھر تو تیمور کے آدمیون نے اس دلیری و جانفشانی سے کارزار کی کہ لشکر توقتامیش پسپا ہوگیا اور جان چھپا کر عرصہ جنگ سے بھاگے سپاہیان لشکر تیمور بھاگتونکے پیچھے تلوارین سونت کر جو پڑے کشتونکے پشتے لگادئے دور تک اونکا تعاقب کرکے مظفر و منصور قیام گاہ کیطرف پھرے مال بشمار و غنیمت بیقیاس اونکے ہاتھ لگی۔ خیمہ و خرگاہ مال و مواشی خدمتگار و سرداران فوج و جملہ حواشی اونکے تصرف و بندی مین آئے اسکے بعد تیمور فتح کا ڈنکا بجاتا ہوا سمرقند کو آیا اور ممالک دوآبہ نہر خجند و بلاد ترکستانکے نظم و نسق کیطرف متوجہ ہوگیا اور سیّد برکت کی بڑی قدر و منزلت کرنے لگا جمیع ممالک مفتوحہ کا اوسکو حاکم بنایا اور زمام حل و عقد اوسکے اختیار مین دی۔ سیّد صاحب مذکور کے مولد اور منشا کے بیان کرنے مین لوگون کے اقوال مختلف ہین۔ بعض کہتے ہین یہہ شخص مغربی تھا اور مصر مین حجامت کا پیشہ کیا کرتا وہانسے جیساکہ بیان ہوا سمرقند مین آیا۔ اور قدر و منزلت اوسکی وہان زیادہ ہوتی گئی بعض بیان کرتے ہین کہ مدینہ شریفہ کا رہنے والا تھا کوئی کہتا ہے مکہ معظمہ کا رئیس تھا غرض بلاد ماوراء النہر اور خراسان مین بڑے رتبہ پر پہونچا اور وہان کے اعیان و اشراف مین شمار کیا جاتا تھا خصوصاً تیمور کو جو اوسنے ایسی شدت سے چھڑایا اور اوسکے بھاگے ہوئے لشکر کو پھر دشمن کے مقابلہ پر آمادہ کردیا اوس باعث سے وہ اسکا بڑا مرہون منت اور اوسکی بزرگی اور کرامت کا قایل ہوکر اوسکی بہت عزت و قدر و منزلت کرتا تھا چنانچہ تیمور نے اوس سے کہا کہ جو آپکی خواہش ہو وہ آپ مجھ سے فرمائین کہ مین اوسکو بجالاؤن سید صاحب نے کہا اے امیر حرمین شریفین کے ممالک عالم مین مواضع و دیہات اوقاف بہت سے ہین از انجملہ توابعات خراسان مین اندخوی ہے تو مین اور میری اولاد زیادہ تر اوسکے مستحق ہین اور وہ اسقدر مداخل رکھتا ہے کہ اگر اوسکی آمدنی کا اندازہ کیا جائے اور بعد وضع مخارج و مصارف اوقاف موازنہ ہو تو میرا اور میری اولاد کا حصہ ایک گانوٗن کی آمدنی کے بھی برابر نہوگا جو اس وادی سے قریب ہے تیمور نے اوسکی ملتمس قبول فرماکر وہ علاقہ

معہ اوسکے مضافات و توابعات کے اوسکے نام پر کردیا اور نسلاً بعد نسلٍ کا دستاویز اوسکو لکھدیا
وہ جاگیر اب تک اوسکی اولاد و احفاد کی وجہ معاش ہے

## مخالفت کرنا امیر علی شیر کا امیر تیمور سے اور قتل ہونا اوس کا

اون دونون کے حالات سے یہ ہے کہ تیمور اور علی شیر کی بعض وجوہ سے مخالفت اور منازعت پیدا ہوئی اور دونون کے دلون مین مفسدون نے ایک دوسرے کی طرف سے غبار ڈالدیا تیمور نے فن و فریب سے اوسکو گرفتار کرکے مار ڈالا پھر تمام ولایت و ممالک پر تیمور کا تسلط ہوگیا اور جو لوگ اسکے مخالف اور خیال بغاوت رکھتے تھے اون سب نے اسکی اطاعت کی فرد پر دستخط کردئے

## استیصال قوم دغار سمرقند باقبال امیر ارجمند

سمرقند مین ایک طائفہ تھا جسکو دغار کہتے تھے اور یہ لوگ اوس شہر مین بڑی کثرت سے بستے اور اون مین کئی فرقے تھے بعض پہلوان کشتی گیر کوئی تیغ زن صاحب شمشیر کوئی طبابت مین یکتائے فن اور یہہ آپس مین دو ہی فرقہ تھے جیسے عرب مین قیس و یمن اور قدیم ان مین عداوت اور منازعت قایم تھی ہر اک طایفہ کا ایک رئیس جداگانہ اور سردار تھا کہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کا ناصر اور مددگار ہوتا تیمور باوجود اس شان و شوکت و باس و سطوت کے ہمیشہ اونسے خائف ترسان رہتا۔ تیمور کا یہ دستور تھا کہ جب کہین کا قصد کرتا تو اپنی طرفسے سمرقند مین کسی کو نائب مقرر کرتا اور جب تیمور شہر سے دور نکلجاتا تو اس قوم کے لوگ ایک گروہ ہو کر نائب کو نکالدیتے یا اوس نائب کو بھی اپنے ساتھ شریک کرکے بغاوت کرتے جب تیمور مراجعت کرتا تو سررشتہ نظم و ترتیب درہم و برہم اور دفتر انتظام امور مالی و ملکی غیر منتظم پاتا پھر نئے سر سے انتظام کی دردسری اٹھاتا کسی کو قتل کسی کو اسیری کی سزا دیتا بڑا خلل اور جرج واقع ہوتا اسکے آنے کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر جاتے اور ہمیشہ اسی موقع کے منتظر رہتے بارہا ایسا اتفاق ہوا اور نو مرتبہ سے زیادہ اونھون نے یہ غدر کیا ہے۔ جب اس مرتبہ تیمور نے اونکی مخالفت کا قصہ سنا تو انہی امور کے اندیشہ نے اوسکو پریشان کردیا اور اونکی بار بار کی مخالفت اور سرخاش سے نہایت خوفناک ہو کر خیالات دور و دراز مین پڑا آخر اپنے دلسے انکے دفع کرنے کی اور انکی ایذا اور اضرار سے بچنے کی سوچکر ایک عمدہ تدبیر اسطرح سے نکالی کہ ایک عام طور پر لوگونکی مہمانی

اور ضیافت اوسنے کی اور وضیع و شریف ادنیٰ و اعلیٰ سب کو مدعو کیا۔ ہر ایک صف کے لوگون کو طائفہ طائفہ اور فرقہ فرقہ جدا کر کے ہر اک فرقہ کے سردارون کو اپنے اپنے لوگونکے ساتھ شامل اور اوس فرقہ سے منسوب رکھا جیسا بعض ملحدون کے ساتھ نوشیروان بن قباد نے کیا تھا ویسا ہی تیمور نے بھی انکے ساتھ سلوک کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چند آدمی اوسنے گھات مین لگا رکھے کہ جن لوگونکو مین ادھر بھیجون بلا تامل اونکو قتل کرنا اون لوگونکو تمہاری طرف میرا بھیجنا اونکے قتل کا حکم دینا ہے یہہ سب مراتب اونکو سمجھا بجھا کر ایک مخفی جگہ مین اونکو چھپا رکھا اسکے بعد تیمور اوس فرقہ کے ہر اک سردار کو بلا کر اپنے ہاتھ سے شراب پلاتا اور بھاری خلعت اونکو پہنا کر جو مکان کہ مقرر ہوا تھا وہان اونکو یکے بعد دیگرے بھیجتا گیا اور وہ لوگ جو متر صد اور اس کام پر معین و مامور کئے گئے تھے تیمور کا دیا ہوا خلعت اونسے چھین لیتے اور شربت ناگوار ممات اونکو پلا دیتے تھے اسیطرح سے ایک ایک کر کے اوس قوم کو معہ اونکے سردارونکے سرائے ہستی سے شبستان عدم کو روانہ کر دیا اور اپنی خاطر کو انکے شر و فساد کے دغدغہ سے مطمئن کر لیا اب اوس قوم کا کوئی مفسد باقی نہ رہا آتش اونکی منطفی اور جڑ اونکی کاٹی گئی ولایت ماوراء النہر بے رقیب سلطنت و مزاحم امور مملکت تمام و کمال خس و خاشاک مفسدہ سے پاک و صاف امیر تیمور کے مطیع و منقاد ہو کر نہایت بانزہت و آباد ہو گئی۔

## بیان حالات ممالک سمرقند و دوآبہ نہر بدخشان و خجند

سمرقند اور اوسکے مضافات شمار مین سات تومان ہین اور اندکان اور اوسکے توابعات نو تومان تومان سے مراد یہ ہے کہ ایک تومان دسہزار مرد جنگی کا ہوتا ہے گویا اتنے مرد جنگی کی تنخواہ اوسمین سے ہو سکتی ہے یا اتنے یعنے ستر ہزار مرد جنگی خاص سمرقند اور اوسکے مضافات سے نکل سکتے تھے ولایت ماوراء النہر کے مشہور شہرون مین سے سمرقند ہے اور اوس شہر کی چار دیواری بہت قدیم ہے لوگ کہتے ہین بارہ فرسخ اوسکا محیط ہے قبل از چنگیز خان سلطان جلال الدین کے عہد دولت مین بنا کی گئی ہے مین نے اوسکی مغربی حد پر تیمور کا آباد کیا ہوا ایک گاؤن دیکھا ہے جسکا نام دمشق تھا سمرقند سے اوسکی مسافت نصف دن کی ہے۔ پرانے سمرقند مین اب بھی جو لوگ کھودتے ہین تو زمین کے اندر سے پرانے سکہ کے روپے پیسے نکلتے ہین جنکا سکہ خط کوفی مین ہے لوگ اونکو گلا کر اوسمین سے چاندی نکالتے ہین۔ دوسرا ماوراء النہر کے شہرون مین ایک شہر مرغینان ہے کہ اگلے وقتون مین

ایلک خان کا تختگاہ تھا علامہ شیخ برہان الدین مرغینانی وہین کے تھے جنکی تصنیف ہدایہ ہے رحمۃ اللہ
علیہ - ایک شہر خجند بھی ہے دریاے سیحون کے کنارے پر - دوسرا شہر ترمذ وہ دریاے جیحون کے کنارے
پر واقع ہے - اور نخشب وہی قرشی جسکا ذکر ہوا اور کس اور بخارا اور اندکان یہ مشہور شہر ہین - اسکے
سواے ولایت بدخشان اور ممالک خوارزم اور اقلیم صفانیان وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے وسیع ا
فصیح شہر مین جنکو اونکے عرف مین ماوراء جیحون کہتے ہین یعنے سمت مشرقی توران اور جانب غربی
ایران - جب افراسیاب اور کیکاؤس کے درمیان تقسیم ممالک ہوئے تو ایران کیکاؤس بن
قباد کے حصہ مین آیا اور توران پر افراسیاب کا قبضہ رہا اور عراق ایران کے مغرب کیطرف

## بیان حالات تسلّط و قہر بعد فتح بلاد ماوراءالنہر

جب بلاد ماوراءالنہر پر امیر تیمور کا کامل طور پر تسلط ہوگیا اور اوس ملک مین کوئی رقیب
سلطنت نرہا رعایا فرمانبردار اور گردن کشان روزگار مطیع و خدمتگذار ہوگئے تسخیر بلاد
وست و فتح ممالک قرب و جوار کیطرف عنان تاب سمند عزیمت ہوا - انامل تدبیر و رائے
ایک دام مکر وزور کا اوسنے بنایا تاکہ فرمانروایان اطراف و سلاطین اکناف کو اوسمین ا
دستگیر کرے - پہلے اوس نے یہ تدبیر کی کہ مغلونسے بصلح و آشتی پیش آیا و بارسال تحف و ہدایا و
دخترونسے عروسی و دامادی کا خواستگار ہوا چنانچہ اونکے بادشاہ ملک قمرالدین کی لڑکی سے اوسکی شادی
کتخدائی عمل مین آئی اس نسبت سے مغلونکے اور اوسکے درمیان ایک رابطہ اتحاد و ضابطہ
داد قایم ہوگیا اور اونکی طرفسے فی الجملہ تیمور کو اطمینان حاصل ہوا اور وہ جانب مشرق
اوسکے ہمسایہ تھے اور آپسمین اون دونون کی کچھ جدائی اور مغائرت نہ تھی کیونکہ جانبین
علت محبت ثابت تھی اور وہ جنسیّت یعنے ہمقومی اور مجاورت کی نسبت مصاہرت یعنی
خویشی و دامادی ہے اور مناسبت یکجدّی ہونے کی وجہ سے اور دونون سلطنتین ایک
خاندان مین یعنے دونون اولاد چنگیز خان ہونے سے باہم ایک دوسرے پر بھروسہ
رکھ کر جانبین شر و فساد طرفثانی سے مطمئن رہے

## عزیمت امیر تیمور کی بطرف خوارزم بکمال شوکت و خرّم

اس حسن تدبیر سے جب تیمور نے ابواب فتن و شرور مسدود اور دروازے صلح و خیر کی مفتوح فرما

مغلونکی طرف سے اطمینان حاصل کیا ممالک خوارزم کا جو اسکے دار الملک سے غرب رویہ ولایت شام کیطرف ملصق و مجاور تھے قصد فرمایا اور پیش خیمہ اوسطرف کو روانہ کیا۔ یہ لوگ اسکے ہمسایہ اور ترویج قواعد اسلام مین اس سے بلند پایہ تھے دار السلطنت اوسکا شہر جرجان تھا نہایت آباد و باصفا ولایت شام کے مشہور اور معمور شہرون مین شمار کیا جاتا تھا۔ یہ مملکت بڑے بڑے شہرونپر منقسم اور فضلا و علما کا مولد و مسکن تھی ظریف و دانا ہنرمند و فرزانہ۔ طبیب لبیب شاعر و ادیب وہان رہتے اور ہر فن کے اہل کمال وہان بستے تھے ملک سیراب نعمت و دولت بیحساب خیرات و مبرات کے سرچشمو نسے چمن امید اہل حاجت کا تازہ۔ حاکم کا عدل و داد۔ و نیک نیتی و صدق و سداد چہرۂ عروس مملکت پر غازہ تھا۔ مگر اکثر لوگ وہانکے معتزلی اور مائل بہ فلسفی تھے بادشاہ کا نام سلطان حسین صوفی اگرچہ اہل عقاید باطلہ سے تھا مگر نہایت دانشمند و زکی۔ ماوراء النہر کے شہر ایک دوسرے سے متصل و رباہمدیگر قریب واقع ہوئے تھے اینٹ اور چونے کے پختہ شہر پناہ سے گھرے ہوئے تھے اہالی سمرقند سے اہل خوارزم لطافت طبع و نظافت مزاج مین بہت مشابہ اور نہایت صفائی پسند تھے بلکہ بعض امور مین اونسے زیادہ سلیقہ و شعور رکھتے تھے علوم ادبیہ و فنون حکمیہ مین نہایت درجہ کا اونکو حاصل تھا فن شعر گوئی مین مہارت کامل رکھتے اور مواظبت مشاعرہ پر ہمیشہ مائل رہتے تھے خصوصاً علم موسیقی مین زیادہ تر اونکو مہارت تھی اور اس فن کا غایت مرتبہ مین اونکو شوق تھا اور یہہ مشہور ہے کہ اونکا لڑکا بھی جو جھولے مین روتا تھا تو شام کلیان ہی کی سُر اوس کے رونیکی آواز مین پیدا ہوتی تھی غرض جب تیمور خوارزم مین پہونچا تو سلطان حسین صوفی وہانسے تھا میدان خالی دیکھکر جو ہاتھ لگا اوسکو اچھی طرح سے لوٹا اور جبپر قابو نہ چلا اوسکو چھوڑ دیا اور اپنے دار الملک کو واپس چلا آیا

## توجہ کرنا امیر تیمور کا بار ثانی بطرف خوارزم بعزم رزم

بعد رفع کسالت راہ و آسودگی و آراستگی سپاہ تیمور نے بار ثانی خوارزم کا قصد کیا اور باساز و سامان لشکر گران اوسطرف کو متوجہ ہوا۔ اِسدفعہ بھی سلطان وہان موجود نتھا تیمور نے وہان پہنچکر شہر کا محاصرہ کیا اور سلطان جو بادشاہی محلین سکونت پذیر تھی اور باپ کیساتھ سفر مین نہ گئی تھی اور نہایت حسینہ و جمیلہ تھی اوسکو اپنے تصرف مین لانے کے باب مین تیمور نے بہت کوشش کی اور اوسکو محاصرہ مین نہایت تنگ کیا قریب تھا کہ اوسکو پکڑ لے کہ ایک شخص مسمی حسن سویج اعیان شہر مین سے جو بڑا تاجر تھا اور سلطانکے

نزدیک قدر و منزلت رکہتا تھا اوس نے آکر تیمور سے عرض کی کہ آپ یہہ محاصرہ اٹھالین اور مثل ازین ہمپر یہہ تعدی و تکلیف روا نہ رکھین اسکے بدلے مین کسیقدر مال ہم آپکو دیتے ہین اوس کو قبول فرماوین تیمور نے سو خچر بھر کر چاندی اونسے طلب کی اسقدر مال اپنے قبضہ امکان سے خارج دیکھکر اوسکے دینے مین وہ مضایقہ و مطارحہ کرتے رہے یہانتک کہ اوسکی چوتھائی مال دینا قرار پایا طرفین راضی ہوئے اور اوسیوقت وہ مال تیمور کے خزانہ مین داخل کیا گیا صلح کا معاملہ طے ہوا اور تیمور وہانسے کوچ کرکے سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا چغتائیونکے کشت و خون سے اہل خوارزم کو امن و امان ملا جان کا بدلا مال سے ہوگیا

## نامہ امیر تیمور بطرف ملک غیاث الدین والی ہرات جو اسکا ولی اور محسن تھا

بعد از مراجعت خوارزم تیمور نے تسخیر ہرات کا عزم بالجزم فرمایا اور ملک غیاث الدین سلطان ہرات کو جو اسکا محسن تھا اور بہت سے حقوق نعمت و تربیت اوسکے ذمہ پر ثابت و متحقق رکھتا تھا نامہ بھیجکر اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا طلبگار ہوا اور اوسکو لکھا کہ اپنا لشکر لیکر جلد میری خدمت مین حاضر ہو و الا مین تیری ولایت کو تاخت و تاراج اور تجکو ہلاک کرونگا جب یہ نامہ ملک غیاث الدین کو پہونچا اور اوس کے مضمون سے واقف ہوا اوسکے جواب مین اوسنے ایلچی کی زبانی کہلا بھیجا کہ وہ دن بھول گیا جو تو ہمارا نوکر تھا اور ہمنے تیرے ساتھ احسان کیا اور تو نے جو فعل کیا تھا اوسکی پاداش مین جزا و سزا کے لایق ہوا تھا اور سولی دیا جاتا تھا مین نے تیری شفاعت کرکے تیری جان بخشی کرائی اور عزت بڑہائی اوسکے عوض مین تو نے نمکحرامی کی اور ہمسے باغی ہوگیا اب تیرا یہ مقدور ہوا کہ ہمسے اطاعت چاہتا ہے اگر تجہہ مین یہ مادہ نہین کہ انسان بندۂ احسان بنے تو بہتر ہے کتا ہوجائے بلکہ سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس ہے تیمور نے جو یہہ جواب دندان شکن سنا دریائے جیحون سے گذر کر اوسپر چڑہ دوڑا ملک غیاث الدین نے اپنے مین اوسکے مقابلہ کی طاقت نہ دیکھی تو قرب و جوار کے علاقجات و تھانجات پر حکم لکھکے رعایا اور لوگون کو بلوایا اور ایک جگہہ اونکو معہ مویشی و اسباب جمع کرکے اونکے گرد خندق کہدوادی اور خود ایک قلعہ مین محصور ہوگیا اور نہایت نادانی اور ضعف رائے سے اپنے جی مین یہ سمجھا کہ دشمن کے حملونسے مین محفوظ رہونگا اور یہہ بسبب اسکے تھا کہ اوسکے اقبال کا آفتاب قریب غروب تھا اور تیرہ بختی کی شب سیاہ کی شام ہونیکو تھی **شعر** تقدیر نہ جب تلک ہو یاور نہ تدبیر سے کام اور ہوا تیمور نے اوسکے محاصرہ اور کارزار کو نہایت آسان سمجھکر اوسکے خندق اور حصار کی کچھ پروا نہ کی

اور اوسکو ہر طرف سے محاصرہ کرلیا اور نہایت استقلال اور تمکین سے متوقف ہوکر منتظر لطیفہ غیبی و امیدوار فتح یاب رہا یہانتک کہ محصورین قلعہ نہایت تنگ ہوئے کھانے پینے کی کوئی چیز اونکے پاس نہ رہی سپاہ وحواشی دواب و مویشی بھوکھون مرنے لگے ناچار ہوکر سلطان نے تیمور سے امان طلب کی اور پہلی معرفت وحقوق دوستی وسوابق نعمت اور جو کچھ اسکے ساتھ اسنے احسان کیئے تھے و بمروت و فتوت پیش آیا تھا اونکو واسطہ گردانکر موکد بقول وقسم خط امان کی درخواست کی تیمور نے بموجب اوسکے استدعا کے قسم کھائی کہ دوستی اور عہد قدیم بحال و برقرار رہیگا اور کسیطرح سے مین ترے جسم و جان کو ایذا نہ پہونچاؤنگا اور میرے ہاتھ سے تیری جان سلامت رہیگی اور بال بیکانہ ہوگا سلطان اس قول وقسم پر اعتبار کرکے قلعہ سے باہر نکلا اور تیمور کیخدمت مین حاضر ہوا اور پھر تیمور و سلطان دونون باتفاق شہر مین آکر قلعہ پر چڑھے اور لشکر ہرات بھی اونکے ساتھ تھا اون مین سے اک شخص نے سلطان کو اشارہ کیا کہ اگر حکم ہو تو اسکا کام تمام کردون اور اپنی جان آپ پر فدا کرون سلطان نے کہا کہ مین اپنی جان ومال کی سلامتی کیواسطے ایک مسلمان کی جان پر وبال لاؤن اور ایک لنگڑے کو قتل کرواؤن اسکو خلاف مروت وآئین اسلام سمجھتا ہون یہہ کہا اور اوسکی بات پر عمل نہ کرکے تقدیر الٰہی کے حوالے اپنے کو کیا اور کہا کہ باریتعالے کا ارادہ اور مشیت اوسکی بندون مین جاری ہے اور جو کچھ اوسنے ہمارے واسطے مقرر کردیا ہے اوسکا ہونا ضرور ہے قضا سے کسی فرد بشر کو سفر اور قادر انداز قدر کے تیر کی کوئی سپر نہین شعر

تقدیر مین جو ہے پیش آنا ✤ ممکن نہین اوس سے بھاگ جانا ✤ بھاگا تو قضا خدا کی پھر بھی ✤ لائیگی کشان کشان اودہی

بے سود ہے اسمین سعی و تدبیر ✤ لابد ہے ظہور سر تقدیر

جسنے تیر قضا سے بچنے کے لئے سپر تدبیر کی پناہ ڈھونڈھی آپکو بلا کا ہدف بنایا اور جسنے اس بحر طوفان خیز مین ہاتھ پاؤن ہلائے اپنی جان کو تلف کیا اور اوسوقت سلطان نے اپنے باپ کے مقولے کو جو اسکے بارہ مین اوسوقت کہا تھا جب اسنے اپنے باپ سے اسکی سفارش کی تھی یاد کیا اور اوسکی حقیقت اوسپر اب ظاہر ہوئی لیکن کیا فائدہ کرتا ہے کہ تدارک اوسکا حیز امکا نسے خارج تھا

## ملاقات کرنا امیر تیمور کا شیخ زین الدین خوافی سے بانیت صادق وقلب صافی

کہتے ہین خراسان کے کسی سفر مین تیمور نے سنا کہ قصبہ خواف مین ایک بزرگ درویش صاحب باطن ساکن ہے اور علم ظاہر سے بھی بہرہ وافر رکھتا ہے اور صاحب کرامات و خوارق عادات بھی ہے وعجیب بہرہ دوردور کشف وکرامت اوس سے بہت ظہور مین آئے ہین۔ شیخ زین الدین ابابکر کے نام سے قدر مراتب

دیدۂ عزت واحترام سے خاص عام کا منظور ہے۔ اوسکے طائر اجتہاد کا خطیرۂ قدس مین آشیان ہے اور قبۂ فضل وکمال کا ساحت لامکان مین آستان ہے تیمور اونکے یہ اوصاف سنکر نہایت اونکا [illegible] ہوا اور چند لوگونکو ہمراہ لیکر اونکی خدمت مین عازم ہوا لوگون نے شیخ کیخدمت مین جاکر عرض کی کہ تیمور آپکا مشتاق ہوکر آپکی ملاقات کو حاضر ہوتا ہے۔ شیخ نے کچھ جواب ندیا اور خاموش ہو رہا اس اثنا مین تیمور بھی وہان پہونچا اور گھوڑے سے اوتر کر اوس بزرگ کے آگے با نہایت عاجزی اور ادب سے تمام آکر کھڑا ہا شیخ اپنے شغل مین اگرچہ مصروف تھا اوسکو دیکھکر اوسکی تعظیم کیواسطے کھڑا ہو گیا تیمور بھی اوسکے قدمون کی طرف جھکا شیخ نے تیمور کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا۔ تیمور کہتا ہے کہ اگر وہ بزرگ جلدی سے میری پشت پر سے اپنا ہاتھ نہ اوٹھا لیتے تو مین گمان کرتا ہون کہ میری پیٹھ کا ایک ایک فقرہ جدا ہوجاتا اسکے ہاتھ رکھنے سے مین یہ سمجھا کہ آسمان زمین پر گر پڑا اور مین اون دونون کے درمیان کوفتہ اور خستہ ہو گیا۔ الغرض تیمور اوس بزرگ کے سامنے مودب ہوکر بیٹھ گیا اور اثنائے کلام مین بملائمت تمام یہ ذکر درمیان مین لاکر پوچھا کہ اے حضرت آپ اپنے ملک کے بادشاہون کو عدل وانصاف وداد کرنے اور جور وظلم و بیداد سے باز رہنے کا کیون حکم نہین فرماتے شیخ نے جواب دیا کہ ہمنے تیرے کہنے سے پہلے بارہا اون کو ہدایت کی اور سمجھایا لیکن اونھون نے پنبۂ غفلت گوش ہوش سے نہ نکالا اور ہماری نصیحت کو نہ سنا تو ہمنے تجکو اونپر مسلط کیا۔ تیمور شیخ سے یہہ مژدہ سنکر اوسیوقت شیخ سے مرخص ہوا اور اس بات نے اوسکو نہایت قوی دل کر دیا اور کہنے لگا کہ قسم خدا کی اب مین تمام دنیا کا مالک ہو گیا اور اس شیخ کا ذکر آگے ہم کرینگے پھر تیمور نے ملک ہرات پر قبضہ کر کے اپنے طور پر اوسکا بندوبست اور ہر ایک جگہہ اپنا نائب مقرر کیا اور سمرقند کو مراجعت فرمائی اور جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے ملک غیاث الدین اسکے حبس مین تھا اوسکو تیمور نے ایک مکان مین بند کر کے چوکی پہرہ اوسکے دروازہ پر رکھدیا اور اسکی حفاظت اور حراست کے باب مین اہتمام بلیغ فرمایا اور چونکہ تیمور نے قسم کھائی تھی کہ اوسکا خون نہ گرائیگا اسواسطے اوسنے اسکے مار ڈالنے کی یہ ترکیب کی کہ بھوکھ کے مارے اوس قیدخانہ مین وہ مرگیا نہ کھانا ملا نہ پانی

## معاودت کرنا صاحبقران کا بطرف خراسان وخرابی ولایت سجستان

بعد مرنے ملک غیاث الدین کے تیمور نے پھر ارادہ خراسان کا کیا اور بقصد انتقام روانہ ہوکر چند عرصہ مین وہان پہونچا اہالی سجستان اسکے آنیکی خبر پاکر صلح کے ارادہ سے [illegible] آئے اور خواہان صلح ہوکر الصلح خیر من الحرب زبان سے نکالنے لگے تیمور

نے حرف صلح اس شرط پر قبول کیا کہ تمام ہتھیار اپنے دیدین اور جسقدر فوج ولشکر جمع رکھتے ہین
سب در دولت پر آکر حاضر ہون اور سخت قسمین کھاکر اونسے عہد کیا کہ جب تم ہتھیار ہمارے حوالے
کردوگے اور ساری فوج بدون سلاح نہتے ہمارے سامنے لاکر حاضر کروگے تو ہم تمھارے شہر
اور رعایا کو کچھ آسیب نہ پہونچائینگے۔ جب ہتھیار اونھون نے دیدئے اور اوسکے کہنے کے موافق
عمل کیا تو اسنے تلوار سے سب کو قتل کرڈالا اور شہر کو برباد اور مسمار کردیا اور یہہ کینہ اس باعث سے
تھا کہ پہلے تیمور کو اونکے ہاتھ سے بہت ایذا اور اذیت پہونچی تھی۔ شیخ فقیہ زین الدین عبداللطیف
بن محمد بن ابی الفتح کرمانی حنفی نے جو دمشق کے مدرسے جقمقیہ مین وارد تھے ۸۳۳ھ آٹھ سو
تینتیس مین مجھ سے بیان کیا تھا کہ سجستان کے لوگ جو قتل سے بچکر بھاگ آئے تھے اور لطف
الہی نے اونکو اوس آفت سے بچادیا تھا جب تیمور اوس شہر کو خراب کرکے وہانسے چلاگیا تو
اونھون نے چاہا کہ پھر اوس شہر مین جاکر آباد ہون جب وہان گئے تو جامع مسجد کا پتہ نہ دیکھا
کہ نماز جمعہ ادا کرین تو اونھون نے کرمان کو لکھا کہ کسیکو بھیجین کہ وہ آکر ہمکو وہ جگہ بتائے

## قصد کرنا امیر کامگار کا بطرف ممالک سبزوار اور اطاعت کرنا والی اوس دیار کا

بعد خرابی سجستان امیر تیمور نے محمل عزیمت بطرف شہر سبزوار روانہ فرمایا حسن جوزی وہانکی حکومت
پر مستقل تھا اور وہ رافضی تھا اکثر لوگ سبزوار کے بلکہ کل یہی مذہب رکھتے ہین چونکہ وہ اقبال
صاحبقرانی وسطوت وشوکت تیموری سے بخوبی واقف تھا۔ لہذا سوائے اطاعت وفرمانبرداری کے
اوسنے اور کچھ چارہ نہ دیکھکر حسب مقدور وبقدر میسور تحف وہدایا کے ساتھ اوسکا استقبال
کیا اور اسباب ضیافت ومہمانداری مہیا کرکے شرایط خدمت بجالایا اس حسن سلوک و
مدارات ظاہری نے تیمور کے دلکو اوسکی طرفسے نرم کردیا اس باعث سے تیمور نے اوسکو
اوسکی حکومت پر قایم وبحال رکھکر اوسپر نہایت مہربانی وعاطفت فرمائی **فصل** ابتدائے وقت
حال مین تیمور کا یہہ دستور تھا کہ جب کسی کے گھر مہمان جاتا تو اوسکا حسب نسب اوس سے دریافت
کرکے یاد رکھتا اور اوسکو یہہ کہتا کہ جب تجکو یہہ خبر معلوم ہو کہ مجکو خدا نے کامیاب کیا اور فتح ونصرت
وسلطنت ودولت مجکو حاصل ہوئی تو اس نشان سے میرے پاس آئیو تو مین ضرور تیرے ساتھ
نیکی کا بدلا نیکی سے کرونگا۔ جب خدا نے اوسکو اس رتبۂ عالی پر پہونچایا اور اوسکا شہرہ دور دور
ہوا تو وہ لوگ یہ خبر سنکر اطراف واکناف عالم سے اسکے پاس آتے اور یہہ اونکو علیٰ قدر مراتب

وحسب لیاقت منصب وخدمت دیتا

## صلاح پوچھنا اور گفتگو کرنا امیر باوقار کا محمد شریف رئیس طائفہ دعار سے

شہر سبزوار مین خاندان سطاریہ سے ایک شخص متقی عابد وزاہد رہتا تھا نام اوسکا سید محمد سربدال طائفہ دعار کا سردار تھا بہت سے لوگ اسی قوم کے اسکے مرید اور معتقد ہوکر اوسکی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے اور مشہور بسربدالیہ یعنے شطاریہ تھے اور یہہ سید جامع کمالات صوری ومعنوی زیور علم وفضل سے آراستہ صاحب کشف وکرامات تھا تیمور نے کہا کہ اس سید سے مجھے ایک ضروری کام ہے اور مین جو یہان آیا ہون محض اسی غرض سے ہے اور مین اوسکی ملاقات کا نہایت مشتاق ہون اور اسکے کشف وکرامت دیکھنا چاہتا ہون یہہ کہکر اوسنے وہ سید کے بلانیکا حکم دیا جب سید صاحب اوسکے پاس تشریف لائے بڑے اعزاز واکرام سے اونکا استقبال کیا اور بغلگیر ہوکر بکشادہ پیشانی اونسے ملا اور اپنے پاس احترام سے بٹھایا اور ادہر اودہر کی باتین کرکے اثنائے مکالمہ مین پوچھا کہ حضرت یہ فرمائیے کہ ملک خراسان کو کیونکر مسخر کرون اور کیا تدبیر کرون کہ وہانکے ادنے واعلیٰ میرے مطیع ہوجاوین اور یہہ راہ دشوار گذار مجھپر آسان ہو؟ سید صاحب نے فرمایا رموز مملکت خویش خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشین راچہ رائے وتدبیراست ، اولاد رسول سے مین اک فقیر عاجز وناتوان درویش بے سروسامان ہون۔ ان فضولیونسے مجھے کیا کام آئین ملک گیری وقوانین جہانداری مین کیا جانون اگرچہ لوگ مجھے شریف کہتے ہین مگر مین توایک مرد ضعیف ونحیف ہون مجھمین ایسے مخاطرہ اور مہلکہ مین اپنی جان کو پھسانیکی طاقت ولیاقت کہان ہے مصالح ملک وملت وتدبیر مملکت وقواعد سلطنت سے مطلقاً مجھے مناسبت ومہارت نہین اور جو کوئی بادشاہونسے مخالطت اور صحبت رکھتا ہے گویا ورطۂ ہلاکت مین اپنے تئین ڈالتا ہے یا دو بہینسونکی ٹکرلڑنے کے درمیان مین اپنا سر گھساتا ہے۔ اور جو کوئی اونسے دور رہتا ہے حصار امن وعافیت مین ہے۔ تیمور نے مکرر پھر بھی کہا کہ ضرور ہے کہ آپ مجھکو اسکی تدبیر بتائین اور جب تک آپ مجھے اسکا طریقہ نہ ارشاد فرمائینگے دست طلب آپ کے دامن سے کبھی باز نرکھونگا اگر مین اپنی فراست سے یہہ نجانتا کہ آپ مین اس امر کی استعداد وقدرت ہے تو ہرگز آپ سے استدعا اور استمداد نہ کرتا اور اس بارہ مین ایک حرف بھی زبان پر نہ لاتا یہ سنکر سید صاحب نے کہا کہ تم میری بات سنکر میرے کہنے کے مطابق عمل کروگے تیمور نے جواب دیا کہ مین آپ سے

پوچھتا مگر عمل کرنیکیواسطے تب سید نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمام ممالک شرق و غرب بے رنج و
تعب مجھکو حاصل اور میرے تحت حکومت مین داخل ہوجائین تو خواجہ علی بن مؤید طوسی اس
زمانہ کا قطب ہے انکی خدمت مین جاؤ اگر وہ تم سے ظاہر کا ملنا ملے تو باطن سے بھی تمہارے
ساتھ ہین اگر اونھون نے اعراض کیا اور متوجہ نہ ہوئے تو پھر سمجھ لینا کہ کسی سے تمہارا مطلب
نہ نکلیگا اور مراد بر نہ آئیگی - لہذا لازم ہے کہ جسقدر ہوسکے اوس سے بھی زیادہ انکا دل ہاتھ
مین لانے اور اونکی توجہ خاطر حاصل کرنے کے بارہ مین کوشش کرو کیونکہ وہ شخص ایسا نیک ہے
کہ جسکا ظاہر و باطن ایک ہے اگر وہ موافق ہوگیا تو زمانہ موافق ہے اگر وہ مددگار ہے تو دولت
دنیا تیری خواہش کے مطابق ہے خلایق اوسکی ایسی مطیع ہے کہ اگر وہ کہین مرجاؤ قضا نہ ہو تو
آنکھین بھی بند کرلین غرض جو وہ کہتا ہے کرتے ہین اور یہ شخص یعنے خواجہ علی مذکور مذہب
اثنا عشری رکھتا ہے شیعی موالی امیرالمومنین علی ہے اور اسوجہ سے ائمہ اثنا عشر کے نام سے
سکہ اور اونہین کے نام سے خطبہ جاری رکھتا ہے جوان مرد دلیر و چالاک اہل مروت و عالی
ہمت ہے اسکے بعد سید صاحب سابق الذکر نے تیمور سے کہا کہ آپ اونکو بلوایئے اگر اونہون نے
آپکے ملتمس کو قبول فرمایا اور چلے آئے تو آپ انکے اعزاز و احترام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا
اور جیسا بادشاہ بادشاہ ہوںسے ملتے ہین اوسیطرحسے انکے ساتھ آپ معمول رکھنا کہ وہ بھی آپکے ساتھ
ویسا ہی معاملہ رکھینگے یعنے آپ کو بادشاہ سمجھینگے کہ اوس سے آپکے حصول مطلب کی دلیل ہے اور
ہرگز ہرگز اپنے جاہ و حشمت و دولت و عظمت کے لایق اونسے نہ ملنا کہ اوس سے سراسر تمہاری
عظمت و حرمت کو نقصان پہونچیگا اور خود تمہاری ہی کسر شان کا موجب ہوگا - یہ سب مراتب
اور مدارج سمجھاکر سید صاحب تیمور سے رخصت ہوئے اور پھر خواجہ علی مذکور کیخدمت مین ایک
قاصد روانہ کیا کہ مین نے تمہارے لئے سب کام ونکی درستی کررکھی ہے جب تیمور کا قاصد آوے تو
بلا توقف اوسکے پاس چلے جانا اور اوسکی صولت اور سطوت سے بیخوف رہنا تم کو کچھ اندیشہ اور
خوف و خطر نہین یہ پیام سنکر خواجہ علی قاصد کے آنیکا منتظر رہا اور تیمور کیخدمت مین لیجانے
کیواسطے تحف و ہدایا بہم پہونچائے اور سکہ و خطبہ اوسکے نام کا شہر و دیار مین اور جوامع امصار
مین جاری و منشور کیا اس اثنا مین قاصد تیمور بھی معہ عاطفت نامہ متضمن انواع کلمات
استمالت آمیز و فقرات رافت انگیز آیا جسکا مضمون مشتمل طلب خواجہ اور محتوی بر اعزاز و اکرام بے
اندازہ تھا بعد دریافت مضمون کتابت اوسیوقت خواجہ تہیہ سفر کرکے باطمینان تمام و عجلت

بالاکلام روانہ ہوئے اور سوائے تاخیر مسافت طریق کہین توقف اور تعویق نہ کرکے بارگاہ تیمور
مین حاضر ہو گئے جب خواجہ کے آنے کی خبر تیمور کو ہوئی تو ایسا خوش ہوا گویا تمام جہانکی سلطنت
مل گئی اور بڑی جاہ وحشم سے اونکا استقبال کرکے مسند عزت و وسادہ حرمت پر بٹھایا خواجہ نے
جو تحف وہدایا بیش بہا غرائب روزگار و نوادرات بلاد و امصار سے لایق نذر بادشاہان عظیم الشان
اپنے ساتھ لایا تھا اونکو پیشکش گذرانا امیر نے نہایت پسندگی خاطر وخورسندگی طبع ظاہر فرماکر
قبول کیا اور بعوض اوسکے بار منت خواجہ گردن پر رکھکر خلعت عنایت عطا اور اوسکی تعظیم و
تکریم مین مبالغہ بے انتہا فرماکر اونکی ریاست اور ولایت بطریق استمرار اونپر بحال اور برقرار رکھی
اسکے بعد خراسان مین کوئی امیر اور حاکم ایسا نرہا جو امیر کیخدمت مین بقدم اطاعت و ارادت
نہ آیا ہو - از انجملہ امیر محمد حاکم باورد و امیر عبد اللہ حاکم سرخس تھے جنہون نے تیمور کی ملازمت حاصل
کی پھر تو تیمور کی ہیبت اور شوکت کا خراسان بلکہ تمام ممالک ایران مازندران وگیلان وبلاد ری
وعراق واکثر جہات آفاق مین سکہ بیٹھ گیا یہانتک کہ شاہ شجاع والی ایران کے دلمین بھی اسکی
ترقیات روز افزونسے فکر و اندیشہ پیدا ہوا اور دو برس کی مدت قلیل مین بعد از قتل سلطان حسین
شہرۂ اقبال وآوازۂ جاہ وجلال کورگانی نے بلاد عجم کو متزلزل کردیا

## نامہ بھیجنا امیر تیمور کا ابوالفوارس شاہ شجاع بادشاہ ایران وعراق خیر البقاع کو

جب رقبۂ اہالی خراسان ربقۂ اطاعت صاحبقران مین مربوط اور وہ نواحی قوانین اوامر ونواہی
چغتائیہ سے مضبوط ہو گئے اور جمیع رعایا و برایا مطیع اور شریف وضع اسکی رعیت ہو گئی
شاہ شجاع فرمانروائے شیراز وعراق عجم کو مطیع وفرمانبردار کرنیکا تیمور نے ارادہ کیا اور اس
غرض سے ایکنامہ با تہدید مشتملبر وعدہ و وعید اوسکو لکھا اور ایک ایلچی کاردان کے ہاتھ بھیجا کہ اللہ
جلشانہ نے مجھے اپنے بندون کو ظالمون کے ظلم سے نجات دینے اور حکام جابر کے جور وستم
کا بدلا لینے کیواسطے ممالک آفاق پر مسلط کیا ہے تو جسنے میری مخالفت پر کمر باندھی خدا نے
اوسپر مجھے فتح ونصرت - اور جسنے مجھ سے عداوت کی اوسکو شکست و ذلت دی - چنانچہ
تم نے یہہ حال دیکھا اور سنا اور بعلم الیقین معلوم کیا ہے - اسلئے تم کو لازم اور واجب ہے کہ
میری اطاعت اور باج وخراج قبول کرو کہ یہ صورت تمھارے واسطے امن وفلاحیت کی ہے

والا در صورت ابا و انکار سمجھ رکھو کہ میری مخالفت و خلاف رضا تین چیزونکے ظہور و شیوع کا باعث ہے خرابی قحط اور وبار اور اسکا سب گناہ تمھارے نامۂ اعمال مین مرقوم اور تمھاری طرف منسوب اور مضموم کیا جائیگا اس نامہ کے جواب مین شاہ شجاع کو بجز اطاعت و انقیاد کے کچھ چارہ نہ ہوا اور کوئی مسلک سوائے اسکے نہ دیکھا کہ طریقہ مصادقت و مدارا اختیار کر کے تحفہ و ہدایا امیر کیخدمت مین بھیجے اور اپنی دختر نیک اختر او سکے فرزند جوان بخت کے عقد نکاح مین دیکر اس نسبت مصاہرت کو وسیلۂ جمیلۂ امن و عافیت و استحکام قواعد دوستی و محبت گردانے لیکن بعض وجوہات و فتنہ انگیزی و مفسدہ پردازی اشرار سے یہ بات ظہور مین نہ آئی اور یہ غنچہ اسیطرح سے سربستہ رہا۔

اشعار

| | |
|---|---|
| ترا مقصد جو ہے محبوب تیرا | اوسے کر مفسدون نے ہے بگاڑا |
| نہ رکھ تو بھی پھر اوس مطلب سے کچھ کام | حذر لازم ہے اوس سے اے خوش انجام |
| نہین مہر و وفا کا کوئی طالب | طبیعت شر پہ ہے انسانکی راغب |
| تو اپنے کام کی تدبیر خود کر | بھروسا رکھ نہ دنیا مین کسی پر |
| وہی ہے ہوشمند و مرد دانا | نہ رکھے غیر پر جو بار اپنا |

الغرض اس مقام مین طول کلام موجب تعقید و اختلال مرام ہے۔ بنابران اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون کہ تیمور اور شاہ شجاع کے درمیان ایک عرصہ تک رسم محبت و راہ مراسلت و مصادقت جاری رہی اور چمن مہر و الفت آبیاری طرفین سے سرسبز و سیراب بدون مخالفت و انقلاب رہا یہانتک کہ شاہ شجاع نے سفر آخرت کا پاتراب کیا اور شاہ شجاع ایک مرد عالم فاضل تھا کشاف کے مطالب اچھی طرح سے سمجھتا اور اوسکے درس و تدریس کیا کرتا تھا اور طبیعت بھی اوسکی موزون تھی اشعار عربی و فارسی اکثر پُر مضمون فصیح و بلیغ نظم کرتا تھا چنانچہ عربی شعر اوسکے یہ ہین۔

| | |
|---|---|
| الا ان عہدی فی الغرام یطول | واسباب صبری لا تزال تزول |
| اصون ہواہا کلما ذر شارق | ولکن ما بی قد یتم نحول |
| ومن لم یذق صرف الصبابۃ فی الصبا | علمت یقینا انہ لجہول |

شعر فارسی

| | |
|---|---|
| اے بکام عاشقان حسنت جمیل | کے گزینم دیگرے بر تو دلیل |

| گر زیادت غافلم عیشم حرام | در زجورت دم زنم خونم سبیل |
|---|---|
| ہر کسے تدبیر کارے میکند | بارہا کردیم با نعم الوکیل |

اور یہ شاہ شجاع بن محمد بن مظفر ہے اسکا باپ عوام الناس مین سے تھا مگر نیک مرد فقیر یزد کا رہنے والا مرد دلیر صاحب شمشیر با رائے و تدبیر تھا اندنون مین ایک شخص اہل عرب آل خفاجہ مین سے درمیان یزد اور شیراز کے ظاہر ہوکر رہزنی کرتا اور مسافرون کو لوٹتا تھا اوسکو لوگ جمال لوک کہتے تھے بڑا بہادر اور دلیر تھا بہت لوگون کو اوسنے ہلاک اور ایک عالم کو اوسنے برباد کردیا ادنٰے و اعلیٰ اوسکے ہاتھ سے نالان تھے اور بادشاہی فوج بھی اوسکے پکڑنے کو پھرتی تھی مگر کسی کے ہاتھ نہ آتا تھا۔ اتفاقًا یہ شخص جسکی کنیت ابو شجاع تھی اوسکے درپے ہوکر کمین مین لگ چونکہ طالع اسکا اوج شرف و کمال مین اور اختر قزاق حضیض نکبت و وبال مین تھا چند روز ون تھوڑی محنت سے ایک مقابلہ مین اوس رہزن پر یہ غالب ہوگیا اور اوسکا سر تن سے جدا کرکے با[illegible] کے پاس لے گیا۔ سلطان نے اسکی خدمت اور جانفشانی سے بہت خوش ہوکر اسکو بہت سا انعام و اکرام کے ساتھ جاگیر دی اور اپنا مقرب بنایا اور رفتہ رفتہ ہمچشمونسے اور سلطان کے دوسرے سرداونسے دولت و جاہ و منصب مین گوئے سبقت لیگیا اور اسکی آل اور اولاد بہت سی تھی شاہ مظفر اور اسکا بیٹا شاہ محمود اوسکا بیٹا شاہ شجاع ہر ایک ان مین سے بڑے بڑے عہدون پر مامور اور مستقل ہوگیے کیونکہ سلطانکو کوئی بیٹا نہ تھا جو اوسکے بعد وارث تاج و تخت ہوتا۔ جب سلطان داعی اجل کو لبیک اجابت کہکر راہی ملک بقا ہوا تو محمد بن مظفر اوسکی جگہ تخت نشین ہوا اور دوسرے اس دولت[illegible] سعادت سے محروم رہے تمام ممالک عراق عجم بے مشقت والم محمد بن منظفر کے قبض و تصرف مین بلا شرکت غیری آگیے سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے گدا کو چاہے تو ایک پل مین بادشاہ کرے قل اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء اوسکے فضل کرم کا گواہ ہے شاہ مظفر اوس[illegible] کے باپ ابو شجاع مذکور کی زندگی مین مرگیا جسکا ایک بیٹا شاہ منصور اوسکا یادگار رہا پھر شاہ شجاع اور اوسکے باپ محمد کے درمیان نزاع واقع ہوئی جسمین کچھ خیر و فلاح نہ تھی جسکا مآل یہ ہوا کہ اوسنے اپنے باپ کو گرفتار کرکے اوسکی آنکھین نکلوالین اور خود مستقل بادشاہ بن بیٹھا۔ شاہ شجاع مذکور کو اشتہا بہت تھی اور مرض جوع البقر مین مبتلا تھا اسطرحسے کہ ماہ صیام مین روزہ نہین رکھ سکتا تھا اور ہمیشہ خدا سے دعا مانگا کرتا کہ الٰہی تیمور سے اور مجھ سے سامنا مت کرائیو؟ جب اسکی اجل قریب ہوئی اور فرا[illegible] قضا نے بساط امل اسکا لپیٹنا چاہا اپنے اولاد و اقارب کو اوسنے بلایا اور ہر ایک کو جداگانہ ملک [illegible]

کردیا۔ اپنے پسر صلبی زین العابدین کو دارالملک شیراز جو تمام ممالک عجم کی جان اور نہایت آباد و شاداب تھا دیا اور اپنے بھائی سلطان احمد کو کرمان عطا فرمایا اور اپنے بھتیجے شاہ منصور کو اصفہان کا حاکم قرار دیا اور اوس کے واسطے امیر تیمور کو وصیت کی اور ایک وصیت نامہ جمیع اعیان و اکابر سلطنت کی گواہی سے لکھا گیا۔ اور یہ مثال اسکے ہوا جیسے دیوانونکے ہاتھہ مین ہتھیار دیدے۔ القصہ جب شاہ شجاع نے وفات پائی تو اوسکی اولاد اور بھائی بھتیجون مین نزاع و مخالفت واقع ہوئی شاہ منصور نے اپنے بنی عم زین العابدین پر چڑہائی کرکے شیراز اوس سے چھین لیا اور اپنے چچا شاہ شجاع کی قسمت پر راضی نہوکر اوسکے عہد کو توڑا اور چچازاد بھائی زین العابدین کو پکڑکر اوسکی آنکھون کو پھوڑا اور جو اوسکے باپ نے اوسکے دادا کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی اسنے اوسکے ساتھ کیا چونکہ یہ قصہ تاریخ تیموری سے تعلق نہین رکھتا اور اسکا بیان اصل مطلب سے مباینت کلی رکھتا ہے لہذا عطف عنان قلم اس وادی سے کیجاتی ہے اور اوسی میدان کیطرف پھیری جاتی ہے کہ تیمور انکی مخالفت اور منازعت کا حال سنکر نہایت برہم ہوا مگر بعض موانعات و واردات ایسی تھی جسے اسکے تدارک و تلافی کا موقع نہ دیکھکر چپ ہو رہا اور منتظر وقت و فرصت رہکر موقوف بر وقت دیگر رکھا

## توجہ فرمانا امیر تیمور کا بار سیوم بطرف خوارزم باعساکر مشتاق رزم

تیمور نے تیسری مرتبہ پھر عزم خوارزم مصمم کیا اور خراسان کیجانب راہ استرآباد سے اچھی تاریخ دیکھکر روانہ ہوا جب یہہ وہان پہونچا تو بادشاہ کو نپایا وہ بھی کہین سیر شکار کو گیا ہوا تھا تیمور نے چاہا کہ اپنی طرف سے اوس شہر مین کسی کو نائب مقرر کرے ایک شخص حسن نامی نے جسکا ذکر پہلے ہوا ہے تیمور سے مصالحت کرکے ازراہ خیراندیشی عرض کی کہ ہم سب آپکے پنجۂ اقتدار مین اسیر و دستگیر و محکوم و فرمان پذیر ہین ہمکو سوائے اطاعت حضور کے چارہ و گریز نہین اور ہمارا بادشاہ یہان نہین اگر آپ اپنی طرف سے کسی کو نائب اور ہمپر حاکم مقرر کرینگے تو بعد معاودت سلطان بالضرور ان دونون مین باہم مخالفت اور منازعت واقع ہوگی اور اسمین بھی شک نہین کہ آپ کے نائب کو مضرت و ایذا پہونچے تو یہ امر باعث برہمی مزاج والا و موجب مزید مواد بغض و عداوت بے انتہا ہوگا اور نتیجہ اسکا یہ نکلیگا کہ بہت سے [illegible]ے مسلمانونکی جان و مال کو نقصان پہونچے گا اور بڑا فساد ہوگا اور وقوع کشت و خون مسلمین ہوگا۔ [illegible] نہین کرخوا لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْن فرمان رب العٰلمین ہے مگر ہان جب حسین صوفی آپ کا نائب ہوگا تو لوگون کو [illegible] ملک غیاث [illegible]عت اور فرمانبرداری لابد و ضرور ہے اور یہہ امر موجب عدم ظہور فتنہ و شرور ہوگا آگے آپکو [illegible]قرر کیئے جاتے ہے۔ یہ رائے اوسکو پسند آئی اور تیمور نے اوسکے کلام کو بسمع قبول استماع فرماکر اوسیوقت اوس

مقام سے لشکر کو کوچ کرنیکا حکم دیا۔ اس حسن مذکور کا ایک بیٹا تھا کہ رشد اور صلاحیت سے مطلقاً بہرہ نہین رکھتا تھا اور عقل ودانش سے محض معرا۔ اتفاقاً کوئی خطا بادشاہ کی اوس سے سرزد ہوگئی اور ایک زمانہ کو اوسکے اوس جریمہ کا حال معلوم ہوگیا مگر اوسکے باپ حسن نے اوسکی کچھ پروانہ کی کیونکہ اوسنے اپنے دلمین خیال کیا تھا کہ مین نے بادشاہ کی اس مرتبہ مین خیر خواہی کی ہے اور اوسکے ملک و مال کو دشمن کے ہاتھ سے بانواع حیلہ وتدبیر بچایا اور محفوظ رکھا ہے تو اتنے بڑے احسان اور حق خدمت کے عوض مین کیا میرے فرزند کی خطا عفو نہ کریگا؟ اور اوسکو سزا دیگا؟ خلاصہ جب سلطان نے سفر سے معاودت فرمائی اور یہ دونون باپ بیٹونکی حقیقت حال سے آگاہی کماہی اوسکو حاصل ہوئی دونون کو پکڑ کر قتل کیا اور شیرون کے آگے ڈالدیا کہ ان جانورون نے اونکی لاشون کو تکا بوٹی کرڈالا اور سلطان نے اونکا گھر بار کہدواڈالا اور مال ومتاع ضبط سرکار ہوا اس واقعہ کے تھوڑے دنون کے بعد سلطان حسین صوفی نے قضا کی اور اوسکی جگہہ پر اوسکا بیٹا یوسف صوفی قایم ہوا۔ قبل اسکے ایسا ہوا تھا کہ تیمور نے ہر طرح سے اونکی مدد اور نصرت کی تھی اور اپنے ایک بیٹے جہانگیر کے ساتھ اونکی ایک لڑکی جو نہایت جمیلہ عقیلہ اور عفیفہ تھی بیاہی تھی، اور وہ لڑکی جو خاندان شاہی مین سے بلکہ شاہزادی تھی اسواسطے اوسکو خانزادہ کہتے تھے غرض وہ جہانگیر ابن تیمور سے حاملہ ہو کر ایک لڑکا جنتی نہایت وجیہ وشکیل آثار دولت واقبال اوسکی ناصیہ حال سے تابان اور لمعات رشد وسعادت اوسکے شمایل سے درخشان تھے تیمور باوجود دوسری اولاد واحفاد کے کہ ہر ایک اون مین کا نجابت وشرافت مین اقران وامثال سے فایق ولایق تھا اوسکو زیادہ دوست رکھتا تھا چنانچہ اپنا ولی عہد بھی اوسی کو مقرر کیا تھا مگر افسوس ہے کہ زندگی نے اوسکی وفا نہ کی اور اپنے جد تیمور کے سامنے بلاد روم کے ایک شہر مین جسکو آق کہتے تھے زاویہ گزین کنج مرقد ہوا ذکر اوسکا اوسکی موقع پر کیا جائیگا

## توجہ امیر تیمور مرۃ چہارم بجانب خوارزم

جو معاملہ کہ حسن پر گذرا تھا تیمور کو جب اوسکی خبر ہوئی نہایت غیظ وغضب مین آکر پھر اوسنے عزم خوارزم کیا اور بجناح استعجال وہان پہونچکر سلطان کو قتل کرڈالا اور اوسکی عمارت وبنا کو برباد اور خراب کرکے جو کچھ مال وملکت اوسکی ممکن ہوسکی اپنے ساتھ سمرقند کو لیگیا اور خوارزم مین اپنا ایک نائب مقرر اور قایم کر گیا۔ تاریخ خرابی خوارزم لفظ عذاب سے پیدا ہے جیسا کہ تاریخ تخریب دمشق کی خراب سے

## ذکر مراسلہ خدیو گیہان بنام شاہ ولی والی ماژندران

جب امیر تیمور خراسان مین آیا تو اوس نے شاہ ولی امیر ممالک مازندران اور اوس ولایت کے دوسرے حکام
و امرا و اعیان کو نامہ لکھکر اپنے حضور مین حاضر ہونیکا جیسا اوسکا دستور تھا اشارہ کیا اون مین سے
سکندر جلابی اور ارشیوند اور ابراہیم قمی تھے جنہون نے اسکا حکم سنا اور بقدم اطاعت اسکی خدمت مین
حاضر ہوے مگر شاہ ولی نے جو مرد دلیر و غیور تھا اسکے حکم سے سرتابی کرکے اسکی تحریر پر التفات نہ کیا
اور بخشونت و درشتی اوسکے نامہ کا جواب دیا

## نامہ بھیجنا شاہ ولی کا سلاطین عراق کو اور بیان عدم اتفاق اونکا از غایت خوف و بیم امیر آفاق

بعد ارسال جواب مراسلہ امیر تیمور شاہ ولی نے شاہ شجاع بادشاہ عراق عجم و کرمان اور سلطان احمد بن
شیخ اویس متولی عراق عرب و آذربائجان کو خطوط لکھکر اونکو خبردار و آگاہ کیا کہ امیر تیمور نے اس مضمون کا
نامہ بھیجا اور مین نے یہ اوسکا جواب دیا ہے اور اونکو لکھا کہ مجھے تم اپنا ایک سرحددار اور اپنے مجموعہ
ملک و دولت کا شیرازہ اور عافیت امن و امان کا حصار سمجھو اگر میرا کام منتظم ہوا تو تمہارا کام بھی منتظم ہی
اور جو میرے حال کا دفتر برہم ہوگیا تو تمہارے ملک کا بھی مجموعہ پریشان اور درہم ہوگیا اگر مجھپر
کوئی بلا آئی تو سمجھلو تمہاری بھی قضا آئی میری خیریت سے تمہاری عافیت وابستہ اور میری ایذا سے
تمہاری مضرت پیوستہ ہے اگر جان و مال سے تم میری مدد کروگے تو مین اس بلائے بے درمان کو
تمہارے سر سے دور کرونگا اور جو میری صلاح اور صوابدید کے مطابق عمل نہ کروگے تو اس مثل کے
موافق نزول ذلت و خواری و ظہور نکبت و سوگواری کے منتظر بیٹھو شعر ترے ہمسایہ کی داڑہی منڈہی
گرچہ تو اپنی ریش بھی رکھ آب سے تر۔ شاہ شجاع نے تو اسکا جواب قلم انداز اور تیمور سے جیساکہ ذکر ہوا
در صلح و آشتی بصداقت و راستی باز رکھا اور سلطان احمد نے ایک جواب مہمل بے سروبن اوسکو لکھا
کہ اس لنگڑے چغتائی سے کیا ہوسکیگا اور اوسکی کیا طاقت اور قدرت ہے کہ عراق کیطرف رخ
کرے کہان تیمور لنگ اور کہان اہل عراق سے جنگ نہ یہ عزم بارائے و فرہنگ ہے زمین سخت
ہے راہ یہ تنگ ہے یساق عراق کو ہم خراسان پر قیاس نہ کرنا چاہئے یہانکی ہوا مین طایران ہمت
بادشاہان اولوالعزم کے پر جلتے اور خسروان باباس و سطوت کے اس راہ مین قدم پھسلتے ہین اگر اوسنے
بعزم تسخیر عراق بخت ہمت پر محمل باندہا تو ہم اوسکو آخر منزل تک پہونچادینگے اللہ تعالے نے ہمکو وہ
کثرت و عدت و دولت و شوکت عطا کی ہے کہ اپنے دشمن کو مقابلہ مین بھگادینگے شاہ ولی نے جو

یہہ جواب دور از صواب سنا اوسنے جانا کہ یہہ لوگ اس فکر سے غافل ہین اور شغل و اندیشہ خرم و دور اندیشی سے
محض عاطل اپنے دلمین اوسنے مصمم ارادہ کرکے کہا کہ واللہ مین بعزم واثق و نیت صادق ضرور اوس کا
مقابلہ کرونگا اور اس ارادہ سے باز نہ ہونگا اگر مین نے اوسپر ظفر پائی تو تم لوگون کے ساتھ ہی اسطرح سے
پیش آونگا کہ اورونکو بھی عبرت ہو اور جو وہ مجھپر غالب ہوگیا تو جو کچھ تم کو ایذا و اضرار پہونچیگی اوسکا بار
مجھپر نہ ہوگا اور ضرور ہے کہ بلاے عام اور مصیبت تمام تم پر بھی نازل و وارد ہو یہہ کہکر تن بتقدیر و
راضی برضاے رب قدیر ہوکر مستعد بمقابلہ و مقاتلہ عساکر تیمور ہوا جب دونو لشکر باہمدیگر مقابل
ہوے اور آتش حرب و پیکار کے شعلے کرہ اثیر تک پہونچے شاہ ولی نے چند ساعت داد مردانگی دیکر
پاے ثبات میدان جنگ مین قایم و برقرار رکھا آخر کو تاب مقاومت نہ لاکر فرار برقرار اختیار کرنا پڑا
اور رے کیطرف بھاگا کیونکہ عراق کیطرف جانا اوسکو ممکن نہوا رے مین ایک شخص محمد جو کار حاکم
مستقل تھا اور وہ مملکت مع اور مضافات و دیہات دیگر اوسکے تحت تصرف مین تھی اور یہہ شخص
کریم الطبع دلیر و شجاع اور اوسطرف کی رعایا کا بادشاہ و مطاع تھا با وصف اسکے تیمور کے ساتھ اسنے
مدارات اور صلح کی تھی اور بعض امور مین اوسکی طرفسے تیمور اسکی نسبت رعایت ظہور مین آئی تھی لہذا
اوسکے دشمن کو پناہ دینے سے اور اوسکی بازپرس و مخالفت سے خایف ہوکر شاہ ولی کو اوسنے
قتل کیا اور اوسکا سر تیمور کی خدمت مین بھیجدیا

## بیان حالات ابی بکر شاسبانی کا بالشکر صاحبقرانی

ممالک مازندران کے کسی شہر مین جسکا نام شاسبان تھا ایک شخص ابوبکر نامی بڑا بہادر و جری تھا
معرکہ جنگ و جدال مین رستم مستان کو پیرزال اور عرصہ حرب و قتال مین شیر شرزہ کو شغال سمجھتا تھا
کسی کو اوس سے تاب مقاومت اور رستم و اسفندیار کی اوسکے آگے وقعت نہ تھی دلیری و شجاعت
مین بے بدل اور جوانمردی و طاقت مین ضرب المثل تھا لشکر تاتار کو اوسنے بارہا شکست دی تھی اور بڑے
بڑے نامی و گرامی اونکے پہلوانونکو پست کیا تھا اوسکا نام سنکر منچلی نیند سے چونک پڑے اور تاری بید
کیطرح لرزتے تھے جنگلون اور پہاڑونکی چوٹیون اور کمین گاہون مین دب کر بیٹھا اور جو لوگ
اسکے درپے رہتے نکلکر تیغ و تبر سنگ و حجر سے اونکا مقابلہ کرتا اسقدر اوسکا رعب لوگونکے دلونپر
غالب ہوگیا تھا کہ اگر جنگل مین کوئی سوار اپنے گھوڑے کو پانی پلانے کی غرض سے کسی چشمہ یا نہر مین
ڈالتا اور جیسا کہ بعض جانورونکی عادت ہوتی ہے وہ گھوڑا پانی کو دیکھکر ہنہناتا یا چمکتا یا توبرہ چڑہانیکے

وقت گردن چراتا تو وہ سوار اوسکو کہتا کہ تو نے کیا شاسبانی کی صورت پانی مین دیکھی ہے جو ڈرتا ہے۔
کہتے ہین کہ تیمور کو کسی لشکر سے باوجود اسقدر لڑائیون اور جھگڑون کے ایسا خوف و ہراس اور بیم و وسواس
نہین پہونچا جیسا کہ تین شخصون سے۔ ان لوگون نے تیمور کا ناک مین دم کر دیا تھا اور غایت درجہ کی
اذیت اور تکلیف اوسکو اور اوسکے سارے لشکر کو پہونچائی تھی۔ اون مین اول ابو بکر شاسبانی ہی
اور دوسرا مولانا علی کردی اور تیسرا امہ ترکمانی یہی ابوبکر شاسبانی ہے جسکا ذکر ہوا۔ کہتے ہین کہ مازندران
کے بعض مقام مخوف و گذرگاہ تنگ مین چغتائی اسپر غالب ہوگئے تھے اور ہر طرف سے اوس کو
اونھون نے گھیر لیا تھا کہ نکلنے کی جگہ اوسکو کہین نہ تھی مگر ایک عمیق گڑھے کیطرف جسکے مقابل مین ایک
اور گڑھا تھا ان دونون گڑھون کے درمیان آٹھ گز کا فاصلہ تھا باعتبار عمق اور ہولناک ہونے کے
وہ گڑھے گویا جہنم کے کنوئین تھے یہہ حال دیکھکر شاسبانی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور دامن گردانکر
ہتھیار اور زرہ بکتر سمیت ایک گڑھے سے دوسری گڑھے کے اوسطرف تک کود گیا اور کچھ اوس کو
نقصان اور صدمہ نہ پہونچا پھر تو اوسنے تلوار کھینچکر ان لوگون کا قیمہ کر دیا جیسا شیر بھیڑون مین
کرتا ہے اسصورت سے اسپر حملہ آور ہوا اکثر کشتہ اور بعضے مجروح و خستہ ہوگئے رہے سہے بھاگ گئے اسکے بعد پھر اوسکا حال
نہ معلوم ہوا کہ زمانہ غدار نے اوسکے ساتھ کیا کیا اور مآل کار اوسکا کیا ہوا اور سیدی علی کردی بلاد کرد کا رہنے والا اور
وہانکا ایک امیر تھا سوار و پیادہ اوسکے ساتھ بہت رہا کرتے تھے مقامات دشوار گذار مین اور بڑے بڑے اونچے
پہاڑون کی چوٹیون پر جگہہ بنا کر رہتے اور تیمور کے لشکر پر شبخون مارتے اور لوٹا کرتے تھے اور جو
کچھ مال مویشی لشکر کا اونکے ہاتھ لگتا لیکر اپنی منزل کیطرف پھر جاتے تیمور کی زندگی سے اوسکے مرنے تک اوسکا
یہی حال رہا اور کسی کے ہاتھ نہ آیا یہانتک کہ لشکر ممات نے اوسکی ملک حیات پر یورش کر کے
اوسکے معمورہ وجود کو خراب کر دیا اور امہ ترکمانی قراباغ کی ترکمانون مین سے تھا اور اوسکے
دو بیٹے جوان اور بہادر تھے جنہون نے تیمور کے دلکو بہت ہی داغ حسرت دئے تھے
اور تیمور اونسے نہایت درجہ پر عاجز آگیا تھا اون مین اور امیرانشاہ اور لشکر چغتائی مین ہمیشہ
لڑائی قایم رہی اور بہت سے آدمی اوس جماعت کے یعنے لشکر امیرانشاہ و تیمور کے اونھون نے
مارے جسکا شمار نہین مگر ایک شخص نے جو چغتائیون سے نسبت رکھتا تھا اونکے ساتھ غدر کیا
اور لشکر امیرانشاہ کو جو اونکی کمین مین تھا بیخبر رات کے وقت اونکے سر پر لے گیا کہ اونھون نے
ان سب کو جو غافل اور بے خبر تھے قتل کر ڈالا اسیطرح سے ان تینون کا انجام تمام ہوا
اور جام کل من علیہا فان سے شربت شہادت اونھون نے نوش فرمایا خدا اونکو غریق

بخرحمت اور مقیم روضۂ جنت فرماوے۔

**شعر** شماتت دشمنونکی سخت آفت ہے | فزون تر اوس سے مولی کی عقوبت ہے

اور بعضون نے فرمایا **شعر** جفا و جور احباب و اقارب | ہے زخم تیغ ہندی سے زیادہ **شعر**

اقارب سے کیا گر تم نے ایسا | رہا پھر دور والونکے لئے کیا

## توجہ فرمانا امیر تیمور کا بطرف عراق عجم اور فکر و اندیشہ مین پڑنا شاہ منصور کا اور بلانا اپنی کمک کو لشکر اقارب بیش و کم

جب شاہ شجاع نے دار دنیا سے سرائے عقبی کیطرف رحلت فرمائی اور اوسکے ورثا اور اولاد مین نزاع واقع ہوئی جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ عراق عجم پر شاہ منصور مستقل اور ممالک مازندران معہ اوسکے مضافات پر تیمور کا عمل رہا شاہ شجاع نے تیمور کو اپنے فرزند زین العابدین کیواسطے جسکا ذکر پہلے گذرا ہے وصیت کی تھی اور اوسکا والی تیمور کو بنایا تھا اسلئے تیمور کو منصور کے ساتھ لڑنے اور جو بھتیجے کے ساتھ اوسنے سلوک کیا تھا اسکا بدلا لینے کا بہانہ ہاتھ آیا یہ حیلہ نکالکر تیمور اوسکی طرف چلا شاہ منصور نے یہ حال دریافت کرکے اپنے عزیز و اقارب کو اپنی کمک کیواسطے بلوایا مگر اون سبنے اوسکی مخالفت کا اظہار اور مدد کرنیسے انکار کیا ناچار یہ خود ہی ہزار سوار جرار کیساتھ اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار و آمادہ ہوا اور برج و بارہ کی درستی کرکے قلعہ کی آراستگی اور صفوف لشکر کو مانند سد سکندر باہم مضبوطی و پیوستگی دی اور فوجکو نہایت ثابت قدمی سے دشمن کا مقابلہ کرنیکی تحریص و ترغیب دلائی اوسکے سردار اور افسران لشکر نے صلاحًا اوس سے یہ بات کہی کہ ہمنے فرض کیا کہ ہم آپکے شریک ہین اور جب آتش ضرب و حرب مشتعل ہوگی تو ہم اوسمین کود پڑینگے اور دشمن کے حملونکو روکینگے اور اپنے تک اوسکو نہ آنے دیکر آپکو حتی المقدور اوسکے ہاتھ مین نہ دینگے اور جبتک ہمارے دم مین دم ہے اوس سے لڑینگے مگر آخر کہانتک اور اس ہزار سوار سے آپ کب تک اوسکا مقابلہ کرینگے اور اس بحر ذخار کے سیلاب سخت کو اس چند خشت کی دیوار سے کب تک روک سکینگے؟ اگر تمہاری ہی فتح ہوئی یا خدانخواستہ شکست تو آپ اپنے جان کے واسطے البتہ سلامتی اور رہائی ڈھونڈینگے اور ہمکو البتہ آوارۂ دشت ادبار و ناکامی در صورتیکہ ہمارے قدم اونکے سامنے نہ ٹھہرے چھوڑ دینگے تو بعد ازانکہ ہماری عداوت اونکے پیر نزدیک ثابت ہوگئی تو اونسے ہمکو بجز قتل و غارت و بند و قید و ضرب و اذیت کچھ اور حاصل و واصل نہوگا اور ندامت و پشیمانی ہمکو فائدہ نہ بخشیگی یہہ سنکر شاہ منصور نے قبضہ

پر ہاتھ رکھکر کہا کہ جو گروہ تیمور سے بھاگیگا اوسکے واسطے یہ کافی اور جزائے وافی ہے اور مین تو اپنے لشکر کے ساتھ ضرور اوس سے لڑونگا چاہے کچھ ہی ہو بر تقدیر اگر میرا لشکر ہزیمت بھی پائیگا تو مین تن تنہا لڑونگا اور اپنی ساری کوشش اور محنت اسمین صرف کرونگا اگر خدا نے مجھے فتح اور نصرت دی فہو المراد اور جو مین مارا گیا تو پیچھے والون کا مجھپر کچھ الزام نہین مقولہ شاعر اس موقع پر میرے خیال مین گذرا **شعر** کیا تہ نظر کوئی اگر کام     تو پہلے سوچ لے تو اسکا انجام۔ کہتے ہین کہ شاہ منصور نے اپنے آدمیونکی کئی ٹکڑیان کرکے جابجا قلعہ پر اونکو متعین کردیا تھا تاکہ شہر کو دشمن سے بچائین پھر رؤسائے شیراز اور اپنے فرزندونکو جمع کرکے اونسے کہا کہ یہہ دشمن زبردست اور یہ بلا بہت سخت ہے قلعہ پر ضرور حملہ اور محاصرہ کرینگے لہذا میری یہ رائے ہے کہ مین آپ کے ساتھ شہر مین محصور نہونا تو بہتر ہے گو کہ ابھی قلعہ پر انکا دست رس اور دخل نہین مگر کیا عجب ہے کہ یہہ دخل پاجائین اس صورت مین مین نے یہہ ٹھہرایا ہے کہ انکے مقابلہ اور لڑائی سے کنارا کرکے اور طرف نکل جاؤن اور شہر سے یکسو اور دور رہکر اور رعایا کو بھی اپنے ساتھ شریک رکھکر رات دن اونپر حملہ کیا کرنے اور شبخون مارنے سے اونکو فرصت و مہلت ندون اور جسطرح سے بنے گا اور جسقدر صورتین ممکن ہوگا فن و فریب سے اون لوگون کو اسیر و دستگیر یا قتیل و مجروح کشتہ و خستہ کیا کرونگا تو لازم ہے کہ اے بہادر جوانو اور اے دشت و غا کے شیرو شہر و حصار کی اچھی طرح سے اور بکمال ہوشیاری اور چالاکی سے پاسداری اور حفاظت کرنا اور یہ جان رکھو کہ جب مین تم سے دور رہونگا تو وہ لوگ تم سے تعرض نہ کرینگے اور کوئی تمھارے نزدیک نہ آئیگا اور بالفرض اگر اونہون نے تمھارا محاصرہ بھی کیا تو تم اونکی کفایت کرسکتے اور اونسے بر آسکتے ہو اور مین اللہ جلشانہ کی حفاظت مین تم کو سونپتا ہون کہ یہ سب حصارونسے بڑھکر ہے غایت مدت اس مقام پر تمھارے محصور اور مجبور رہنے کی انشاء اللہ چالیس شبانہ روز سے زیادہ نہوگی کہ مطابق عدت میعاد حضرت حق جل و علا اپنے نبی جناب موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام سے ہے جو بطریق تیمن و تفال مین تم سے ذکر کرتا ہون اور میرے نزدیک یہ رائے مستحسن اور یہہ وجہ نہایت معقول و مامون و امین ہی یہ کہکر شاہ منصور اور طرف کو چلا گیا اور تدبیر دفع اعدا اور رفع اس بلا مین مصروف رہا

## ذکر بعض حالات شاہ منصور اور غدر کرنا بعض امیرونکا اور ملجانا لشکر تیمور سے اونکا اور پریشانی شاہ منصور کی

جب شاہ منصور شہر سے چلا دروازہ پر ایک بڑہیا پرانی بصورت غول بیابانی نظر آئی جسنے اوسکو دیکھکر اپنی زبان مین ملامت کرنا شروع کیا اور زخم سنان لسان سے اوسکے دل دردمند کو اسطرح سے مجروح کیا کہ دیکھو اس شخص کم ہمت ناجوانمرد کو کہ ہمارا زر و مال لٹوا دیتا اور ہمارا قتل و خون روا رکھکر ہمکو دشمن کے ہاتھ مین چھوڑ جاتا ہے خدانے سلاح جنگ کا اوٹھانا اسپر حرام کر دیا ہے اور لباس مردی و مردانگی اس کے تن سے اوتار لیا ہے خدایا یہ بھی اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اسکا بھی مقصد بر نہ آئے یہہ کلمات درشت اوس پیرزن سے سنکر جگر شاہ منصور کا خون ہوگیا اور آتش غیرت و حمیت نے اوسکے خرمن عقل و شعور کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور رگ شجاعت و ناموس سلطنت جوش مین آگئی پھر اوس نے عطف عنان عزیمت فرما کر قسم کھائی کہ جب تک میرے دم مین دم باقی ہے لڑائی سے کبھی منھ نہ پھراؤنگا اور مقابلہ حریف سے کبھی قدم پیچھے نہ ہٹاؤنگا اور اسبات پر نہایت مضبوطی اور ہمت سے قایم ہو کر تہیہ جنگ و ترتیب صفوف و پاس نام و ننگ کیطرف مصروف ہوا شاہ منصور کے لشکر مین ایک امیر خراسانی تھا جو باطن مین تیمور سے ملا ہوا اور اوسکا خیرخواہ تھا اوسکا نام محمد بن زین الدین ہے اکثر منصور کے لشکر کے آدمی اوس سے موافق تھے عین ہنگامہ کارزار اور موقع حرب و پیکار مین تیمور کے لشکر مین چلا گیا اور بہت سے لوگ لشکر شاہ منصور کے اوسکے ساتھ جادہ پیمائے طریق بیوفائی و نمک حرامی ہوئے اب اسکا لشکر اور بھی کم ہوگیا اور معدودے چند اسکے پاس رہگئے مگر جتنے لوگ باقی رہے تھے وہ نہایت ثابت قدمی سے تیمور سے لڑے اور اونھون نے جواب داد مردی و مردانگی دی ایک عرصہ تک آتش جنگ و جدال شعلہ زن رہی داس شمشیر اشجار تن سے اثمار سر گرانے اور آب شمشیر سے قضا سب کو نہلانے لگی تمام دن موت کا بازار گرم رہا جب شہسوار آفتاب نیزہ خطی لئے ہوئے خیمہ گاہ مغرب کی طرف گیا اور زنگی شب ردائے قیر گون اوڑھے ہوئے قلعہ فولاد سے نکل آیا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر پھر گئے اور شاہ منصور نے اپنا ہوش و شعور تدبیر دفع و رفع مخالفین کیطرف مصروف و مشغول رکھا

## شبخون مارنا شاہ منصور کا لشکر تیمور پر اور حاصل ہونا ضرر و ناکامی کا بجد وم

شاہ منصور نے ایک گھوڑا جو نہایت سرکش اور تند مزاج کا اور ہر ایک چیز سے چمکنے والا تھا اپنے گھوڑون سے انتخاب کر کے منگوایا اور شب کو اوسکے دم سے ایک دیگچہ مسی مضبوط باندھکر تیمور کے لشکر مین اوسکو ہانک دیا گھوڑا لشکر مین چارون طرف اِدہر اودہر لگا دوڑنے اور ٹاپون سے لوگون کو کچلنے ایک شور ہوگیا

اور سارے لشکر مین تزلزل اور تہلکہ پڑگیا شاہ منصور انکے لشکر سے تھوڑی ایک جگہ کھڑا ہوگیا تھا
اور جیسے باز اپنی گردن اوٹھاکر شکار کو دیکھتا ہے اسطرح سے وہ اونکو ظلمت شب مین دیکھتا اور تاک
مین لگا ہوا تھا جو گھبراکر اودہر سے نکلتا اوسکو قتل کرتا **شعر** اندھیری رات ہے دو گرگ خونخوار
بہم جنگلمین ہین سرگرم پیکار    نکلجائے جو بچکر درمیان سے    وہی ہے نیکبخت و مرد ہشیار
کہتے ہین کہ اوس شب کو منصور نے تیمور کے لشکر کے دس ہزار آدمی مارے جب زنگی شب کافور اور
رومی روز کلاہ زر سر پر رکھے موجود ہوگیا شاہ منصور نے دیکھا کہ لشکر کم رہگیا اور بہتون نے ملک عدم کا
سفر کیا اپنے لشکر مین سے پانسو جوان یکہ تاز و جانباز انتخاب کئے اور اون سوارون کے ساتھ لشکر
دشمن پر شیر شرزہ کیطرح سے حملہ کرکے سیکڑون کو موت کی لذت چکھادی صفین کی صفین بچھا اور خاک
عدم پر لٹادین اور نعرہ کیا کہ ہان خبردار آگاہ و ہوشیار ہوجاؤ کہ مین شاہ منصور مصیبت پر صابر
اور ننگ و ناموس پر غیور ہون یہ کہتا اور چپ و راست دلیرانہ حملہ کرتا کسی کی مجال نہوئی کہ اسکے
سامنے ٹھہر سکے اور ایک ضرب کی بھی تاب لاسکے جدہر یہ جھپٹتا تھا پرے کے پرے کائی کی طرح سے
پھٹ جاتے اور شیر کو دیکھکر جیسے بھیڑین بھاگتین اور پریشان ہوجاتی ہین بھاگتے اور منھ چھپاتے
پھرتے تھے اسنے لڑتے لڑتے جہان تیمور کھڑا تھا وہان اپنے کو پہونچایا تیمور اسکی صورت دیکھکر بھاگا
اور عورتون مین جا چھپا اور اپنے اوپر اوڑہنی اوڑہ لی منصور اوسکے پیچھے ہی تھا عورتون نے آگے
بڑہکر اوس سے کہا کہ یہان کوئی مرد نہین آیا ہم عورتین اور بیگمات ہین اور لشکر ہزیمت خوردہ کے چند
لوگ ایک جگہ کچھ دور پر گھات مین کھڑے تھے اوس طرف اشارہ کیا کہ جسکو تم ڈہونڈہتے ہو وہ اوس
طرف گیا ہے یہہ سنکر شاہ منصور نے اودہر کا قصد کیا اودہر جانا تھا کہ اون لوگون نے جو چھپے ہوئے
کھڑے تھے کمین گاہ سے نکلکر چارون طرف سے اسکو گھیر لیا مین نے حسب حال یہ شعر پڑہا **شعر**

| | |
|---|---|
| نہین پھنستی کبھی دانا کی گردن | مگر در دام کید و فطرت زن |
| نہین کوئی فریب ان سے آگاہ | بنائے شیر نر کو دم مین روباہ |

شاہ منصور ایک نہایت چست و چالاک نجیب و اصیل گھوڑے پر سوار تھا اور چپ و راست
پیل مست کیطرح سے دو دستی تلوارین مارتا اور گھوڑا بھی اوسکا ایسا بہادر تھا کہ جو کوئی اوس کے
قریب سے گذرتا یا اوسکی طرف رخ کرتا اوسکو ٹاپون سے و دانتون سے کچلتا اور خستہ کرتا تھا اور منصور جوش
شجاعت سے بطور رجز یہ شعر پڑہتا ؎ حق نے ہے کیا مجھے قوی دست * اعدا کو مین اپنے تا کرون پست
ہاتھون مین مرے بوقت پیکار * دو تیغ دوا اژدہا ہین خونخوار    اگر ایک رسالہ بھی اسکے سامنے آتا

تو ایک ہی حملہ مین پسپا ہو جاتا اور چپ و راست بھاگتا نظر آتا ہے گرنہ یاور ہو لطف و عون خدا
زور بازو بھی کچھ نہین کرتا     غرض لڑتے لڑتے تھک گیا ہاتھ پاون کی طاقت گھٹ گئی ضعف بڑھ گیا
اسکے ساتھ کئی سوار و پیادہ بھی زیادہ مارے گئے آتش اوسکی سرد اور ہمت اوسکی پست ہو گئی زخمون نے
چور اور تشنگی نے اوسکو مجبور کر دیا ایسی حالت پر ملالت مین کوئی مونس نہ تیماردار نہ یاور نہ غمگسار
کل اسکے پاس دو آدمی رہگئے ایک کا نام توکل دوسرے کا نام مہتر فخر تھا آتش عطش سے جو اوس کا
جگر جلنے اور حلق خشک ہوتے لگا اسنے اونسے کہا کہ تھوڑا سا پانی لا کر مجھے پلاؤ کہ فی الجملہ مجھ مین کچھ
تاب و توانائی آئے تو پھر مین انسے لڑون ہر چند انھون نے تلاش آب مین قطرہ زنی کی مگر پانی
تو کیا سراب بھی اوس مقام پر کہین انکو نظر نہ آیا اب نہ یارائے ستیز نہ پائے گریز ناچار ہو کر اس نے
اپنے کو مردہ بنایا اور لاشون مین جا کر چھپا اور جیتے جی مردہ کی صورت بنکر بے حس و حرکت ہو گیا
ہتھیار تن سے جدا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا تھا وہ دو خدمتگار وفا شعار جو اسکی رفاقت مین تھے
اون مین کا ایک جسکا نام توکل تھا مارا گیا اور فخر سلامت نکلگیا مگر اوسکے بدن پر ستر زخم تیر و تبر
و شمشیر و خنجر لگے تھے اسکے بعد نوّد برس کی عمر کا ہو کر مر گیا اور بڑے نامی و گرامی پہلوانون مین شمار
کیا جاتا تھا جب مخالفین سے میدان جنگ مین کسیکو نہ دیکھا لشکر تیمور بھی قیام گاہ کیطرف پھر گیا
لیکن اسکے لشکر کے آدمی اتنے مارے گئے تھے جنکا شمار ضبط تحریر سے خارج اور اندازۂ قیاس سے
باہر ہے اور تیمور شاہ منصور کے گم ہو جانے اور اوس شیر بیشۂ جرات کا کچھ حال نہ معلوم ہونیسے
نہایت قلق و اضطراب و غایت درجہ فکر و وسواس مین مبتلا رہا کہ اوسکو زمین کھا گئی یا آسمان
نگل گیا آیا قتل کیا گیا یا زندہ نکلگیا اگر زندہ ہے تو محل تشویش ہے اور جو مر گیا تو اس فکر سے نجات
ہوئی یہ باتین اپنے دل ہی دل مین کر کے اوسنے حکم دیا کہ تمام زخمیونکو اور لاشونکو ڈھونڈھو اور تفتیش
کرو کہ کہین اوسکی لاش کا پتا ملتا ہے؟ بموجب حکم کے لوگ تفحص کرنے لگے یہانتک کہ روز روشن
پنہان اور ظلمت شب نمایان ہوئی ناگاہ ایک چغتائی جہان شاہ منصور لاشون مین چھپا ہوا
تھا آ کھڑا ہوا اور اس حالت مین کہ ایک رمق جان اوسمین باقی تھی اوسنے شاہ منصور کو پہچان لیا
شاہ منصور نے اوس انسان صورت شیطان سیرت کا دامن پکڑ کر نہایت منت اور سماجت سے
اوسکو کہا کہ مین شاہ منصور ہون تو مجھکو امان دے اور یہ زر و جواہر جو میرے پاس ہے اوسکو
تو لے اور میرا حال کسی پر ظاہر مت کر اور ایسا سمجھ کہ گویا مین نے تجھے نہین دیکھا اور تو مجھپر مطلع نہین
ہوا اگر تو اپنی جان پر خوف کھاتا ہے تو مجھے یہانسے اوٹھا کر اپنے گھر لیجا تو گویا تو نے مجھکو خرید کر کے

آزاد کیا اور مین ایسا سمجھونگا کہ تونے مرجانے کے بعد مجھکو زندہ کیا اور اس احسان اور جان بخشی کا بدلا مجھسے تو بہت زیادہ دیکھیگا یہہ کہکر جواہر بیش بہا جسقدر اپنے پاس رکھتا تھا نکالکر اوسکو دیئے جو قیامت تک اسکو اور اسکی اولاد کو کافی اور وافی تھے اوس کمبخت سنگدل نے منصور کی درماندگی و مصیبت و الحاح و منت پر جو اپنی جان بچانے کے واسطے کرتا تھا کچھ خیال نہ کیا اور نہایت بیرحمی و قساوت قلبی سے فوراً اوسکا سر کاٹ کر تیمور کے پاس لے گیا اور سب حال اسکا جو دیکھا تھا اوسکے سامنے بیان کیا اور جو گفتگو ان مین واقع ہوئی تھی ہو بہو اوسکو کہہ سنائی تیمور نے اوسکو جھٹلایا اور اسکی بات کو سچ نہ جانکر اپنے لشکر مین سے ایسے آدمیونکو جو اوسکو پہچانتے تھے بلوایا اور کہا کہ تم پہچانو کہ یہ کس کا سر ہے اونھون نے ایک علامت سے جو اوسکے سر پر تھی اوسکو پہچانا کہ بیشک یہ شاہ منصور کا سر ہے جب اوسکو ثابت ہوگیا کہ یہہ اوسی کا سر ہے اور اوس کے قول کی اور اونکے بیان سے تصدیق ہوگئی تیمور نے اوس بہادر شخص کیواسطے بہت افسوس کیا اور ایسے نامی دلیر و شجاع شہریار عالی قدر کے ضایع ہونے سے دل اوسکا نہایت پژمردہ اور افسردہ ہوا پھر اوسنے اوس سپاہی سے جو اوسکا قاتل تھا اور اوسکے گھر بار کا اور تمام کنبہ اور قبیلے کا پتا پوچھکر معلوم کیا اور جس شہر کا یہ تھا وہانکے حاکم کو اوسنے لکھ بھیجا اوسنے تمام اسکے بال بچون اور کنبہ قبیلے والونکو ڈھونڈھکر قتل کیا اور گھر بار مال و متاع لوٹ لیا اور مسکن ماوا کو خراب اور ویران کردیا اور اس شخص کو بھی بڑے سخت عذاب سے ہلاک کیا پھر تمام اطراف ممالک اور نواح بلاد و امصار مین شاہ منصور کے تمام واقعات اور حالات جنگ و پیکار جو کچھ اسنے دیکھے بھالے تھے قلمبند کرکے جابجا روانہ کئے اور بتفصیل سب حال اوسمین بعبارت فصیح و کلمات بلیغ و صحیح مرقوم و مذکور تھا اور یہ تحریر مجامع اہل درایت اور محافل وارد و صادر مین پڑھی جاتی و قایع نویس قید کتابت مین لاتے اور اطفال دبستان اونکو حفظ کیا کرتے تھے بعض جگہ مین نے لکھا دیکھا ہے کہ ماہ شوال ۷۹۵ سنہ سات سو پچانوے مین والی بسطام کا قاصد مصر مین آیا اور اوسنے شاہ مصر کو قتل شاہ منصور سے مطلع کرکے کہا تیمور نے منصور کو مارا اور شیراز اور دوسرے بلاد عراق عجم پر قابض و متصرف ہوا ہے اور حاکم بغداد کے پاس اوسکا سر بھیجکر اوسکو فرمایا کہ میری اطاعت قبول کرکے سکہ و خطبہ میرے نام کا جاری و روان رکھے چنانچہ اوسنے اوسکے حکم کی تعمیل کی اور اوسکا بھیجا ہوا خلعت بھی پہنا اور شاہ منصور کا سر شہر بغداد کے تمام کوچہ و بازار مین پھراکر دیوار قلعہ سے لٹکا دیا ہے مگر میرے نزدیک یہ روایت پایۂ اعتبار سے ساقط اور غیر صحیح ہے

## بیان وقایعہ امور شرور بعد قتل شاہ منصور

الغرض امیر تیمور جب ممالک فارس و عراق عجم کا مالک ہوگیا قرب و جوار کے حکام اور اقارب شاہ
شجاع کو خطوط بھیجکر انکی دلجوئی اور استمالت خاطر خواہ فرمائی اور رعایا و تجار و سکان شہر
کی رعایت باآئین خوب و وجہ مرغوب ظہور مین لاکر ہر طرح سے اونکو اپنے جانب سے مطمئن
کردیا بعد اس بندوبست و تنظیم و ترتیب امور ملک و دولت کے شیراز سے عزم نہضت مقرر
و مصمم کیا اور کسیقدر لشکر بھی ضبط و ربط کیواسطے وہان چھوڑا اور ندائے امن و امان گوش ہوش
اقاصی و ادانی نزدیک و دور مین پہونچاکر ملوک اطراف و فرمانروایان بلاد کو نامے لکھے اور اپنی
اطاعت و فرمانبرداری کی اونکو ہدایت فرمائی سبنے طوعًا و کرہًا اجابت فرمائی اور حسب الطلب
محمل اطاعت و ادب پر سوار ہوکر سلطان احمد کرمان اور شاہ یحیٰی یزد سے روانہ بزم حضور امیر تیمور ہوئے
مگر شیر جان بن سلطان ابو اسحٰق نے مخالفت کی و براہ نخوت و غرور منشور طلب امیر تیمور پر خیال
اور اوسکی خدمت مین حاضر ہونیکا اقبال نہ کیا تیمور نے بھی اسکی نافرمانی کی کچھ پروانہ کی اور جس جسنے
اسکا حکم سنا اور اطاعت و دوستی کا دم بھرا تھا اوسپر انعام و اکرام و مرحمت بیشتر فرمائی اور جسنے
مخالفت و منافرت کا اظہار کیا تھا اوس سے بھی اغماض و چشم پوشی کی گئی ان سب امور سے فراغت
حاصل اور شیراز مین اپنا ایک نائب حاکم عادل مقرر کرکے اصفہان کیطرف کوچ کرگیا اور زین العابدین
پر جبکا یہ والی ہوا تھا اور اوسکے باپ نے اوسکے بارہ تیمور کو وصی کیا تھا نہایت شفقت و مرحمت
فرماکر اوسکے واسطے ایک ایسا وظیفہ اور جاگیر مقرر کردی کہ مدت العمر اوسکو اور اوسکے متعلقون کو کفاف کرے

## وقایعہ امیر تیمور صاحبقران بعد ورود اصفہان

جب موکب اقبال امیر تیمور اصفہان مین پہونچا تو اوس شہر کو جو دنیا کے بہت بڑے آباد شہرون مین سے
تھا علما اور فضلا سے بھرا ہوا پایا خصوصًا ایک شخص کو علمائے اسلام سے دیکھا کہ سادات عظام اور
فضلائے انام سے تھا مرتبۂ اجتہاد مین کامل عالم باعمل سید اشرف و اجل اعمال و افعال اوسکے مبرور
و سعید کردار و صفات پسندیدہ و حمیدہ کشف و کرامت مین مشہور نزدیک و دور محامد اور مناقب اوسکے
زبان خلایق پر مذکور معتقد جماعۂ مسلمین نام اوسکا سید امام الدین اصفہان کا رہنے والا صاحب معرفت و
اہل دل تھا لوگ اوسکے سامنے تیمور کا ذکر کرتے اور نہایت درجہ کا اوس سے خوف کھاتے تھے تو
وہ بزرگ اونسے کہتا کہ مین جب تک زندہ اور تمھارے درمیان ہون تم کو اوس سے کچھ

مضرت نہ پہونچیگی اور جب خدانے مجکو موت دی اور دنیا سے اوٹھالیا تو البتہ تم کو اوس سے ڈرنا چاہئے سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تیمور کے آتی ہی اوسنے وفات پائی اور اصفہان جیسا کہ نور علی نور تھا اندہیرے پر اندہیرا ہوگیا تو اونکو درد و اندوہ زیادہ اور حسرت و افسوس بے اندازہ حاصل ہوا غریق بحیرہ تفکر وحیرہ بقول حضرت اباہریرہ تھے **شعر** للناس ھَمٌّ ولی فی الیوم ھمان فقد الجراب وقتل شیخ عثمان۔ ترجمہ ؎ کسی کو ایک غم ہوتا ہے مجھکو آج دو غم ہین غم گم کردن اسباب و رنج قتل عثمان ہے۔ القصہ ان لوگون نے کچھ مال دنیا قبول کرکے تیمور سے صلح کی اور تیمور بھی راضی ہوگیا اور اپنے آدمی صلح کا مال وصول کرنے کیواسطے شہر مین انکے پاس بھیجے اونھون نے شہر مین جاکر دست تطاول دراز کیا اور وصول مال کے بہلانے سے کوچہ و بازار مین پھرتے اور عزت دارونکے گھرون مین گھسکر پردہ ناموس و ننگ اونکا بنجہ بیغیرتی سے چاک کرتے تھے اور لوگون سے بزبردستی وجور و تعدی کام و خدمت لیتے یہانتک کہ وہ لوگ عاجز آگئے اور اس بیغیرتی و ہتک عزت و اہانت کی برداشت جو اونکے حوصلہ طاقت و حمیت سے باہر تھی نہ کرسکے لاچار ہوکر اس بلائے مبرم اور قضائے مجسم کی شکایت اپنے حاکم کے روبرو با دل دردمند و جان مستمند لیگئے اور یہ حالت پر ملالت و قصہ پر غصہ مشروحًا اوسکے سامنے بیان کرکے با دیدہ نمناک و دل چاک چاک عرض کی کہ اس بیغیرتی اور ذلت کے جینے سے تو ہمارا مرجانا بدرجہا بہتر و خوشتر ہے۔ حاکم مذکور نے اونکی تسلی کرکے کہا کہ آج رات کو مین نقارہ بجواؤنگا تو جب تم نقارہ کی آواز سنوگے ہشیار ہو جانا اور جلدی سے اونکے ہر اک آدمی کو جو تمھارے گھرون مین مال صلح تحصیل کرنے کے واسطے وارد ہوئے ہین پکڑ کر اپنے قبضے مین کرلینا اور تم سبکے سب اس رائے پر ثابت و متفق ہوجاؤ اور وقت معہود کے منتظر رہکر کبھی اوس سے غفلت اور تجاوز نکیجیو کہ پھر وہ وقت ہاتھ نہ آئیگا۔ اون سبنے اس رائے ضعیف و سست و تدبیر معکوس و نادرست پر اتفاق و اعتماد کیا اور منتظر وقت رہے چونکہ طالع انکا بیدار اور اختر سعد مددگار نہ تھا تدبیر موافق تقدیر نہوئی اور چشم عاقبت بین ملاحظہ شامت انجام سے مقصر رہی بہرحال جب خسرو خاور نے لباس نور اپنے بدن سے دور کیا اور شحنہ شب گرد ماہ نے قبائے قاقم کو عبائے سمور سے بدل دیا کسیقدر رات گذری تھی کہ اودہر ڈنکے پہ چوب پڑی ادہر تحصیل داران مال صلح کی بربادی کی نوبت آئی شہر کے لوگون نے کمین گاہون سے نکل نکل کر اونپر حملہ کیا اور چہ ہزار آدمی مار ڈالے اور بعد ازانکہ مکان امن و امان مین بیٹھے ہوئے تھے دروازے شر و ہلاکت کے اپنے اوپر کھولدئے

سرچشمۂ صلاح و عافیت کو غبار نفاق و جہالت سے گدلا کر دیا اور سرزمین فلاح و موالفت مین اشجار تمرد و خلاف کے پودے لگائے جس سے اونکو درد و مصیبت کا پھل ملا جب شہسوار فلک کینہ جو نے شمشیر درخشان سحر کی غلاف مشرق سے نکالی اور زنگی شب اوسکے خوف سے سپر ڈالکر بھاگا تیمور کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی مارے غصہ کے دانت پیسنے اور ہاتھ کاٹنے لگا اوسوقت شمشیر زہر آلود غیظ و غضب غلاف صبر و تحمل سے نکالکر بقصد انتقام و قتل خاص و عام شہر کیطرف متوجہ ہوا اور وفور غضب سے آپکو ضبط نہ کر سکا بڑے جوش و خروش سے بڑاتا ہوا چلا مصرعہ غیظ سے چنگھاڑتا جون شیر یا پیل دمان۔ اسی حالت پر غیظ و غضب مین شہر کے اندر پہنچکر لوگونکو دشنام دینا اور فحش کہنا شروع کیا پھر اوسنے حکم دیا کہ اس شہر کے تمام خاص و عام زن و مرد بچہ بوڑہا ادنے اعلی سب کو قتل کر ڈالو اور بیمار و کمی فقیر غنی عالم جاہل فاضل کامل مومن و کافر فاسق و فاجر کسی پر رحم نہ کرو انکا مال لوٹ لو اور اونکا گھر بار کہیتی باڑی خراب و برباد کر دو اور ان سب کی آبرو خاک مین ملا دو انکے عہد و پیمان صلح و امان پر مطلقاً خیال نہ کیا جائے اور تیغ جزا و مکافات سے خون انکا جملتاً بہایا جائے جب حسب الحکم امیر تیمور یہ سب امور انپر واقع ہوئے اپنے سوء تدبیر اور اونکی عقل کی شامت و بلا مین گرفتار ہوئے اونہون نے دیکھا کہ اب اس بلا سے کوئی تدبیر رہائی نظر نہین آتی نہ طاقت انسے لڑنے کی نہ کوئی بھاگنے کی راہ مجال و فرصت معذرت بھی نہین بلکہ عذر بدتر از گناہ ہے نہ ہمارا عذر مقبول ہوگا نہ کسی کی شفاعت نہ جان کیعوض مین مال مطلوب ہوگا نہ محصول توبہ و انابت ناچار اونھون نے زرہ تسلیم کی اپنے بدن مین پہنی اور حصار صبر مین پناہ لی اور کمان قضا کے تیرونکا مقابلہ اور مواجہہ سپر رضا سے کیا شمشیر قدر کی ضربات اوٹھانے کے لئے گردن تفویض کو آگے کر دیا غرض کہ کشت و خون اونکا از حد فزون اور احاطۂ حصر سے بیرون ہوا صرصر فنا نے اشجار وجود انکے بیخ و بن سے برکندہ کر دئے بطون حیوانات درندہ کے اور حوصلے سباع پرندہ کے اونکے مدفن بنے بعض اجساد بے گور و کفن طعمہ زاغ و زغن ہو گئے چنانچہ شمار مقتولونکا تعداد امت یونس نبی سے چھ گنا زیادہ یعنے چھ لاکھ پایا گیا بعض بقیۃ السیف مین سے تیمور کے ایک امیر والا تدبیر کے قدمونپر گر پڑے اور نہایت عاجزی و مسکنت سے عرض کرنے لگے کہ للہ اب ہماری جان بخشی کیجئے اور بیش ازین آتش غیظ و غضب سے ہمارے خرمن ہستی کو نہ جلائیے ہماری شامت اعمال کی سزا ہمکو ہمارے افعال سے زیادہ مل گئی یہ چند ضعفا و فقرا جو دم نہنگ خون آشام

حسام قہر و سطوت حضرت صاحبقرانی سے بچ رہے ہے اور نیمجان ہورہے ہین انکے خون سے ہاتھ اوٹھانا
مقتضائے آئین جہانداری و لازمۂ قوانین معدلت و شہریاری ہے امیر مذکور نے اونکو چارۂ کار و مداوائے
درد دل بیمار بآہستگی و وقار یہ بتایا کہ چند اطفال خورد سال جمع کرکے تم کسی ٹیلے یا پشتے پر کھڑے کردو شاید کہ
اونکو دیکھ دل اوسکا نرم ہوجائے اور سر خون سے تمہارے درگذرے اون غریبون نے ایسا ہی کیا کہ چند
لڑکے چھوٹے چھوٹے رہگذر پر ایک اونچی جگھ دیکھکر کھڑے کردئے پھر وہ امیر تیمور کی خدمت مین حاضر ہو
اور اوسکے ساتھ سوار ہوکر کسی تقریب سے اوسی رستے پر جہان وہ لڑکے کھڑے کئے گئے تھے تیمور کو لے آیا
اور عرض کی کہ خداوند چشم رحمت و شفقت سے ان بیچارون پر ذرا نظر کیجیے تیمور نے پوچھا کہ یہ بدبخت مبتلائے
بلا کون ہین اوس سردار نے کہا کہ حضور یہ چند اطفال معصوم و بیقصور لائق مرحمت و مکرمت ہین ان کے
ماں باپ شمشیر غضب صاحبقرانی سے مقتول اور انکے ورثا آثار قہر سلطانی کے مدلول ہوگئے اب یہ بچے یتیم
بیکس و سقیم اپنی حالت پر مرحمت شاہانۂ حضرت سلطان و عواطف ملوکانۂ خداوند خدائگان کے طالب
خواہان ہین اور اپنی درماندگی بیچارگی پر آپ کے الطاف شاملہ و اشفاق کاملہ سے اپنے اور بعض متنے
بقیۃ السّیف کی جان بخشی کی امید رکھتے ہین تیمور نے یہ سب حال دیکھا اور سنا پر نہایت قساوت و سخت
دلی سے اسکا کچھ جواب اوس امیر کو نہ دیا اون کی طرف سے عطف عنان رہوار فرماکر اور طرف متوجہ ہوا
اپنے کو ایسا ظاہر کیا گویا اون کو دیکھا ہی نہین اور اوسکے ساتھ اوسکے لشکر نے بھی مراجعت فرمائی
وہ سب طعمۂ نہنگ تیغ و سنان و پامال سم ستوران کئے گئے بعد اس فتنہ و آشوب کے تیمور نے مال و اسباب
غنیمت جمع کیا اور سب کو لاد کر سمرقند کیطرف کوچ کرگیا اس واقعہ کے ضمن مین بہت سے قصے و قضایا و
سوانحات و بلایا از قسم نصب و عزل و خرج و دخل تعمیر و تخریب تفریق و ترتیب مباحث علماء و حالات
اکابر و فضلا بیان الطاف و مہر و ذکر سطوت و قہر کسی کے جاہ و منصب کی ترقی کا حال کسی کی ذلت و
خواری کا مقال وغیرہ واقعات ظہور مین آگئے جسکا حصر و ضبط دفاتر دیوان ہین آسان نہین واللہ اعلم

## بیان حالات ضبط ممالک مغل اور جتا کا اور جو کچھ متعلق اوسکا تھا

جب امیر والا تدبیر یعنے تیمور ارجمند سمرقند مین پہونچا اپنے پوتے محمد سلطان بن جہانگیر کو سیف الدین امیر
کے ساتھ دریائے سیحون کے اوسطرف جہانتک اسکی مملکت کی حد شرقی تھی روانہ فرمایا اور وہ ایک مہینے
کی راہ پر ممالک ماوراء النہر سے بلاد مغل و ولایت جتا اور شہر خطا بہت مشہور و آباد شہر تھے وہان پہنچکر
حسب الحکم جہان مطاع اونھون نے اوس سرزمین و بقاع پر شہر و قلاع تعمیر و آباد کئے خصوصًا اون

ممالک کی انتہا پر ایک شہر تھا جسکو اشبارہ کہتے تھے اوس شہر مین ایک قلعہ نہایت مستحکم و باصفا بنایا جو لشکر اور سامان جنگی اور ذخیرہ انبار خوراکی وغیرہ کی حفاظت کے واسطے بہت عمدہ و بہتر ایک محفوظ جگہ تھی اس کام کے اتمام کے بعد محمد سلطان نے ایک بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنیکا پیغام کیا اوس بادشاہ کی دو بیٹیان تھین ایک کا نام بڑی شہزادی اور دوسری کا چھوٹی شہزادی اُسنے چھوٹی شہزادی کی خواستگاری کی تھی بادشاہ نے بہت خوشی کے ساتھ پیغام قبول کرکے اُس لڑکی کو اوس سے بیاہ دیا اور محمد سلطان نے اپنا رعب و داب ایسا رکھا تھا کہ تمام ممالک مغل و بلاد خطا بید کیطرح اوس سے لرزتے اور کانپتے تھے اور یہ خوف و ہراس اس باعث سے تھا کہ اون لوگون نے اسکی دلیری و شجاعت و جوانمردی و سطوت کا حال بخوبی سنا تھا اور سلطان محمد مذکور نے بڑے بڑے کار نمایان ترکستان مین کئے تھے جس سے مغلون کے دلونپر اوسکی کمال عظمت و شوکت غالب ہوگئی تھی تیمور کی طرف سے اوس ملک مین امیر سیف الدین مذکور کا بھائی اللہ داد عہدۂ سفارت پر مامور تھا اور یہ وہ شخص ہے جسنے دمشق سے مال خراج حاصل کیا اور ابن مشکور کے گھر مین اترا تھا اُسکے بعد تیمور نے حکم دیا کہ سیحون کے اسطرف کنارہ پر ایک شہر آباد کرین اور دریائے سیحو نپر کشتیونکا ایک پل اُسنے بنوایا اور اوس نئے شہر کا نام شاہ رخیہ رکھا اور وہ شہر چند عرصہ مین بہت پاکیزہ اور باصفا اچھے موقع پر تیار و آباد ہوگیا تھا اس شہر اور اسکے ایک فرزند کا شاہرخ نام رکھنے کا یہ سبب بیان کرتے ہین کہ تیمور کو شطرنج کھیلنے کا بڑا شوق تھا اکثر اوقات اس بازی مین مشغول رہتا ایک روز اپنی عادت کے موافق کسی امیر کے ساتھ شطرنج کھیل رہا تھا اور حسب اتفاق ایک حرم محترم بھی جو حاملہ اس سفر مین اسکے ساتھ تھی اثنائے بازی مین حریف پر یہ غالب ہوگیا اور اوسپر شاہ رخی کی یہ اس بازی کی ایک اصطلاح ہے کہ حریف کے شاہ کو اپنے شاہ سے گھیر کر رخ کی کشت دیتے ہین کہ وہ مات ہوجاوے اسکا نام شاہ رخی ہے مختصر اسحالت مین کہ حریف اوسکا فیل بند مات مین ششدر رہوریا اور منصوبہ اپنے بچاؤ کا کر رہا تھا کہ دو شخصون نے آکر دو امر کا مژدہ دیا ایک خواجہ سرائے محلی نے تولد فرزند سعادت توام کا جسنے اوسی ساعت محلسرائے عصمت مین دایۂ دولت و اقبال کے آغوش کو اپنے وجود باجود سے سرفراز و ممتاز فرمایا تھا اور دوسرے نے معاً اوسیوقت تمامی عمارت شہر نو کی خوشخبری و بشارت سنائی لہذا بطریق تفاؤل اون دونون کو اسی نام سے موسوم کیا شہر کا شاہرخیہ اور فرزند ارجمند کا شاہرخ مرزا نام رکھا۔

## جانا رایات فتح و ظفر صاحبقران کا ملک فارس اور خراسان کیطرف

# اور داخل ہونا عراق عجم کا ممالک محروسہ مین اور اطاعت بعض ملوک ذی شرف

بعد حصول فراغت تام و انتظام مہام بلاد ترکستان تیمور عازم خراسان ہوا اوس ملک کے فرمانروا و حکام وامرا و وزرائے عالیمقام نے یہ خبر سنکر اسکا استقبال کیا اور باقدام اطاعت و احترام مخیم سرا وقات جاہ وجلال مین حاضر ہوکر شرط خدمت بجالائے اور بر زبان عجز وانکسار اظہار نیازمندی و اخلاص کرکے زمام حل و عقد و ربط و ضبط عراق عجم و صناف امم اُسکے قبضۂ اختیار مین دیدی اقاصی و ادانی نے دبستان ارادت مین سبق اوسکی اطاعت کا پڑھا اور وضیع و شریف نے اوسکی ہواخواہی کی فرد مین اپنا نام لکھوایا رعیت و بادشاہ اوسکے فرمانبردار و امرا و سپاہ اوسکے مطیع و خدمتگذار ہو گئے ملک فارس باین فسحت و وسعت بحصول محنت و مشقت ممالک محروسہ مین اوسکے داخل ہو گیا ناظمان امور ملک و مال نے سر عبودیت اوسکے آستان اقبال پر بکمال ارادت و اخلاص جھکا دیا بعض اونمین کے تو وہ ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا اور بعض وہ جنھون نے اوسکی مخالفت اور منازعت کا جھنڈا گاڑا اونکے نام مرقوم و مذکور ہوتے ہین ایک سکندر رجلالی حاکم مازندران دوسرا ارشیوند فارس کوہی کہ شجاع و جری مثل شیر ژیان تھا اور بڑے بڑے جبال رفیع پر اور پہاڑون کے دامن ہائے وسیع مین اپنی حکومت کا نشان اوڑا کر دم استقلال بھرتا تھا تیسرا ابراہیم قمی کہ یہ بھی ایک بڑا بہادر شخص تھا انکے سوائے سلطان ابو اسحق والی شرجان نے اسکی اطاعت قبول کی تھی غرضکہ تمام شاہ اور شاہزادے ملوک عراق عجم سے تیمور کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور اخلاص و نیاز ظاہر کرتے تھے اور ہر ایک اپنے ملک کا فرمانروا اور مستقل بادشاہ تھا مثل سلطان احمد جو شاہ شجاع کا بھائی تھا اور شاہ یحیی جو بھی شاہ شجاع کا بھتیجا تھا مگر پہلے اشارہ کیا گیا ہے بعض ملوک خراسان بھی جیسا کہ حاکم مازندران اور ارشیوند اور ابراہیم کا بیان ہوا ہے امین نہ تھے اور تیمور کی مخالفت مین ساعی رہے جب سلطان ابو اسحق امیر تیمور کی خدمت مین گیا تھا تو اپنے خویش و اقارب کو مطیع رکھنے اور ملک کا بند و بست کرنے کے واسطے بلدۂ شیرجان مین ایک شخص گودرز نامی کو اپنے طرف سے نائب مقرر کر گیا تھا بعض دنونمین ایسا اتفاق ہوا کہ یہ سب بادشاہ تیمور کے پاس ایک خیمہ مین جمع تھے اور تیمور تنہا تھا کوئی امیر یا سردار اوسکا اوسوقت وہان موجود نہ تھا ایک نے اونمین سے شاہ یحیی کو اشارہ کیا کہ یہ وقت فرصت ہے اسکو یعنے تیمور کو قتل کر ڈال کہ جہان کو اسکے ہاتھ سے نجات حاصل ہو بعض تو اس امر قبیح سے راضی ہو گئے اور بعض نے اشارے سے انکو منع کیا کہ اگر تم اس فعل کے قصد سے باز نہ آؤ گے تو مین بالضرور تمھارے ارادے سے اوسکو آگاہ کر دونگا زنہار ایسا کام نہ کرنا

کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا وہ لوگ اس کام سے باز رہے اور بسبب اختلاف آرا جو مطلب اونھون نے چاہا عمل
مین نہ آیا تیمور اپنے فراست و شعور سے اونکے ارادے پر جو اُسکے قتل کے بارے مین کر رہے تھے مطلع ہوگیا مگر
ازکمال حزم و دانائی سے اوسوقت زہر کے سے گھونٹ پی گیا اور اسبات کو دلمین رکھکر اپنا معلوم کرنا اور ظاہر نہ
ہونے دیا چند دنون کے بعد ایکروز اوسنے لباس سرخ پہنکر دربار عام کیا اور ان سترہ بادشاہون کو دربار مین بلواکر
سبکو قتل کرنیکا حکم دیا چنانچہ وہ سب اسیدم حسب الحکم قتل کئے گئے جب انکے قتل سے فارغ ہوا اونکا ملک و مال
سب ضبط کرلیا اور اونکی آل اولاد کو بھی قتل کیا اور اون کے ممالک و بلاد پر اپنے آل و اولاد و امرا و سردار قایم
کردئے اور ان شاہزادون کے قتل کرنیکا یہ سبب تھا کہ بلاد عجم کا وہ خطہ مردم خیز ہے کہ جہان بڑے بڑے بادشاہ
عظیم الشان سلطنت کرچکے اور کرتے ہین اور یہ ولایت کبھی جوانمردون اور بہادرون اور دانشمندون سے خالی
نہین رہتی یہ مملکت نہایت وسیع ہے اسکے اطراف مین جبال ہائے رفیع واقع ہوئے ہین اور سیکڑون مضبوط
اور مستحکم قلعے ایسے جنکے کنگرہ پر طایر ہمت کسی بادشاہ کا پر نہین مارسکتا اس اقلیم مین ہین اور اوس ملک کی
راہین ایسی صعب گذار ہین کہ مرکب فکر اولی الابصار کا گذر وہان دشوار ہے شیران طایفہ دغا اوس دشت
مین مردم شکار اور قوم شطار کے پلنگ پیل افگن و خونخوار ہر طفل دبستان رستم دستان و ہر پیر زال ہم آورد سام و
نریمان ہے ہر جوان دم جنگ بحر شجاعت کا نہنگ ہے ہر ایک پہلوان میدان وغا مین جوش جرأت سے صورت
اژدہا تمام رعایا لشکری ہے اور ہر امیر کشورکشا تیمور نے چشم بصیرت سے آئینہ فکر و تامل مین جو ملاحظہ کیا تو اوسکو
یہ نظر آیا اور صورت حال اسطرح سے مشہود ہوئی کہ اس چمن باآب و رنگ سے گل مراد بخلش خار فتنہ و فساد حاصل کرنا
نہایت دشوار ہے اور اس سرچشمۂ شیرین و خوشگوار سے آب زلال مطلب بدون غبار رنج و تعب نوش کرنا دور از
کار و مورث محنت بیشمار ہوگا اور اس گلستان ہمیشہ بہار مین اُوسکے لئے کوئی شجر ایسا نہ ہوگا جسکا میوہ
اسکے ذایقہ آرزو کو شیرین کرے اور اسکا قصد اور ارادۂ دلی تو یہ تھا کہ یہ ولایت تمام و کمال بزور شمشیر خواہ
برائے و تدبیر اسکے تصرف مین آجائے اور اس جنات عدن مین اسکی اوامر و نواہی کی نہرین روان ہون جیساکہ
چنگیز خان کے حالات مین مرقوم ہے اور یہ امر بدون پاک کرنے خس و خاشاک ملوک اطراف اور دور کرنے
موانعات اہل خلاف کے جو سنگ راہ اس عزم بالجزم کے تھے ممکن نہ تھا اسواسطے اوسنے اونکا قلع و قمع
اور اونکی اصل و نسل کو منقطع کرنا اپنے اوپر فرض و لازم کرلیا اور جہانتک دسترس ہوا اونکی جڑون کو کھود کر پھینکدیا
اور شاخون کو چھانٹ ڈالا کوئی تخم نطفہ کا زمین رحم مین کہین ایسا نہ سنا جسکو اسنے نہ اوکھاڑا ہو اور کوئی
کلی کی بو جو کسی درخت کے شاخ و برگ مین چھپی ہوئی تھی کسی جا ایسی نہ سونگھی جسکو اسنے توڑ مسلکر نہ پھینکا ہو کہتے
ہین کہ ایک روز ایک مجلس عیش و نشاط مین جہان دور شراب ارغوانی چل رہا اور سرود خسروانی ہو رہا تھا اور

اسکندر جلالی بھی اوس بزم مین شریک تھا تیمور نے اسکندر مذکور سے پوچھا کہ اگر قضا و قدر نے میرے وجود کی بنیاد کو خراب اور کاخ ہستی کو برباد کر دیا تمھاری نظر مین ایسا کون ہے جو میری ذریت اور اولاد کا متعرض ہوگا اور اونسے برائی سے پیش آئیگا اسنے حالت نشہ مین جبکہ طائر عقل مآل اندیش آشیانہ دماغ سے پرواز کر گیا اور چراغ شعور باد طرب و سرور سے شبستان دل مین بجھ گیا تھا بے تامل اوسکو جواب دیا کہ پہلے جو تیرے فرزند و ذریت کو گزند و اذیت پہونچائینگے ہم تین شخص ایک جان و سہ قالب ہین ایک مین دوسرا ارشیوند اور تیسرا ابراہیم اگر اونمین سے کوئی میرے پنجہ سے بچگیا تو ارشیوند کے چنگل سے ہرگز مخلصی ممکن نہین اور اگر بجسب تقدیر و مساعدت بخت اوس شیر کے موںھ مین سے بھی بچ رہا تو ابراہیم کے دام مکر و فن و قید و بند سے کب رہا ہوتا اور بچ سکتا ہے اوس مجلس مین ارشیوند اور ابراہیم حاضر نہ تھے تیمور نے سکندر سے یہ کلمات سنکر کچھہ تعرض نہ کیا اور اوسکی ایذا اور آزار کو اون دونون کے آنے پر اپنے دلمین مقدر و مقرر کر رکھا جب سکندر کا نشہ جاتا رہا اور عقل و ہوش بجا ہوئے اپنے نفس کو ملامت اور نفرین کرنے لگا مگر تیر جب کمانسے نکل گیا پھر کماندار کا چارہ و اختیار نہین ناچار ہو کر کہنے لگا کہ قضائے الٰہی سے مجال گریز اور مشیت باری سے طاقت ستیز نہین اوس قادر توانا نے میری زبان سے یہ کہوایا جسنے زبان انسان کو طاقت گویائی بخشی ہے پھر سکندر اور ابراہیم یہ دونون تو بھاگ گئے اور ارشیوند گرفتار ہو کر نہایت ذلت اور خواری سے مارا گیا اور ابراہیم قمی ادھر اودھر بھاگتا پھرا آخر یہی قضا سے مرا اور اسکندر کا کہین پتا نہ لگا کہ مآل کار اوسکا کیا ہوا اور زمانہ نے اوسکے ساتھہ کیا کیا اور سکندر بڑے سر کا طویل القامۃ اور قوی ہیکل تھا لوگون مین چلتا تو سب سے اونچا نظر آتا کہتے ہین کہ لمبری گز ہے جسکو وار کہتے ہین ساڑھے تین وار کا اسکا قد تھا الغرض اسی سبب سے جو بیان ہوا ہے تیمور نے فارس کے اکثر بادشاہون کو ہلاک کیا واللہ اعلم بالصواب

## فصل

ابو اسحٰق کے نائب گودرز نے بلدۂ شیرجان مین امیر تیمور کی مخالفت کا نشان اوڑایا اور لوگونسے کہتا تھا کہ میرا صاحب شاہ منصور ابتک زندہ اور موجود ہے اور اُسکے ظہور کا امیدوار اور منتظر تھا اور یہ سخن اوسکا دور دور مشہور ہوگیا اور خاص و عام مین اسکا مذکور رہا جب یہ خبر تیمور کو پہونچی قلعہ شیرجان کے محاصرہ کا ارادہ کر کے اوسطرف آیا اور تسخیر قلعہ کے بارے مین کوئی دقیقہ مساعی جمیلہ کا باقی نہ رکھا مگر کسی تدبیر سے قلعہ فتح نہ ہوا باوجودیکہ عساکر شیراز و یزد و کرمان اون کی کمک کے واسطے آئے تھے اور سیستان کی فوج بھی مدد کو حاضر ہوئی تھی مگر اکثر اوسکی عمارات کو اونھون نے خراب اور مسمار کر دیا اور اوس فوج کی سپہ سالاری شاہ ابو الفتح

کے نام تھی دس برس تک اوس فوج نے اوس قلعہ کا محاصرہ کیا اس عرصہ مین بعض حصہ اوس فوج کا چلا جاتا اور بعض حصّہ اوسکی جگھہ پر دوسری جائے سے آتا رہا تیمور نے ولایت کرمان پر ایک شخص اید کو کو جو سلطان کے بھائیون مین سے تھا متولی کیا تھا اور اوس لشکر کا انتظام بھی اوسی سے متعلق تھا حاصل کلام یہ کہ جب گودرز کو شاہ منصور کا مرنا ثابت ہوگیا اور یہ واقعہ اچھی طرح سے پائہ تحقیق کو پہونچا کمر اوسکی ٹوٹ گئی اور بہت پریشان ہوا اور اس عرصہ مین اوسکی فوج بھی عاجز ہو کر اور کھانے پینے کی تکلیف اوٹھا کر جابجا متفرق ہو گئی تھی اور معدودے چند اسکے پاس رہگئے تھے ابو الفتح انپر رحم کھا کر ہر گھڑی صلح کی ترغیب اونکو دلاتا اور تیمور سے اونکی شفاعت کرتا تھا ناچار ہو کر اوسنے صلح قبول کی اور ابو الفتح کو درمیان مین واسطہ اور ذریعہ ٹھہرایا اور صلح کی التجا کرتا ہوا قلعہ سے اوتر آیا اور دروازے کھولدئے اید کو نے جو یہ حکایت اوسکے صلح کرنے کی سنی اسلئے کہ اوسکی معرفت سے کیون صلح کا قرارنامہ نہ ہوا بہت برہم ہوا اور طیش مین آکر اوسیوقت گودرز کو قتل کر ڈالا اور ابو الفتح کی سفارش و کارسازی پر مطلقًا خیال نہ کیا ان دنون مین تیمور کسی اور ملک مین مقیم تھا اسکے قتل کی خبر سنکر بہت خفا ہوا مگر مجبور تھا کہ وقت گذر گیا اور جو کچھ اسکے واسطے ہونا تھا قضا نے اوسکی اجرا کا حکم دیدیا تھا

## فصل

بعض ثقات سے مروی اور اید کو مذکور متولّی کرمان کا حال اسطرح سے منقول ہے کہ شاہ شجاع کا بھائی سلطان احمد کے دو بیٹے صغیر تھے ایک کا نام سلطان مہدی اور دوسرے کو سلیمان خان کہتے تھے سلیمان خان نہایت صاحب جمال لطیف و ظریف تھا جوان نوخاستہ حسن صورت زیور حسن سیرت سے آراستہ صباحت رخسار غازہ ملاحت سے گلگون اور فصاحت کلام بلاغت بیان سے اوسکی ذات مین مقرون علم و ہنر مین کامل لوگون کے دل اوسکی مہر و محبت کی طرف مائل عالی ظرف نیک خصائل پسندیدہ حرکات شیرین شمائل اشعار شمیم گلشن خلق و مرّوت :: شبیہ نور و تمثال فتوت ؛ جوان پورا نہین ہے چھہ برس کا :: ولیکن اک جہان اوسپر ہے شیدا :: اوس کمبخت اید کو ظالم بدخو نے دیکھا کہ آگے جا کر یہ سلطنت کا دعویٰ کرینگے درمیان سے ان کا کانٹا نکالڈالنا چاہئے تا کہ بے کھٹکے ملک اپنے ہی قبضہ مین رہے۔ اون دونون ورشا ہوار دریائے حسن و خوبی پر کہ یتیم تھے اوسکو رحم نہ آیا اور اونکی مادر مشفقہ کی بیکسی کا جو بیوہ تھی اور حجلہ نشین اندوہ و غم کچھ خیال نہ ہوا کوئی ایسا نہ تھا کہ اوس بیرحم سنگدل کو انکے قتل و ایذا سے منع اور یہ ایذا و مصیبت ان یتیمونکے سر سے دفع کرے آخر ایک روز اوسنے جلادون کو جنپر اعتماد رکھتا تھا بلا کر اون دونون بے گناہون کے قتل کا اشارہ کیا کسی نے اپنے ہاتھون کو اون کے خون سے آلودہ کرنا نہ چاہا اور ایک مدّت تک یہ ارادہ اوسکا پردہ

توقف مین رہا لوگون کے کانمین جو اسکی بھنک پڑی ہوئی تھی اس باعث سے اونکے دلونپر بڑا صدمہ تھا ہر
ایک شخص کف افسوس ملتا اور اوس ظالم کو اپنے جی مین نفرین کرتا تھا چونکہ مشیت آلہی مین یہ امر مقدر ہو چکا
تھا ایک غلام حبشی گویا ایک کالی بلا یا عفریت پر جفا دیو صورت شیطان سیرت تھا کہین سے پیدا کیا یہ زنگی
سیاہ ایسا راندۂ درگاہ تھا کہ شیطان رجیم بھی اسسے سبق پڑھتا تھا ایسا بدہئیت و کریہ المنظر کہ اسکی بھونڈی صورت
کے آگے غول بیابانی کی شکل و صورت بھلی معلوم ہوتی اور اوسکی آواز کے سامنے گدھے کی آواز نہایت خوش آیند
تھی قد و قامت اوسکا لوگون کی نظر مین ایسا تھا کہ ایک قہر و غضب کا درخت ہے جو اُسکے دلکے دانے سے اگا
اور شیطان کے سر کے برابر جسمین ایک پھل لگا ہے اور ردائے ظلمت کو شب یلدا کے لئے زمانہ نے اوسکے بدن کی
تیرگی کے تارونسے بُنا ہے **شعر** بدن کی سیاہی سے شرمائے قیر* پناہ اوس سے مانگے عذاب سعیر* اللہ نے
اوسکے دلمین سر مو رحمت پیدا نہ کی تھی جامۂ انسانیت سے معرا اور اوسکے دلکا ظرف معصیت سے بھرا ہوا
تھا ایسے نابکار سنگدل موذی بدکردار کو ان معصومون کے قتل پر آمادہ کیا سلیمان خان کی آنکھین دُکھتی تھین
اسلئے وہ مظلوم دایہ کی آغوش مین گردن جھکائے پڑا تھا یہ ملعون شیدی وہان پہونچا اور اوسکے پہلو پر ایک
ضرب خنجر ایسی لگائی کہ نوک خنجر کی دوسری طرف نکل آئی وہ معصوم تڑپنے لگا اور دایۂ اجل نے اپنے آغوش
مین اوسکو لے لیا دایہ سر پیٹنے لگی محلسرا مین ایک کہرام مچگیا مان کی گریہ و زاری دیکھی نہ جاتی تھی لوگ بے اختیار
اوسکا رونا اور بلبلانا دیکھکر روتے اور شور و فغان کرتے تھے بچہ سے زیادہ اوسکی مان کی مصیبت سے
لوگون کے دلونپر اثر غم تھا تمام شہر مین ایک تزلزل اور گھر گھر ماتم تھا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات
بھی تیمور کے اشارہ سے ہوئی تھی اور اوسکا اوسکی ذات سے کچھ عجب بھی نہ تھا اوسکی فوج کے اکثر سپاہی
و علمدار ایسے افعال و کردار سے خالی نہ تھے گو بذات خود وہ اس امر قبیح کا مرتکب نہ ہوا تھا مگر اوسکی مصاحبت
و مرافقت سے بحکم الصحبت تتاثر اوسکے سردارونمین اسکی سی عادتین پیدا ہو گئین تھین اور اوسی راہ پر وہ
چلتے تھے بنابران اس واقعہ کی نسبت اس اعتبار سے بھی اوسکی طرف بجا و درست ہے کہ الناس علی دین ملوکھم

## حکایت

جب دیار شام سے اپنے لشکر سمیت اسنے کوچ کیا ایک عورت ستم رسیدہ آفت کی ماری اوسکے سپاہیونمین
سے کسی کی قید مین تھی زمانہ کی سختیون نے پردۂ عصمت و عزت اوسکا چاک کیا تھا اور صرصر حوادث نے
مصیبت کی خاک اوسکے سر پر ڈالی اور سیلئے جفائے روزگار نے رخسار حال اوسکا نیلہ کر دیا تھا اک شیرخوار
لڑکی اوسکی گود مین تھی جسکا دودھ اوسنے ابھی چھڑایا تھا جب وہ اپنے شہر کے قریب پہونچی وہ لڑکی دودھ

کے واسطے رونے لگی اور جیسا کہ بچون کا دستور ہوتا ہے سمجھانے سے کسی طرح سے نہین سمجھتی تھی، اونکی سواری کے اونٹ کا شتربان بڑا حرامزادہ اور قسی القلب ستمگار و مردم آزار تھا اوسکے آب و گل مین رحمت و رافت کی بو نہ تھی کلمۂ الخیر اوسکی زبان سے کسی کان نے نہ سنا اور کسی آنکھ نے ایسا سنگدل مونھ زور نہ دیکھا ہوگا اوسنے اوس لڑکی کو اوسکی مان سے اپنے پاس لے لیا جب وہ زیادہ رونے لگی تو اوسکو گود مین لیکر ٹہلنے لگا تاکہ اوسکو خاموش کرکے اوسکی مان کو خوش کرے اور اوسکے دل کو راحت ہو مگر وہ لڑکی چپ نہ رہی تو اوسکو لیکر کہین چلا گیا اور وہ بیچاری اونٹ پر بیٹھی رہی پھر اوس لڑکی کو اوسنے کہین ڈالدیا اور خالی ہاتھ اسکے پاس آیا عورت نے جو اوسکو خالی ہاتھ دیکھا پوچھا کہ لڑکی کہان ہے؟ کہا مین کیا جانون یہ سنکر اوسکے ہوش اوڑ گئے اور اونٹ پر سے کود پڑی اور لڑکی کو ڈھونڈھکر اوٹھا لائی اور سوار ہو کر چلی دوسری مرتبہ پھر اوسنے لڑکی کو یہ کہکر لیا کہ مین اسکو کچھہ نقصان نہ پہونچاؤنگا اور اوسکو لیکر اُسکی نظر سے غائب ہو گیا اور پھر اوسیطرح سے اوسکو پھینک کر اوسکے پاس آیا اور وہ بیچاری پھر روتی پیٹتی گئی اور لڑکی کو اوٹھا لائی اور اپنی چھاتی سے اوسکو لگا کر اونٹ پر سوار ہو کر بیٹھی تیسری مرتبہ اوسنے قسم کھائی کہ اب مین ایسا نہ کرونگا اور اوسکو بال کے برابر بھی ایذا نہ پہونچاؤنگا مگر اس دفعہ اوسنے اپنے دلمین بالکل یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اسکی فکر سے اوسکو فارغ اور دایۂ اجل کی آغوش مین سپرد کردے اوس بیچاری مصیبت کی ماری نے اوسکی قسمون پر اعتماد کرکے تیسری دفعہ اوس لڑکی کو پھر حوالہ کردیا اوس کمبخت سنگدل نے طریقۂ مسلمانی و خداترسی سے انحراف کرکے تھوڑی دیر تو اپنی گود مین اوٹھایا اور ایک نالے مین لیجا کر جو قریب اُس صحرا مین بہ رہا تھا پھینکدیا کہ وہ بہ گئی اور اوسیطرح سے خالی ہاتھ اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مین نے تیری لڑکی کو پھینکدیا ہے وہ غریب روتی ہوئی اونٹ سے گری اور چاہا کہ جاکر اوسیطرح سے اوسکو اوٹھا لائے اوسنے کہا کہ اب ناحق تکلیف کیون اوٹھاتی ہے اب وہ تجکو نہ ملیگی مین نے تجھے اوسکی فکر سے نجات دیدی چل جا سوار ہو اور اوسکی آس چھوڑدے۔ ناچار وہ غم رسیدہ روتی پیٹتی چیختی چلاتی چلی گئی اور اوس سنگدل کو کچھہ اثر نہ ہوا غرض یہ ہے کہ حاکم کی رسم و عادت کو لوگونکے مزاج مین بڑا اثر اور دخل ہوتا ہے یہان الناس علیٰ دین ملوکہم کا مقولہ صادق آیا ہے وہ لوگ اوسیکا سا طریقہ اختیار کرنے پر نہایت سرگرمی سے مائل ہوتے ہین جو اون کے بادشاہ یا حاکم کا ہوتا ہے۔

## توجہ امیر عالی حسب بطرف عراق عرب

دفعہ

جب امیر تیمور نے لوائے فتح و ظفر بلاد عجم مین نصب اور اوس ملک کے سرکشون کو مطیع و مسخر کیا شہ اشارہ پرواز ہمت والانہمت نے اوسکے ہوائے تسخیر اقلیم عراق عرب مین پر کھولے اور یہ امر موجب تشویش بال کا پردہ

حال سلطان احمد والی بغداد کا ہوا تو اوسنے ایک لشکر کثیر مردان جنگی کارآزمودہ و دلیر کا بسرداری امیر سنتائی مقابلۂ عساکر چغتائی کے واسطے بطور تقدم بالحفظ سرحد پر روانہ فرمایا تیمور اس لشکر کی خبر سنکر بہت خوش ہوا کہ خدانے گھر بیٹھے مجھے یہ دولت اور غنیمت دی اور اسکو ذریعہ فتح ملک عراق اور دستگیری و اسیری والی اوس بلاد کا سمجھا یعنے اس لشکر سے مقابلہ اور محاربہ کرنا اوسکے نزدیک ایک کھیل تھا غرض اپنے لشکر کو لیکر آگے بڑھا شہر سلطانیہ مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا دونون لشکرون نے نہایت کشش اور کوشش اور بڑی دلیری اور جوشش سے ایک دوسرے پر حملہ کیا اور داد دلیری و مردانگی دی سیلاب بحر پر جوش افواج چغتائی نے اساس بنائے صفوف لشکر سنتائی کو منہدم کردیا یعنے وہ سپاہ تاب ضربات شمشیر دلیران تیمور کی نہ لاکر پسپا و منہزم ہوگئے اور مقابلہ سے مونھہ پھر اکر سیدھا رستہ بغداد کا لیا اور جابجا متفرق و پریشان ہوگئے سلطان احمد نے جو یہ بزدلی اور کم ہمتی اپنے سردار سنتائی کی دیکھی نہایت برہم ہوا اور اوسکو عورتون کا لباس پہناکر شہر کے تمام کوچہ و بازار مین تشہیر کروایا اور سخت سزا دی تیمور نے اسیقدر فتح پر اکتفا کرکے اپنے دار الملک کی طرف عطف عنان بازگی عزیمت فرمائی ۔

## چندروز منطفی رہنا آتش حرب و پیکار کا اور متوجہ ہونا امیر کامگار کا تعمیر و تنظیم بلاد و امصار پر

بعد توقف چندروز امیر تیمور نے ممالک محروسہ کے اطراف و جوانب کی طرف سمرقند سے نہضت فرمائی اور جابجا قصبات و دیہات و شہر آباد کرتا گیا اور اون کے نام بڑے بڑے شہرون کے نام رکھے اور یہ اُس وقت کا ذکر ہے کہ تمام ممالک سمرقند معہ مضافات اور جمیع بلاد ماوراء النہر معہ متعلقات بلکہ سارا ترکستان اوسکا مسخر و تابع فرمان ہوچکا تھا اور اوسکی طرف سے خداداد نیابت کرتا تھا اسکے سوا دوسرے بلاد بھی اُسکے قلمرو مین داخل تھے مثل خوارزم جسپر پہلے اسلئے کئی بار حملہ کیا ہے اور کاشغر جو علاقہ مملکت خطا کا ہے اور بلخشان کہ سمرقند سے جدا ایک علیحدہ ریاست ہے اور اقلیم خراسان اور بہت سے ملک مازندران کے اور رستمدار زاولستان طبرستان رے اور غزنین اور استراباد اور سلطانیہ یہ تمام شہر اور کوہستان غور و عراق عجم اور فارس کہ یہ سب مملکت آباد اور وسیع و فسیح ہے بے مانع و مزاحم اسکے ہاتھہ مین تھے کہ انپر حاکم و ناظم اسکے بیٹے ہوتے اور بعض سردار نائب و مہتم تھے

## بعض حالات و تدابیرات امیر تیمور مشتملبر خروج ماوراء النہر و تسخیر بلاد لور

باوجودیکہ تیمور دنیا کے بہت بڑے حصے کا مالک ہوگیا اور بہت سے شہر و بلاد فتح اور مسخر کرچکا تھا اسپر بھی
حرص اوسکی کم نہ ہوئی تھی اور چاہتا تھا کہ تمام جہان کو حاصل کرلون اور سارے عالم کے سرکشون کو زیر اور
اپنا تابعدار بناؤن اور اسی قصد اور ارادے سے جیسا خون بنی آدم کے بدن کی رگونمین پھرتا ہے جہات عالم مین
گردش کرتا تھا **شعر** آرام اوسے ایکدم نہین تھا ؛ گویا وہ بنا تھا گز زمین کا ؛ کبھی جہات مشرق مین اوسکے نشان
کا پھرہرا اوڑتا کبھی اطراف مغرب مین اوسکی بارگاہ کا خیمہ گڑتا ابھی سنا کہ نواح شیراز و اصفہان مین ہے پھر
خبر آئی کہ بخارا اور بدخشان مین ہے اوسکے عزم کے طنبور سے کبھی نغمہ عراق پیدا ہوتا اور کبھی مقام حجاز ہردو کا
کبھی اوسکے ارادہ کے شہنا سے موافقت بوم روم کی صدا برآمد ہوتی اور کبھی زمزمہ مخالفت اہل شیراز لیکن بحسب
اتفاق چندروز وہ سمرقند مین متوقف رہا اور وہان اوسکو طرح عمارات شہر و نضارت باغ و بستان و تزئین
و آرایش قصر و ایوان کا شغل تھا اسباعث سے لوگ اوس مدت مین جہاد امن و امان اور بلاد و امصار سایۂ
عافیت و اطمینان مین راحت و آرام سے رہے جب اس کام سے فراغت حاصل ہوئی اوسنے حکم دیا کہ تمام عساکر
نصرت مآثر اپنے اپنے مقام و قرارگاہ سے حرکت کرکے دارالسلطنت سمرقند مین جمعیت کرین جب لشکر جمع ہو
گیا ایک قسم کی نئی وضع اور قطع سے ایک ٹوپی ایجاد کرکے لشکر کے تمام سوار و پیادون کو اوسکے پہننے اور کوچ کرنیکا
حکم دیا مگر یہ نہ معلوم ہونے دیا کہ کدھر جاتے ہین اور اس امر کو مخفی رکھا اور اسنے اپنے تمام ممالک محروسہ مین جاسوس
اور خفیہ نویس مقرر کئے تھے کہ وقائعہ اور سوانحہ دیار و امصار سے اوسکو مطلع کرتے رہین پھر اُسنے یہ ظاہر کیا کہ
ولایت خجند کیطرف جانیکا قصد ہے اور اس دریائے بیکران کو لیکر آگے بڑھا اور نہایت جوش و خروش سے منزل
بمنزل قطع کرتا ہوا سرحد بلادلور پر پہونچا اور اوسوقت تک کسی کو اوسکا شعور نہ تھا کہ اس سفر کی انتہا کہانتک
ہے یہ شہر نہایت آباد و معمور دولت و نعمت مین مشہور تھا شہر کے لوگ نہایت خلیق و بامروت آداب حسن
معاشرت سے آراستہ اور زیور فضل و دانش سے محلی و رذائل سے پیراستہ میوہ جات وافر گل و ریاحین متکاثر
گلی کوچہ صفا آئین وہان کے حاکم کا نام عزالدین عباسی اور قلعہ کا نام بروجرند جو بلندی مین ہمسنگ کوہ
البرز و الوند تھا ولایت ہمدان سے قریب اور عراق عرب سے مثل آذربایجان بہت نزدیک اور وضع و ترکیب
مین خوش آیند و عجیب واقع ہوا تھا تیمور نے اوس قلعہ اور حاکم کا محاصرہ کرکے اہل قلعہ کو نہایت تنگ اور مجبور
کردیا چونکہ حاکم قلعہ کے پاس جمعیت تھوڑی اور اسباب قلعداری بہت کم تھا اور کہین سے توقع کمک اور
امید مدد کی بھی نہ تھی اسواسطے ناچار ہوکر اُسنے اطاعت قبول کی اور قلعہ حوالے کردیا تیمور نے فوراً قلعہ و شہر
پر قبضہ کرلیا اور عزالدین حاکم قلعہ کو پکڑ کر سمرقند کو بھیجدیا وہان اوسپر بڑی شدت اور مصیبت گذرنے لگی
چند مدت گذرنے کے بعد تیمور نے کچھ مال اور مویشی وغیرہ لینے کے اقرار سے اوس سے صلح کی اور عہد و پیمان

اور قسم لیکر اوسکے وطن مین جانے کی اوسکو پروانگی دی اور رہا کردیا اُسکے بعد تیمور نے ہمدان کا قصد کیا اور
تھوڑی مدت مین یکایک اسحالت مین کہ وہ خواب غفلت مین پاؤن پھیلائے سوتے پڑے تھے اون کے
سر پر آکھڑا ہوا ان لوگون نے اس بلائے بے درمان کا علاج اسطور سے کیا کہ ایک شخص شریف و دانا کو
جسکا نام مجتبی تھا ایلچی بنا کے صلح کے واسطے بھیجا تیمور نے کچھ مال صلح کا اوپر مقرر کرکے صلح کا پیغام قبول کیا وہ
لوگ اسکو غنیمت سمجھے اور جو مال واجب الادا ہوا تھا اوسکو اوسکے خزانہ مین بھیجدیا بعد وصول مال مذکور تیمور
کو طمع زیادہ کی دامنگیر ہوئی اور چاہا کہ اور کچھ اونسے تحصیل کرے مگر وہی شخص نے جو واسطہ ہوا تھا آکر عرض
کی کہ اسسے زیادہ اب ہم مین استطاعت و مقدرت ایک حبہ کی بھی نہین اور نہایت الحاح و عاجزی سے
معافی مانگی تیمور نے اسکی سفارش اور شفاعت سے اون کو معاف کیا اور وہ بوجھہ اونکی گردن سے اُٹھا
لیا پھر چند روز اوسنے اوس ملک مین توقف کیا کہ لوگ آرام پاوین اور باقی ماندہ آکر لشکر مین شامل ہوجاوین

## ابتدا بربادی آذربائیجان و بیان شروع خرابی عراق عرب از تقدیر رب بدون باعث و سبب

جب بلاد لور پر تیمور کے یورش کرنیکا حال سلطان احمد اویس نے جو اونکے قرب و جوار مین تھا سنا تو اوسکو
یقین ہوگیا کہ میرے ملک کا بھی ضرور وہ قصد کریگا اور اس شعلہ جوالہ کے شرارے میرے گھر تک بھی پہونچینگے
اگرچہ اُسکا لشکر بھی بہت تھا مگر چغتائیون کے حملون کی تاب وہ مین نہتی **شعر** جو آتا ہے وادی مین سیلاب سخت ؎
تو بہہ جاتے ہین ایسے سنگ و درخت ؎ کہ دریا کا پانی گیا جب اُتر ؎ نہ دیکھا کسی نے پھر اونکا اثر ؎ لہذا پہلے
ہی سے وہ مستعد نزول بلا ہو بیٹھے اور علاج واقعہ قبل از وقوع اور بھاگنے کا رستہ ڈھونڈھنے لگے اوسون
نے اسبات کا یقین کرلیا کہ ورطۂ ہلاکت و مظنۂ آفت سے سلامت نکلجانا نصف غنیمت بلکہ عین حکمت ہے
یہ سمجھکر بغداد اور عراق و تبریز کی راہ ہوکر اوسنے عزم گریز مصمم کرلیا مگر اپنے فرزند دلبند سلطان طاہر کو اس
انتشار اور اضطرار مین اپنے ساتھ رکھنے سے بہت خائف اور ہراسان تھا اسلئے اوسکو ساتھ نہ رکھا اور قلعۂ
النجا مین اُسکے رہنے کے واسطے بندوبست کیا اسکے بعد تیمور کی ہجو مین کچھ اشعار نظم کرکے تیمور کو اوسنے بھیجے
جسمین سے بعض کا ترجمہ یہ ہے **شعر** ہوا اگرچہ شل ہے مرا دست جنگ ؎ نہین بھاگنے کا مگر پاؤن لنگ ؎
پھر وہ بلاد شام کیطرف روانہ ہوا اور یہ واقعہ سنہ سات سو پچانوے (۷۹۵) کا حیطۂ تحریر مین آیا ہے جس زمانہ
مین ملک طاہر ابوسعید برقوق رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھا غرضکہ تیمور بھی یلغار کرکے تبریز مین آیا اور اوس شہر کو
خراب اور لوگون کو برباد و تاراج کرکے قلعۂ النجا کیطرف لشکر بھیجا کیونکہ اوسکو معلوم تھا کہ سلطان احمد

کے پناہ لینے کی جگہ وہی ہے اور اوسکے اہل و عیال اور خزانہ و مال سب وہین تھا اس کام سے فراغت کر کے وہ بغداد کو آیا اور اوسکو ویران تو نہین کیا مگر لوگون کو خوب لوٹا شہر نجا مین ایک شخص قوی ہیکل تنومند و توانا دلیر و شجاع حاکم تھا اور سلطان احمد کا بڑا معتمد اور منظور نظر عاطفت تھا تین سو جوان بہادر کار آزمودہ اوسکے پاس تھے اوسکا نام تون ہے وہ دانشمند از حد فزون تھا اوسنے رات کو لشکر تیمور پر شب خون مارا جس سے اون کی جمعیت پریشان ہوگئی اور نقصان عظیم عائد ہوا یہ خبر سنکر تیمور نے چار ہزار آدمی کا لشکر چار سرداروں کے زیر فرمان قلعہ نجا کیطرف اوس لشکر کی مدد کے واسطے روانہ کیا جنکا سب سے بڑا سردار قتلغ تیمور تھا اور وہ بکمال سرعت قلعہ نجا کے قریب پہونچے قلعہ مین آذوقہ اور گھاس دانہ ہوچکا تھا اور اہل قلعہ تنگ ہوکر لوٹ کھسوٹ کے واسطے قلعہ سے باہر نکل گئے تھے آتے وقت اونھون نے صحرا مین گرد و غبار اور لشکر کے آنیکے آثار دیکھے جب اون کو معلوم ہوا کہ فی الواقع لشکر تیمور ہے اور یہ وہ چار ہزار آدمی تھے جو تیمور نے اپنے پہلے لشکر کی مدد کے واسطے بھیجے تھے اونکو دیکھکر مردمان قلعہ بہت گھبرائے اور آپسمین کہنے لگے کہ اب کوئی صورت مفر کی نہین اور سوائے حفظ و حمایت الٰہی کوئی جگہ پناہ کی نظر نہین آتی ناچار تن بتقدیر ایک دل ہوکر سب نے یہ منصوبہ کیا کہ سب ایک جگہ اس نشان کے تلے جمع ہوجاؤ اور نہایت ثابت قدمی جرأت و دلیری و صدق نیت سے اس فوج کے قلب پر حملہ کرو اور یہ ارادہ کرلو کہ یا تو فتح ہے یا موت ہے بدون ایسی نیت اور ہمت کے اس ورطۂ ہلاکت سے سلامتی اور نجات ممکن نہین

**شعر** جوان مرد مرُ یا کہ ممسک ہو فوت ✤ نہین بعد مرنے کے واللہ موت ✤ ایسے ایسے کلمات سے اُن کی غیرت و حمیت زیادہ ہوگئی اور کمال استقلال و وفور شجاعت و غایت ہمت و جرأت سے اپنے دشمنوں سے مخلصی و رہائی حاصل کرنیکے واسطے اونھون نے کوشش و جانفشانی مین کوتاہی نہ کی اور صاعقہ کیطرح سے اونپر ٹوٹ پڑے اور جیسے مچھلیون کو ہر طرف سے جال گھیر لیتی ہے تیغ و تبر و تیر و سنان سے اونکو گھیر کر سیکڑوں کو آشنائے بحر فنا کردیا اور لشکر کا علم چھین کر علمدار کا نشان مٹا دیا علمدار کشتہ و خستہ زمین پر گرا اور سفید پھریرا علم کا اُسکے خون سے تر ہوکر سرخ ہوگیا رسالے منہزم پر قین درہم و برہم چونکہ سعادت یاور و مددگار اور کوکب بخت مساعد و بیدار تھا فتح و نصرت ان کو نصیب ہوئی اور مخالفین کو شکست و ذلت ہزاروں مارے گئے اور سیکڑوں پیٹھ پھرا پھرا کر بھاگے انکو خوشی اونکو غم یہان شادیانے بجے وہان ماتم ہوا اوس لشکر کے دو بڑے سردار جنمین ایک کا نام قتلغ تیمور تھا کام آئے جب یہ خبر تیمور کو ہوئی جہان اوسکی آنکھون مین سیاہ ہوگیا مارے غصہ کے دانت پیسنے لگا اور جبر اس نقصان کے واسطے خود اپنی ذات سے متوجہ اودھر کا ہوکر بڑے اہتمام سے قلعہ کا محاصرہ کیا

## تعریف قلعۂ نجا

یہ قلعہ نہایت رفیع و بلند تھا کہ عقاب تیز پر کو اوسکے کنگرہ پر اوڑنے کی تاب نہ تھی اور سحاب اوسکے دیوار کی فصیل کے برابر نہ ہوسکتا تھا اوسکے دربان سبحان ملاء اعلیٰ کی تسبیح کی آواز سنتے اور اوسکے رہنے والے کروبیونسے باتین کرتے تھے باوجود اس بلندی کے آفتاب عالمتاب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک سپر زرین اوسکے کنگرہ سے لٹکی ہوئی ہے اور ثریا ایک قندیل معلق اوسکے دروازہ پر آویزان ہے طایر وہم اوسکی بلندی تک نہین اوڑسکتا تو تیر سبک پر وہانتک کیونکر پہونچ سکتا ہے مرغ خیال کے اوسکے ہواین پر جلتے ہین توسمند عزم ارباب ہمم کب اوسکی راہ مین قدم رکھ سکتا ہے محاصرہ اوسکا اندازۂ وحصر لشکر کثیر سے بیرون اور فتح کرنا اُسکا حوصلۂ جرأت وہمت دلیران لشکر کش سے افزون اور توق مذکور کی نشو نما اوسی شہر مین ہوئی اور وہین اوسنے ہوش سنبھالا تھا اسلیئے وہانکے نشیب و فراز راہ اور جادۂ پنہان اور پوشیدہ رستونسے بخوبی آگاہ و خبر دار تھا جب رات ہوتی توق فراز قلعہ سے اوتر کر بے خبر لشکر تیمور پر آگرتا اور بہت سے لوگونکو قتل اور زخمی کرکے صحیح و سلامت نکلجاتا اسیطرح سے چند مدت گذرگئی یہانتک کہ تیمور اور لشکر تیمور سخت عاجز اور پریشان ہوگئے اور بباعث کمی خزانہ و قلت فرصت مصلحت یہ دیکھی کہ اب یہانسے کوچ کرجائین اور فتح قلعہ دوسرے وقت پر موقوف اور منحصر رکھین بالجملہ حصار مذکور پر اوتھون نے مورچا اور کچھ سپاہ قایم رکھکر وہانسے کوچ کیا اور بہت عرصہ تک دمدمہ و مورچہ اوس حصار پر رہا کہتے ہین بارہ برس تک محاصرہ مین مشغول رہے اور قلعہ لے نہ سکے اور اس قلعہ کے لینے کا سبب یہ بیان کرتے ہین کہ توق مذکور کا ایک بھائی تھا بڑا فاسق و فاجر سلطان طاہر ابن سلطان احمد کی والدہ کے ساتھ اوسنے تعلق پیدا کیا اور اون دونون کے درمیان امر قبیح اور معاملہ شنیع واقع ہوا اور یہ خیانت اوسکی سلطان طاہر پر ظاہر ہوئی اور لوگونین اسکا چرچا شروع ہوا سلطان طاہر نے اپنے باپ سلطان احمد کے اشارہ سے اون دونون کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا اور یہ توق مذکور اوسوقت قلعہ مین نہ تھا اور لوٹ مار کے واسطے قلعہ سے دور کہین نکل گیا تھا جب وہانسے مراجعت کرکے آیا قلعہ کا دروازہ بند کردیا اور اندر آنے سے اوسکو روکا اور قلعہ کی دیوار سے اوسکے بھائی کی لاش اوسکی طرف پھینکدی اور جو فعل منکر اوس سے صادر ہوا تھا اوس کیفیت سے اوسکو آگاہ کیا اور اوسکی نمک حرامی اور خیانت کی خبر دی اوسنے کہا تم نے بہت اچھا کیا جو اسکو جزائے اعمال اور پاداش کردار کو پہونچایا خدا تم کو جزائے خیر دے اگر مجھے اُسکے افعال کی خبر ہوتی اور قتل کے وقت مین حاضر ہوتا تو اوسکے فعل کے لائق سزا دیتا اور انواع عذاب سے اوسکو قتل کرکے سب خلق مین تشہیر کرتا کہ جو اپنے ولی نعمت کے حرم سرا مین خیانت کرے اور آقا کے ننگ و ناموس پر نظر فسق و فجور رکھے اوسکا یہی حال ہے یہ کہکر اوسنے قلعہ مین آنیکی درخواست کی مگر اون لوگون نے دروازہ نہ کھولا اور اندر آنے سے اوسکو روکا اسنے کہا کہ میرے بھائی نے جو تخم نمک حرامی زمین اخلاص مین بویا تھا

اوسکے ثمر کا ذائقہ اوسنے چکھا اور مین اس لوث سے بری و پاک بندہ دیرینۂ باوفا و زیور اخلاص سے محلی ہون اور جبتک میرے دم مین دم ہے کبھی اس راہ سے قدم پیچھے نہین ہٹانیکا تمھارے دوستونکا دوست صداقت نشان اور دشمنونکا دشمن جان ہون اگر تمنے مجھے اپنے پاس راہ ندی پھر کون ہے جو مجھے پناہ دیگا اسکے جواب مین اوںھون نے کہا کہ اگر ہمنے تجھے رکھا اور بمقتضائے جوشش خون اپنے بھائی کا قصہ پر غصہ تونے یاد کیا تو ضرور تیری حمیت اور محبت اوسکے انتقام پر تجھکو مجبور کریگی اور تیرے دماغ مین بھی نمک حرامی اور بغاوت کی ہوا بھریگی اور حق نعمت تو فراموش اور شراب بیوفائی و بدعہدی نوش کریگا یہ تو عقل کی بات نہین جو ہم تجھکو اپنے پاس رہنے دین اور تیرے شر سے ایمن رہین **شعر** ممکن ہے کہ ٹوٹی ہوئی رسّی کو بھی جوڑین: رہجائیگا وہ عقدہ پڑا ہے جو رسّین پہ تون نے ہزارون قسمین کھائین اور عہد و پیمان کیا کہ مجھ سے ہرگز غدر و بیوفائی ظہور مین نہ آئیگی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اور اوںھون نے اُسکے قول و قرار پر مطلقاً اعتنا نہ کیا اور ایک نسنی اور کہا یہ ہمارا آخری قول ہے کہ ہمارے پاس آنیکا اب تجھکو موقع نہ رہا تو چاہے خوش ہو یا خفا آخر بیچارہ مایوس ہوکر اپنا سا مونھ لیکر رہگیا اور نہایت حسرت و افسوس سے ہاتھ کاٹنے لگا کہ مین نے عمر عزیز ایسے شخص کی اطاعت اور فرمانبرداری مین صرف اور ضائع کردی جسنے میری قدر و منزلت نہ جانی یہ کہکر وہ ملول و مغموم وہانسے پیچھے پھرا اور اپنے گھوڑون کو چھوڑدیا آدمیون کو رخصت کردیا اہل و عیال مال و اسباب سے بھی ہاتھ اوٹھایا چونکہ اس کے واسطے سوائے قلعہ نجا کے کوئی جگہ امن اور نجات کی نہ تھی اور وہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا بہت پریشان اور کبیدہ خاطر ہوکر دشمنونکے ہاتھ سے محفوظ رہنے کے لئے حیلہ و تدبیر سوچنے لگا اور بمطابقت دلالت طبع ہوشمند شہر مرند کا قصد کرکے اوسطرف روانہ ہوا وہ شہر امیر تیمور کے زیر فرمان تھا وہان کے حاکم کو جو اُسکے آنیکی خبر ہوئی نہایت نامردی سے گھبرانے لگا مارے خوف کے ہاتھ پاؤن بھول گئے مونھ پر ہوائیان چھوٹنے لگین بھاگنے کی راہ ڈھونڈھنے لگا جب لوگون نے اوس سے بیان کیا کہ وہ تن تنہا ہے اوسکے ساتھ سپاہ و لشکر نہین تو اوس کے ہوش و حواس بجا ہوئے فی الجملہ اطمینان حاصل ہوا اور تون بھی اوسکے پاس پہونچا اوسکے بعد اوسنے اسکا حال اچھی طرحسے دریافت کرکے اسکا سر کاٹ کر تیمور کو بھیجدیا تیمور اسکے قتل سے بہت آزردہ اور غمگین ہوکر افسوس کرنے لگا اور اوسکے قاتل کو معزول کرکے بلایا اور اوسکے عوض مین اُسکو بھی قتل کروایا سلطان طاہر کو اس واقعہ کے بعد یہ جرأت و ہمت نہ ہوئی اور مصلحت نہ دیکھی کہ اوس قلعہ مین اقامت کرے لہٰذا باحتمال و اثقال مصمم نہضت و انتقال ہوا اور قلعہ کو اپنے ہاتھ مین رکھنا ایک امر دشوار و محال سمجھا اس درمیان مین اوسکا لشکر بھی کم اور غلہ و آذوقہ وغیرہ بھی صرف ہوگیا تھا ناچار سب مال و متاع و ساز و سامان اپنا نکالکر قلعہ کو وہ خالی کرگیا تیمور کو بحصول مشقت و تعب مفت مین ایسی جائیگاہ

رفیع و قلعہ منیع ہاتھ آیا جسکے واسطے اسقدر دو دسری اٹھار ہا تھا ۔ وہان اوسنے اپنے طرف سے ایک
معتمد حاکم اور ناظم مقرر کرکے شیخ ابراہیم حاکم شروان کو جو اوس قلعہ کے قرب و جوار مین تھا رعایت ہمسائیگی
بجالانیکی ہدایت اور تاکید شدید فرمائی پھر وہ بغداد کیطرف متوجہ ہوا سلطان احمد یہ خبر سنکر جیسا کہ
ذکر ہوا دشام کیطرف بھاگا یہ سانحہ ماہ شوال سنہ سات سو پچانوے مین گذرا اور تیمور گیارھوین تاریخ شنبہ
کے روز بغداد پہونچا اور اوس شہر کو اوسنے غارت کیا

## بیان حالات حاکم بغداد کا اور ذکر اسما اوسکے ابا و اجداد کا اور کیفیت دخول بلاد مذکور ✤✤

بغداد کے حاکم کا نام مغیث الدین احمد بن شیخ اویس بن شیخ حسن بن حسین بن اقبغا بن ایدکان ہے وہ
مالک بغداد اور آذربایجان اور اوسکے مضافات کا تھا ایدکان اسکا جدّ اعلیٰ ہے اور بیٹا قاآن کبیر کا
شرف الدین سبط قاآن ارغون بن ابی سعید ہے اسکا باپ شیخ اویس بادشاہ صاحب دیانت و معدلت شجاع
و عادل دانا و فاضل تھا حسن صورت و حسن سیرت مین فرد کامل خیرات و مبرات مین مشہور ظلم و ستم فسق و فجور سے
دور رہتا علما اور فضلا کی تعظیم و توقیر کرتا مشائخ اور فقرا کے ساتھ تواضع و تکریم پیش آتا ایک روز خواب مین
اپنے مرنے کے حال سے مطلع ہوا اوسکے بعد بقصد تسخیر دیار بکر بغداد سے وہ چلا تھا کہ راہ مین اوسکا وقت آ
پہونچا تو اپنے بیٹے حسین کو اپنا جانشین کرکے تخت سلطنت سے تختۂ تابوت پر قدم رکھا یہ حسین اوسکا بڑا
بیٹا اور اوسکے نزدیک سب سے زیادہ عزیز اور پیارا تھا مرتے وقت اوسنے اپنے فرزند حسین مذکور کو بہت
سی نصیحتین امور سلطنت و اتباع شریعت مین مشتمل بر امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماکر اوسکے درج گوش ہوش کو
درشہوار وصایا سے معمور کر دیا تقدیرات آلہی پر راضی رہنا اور عفو و مرحمت کو اپنا شعار کرنا نماز روزہ زکوٰۃ
وغیرہ ارکان اسلام حسن ارادت و صفائی نیت سے بجالانا وغیرہ اعمال حسنہ کی بہت تاکید کرکے عازم دار البقا ہوا
سلطان حسین بھی اوسکی وصیت کے موافق کاربند اور عمر بھر صوم و صلوٰۃ کا پابند رہا اپنی زندگی مین اس طریقۂ
حسنہ سے کبھی انحراف نہ کیا نام نیک اپنا صفحۂ روزگار پر یادگار چھوڑا اور تیس برس سے کچھ زیادہ عدل و انصاف
سے سلطنت کرکے جانب مغرب ولایت تبریز داعی اجل کو لبیک اجابت کہکر ۷۷۶ھ مین روانہ ملک عدم ہو گیا
دیار شام مین اوسکے وفات کی خبر پہونچی وہان اوسکا بیٹا جلال الدین تھا باپ کے مرنے کی خبر سنکر اوسکی جگہ
مسند نشین ہوا اور رعایا و برایا کو اپنے فضل و احسان اور عدل و امتنان سے راضی رکھا یہ بادشاہ اچھی
خصلت کا اور نیک سیرت تھا جوہر شجاعت اور فضیلت سخاوت بھی رکھتا تھا اسنے چاہا کہ اپنے پدر بزرگوار کا

طریقہ نیک اختیار کرے اور بعض رسوم و آثار اوسکے جو مٹ گئے تھے اونکو از سر نو پھر زندہ کرے مگر زمانہ نے
اوسکو فرصت نہ دی اسکے ارادہ کے سرچشمہ کو حوادثات جہان غدار نے غبار آلود فتنہ و شرور کر دیا سنہ ۷۸۳
سات سوتراسی مین کسی وجہ سے ملک شلم مین اسنے چند ایلچی روانہ کئے تھے قاضی زین الدین علی بن جلال الدین
عبداللہ بن نجم الدین سلیمان عبایقی الشافعی قاضی بغداد و تبریز اور شرف الدین بن الحاج عزالدین حسین واسطی
وزیر سلطان کا وغیرہ یہ چند اشخاص تھے پھر اسی سال کے جمادی الآخر مین سلطان احمد نے اپنے بھائی مذکور پر چڑہائی
کرکے اوسکو مار ڈالا ہر چند اسنے بھی ملک کی حفاظت اور دین کی نصرت کے واسطے اچھی طرح سے مقابلہ کیا مگر کھیت
اوسی کے ہاتھ رہا اور داس اجل نے اسکے مزرعہ عمر و امل کو قطع کر ڈالا عمر اوسکی اوسوقت بیس برس سے کچھ زیادہ تھی
مختصر یہ کہ سلطان احمد جب ممالک عراق پر مستولی و حکمران ہوگیا تو اوسنے ظلم کرنا شروع کیا اور دست تطاول
دراز کرکے خلق اللہ کے جان و مال کو ایذا و اضرار پہونچانے لگا غیر و نپر کیا بلکہ اپنے نفس پر ستم روا رکھا جامۂ شفقت و
رحمت سے سراپا عور اور جور و بیداد مین نزدیک و دور مشہور ہوگیا رفتہ رفتہ فسق و فجور کو شعار اپنا کر لیا اور علانیہ
مرتکب معاصی و شرور ہوگیا خون ناحق کرنے پر دلیر اور مال مردم ضبط کر لینے پر زیادہ حریص تھا کہتے ہین کہ اسکے
ظلم و بیداد سے تنگ آکر لوگون نے تیمور سے فریاد اور اسکے ہاتھ سے نجات حاصل کرنے کی درخواست کی تیمور تو
ایسا موقع اور بہانہ ڈھونڈھا ہی کرتا تھا فوراً اوسی مہینے کی تاریخ مذکور کو لشکر لیکر آیا اور بغداد کو گھیر لیا
سلطان احمد کی فوج نے پاسداری شہر و حصار مین بڑی جانفشانی دکھائی فصیل پر کھڑے رہکر حریف کی سپاہ
کو تیر باران کرتے تھے اور انواع طرح سے اونکو روکتے اور شہر کو بچاتے تھے مگر وہ لشکر ایک بحر طوفان خیز تھا اون کے
روکنے سے کب رکتا تھا قریب تھا کہ شہر فتح ہوجائے سلطان احمد نے دیکھا کہ اب سوائے گریز کے موقع ستیز نہین
فرار قرار سے اولیٰ تر ہے یہ سمجھکر بھروسے کے چند آدمیون کے ساتھ شام کیطرف کا قصد کرکے نکل گیا لشکر چغتائیہ بھی
اونکے تعاقب مین پڑا وہ بھاگتے جاتے اور لڑتے جاتے تھے دونون طرف کے بہت سے آدمی مارے گئے اور
یہ سبقت کرکے نہر دجلہ کے پل سے گذر گئے اور بعد عبور پل کو کاٹکر اونکے شر سے امین و مطمئن ہوگئے لشکر
تیمور جو اونکے تعاقب مین تھا پل پر جو پہونچا تو اوسکو کٹا ہوا پایا لاچار یہ گھوڑون کی پیٹھ پر پانی سے اوتر کر
پار اور بدستور اونکے تعاقب مین گام سپر و گرم رفتار ہوئے آخر کو تھک کر اونھون نے پیچھا چھوڑا اور وہ آگے
بڑھ شہد کو پہونچے بغداد سے مشہد تین دن کی مسافت پر ہے

## ذکر کارنامہ امیر صاحب قران ولایت آذربائیجان مین

پھر امیر تیمور عنان تاب عزیمت دیار بکر کیطرف ہوا اور وہ ملک تمام و کمال اپنے حیطۂ قبض و تصرف مین لایا

مگر اہالی قلعہ تکریت جادۂ اطاعت سے قدم باہر نکالکر سالک طریق بغی و فساد ہوئے تیمور نے انکی سزا دہی کے واسطے اپنا ایک لشکر متعین کیا یہ واقعہ ماہ ذیحجہ کی چودھوین تاریخ ۸۰۵ شنبہ کے روز گذرا نہیب عساکر چغتائیہ سے تمام دیار بکر بید کیطرح لرزتا تھا غرضکہ اوس قلعہ کا اونھون نے اچھی طرحسے محاصرہ اور اہل قلعہ کو نہایت حیران و پریشان کیا کہ مجبور ہوکر شہر صفر مین وہ طالب امان ہوئے اور اوس شہر کا والی جسکا نام حسن بن بولتمور تھا کفن پہنے ہوئے قلعہ کا دروازہ کھولکر نکل آیا اور اوسکی گودمین اوسکے اطفال خورد سال تھے اونکو لئے ہوئے امیر کیخدمت مین حاضر او رملتجی عفو معاصی ہوا اور بعد حصول جان بخشی و قبول ملتمس اپنے اہل و عیال و تمامی مویشی و اموال اوسکو سونپ دئے اور یہ عہد واثق حاصل کیا کہ اوسکا خون نہ بہایا جائے تیمور نے بدعہدی کرکے زندہ دیوار مین اوسکو چنوا دیا اور کل آدمیون کو قتل اور عورت بچون کو اسیر و لونڈی غلام بنایا اسکے بعد ۹۰۶ نوسو چھہ مین صفر کی اکیسوین تاریخ جمعہ کے روز شہر موصل مین پہونچکر اوسکو خراب اور غارت کیا وہانسے راس عین کو آیا اور اوسکو بھی برباد کرکے ربیع الاول کی گیارھوین کو رہاین داخل ہوا وہان بھی یہی صورت واقع کرکے بارھوین تاریخ یکشنبہ کے روز کوچ کیا اور اپنے لشکر سے چند مردمان بہادر کار آزمودہ انتخاب کرکے نہب و تاراج بلاد مسلمین خصوصًا شہر ماردین کیطرف متوجہ ہوا اور قلعہ تکریت سے دو منزلہ کرکے پانچ دن مین وہان پہونچا اور ان دونون شہرون کے درمیان اچھے چلنے والے کو بارہ دن کی راہ تھی وہان کے حاکم کا نام سلطان ملک الطاہر تھا اوسنے یہ گمان کیا کہ جو اوس سے ملتجی ہوتا اور خودہی آکر ملجاتا ہے اوسکو وہ نقصان اور اذیت نہین پہونچاتا یہ سمجھکر سوائے اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرنیکے ملک طاہر مذکور نے کچھہ علاج اور چارہ نہ دیکھا

## بیان اون سوانحات کا جو درمیان امیر تیمور اور عیسیٰ ملک طاہر سلطان ماردین کے ظاہر ہوئے

لیکن سلطان نے اوسکی شدت اور سطوت سے اپنے دل مین خوفناک ہوکر اپنے ملازمان دولت خواہ کو جمع کیا اور اس باب مین مشورہ پوچھا کہ تمھاری کیا رائے ہے مین اس (تیمور) شخص کے پاس جانیکا قصد رکھتا ہون وہان جاکر اوس سے اظہار اطاعت و اخلاص کرونگا اگر میرے حسب منشا رخاطر اوسنے میرے ساتھہ معاملہ اور سلوک رکھا تو بہتر ہے اور جو اوسنے قلعہ کی درخواست کی تو تم صاف انکار کرنا اور ہرگز قلعہ اوسکو نہ دینا اور اوسکے عہد و پیمان کا زنہار بھروسا نہ کرنا اور اوسکے نرم و شیرین کلام پر دھوکا نہ کھانا اگر یہ معاملہ پیش آیا اور وہ ایسے سخن زبان پر لایا کہ قلعہ ہمارے حوالے کرو نہین تو ہم تمھارے سلطان کو یعنے مجھے وہ ہلاک کرتے ہین تو تم قلعہ کو ہی اپنے ہاتھہ مین رکھنا اور میری پروانہ کرنا اگر قلعہ تم دیدوگے تو یہ یاد رکھو کہ

پھر تمھاری خیر نہین تمھارا ملک تمھارے ہاتھہ سے جاتا رہیگا اور تم اپنے ملک و مال مین ٹوٹا پاؤگے اور اہل و عیال تمھارے ہلاک کئے جائینگے اور تمھارا خون بہایا جائیگا مین اپنی جان تمپر فدا کرتا ہون اور اپنے نفس کو محل خطر مین تمھاری خاطر ڈالتا ہون کیونکہ بعض مصیبت بعض آفت کی نسبت سہلتر و آسان تر ہے یہ کہکر اپنے بھائی ملک صالح شہاب الدین احمد کے فرزند سعید سکندر بن ملک صالح شہید کو اپنا جانشین کر کے یوم چہار شنبہ ربیع الاول کی پچیسوین تاریخ ۷۹۶ھ سات سو چھیانوے مین ملک طاہر مذکور امیر کیخدمت مین روانہ ہوا سلخ شہر مذکور کو مقام بلالیہ مین انکی ملاقات مقرر ہوئی اور تیمور نے فورًا اوسکو گرفتار کر کے تسلیم قلعہ کی درخوست کی ملک طاہر نے جواب دیا کہ قلعہ کے مالک و مختار دوسرے ہین جنکے ہاتھہ مین قلعہ ہے مجھے اوس سے کچھہ تعلق نہین فقط میری ذات کلب مجھے اختیار تھا سو مین اپنی جان سے حاضر ہون جو امر کہ میرے دایرہ امکانسے خارج ہے آپ اوسکی تکلیف بندہ کو نہ دین یہ میری التماس ہے تیمور اوسکو لیکر قلعہ کے متصل آیا اور کہا قلعہ ہمارے حوالے کرو نہین تو اسکو ہم قتل کرتے ہین اونھون نے قبول نہ کیا پھر تیمور نے بعوض جان بخشی ستر ہزار تومان طلب کئے عوض اسکے کہ اوسکو کچھہ جاہ و منصب دے غرضکہ تیمور نے اسکو بڑی مضبوطی اور ہوشیاری سے قید رکھا اور چند روز اپنے سپاہ کے آرام دینے اور جانورونکے دم لینے کے واسطے اوسنے توقف کیا اور درمیان فردوس اور رسمل اور نصیبین اور پرانی موصل کی نہب و غارت کرتا ہوا پھرتا رہا اور ماہ جمادی الآخر مین اپنے لشکر کو اُسنے حکم دیا کہ شہر ماردین کیطرف کوچ کرین اور وہ بموجب حکم روز و شب قطع منازل وطی مراحل کرتے ہوئے سہ شنبہ کے روز بارھوین تاریخ کو اسحالت مین کہ وہ خواب غفلت مین تھے انکے سر پر جا پڑے اور اوس شہر کا محاصرہ کیا اس عرصہ مین شب تاریک آخر ہوئی اور سپیدہ سحر ظاہر ہوا تب چارون طرف سے قلعہ پر اونھون نے حلہ کر دیا اور دیوار شہر پناہ پر چڑھکے شہر کے اندر داخل اور قابض و متصرف ہوگئے بعد فتح قلعہ اہل قلعہ مین سے چھوٹا بڑا جو ہاتھہ آیا اوسکو طعمہ نہنگ خون آشام حسام بنایا اور تمام مال و متاع خاص و عام دہڑی ہڑی کر کے لوٹ لیا اور زن و مرد کو لونڈی غلام کر لیا بعض اشخاص کو اس جور و ستم کی تاب نہ ہوئی اور وہ اس بیعزتی اور بیحرمتی کے جینے سے اپنا مرنا بہادری سے بہتر جانکر اور درجہ شہادت حاصل کرنا اس ننگ و عار سے بدرجہا اچھا سمجھکر بڑی جرأت و ہمت سے اونسے لڑنے اور جوہر مردانگی دکھانے لگے یہانتک کہ تمام شہر زخمیونسے اور لاشونسے بھر گیا قبل طلوع آفتاب سے ظہور ماہتاب تک بازار رزم و پیکار گرم رہا جب سیاہ خیمہ لشکر شام کا عرصہ روزگار مین بپا ہوا دونون لشکر طبل بازگشت بجا کر اپنے اپنے فرودگاہ مین مقابل ایک دوسرے کے اوترے شہر کے لوگ زیادہ کشتہ اور خستہ ہو گئے تھے اور فوج غنیم بھی کم بالجملہ رات بھر اونھون نے آرام کیا اور کچھہ درستی ساز و یراق مین مشغول رہے صبح کو پھر معرکہ گیر و دار در پیش رہا آج شہر کے لوگ بیچارے بہت ہی کم زور اور سست ہو رہے تھے اور شمار مین بھی نہایت ہی کم رہگئے تھے یہ اونپر غالب ہو گئے اور جو جو انکے پناہ کی جگھہ تھی اونکو

مسمار اور شہر پناہ کی دیوار ونکو اونھون نے منہدم اور ہموار کر دیا تھا اس سبب سے وہ اور مجبور ہو گئے اور ہمت ہار بیٹھے عصر تک انکا خاتمہ ہو گیا عساکر چغتائیہ کی فتح وظفر کا نشان اوڑنے لگا اسپر بھی کمال جرأت وہمت سے قلعہ دشمن کے ہاتھ مین نہ دیا اور سد سکندر کی طرح وہ باین جماعت قلیل ثابت قدم رہی اس عرصہ مین رات ہو گئی اور لڑائی موقوف رہی

## روشن کرنا شمع حسن تدبیر کا درباب تحصیل قلعہ ماردین

جب باوجود ان مساعی جمیلہ اور جد وجہد کثیرہ کے قلعہ ہاتھ نہ آیا چغتائیون نے دام مکر وتزویر پھیلایا اور از راہ خدیعت دروازہ آشتی اور مصالحت کا اونھون نے کھولکر ایک ایلچی کاردان کے ہاتھ اونکو اس مضمون کا نامہ بھیجا کہ ہمنے اہل قلعہ کو بہت ضعیف اور ناتوان پایا ہے اسواسطے ہم مہربانی کر کے عفو تقصیر کرتے ہین اور تمھاری جان و مال پر تمکو امان دیتے ہین تو لازم ہے کہ ہمارا شکر احسان بجالاؤ اور ہماری دعائے دولت مین بدل وجان مصروف رہو اوسکا یہ خط جیسا میرے مطالعہ مین گذرا تھا ہو بہو اسکے مضمون کی نقل مینے کر دی مگر یہ فسون اوسکا کارگر نہ ہوا اور نہایت حزم وہوشیاری سے اہل قلعہ نے اسپر کچھ اعتنا نہ کی اور قلعہ ہاتھ سے نہ دیا لاچار وناامید ہو کر سینچر کے دن بشیریہ کو کوچ کر گئے اور تیمور نے شہر آمد کیطرف ایک لشکر سلطان محمود نام ایک امیر کی سرداری کے تلے روانہ کیا اور وہ لشکر لیکر شہر مذکور کیطرف روانہ ہوا اور پانچ روز تک اُسنے شہر کا محاصرہ کیا جب کچھ فائدہ مترتب نہوا امیر تیمور کو مدد کے واسطے لکھا تیمور خود اپنی ذات سے اودھر متوجہ ہو کر درپے خرابی اوس شہر کے ہوا اہالی شہر طالب امان ہوئے تو اونکو امان دی پر جب اونھون نے دروازہ شہر کا کھولدیا اسنے بدعہدی کر کے شہر کے آدمی چھوٹے بڑے اکثرون کو قتل کر ڈالا اور بہتونکو اسیر رکھا بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کر کے پردۂ ناموس اعیان و اشراف شہر کا پنجہ ظلم و بیداد سے چاک کروایا بعضون نے جامع مسجد مین جا کر پناہ لی تھی ہزار آدمی کے قریب وہان بھی ہلاک کئے گئے اور مسجد جامع کو جلا دیا اسکے بعد بنفس نفیس قلعہ ارجیس کو ہوتا ہوا قلعہ اونیک کو آیا وہان مُظفر بن قرا محمد امیر ترکمان حاکم تھا اوسکا محاصرہ کیا اُسنے امان طلب کی اور امان دیکر اوسکو گرفتار کر لیا اور جسقدر لشکر اوسمین تھا اونکو قتل کر کے سنہ ٧٩٦ھ سات سو چھیانوے ماہ شوال مین مُظفر کو اپنے ہمراہ سمرقند کو لے گیا۔

## فصل

چند روز کے بعد ملک طاہر کو ہمراہ لیکر ساتوین تاریخ ذیقعدہ سنہ ٧٩٦ھ سات سو چھیانوے کو دارالملک سمرقند سے نہضت فرمائی اور شہر سلطانیہ مین لیجا کر ملک طاہر مذکور کو قید کیا اور اوسکے ساتھ اوسکے امراء عزالدین

سلیمانی اور سنبوغا اور ضیاء الدین کو بھی محبوس کرکے ایسا بند وبست کیا کہ اوسکے لوگون اور متعلقونکو اسکی
خبر نہ پہونچے اور ایک دوسرے کے حال سے مطلع نہ ہون ایسا تشدد اونپر روا رکھا جب انکی قید وبند سے خاطر
جمع ہوئی دشت قبچاق کیطرف روانہ ہوا اور سلطان ملک طاہر برس روز تک اسکی قید مین رہا اور کسیکو اسکا حال
معلوم نہ ہوا کہ کہان ہے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ملکہ کبری یعنے حرم محترم امیر تیمور کی سلطانیہ مین رونق افروز ہوئی
تو اوسنے اوسکی اوس شدت اور محنت مین تخفیف کا حکم دیا اور اوسکے عزیز و اقارب کے درمیان راہ مراسلت و
خط کتابت بھی جو اسقدر مدت سے مسدود کی گئی تھی کھولدی اور اوسکو تیمور کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کرنے
کے واسطے ترغیب دلائی اور اوسنے اپنے کو گویا اوسکا اصلاح کار اور خیرخواہ ظاہر کیا کہتے ہین کہ یہ بھی تیمور کا ایک مکر
تھا اور اوسکے اشارہ سے بیگم نے یہ کام کیا حاصل کلام ۷۹۸ھ سات سو اٹھانوے مین دشت قبچاق سے تیمور نے
مراجعت فرمائی اور سلطانیہ مین تیرہ ۱۳ دن قیام کرکے ہمدان کو چلا گیا اور ماہ رمضان المبارک کی تیرھوین ۱۳ تاریخ تک
وہان متوقف رہا اور سلطانیہ سے ملک طاہر کو طلب کرکے بہت اعزاز و احترام اسکا کیا اور قید سے اوسکو اور اسکے
ہمراہیونکو رہائی دی پنجشنبہ پندرھوین ۱۵ کو وہ سلطانیہ سے چلا اور سترھوین شنبہ کے روز خدمت مین تیمور کے حاضر ہوا
تھا کہ تیمور بڑی آؤبھگت سے اوسکا استقبال کرکے اوس سے بغلگیر ہوا اور اوسکی پیشانی پر کمال اظہار محبت کرکے بوسہ
دیا اور جو کچھ اوسکے بارہ مین واقع ہوا تھا اوسکی عذرخواہی بآئین شایستہ بجالایا اور نہایت شفقت اور مرحمت و
عنایت شیرین کلامی و لطف و مکرمت سے اوسکے زخم دلپر مرہم لگاکر اوسکے طبیعت کی وحشت و دہشت کو دور کر
دیا اور چھہ ۶ دن تک اوسکی ضیافت و مہمانداری بڑے تکلف سے کرکے کوئی دقیقہ خاطرداری و مدارات کا باقی نچھوڑا
و خلعتہائے گرانمایہ و زیور بیش بہا عطا فرماکر اوسکی قدر و منزلت زیادہ کی تنسو گھوڑے دس خچر اور چھہ ۶ اونٹ اور
نقد ساٹھہ ۶۰ ہزار دینار اوسکو انعام مین بخشے قبا ہائے زربفت و زرتار و لباس ہائے مکلل بدر شہوار اور ایک علم
باشوکت و شان حرمت و عزت کا نشان اور چھبین قطعہ فرمان اوسکو مرحمت فرمائے کہ ہر فرمان ایک ایک شہر
آباد ان کی فرمانروائی کا منشور تھا بے مداخلت غیرے و منازعت احدے وہ فرمان اسکے نام پر صادر فرماکر اوسکو
عطا فرمائے اول اُن شہرون کا جنکا اوسکو متولی بنایا ایک شہر رُہا ہے آخر دیار بکر سے حدود آذربایجان تک بلکہ
تا ارمینیہ اوسکے قبضہ مین دیکر وہانکا اوسکو حاکم بنایا اور قطعی حکم دیا کہ تمام حکام بلاد مذکور اُسکے دایرۂ اطاعت و
فرمانبرداری سے باہر نہ ہون اور ملک کا محصول اور خراج اسکے خزانہ مین داخل و واصل کرین گو کہ بظاہر یہ سب کچھ
مرحمت اور اوسکی مکرمت تھی لیکن باطن مین سراسر مکر و خدیعت کیونکہ اسنے مقرر کیا تھا کہ کل حکام قرب و جوار اسکے
مطیع ہوکر رہین اور اسوجہ سے اونکے اور اسکے درمیان ہمیشہ کھٹکتی رہے اور کثرت عداوت اعدا تیمور سے ملتجی
ہونے پر اوسکو مجبور کرے اور ہمیشہ اوسکی حمایت مین رہکر مقید سلسلۂ اطاعت و فرمانبرداری رہے اور قابو سے

نکل نہ سکے پھر اوسنے ملک طاہر سے یہ عہد لیا کہ جسوقت مین طلب کرون بلا عذر و حجت حاضر ہو اس قول و قرار کے بعد اوس سے معانقہ کر کے اوسکو بڑی عزت سے رخصت کیا اور اپنے امیرون کو حکم دیا کہ اسکی مشایعت کرین یعنے پہونچانے کو جائین پھر وہ ۸۰۹ھ سات سو اٹھانوے مین رمضان کی تیسوین تاریخ شب جمعہ کو اوس آفت اور قید سے نجات پا کر سلطانیہ مین اپنے عیش و عشرت و راحت کی جگھہ پر پہونچا اور وہانسے تبریز کو آیا اور میران شاہ سے ملاقات کی میران شاہ کمال اعزاز و اکرام سے بیش آیا اور شرط مہمانداری و استقبال و مشایعت باحسن طریق و اکمل وجہ و صورت بجالایا پھر وہانسے وہ بدلیس و ارزن اور صور کو آیا اور اوسکے آنے کی خبر اوسکے عزیز و اقارب کو پہونچی تمام لوگ مسرور و شاد ہشاش و بشاش ہو گئے جمعہ کے روز اکیسوین شوال کو یہ اپنے وطن پہونچا لوگ استقبال کو دوڑے اچھی ساعت دیکھکر بفال نیک خرم و شاد اپنے ولی عہد ملک صالح کے ساتھ جو وہ بھی اسکے استقبال کے واسطے حاضر ہوا تھا شہر مین داخل ہوا پہلے مدرسہ حسام الدین مین آیا اور اپنے بزرگون کے قبرون کی زیارت کی اور ملک و مال سے برداشتہ خاطر ہو کر ارادہ ملک حجاز و زیارت حرمین شریفین کا مصمم کر کے اوسطرف جانیکا قصد کیا مگر لوگ مانع ہوئے اور ہاتھہ پاؤن پڑ کے ارادۂ حجاز سے اوسکو باز رکھا اور منت سماجت کر کے ایوان شاہی مین اوسکو لے آئے پھر وہ مسند دولت و کامرانی پر جلوس فرما کر بدستور سابق فرمانروائی کرنے لگا انشاء اللہ تعالی زیادہ بیان اسکے حالات کا اور اون قضایا کا جو بعد خرابی بلاد شام عساکر جغتائیہ اور تیمور کے آنیسے ملک ماردین مین واقع ہوئی ہین ہم آگے بیان کرینگے مختصر جب ملک طاہر اپنی مملکت و سلطنت پر متمکن اور مستقر ہوا اوسکے پاس اوسکے ندما اور اصحاب سب آکر جمع ہوئے ایک روز اوسنے اون سبکو مخاطب کر کے یہ التماس کی کہ تم اپنی اپنی فکر رسا کے موافق اس حادثہ کے باب مین جو مجھپر واقع ہوا ہے کچھہ کہو پہلے بدر الدین حسن بن طیفور نے فی البدیہہ موزون کیا **شعر** ستم جسنے کیا عالم مین ظاہر ؛ ہوا مشہور از اہل کبائر ؛ ستم جون جون بڑھے اوسکا تو خوش ہو ؛ کہ دور اسکا بھی اب ہوتا ہے آخر ؛ پھر رکن الدین حسین ابن اصغر نے جو ایک ذی رتبہ شخص تھا کہا **اشعار** بنا اپنے کو اون لوگونکے جیسا جو مصیبت مین ؛ خدا کو سونپ دیتے ہین تمامی کاروبار اپنا ؛ سلامت وہ رہا دنیا مین ہر اک درد و آفت سے ؛ غنیمت جو کوئی تسلیم کو سمجھا شعار اپنا ؛ قاضی صدر الدین بن ظہیر الدین حنفی سمرقندی تیسرے مصاحب نے کہا **شعر** مرد کو چاہئے نہ حد سے بڑھے ؛ پائے گر طول عمر و ملک و مال ؛ ہو نہ مغرور جاہ و دولت پر ؛ جان لے ہر کمال کو ہے زوال ؛ ندیم چہارم علاء الدین بن زین الدین حصنی نے یہ دو بیتین پڑھین **شعر** غم نہ کھا اسکا جو ہے امر خدا ہو گا ضرور ؛ امر تا کن فیکون پر ہے اوسی کا فرمان ؛ حرکت ہو کہ سکون سب ہے گذر جانے پر ؛ سمجھے اس راز کو جو کام ہوا اوسپر آسان ؛ ملک طاہر کو یہ نظم بہت پسند آئی اور پانچہزار درہم اوسکو انعام دیکر رخصت کیا واللہ اعلم

## مراجعت فرمانا سلطان ملک طاہر کا دیار بکر اور عراق سے اور توجہ بطرف دشت قبچاق اور صفت اوس مملکت اور ملوک وغیرہ کی

جب ملک طاہر کو دیار عراق عرب اور عجم مین باستقلال تمام استیلا اور قدرت حاصل ہوئی اور مطلق العنان ہوگیا انھین روز ونمین شیخ ابراہیم نے بھی اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر جو ممالک اور اضلاع اوسکے قبضہ مین تھے اُسکو سونپ دئیے اور اوسکی اطاعت اور فرمانبرداریکا حلقہ اپنے گوش ارادت مین پہنکر زمرۂ ملازمین خاص مین اوسکے داخل ہوا اور ہم اسکے آنکی کیفیت کو باالتفصیل والتمام آگے بیان کرینگے شیخ ابراہیم مذکور سے ملاقات کرنیکے بعد ملک طاہر دشت قبچاق کا قصد کرکے بسرعت تمام اون بلاد مین آیا اور وہ ایک مملکت نہایت فسیح اور وسیع ہے وہان کے حاکم کا نام توقتامیش ہے اور یہ وہ توقتامیش ہے جو تیمور کی لڑائی مین سلاطین مخالفین کے آگے وان تھا اور وہ اول شخص ہے جسنے بلاد ترکستان مین عداوت ظاہر کی اور جسکے باب مین تیمور نے سید برکت سے استدعا اور التجائے ہمت اور مدد فرمائی تھی جیسا کہ سابق بیان ہوا ہے بلاد دشت کو بلاد قبچاق اور بلاد دشت برکت کہتے ہین وشت زبان فارسی مین جنگل خشک اور برکت اوسکے نام کی طرف منسوب ہے اور وہ پہلا بادشاہ ہے جو دولت اسلام سے مشرف ہوا اور اوس ملک مین رایات ملت اسلام بلند کئے ورنہ پہلے ترک مشرک وبت پرست تھے اور ظلمت و ضلالت کفر مین سرگردان چنانچہ بعض اونمین کے ابتک اوسی حالت اصلی پر ہین پھر وہ دربند کی راہ سے جو زیر فرمان شیخ ابراہیم ہے اوس اقلیم کیطرف متوجہ ہوا شیخ ابراہیم ممالک شروان کا پادشاہ اولاد نوشیروان کسریٰ عجم مین سے تھا اوسکا ایک قاضی تھا بایزید نام کہ بسبب علم وفضل کے جمیع ارکان دولت سے قرب ومنزلت مین اُسکے نزدیک زیادہ تھا اور اوسکا وزیر سلطنت ودستور مملکت بھی وہی تھا پھر اوسنے تیمور کے معاملہ مین اوس سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آیا اوسکی اطاعت کرون یا اوس سے قلعہ بند ہوکر رہون یا کہین بھاگ جاؤن یا اوسکا مقابلہ کرون جو تمھارے نزدیک قرین مصلحت ہو اور مناسب سمجھو مجھے اسکے موافق رائے دو؟ قاضی مذکور نے جواب مین کہا کہ میرے نزدیک اولیٰ اور انسب تو یہ ہے کہ فرار برقرار اختیار کرکے کسی بلند اور دشوار گذار پہاڑ مین اوس سے پناہ لین سلطان ابراہیم نے کہا کہ یہ رائے بہت ضعیف اور غیر صواب ہے کہ ہم اپنی جان بچائین اور رعیت کو بلا اور مصیبت مین چھوڑدین خداوند تعالیٰ کو روز قیامت کیا جواب دونگا؛ اگر انکو اسطرح سے ضائع کردون سوائے حرب وضرب وجنگ وجدل میرا اور کچھ ارادہ نہین لیکن مین خود پہلے اوسکے پاس جاکر اطاعت وارادت ظاہر کرتا ہون اگر اوسنے مجھکو میری جگہ پر قایم رکھکر مجھکو خوشی سے گھر پر رخصت کیا فھو المراد اور جو درپے میری ایذا کے ہوکر اوسنے میرا ملک مجھ سے چھین لینے کا ارادہ کیا یا مجھے قید یا قتل کیا تو میری رعیت عذاب ومحنت

قتل وغارت سے بچ جائیگی اور وہ جسکو چاہیگی اپنا حاکم اور بادشاہ مقرر کریگی یہ کہکر اوسنے حکم دیا کہ تمام شہر آئینہ بند ہو دکانین آراستہ و پیراستہ کی جائین سپاہ ولشکر اطراف و جوانب ممالک مین متفرق ہو جائین کل شہر و بلاد آئینہ بند و مزین ہون اور اہل بلاد کو صدائے امن و امان سناکر کہا جائے کہ سب اپنے اپنے کام مین نہایت خاطر جمعی اور اطمینان سے مشغول ہون خطیبونکو حکم دیا کہ منبر و نپر تیمور کے نام کا خطبہ پڑھین اور درہم و دینار پر بھی اوسیکے نام کا سکہ مضروب کرین پھر انواع و اقسام کے تحف و ہدایا لیکر نہایت طیب خاطر اور ثابت قدمی سے اوسکی خدمت مین حاضر ہوا سلاطین جغتائیہ کا تحف و ہدایا کے پیش کرانے مین یہ دستور تھا کہ ہر ایک جنس کی نو نو چیزین اونکے سامنے گذرانی جاتی تھین اوسی موافق شیخ ابراہیم نے بھی اپنے تحف و ہدایا مین سے ہر اک جنس کی نو نو چیزین جدا کرکے پیش کین مگر غلامونمین سے آٹھ ہی غلام گذرانے تو جو لوگ ان ہدایا کے پیش کرانے والے تھے اونھون نے کہا کہ نوان غلام کہان ہے اسکے جواب مین شیخ ابراہیم نے کہا کہ نوان غلام خود مین ہون تیمور اس کلام سے نہایت متعجب ہوا اور اوسکے دلمین اسکی طرف سے ایک محبت اور رحمت پیدا ہوئی اور اوسکی زبان سے نکلا کہ نہین تو تو میرا فرزند دلبند اور میری طرف سے اس ملک مین میرا خلیفہ ارجمند ہے اور ایک خلعت نفیس و گرانمایہ اوسکو دیکر شادکام و بامراد دار الملک کیطرف رخصت کیا پھر وہ نفائیس بیش بہا و غرائب ہدایا کی جا بجا تفریق کردی میوہ جات و اقسام و الوان طعامات حکم دیا کہ تمام لشکر کو تقسیم کردین اور وہ مطبوخات وغیرہ اس کثرت سے تھے کہ باوجود تقسیم کرنے اتنے بڑے لشکر مین بہت کچھہ بچ رہا جنکو جغتائیون نے وہین چھوڑا اور بلاد شمالی تتار کو چل کھڑے ہوئے دوسرا سبب اس ملک مین تیمور کے آنے کا یہ بیان کرتے ہین کہ توقتامیش کی فوج میسرہ کے سردارونمین سے ایک امیر تھا ایدگو کان کہ اوسکے نزدیک قدر و منزلت رکھتا تھا اور اوسکا مشیر و معتمد علیہ تھا اور قبیلۂ قو بکومات سے تھا ترکونمین بھی اہل عرب کے مانند قبائل ہین اور ہر ایک قبیلہ کے عربون کی طرح سے زبان و اصطلاح مین مابہ الامتیاز ہے ایدگو نے اپنے ولی نعمت توقتامیش کے مزاج مین اپنی نسبت کچھہ تغیر پایا اور توقتامیش ایک شخص مغلوب الغضب اور ہیبتناک تھا اسلیئے ایدگو اوسسے اپنے دلمین بہت خائف اور ترسان رہتا تھا اور ہمیشہ بھاگ جانے اور اپنی جان بچانے کی فکر مین رہتا اور موقع ڈھونڈھتا تھا ایک روز کسی بزم نشاط مین کہ نسیم نشۂ شراب پرتگالی نے چراغ عقل عاقبت بین طاق دماغ مین گل کردیا اور ایوان ہوش و خرد مین پردۂ مدہوشی گرادیا تھا حالت مستی مین توقتامیش نے ایدگو سے کہا کہ مین ایک روز تیری بنائے ہستی کو خراب کرکے بستر فنا پر تجھکو سلاؤنگا ایدگو نے یہ سنکر عنان سخن اوسکی اسطرف پھیرائی کہ مجھے یقین ہے آپ ہرگز ایسا نہ کرینگے اور مین اس امر سے پناہ آپ ہی کی چاہتا ہون کہ جس بندہ نے کبھی خیانت نہین کی ہے اوسکو آپ آزار دین اور جس درخت کو کہ آپ نے اوسکی نشو و نما کی ہے اوکھاڑ کر پھینک دین اور اوسکے سامنے نہایت عاجزی اور مسکینی سے تضرع اور زاری کرنے لگا جس بات کا اوسکو اندیشہ

اور گمان تھا کامل طور پر اوسکا اب یقین ہو گیا اپنی خلاصی اور رہائی کی تدبیر سوچنے لگا اور سمجھا کہ اگر مین اپنے کام مین سستی کرونگا تو میری جان مفت مین جاتی رہیگی یہ سوچکر تھوڑی دیر اوسنے توقف کیا اور سلطان بھی اور کام مین مشغول ہو گیا تو یہ قضائے حاجت کے بہانہ سے مجلس سلطان سے نکلکر اصطبل شاہی مین آیا اور ایک گھوڑا اسپان خاصہ مین سے انتخاب کرکے اوسپر زین رکھوایا اور بعض رفیقون کو جو اوسکے محرم راز اور معتمد تھے اشارہ کیا کہ اگر تم میری رفاقت چاہتے ہو تو میرے بعد لشکر تیمور مین آنا اور یہ راز میرا کسی پر فاش نہ کرنا مگر جبکہ تم جانو کہ مین اس سرحد سے دور نکل گیا یہ کہکر تنہا اوس گھوڑے صبا رفتار پر سوار ہو کر سریع السیر ہوا کہ کسی نے اُسکے مرکب کی گرد بھی نہ پائی جنگل بیابان چھانتا ہوا چند روز مین امیر تیمور کیخدمت مین حاضر ہوا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر جو ماجرا توقتامیش اور اوسکے درمیان واقع ہوا تھا تفصیل وار اوسکے سامنے بیان کردیا اور کہا کہ آپ اوس بلاد کا کیون قصد نہین فرماتے ہر چند کہ یہ بلاد دور دست و دیار دشوار گذار ہین لیکن جب آپ قطع منازل و طی مراحل فرماکر وہان پہونچینگے تو وہ جگہ نہایت شاداب اور ایک نعمت بیحساب ہے اور آپکے لئے گوارا اور عشرت گاہ ہوگی اور اوسکے حصول پر تحمل شدائد سفر کو آپ آسان سمجھینگے اور یہ نعمت جو اللہ نے آپکے سامنے رکھی ہے اوسکے تصرف مین اسقدر کیون اہمال فرماتے ہین اگر مصمم آپ ارادہ کرلین تو اس امر کا مین ذمہ دار ہون کہ کسیکو آپ مانع و مزاحم نہ پائینگے وہان نہ کوئی ایسا قلعہ ہے جو آپکی وصول کا حاجب ہو اور نہ کوئی ایسا لشکر و لشکردار کہ مقابلہ اور مقاتلہ کا آپ سے طالب ہو وہان نہین ہین مگر چند اوباش فرومایہ اور مال و دولت بھی اُنکی وہی مویشی و مشتے چوپایہ غرضکہ اسیطرح سے ہمیشہ اوسکو اوس ملک کی ترغیب اور تحریص دلاتا تھا جیسا کہ عثمان قرا ایلوک نے جبکہ وہ گھبراکر تبریز مین آیا تھا سلطان برہان الدین احمد کے قتل اور ملک سیواس کے محاصرہ کے بعد ملک شام کی مہم پر تیمور کو برانگیختہ کیا تھا ذکر اوسکا آگے کیا جائیگا حاصل کلام ہر دفعہ کی ترغیب و تحریص سے تیمور کے موُنھ مین بھی پانی بھر آیا اور تہیّہ سفر کرکے دشت برکہ یعنے خفچاق ترکون کے قبضہ سے نکال لینے کے ارادہ سے روانہ ہوا بلاد خفچاق خاص تاتاریون کے شہر ہین وہ لوگ انواع مویشی کے ساتھ اوس ملک مین آباد ہین آب و ہوا وہان کی بہت اچھی جنگلومین جابجا بستی ملک بہت وسیع اور آباد اپنے اپنے گھرومین سپاہ و رعیت خرّم و شاد تھے یہ قوم ترکومین بہت فصیح اور مہذّب شمار کیجاتی ہے لطافت اور ظرافت اونکی دلپذیر شکل و شمائل مین بنیظیر مرد سپہر حسن کی آفتاب عورتین ہر ایک آسمان خوبی کی ماہتاب بادشاہ کریم الطّبع و سخی رعیّت جمیل السّجیہ اور غنی امانت و دیانت مین مشہور مکر و خدیعت سے نفور نہایت شجاع و غیور اونکا یہ دستور ہے کہ ایک جگہ مقیم نہین رہتے جنگلومین انکے مویشی کو گھانس چارہ ملتا ہے وہانتک اُس جگہ رہتے ہین ورنہ اور کوئی صحرائے دور دست مین نکلجاتے ہین ہمیشہ اسیطرح سے اونکا کوچ اور مقام رہتا ہے شہر بہت کم صحرا مین اونکی بود و باش زیادہ ہے

بلاد دشت قبچاق کی حد جنوب کیطرف قبلہ رو بحر قلزم سے ملحق ہے اور بحر مصر بلاد روم سے ہوکر اوس سے ملصق ہے یہ دونون دریا اگر جبل جرکس درمیان مین فاصل نہ ہوتا تو شاید ہے کہ ملجاتے۔ حد شرقی اون ممالک کی خوارزم اور انزار اور سغناق وغیرہ بلاد ترکستان سے لیکر حدود ولایات مغول مین بلکہ خطا و بلاد چین تک پہونچی ہے شمال کی جانب دہات اور صحرا کف دست میدان اور ریگستان اور پہاڑ واقع ہین اور اوسمین بعض بیابان ایسے ہولناک ہین کہ پرندہ پر نہین مار سکتا اور وحشی جانورونکا زہری پتہ مارے دہشت کے آب ہو جاتا ہے اوسکی درازی طول امل سے زیادہ اور عرض وپہنا اوسکا کف کریم وفکر رسا سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے مغرب کی سمت بلاد روس اور بلغار اور ممالک فرنگ اور اسی طرف بلاد روم سلطنت عثمانیہ کی بھی حد ملی ہوئی ہے خوارزم سے مسافرونکے قافلے بیخوف وخطر اوسمین آتے جاتے ہین بسواری شتر قریم تک تین مہینے کی مسافت طول مین ہے اور عرض مین گویا ایک دریائے خشک ہے جسمین ہفت دریا ملے ہین دیو کی مجال نہین جو اوسمین قدم رکھے اور کسی مہندس جغرافیہ دان کی طاقت نہین جو اوسکی حدود قایم کرے وہ سر زمین اسقدر آباد اور جائے امن وامان تھی کہ اہل قافلہ اپنے ساتھ زاد توشہ اور کاہ ودانہ نہین رکھتے اور کسی کو قافلہ کی نگہبانی اور حراست کے لئے ملازم ساتھ نہ لیتے تھے کیونکہ کھانے پینے کی چیزین ہر جگہ میسر اور راہین اور منزلین بیخطر تھین اور وہ لوگ مسافرون کو بہت راحت دیتے اور جو اون کے یہان اوترتا تھا اوسکی خدمت اور مہمانداری اچھی طرحسے کرتے تھے اور مسافر کو آشنا ہو یا بیگانہ نہایت خلق سے ہاتھ مین ہاتھ لیکر یہ کہتے تھے **شعر** کرم کیجئے یہان تشریف رکھئے ؛ ہمارا گھر نہین گھر آپکا ہے۔ مگر اس زمانہ مین اون بامروت اشخاص کے مانند خوارزم سے قریم تک کوئی خلیق وکریم نظر سے نہین گذرتا مگر مردم آزار وحشی ولیئم جنگل سنسان بستی ویران انسانون کی جگہ نسناس بستے مرغان ہوا آب ودانہ کو ترستے ہین اس دشت خفچاق کے متعلق ایک اور شہر سرائی نام آباد ہے اور وہ مسلمانون کا آباد کیا ہوا نہایت باصفا وخوش وضع اسلامی شہر ہے اوسکی صفت ہم آگے انشاء اللہ بیان کرینگے سلطان برکت رحمۃ اللہ علیہ جب دولت اسلام سے مشرف ہوا تو اوسنے اس شہر کو تعمیر کرکے اپنا دار الملک قرار دیا اور سکان دشت خفچاق کو طوعًا وکرہًا مسلمان کرکے یہان بسایا اس باعث سے وہ شہر بڑی خیر اور برکت کی جگہ شمار کیا گیا ہے اور خفچاق سے اوسکی نسبت کرنیکے بعد طرف برکت کے بھی منسوب ہوا ہے یعنے اسکا نام شہر برکت رکھا میرے دوست خواجہ عصام الدین بن مرحوم مولانا خواجہ عبد الملک نے جو شیخ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مین سے ہین سفر حجاز سے تشریف لانیکے بعد سنہ ۸۱۴ آٹھ سو چودہ مین اپنا ایک طبع زاد شعر میرے سامنے پڑھا جسکا یہ ترجمہ ہے آج کے دن تک یعنے سنہ ۸۴۰ آٹھ سو چالیس تک ریاست سمرقند مین اوستک منتہی ہوئے اور ممالک دشت مین بہت سختیان گذارین تھین **شعر** خیر اوس دشت مین پاتے ہین بہت سنتا تھا ؛ وہ ئے سلطان برکت کرتے ہین جسکی نسبت ؛ ہوکے مشتاق گیا

اب جوین اوس صحرا مین ؛ خیر کا نام وہان ہے نہ نشان برکت ؛ پھر مولانا حافظ الدین محمد بن ناصر الدین محمد کردی بزازی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کر کے اوسیوقت یہ دو شعر پڑھے ترجمہ جنکا لکھا جاتا ہے **شعر** ملک کی مصلحت ہو گر ایسی ؛ ہو کوئی امر شہر کا حافظ ؛ اور کیا بادشاہ کو حافظ ؛ اوس ولایت کا ہے خدا حافظ۔ الغرض جب برکت خان خلعت اسلام سے سرفراز ہوا تو اوسنے دین حنفی بلاد دشت قبچاق مین پھیلانا شروع کیا اور اطراف و اکناف عالم سے علما و فضلا طلب کر کے صلات اور انعامات سے اونکو مالا مال کر دیا کہ بفراغ خاطر لوگونکو مسائل دین اسلام سکھائین اور توحید کے طریقہ سے آگاہ کرین اور نہایت تعظیم و توقیر و خاطر و مدارات سے علما کے ساتھ پیش آکر علم اور اہل علم کی بہت عزت اور حرمت کرنے لگا اور دین محمدی اور ملت احمدی کو بڑی شوکت و شان سے اوس ملک مین اوسنے جاری کیا اوس زمانہ مین علمائے اسلام سے اوسکے دربار مین مولانا قطب الدین علامہ رازی اور شیخ سعد الدین تفتازانی اور سید جلال الدین شارح حاجبیہ وغیرہ فضلائے حنفیہ اور شافعیہ سے تھے اور بعد اسکے ازبک کے پاس رہے پھر جانی بیگ کے نزدیک مقیم تھے ان علمائے مذکورین کے بعد مولانا حافظ الدین بزازی اور مولانا احمد خجندی سے رحمہم اللہ اوسکے شہر و دیار کو رونق اور زینت تھی اور انھین متبرک لوگون کے باعث شہر سری معدن سادات و فضلا اور مجمع بحار سعادات و علما و اتقیا تہا ہر اک فن کے صاحب کمال ظریف و ادیب حکیم شاعر و دانا و طبیب تھوڑی مدت مین اسقدر وہان آکر جمع ہو گئے تھے کہ دوسرے بہت بڑے قدیم شہرونمین اوسکے مانند کبھی نہ تھے اوسکے آباد ہونے اور خراب ہونے کے درمیان ترسٹھ۶۳ برس کا زمانہ تھا از روئے وسعت و فسحت کے دنیا کے بہت بڑے شہرونمین شمار کیا جاتا تھا چنانچہ نقل ہے کہ اوس شہر کے امیرونمین سے اک شخص کا غلام بھاگ گیا اور رستے سے دور جا کر اپنی قوت لبسری کے واسطے اوسنے ایک دوکان لگائی اور دس برس تک دوکان کرتا رہا اس مدت مین اوسکے مالک نے کبھی اوسکی خبر نہ سنی یہ بباعث کثرت آبادی اور عظمت اوس شہر کے تھا جو اوسکے مالک کو باوجود تجسس و تلاش اوسکے حال کی اطلاع نہ ہوئی یہ شہر ایک نہر کے کنارہ پر تھا جو دریائے آتل سے نکلتی ہے تمام سیاح اور مورخ اوسپر متفق ہین کہ تمام عالم کے میٹھے پانی کی ندیونمین کوئی اس نہر سے بڑی نہین ہے یہ نہر بلاد روس سے نکلتی اور بحر قلزم مین ملتی ہے اسیطرحسے دریائے جیحون اور ممالک عجم کی سب نہرین شیرین اور خوشگوار ہین لیکن بحر قلزم اکثر جگہ شہرونسے گھرا ہوا ہے اور عجم کے بہت سے شہر اوسکے کنارہ پر واقع ہین مثل گیلان اور مازندران اور استراباد اور شروان شہر سری کے دریا کا نام سنکلا ہے بدون کشتی اوس سے گذرنا ممکن نہین اس نہر سے بہت سی شاخین نکلین ہین جو ہر ایک شاخ دریائے فرات اور نیل کے برابر ہے ۔

## ذکر پہونچنا امیر تیمور کا دشت قبچاق مین اور شکست دینا اہالی دشت کو

## اور عزم مصاف با توقتامیش

پھر امیر تیمور معہ عساکر منصور چون ملخ و مور داخل دشت قبچاق ہوا تاکہ توقتامیش خان کے ہاتھ سے وہ ملک نکال لے توقتامیش خان نے یہ خبر سنکر اپنے ممالک محروسہ کے اطراف وجوانب مین فرمان واحکام بھیجکر امرا و سرداران لشکر کو طلب فرمایا کہ اس بحر طوفان خیز کے جزر و مد کو روکین اور اپنے وطن مالوف اور ملک و مال محروس کو دست برد غنیم جسیم سے محفوظ رکھین اس حکم کے پہونچتے ہی فوج فوج لشکر سوار و پیادہ مدت قلیل مین بقصد مقابلہ عساکر چغتائیہ در دولت توقتامیش خان پر جمع ہوگیا یہ قوم بڑی بہادر اور فنون جنگ سے ماہر تھی ہر ایک جوان نشۂ جوانمردی سے سرشار ہم آورد رستم و اسفندیار تھا زور مین یل شیر گیر ضرب شمشیر مین ترک گردان اونکے سامنے اک زال پیر تھا دم جنگ جب کمان کو زہ کرتے نسر طایر غایت خوف و ہراس سے پرواز فراموش کرجاتا اور حریف کے مقابلہ مین جب سنان کو تکان دیتے طایر ہوش جلا و فلک کا آشیانہ دماغ سے اُڑجاتا الغرض اون جوانان شیر دل و پیل زور کی جمعیت اور تقویت سے توقتامیش قوی دل ہوکر آمادہ مقابلہ و مقاتلہ دلیران عساکر تیموریہ ہوا

## ذکر مخالفت باہمی لشکر توقتامیش خان

جب دونون صفین ایک دوسرے کے مقابل ہوئین توقتامیش خان کے میمنۂ لشکر کے ایک سردار نے ایک امیر پر خون کا دعوی کیا اور توقتامیش خان سے طالب قصاص ہوا چونکہ یہ دعوی سچا تھا اس واسطے توقتامیش نے اوسکو کہا کہ تو خاطر جمع رکھہ تیرا سوال پورا کیا جائیگا **شعر** ولیکن ذرا دلمین تو غور کر ؛ زمانہ کی گردش ہے کس طور پر چند روز تو صبر کر کہ یہ معاملہ یکسو ہوجائے اور لڑائی کا خاتمہ ہو تو ہم تیری آرزو پوری کرینگے اور تیرا مجرم تیرے حوالے کردینگے مگر ابھی موقع نہین تو جا اپنے کام مین مشغول ہو پھر دیکھا جائیگا اوسنے کہا نہین اسیوقت مین اوس سے قصاص لینا چاہتا ہون اگر آپ میری داد نہ دینگے تو مین بھی آپکی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرونگا خان مذکور نے جواب دیا کہ ابھی ہم ایک سخت و صعب مہم مین متردد اور متوجہ ہین اور وہ تیرے مقصد سے زیادہ تر ضروری ہے تو گھبرا مت اور جلدی مت کر کسیکی حق تلفی نہ کیجائیگی اوسنے اپنی ہٹ نہ چھوڑی اور خان کے سمجھانے پر التفات اور اعتنا نہ فرمائی اور برہم ہوکر اپنے کل آدمیون کو لیکر چلا اور اکثر نمک حرامون نے اوسکی متابعت اور رفاقت اختیار کی اور باغی ہوگئے اور یہ جماعت وہانسے نکلکر مرز بوم روم کیطرف روانہ ہوئی اور ایک مقام ہے آدرنہ اوس جگہہ آکر ٹھہری اور اوسی کو اونھون نے اپنا وطن بنایا اور اس باعث سے لشکر توقتامیش خان مین بڑا تزلزل اور خلل واقع ہوا اور انتظام بگڑگیا اور اوسنے سوائے جنگ و مقابلہ کے چارہ نہ دیکھکر

نہایت اطمینان اور حسن تدبیر سے آراستگی صفوف و درستی سامان حرب و پیکار مین مصروف ہوا قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ اپنے اپنے موقع سے قایم کین اک طرف نیزہ دارون کے پرے اک جانب کمانداز کھڑے کر دئے جوانان شمشیر زن کے سینے پہاڑ کر دئے۔

# فصل

لشکر امیر تیمور آسودہ اور اس خلل سے دور تھا آیت فتح و ظفر اوسکی رایت اقبال پر مرقوم اور رائحہ نصرت و انتظام اوسکے گلشن جاہ و جلال سے مشموم تھی دونون لشکر بجلادت و تہور با تیغ و خنجر باہم حملہ آور ہوئے تنور حرب و پیکار گرم ہوا اور خوانسالار اجل کلیجہ ہائے گلوگیر مرگ گرسنگان دشت دار و گیر کو تقسیم کرنے لگا تشنگان وادی ہیجا کو سقائے قضا عین شدت گرما مین آب شمشیر پلانے لگا شیران دشت زین غرانے و پیلان عرصۂ کین چنگھاڑنے لگے سران لشکر نے محراب حرب مین سر بہر سجود جھکایا خطیب نقیب نے صفوف افواج مین نعرۂ قد قامت القتال سے غافلون کو ہشیار کر دیا کرکیت سپاہیون کا دل بڑھانے اور افسر ترتیب و قواعد رزم اون کو لڑانے لگے۔ نجوم پیکان ظلمت غبار مین سیار تھے اور طایر روح فضائے ہوا مین طیار افق صفوف مین برق سیوف ہر بار کوندتی اور آواز طبل جنگی سے صدائے رعد گنبد چرخ نیلوفری مین گونجتی تھی گھوڑون کی تک و دو اور پیدلون کی روا رو سے اس دشت مین اسقدر غبار اوٹھا کہ زمینیں چھ رہ گئیں اور آسمان ایک بڑھگیا مقتولون کی یہ کثرت ہوئی کہ پانچ منطقو نمین سے ایک گھٹ گیا تین روز برابر بازار جنگ گرم رہا چوتھے روز لشکر توقتامیش کے قدم اوکھڑ گئے اور تاب مقابلہ نہ لاکر میدان جنگ سے پیٹھ پھرا کر بھاگے لشکر تیمور مین فتح کا شادیانہ بجا تمام ممالک دشت قبچاق پر چغتائیون کا قبضہ ہو گیا املاک منقولہ و غیر منقولہ رعایا و برایا کے ایک قلم ضبط سرکار تیمور ہوئے مال غنیمت فوج کو تقسیم ہوا ساری فوج مالدار صاحب مقدور ہو گئی اوضاع عمارات بلاد اپنے طور پر تغیر و تبدیل کر کے مال و دولت نقدی اسیر و بندی جسقدر ہمراہ لے سکا ساتھ لیکر ازاق کو آیا اور سرئی کو خراب کر کے حاجی ترخان کو آیا اور ایدکو کی قدر و منزلت اوسکے نزدیک زیادہ ہوئی اور وہ ہمراہ رکاب سعادت انتساب امیر احمد سمرقند کو آیا

## عذر کرنا ایدکو کا امیر تیمور سے

ایدکو نے مخفی طور سے بدون اسکے کہ امیر تیمور کو اسکی اطلاع اور شعور ہو اپنے اقارب و ہمسایون کو قاصدون کے ہاتھ یہ پیام بھیجا کہ تم سب قبائل ملکر اپنے اپنے منزل و ماوا سے کوچ کر کے جو جگہ اوسنے مقرر کی تھی کہا کہ وہان سب جمع ہو ؤ اور بہت جلد اپنے کو وہان پہونچاؤ یہانتک کہ اگر ممکن ہو سکے تو ایک منزل پر راہ مین دو دن مقام

نہ کرنا اور برابر منزل بمنزل قطع کرتے ہوئے جلد تر اوس مکانپر پہونچنا کیونکہ اگر تیمور کو تمھارے جمعیت کی اطلاع ہوئی تو وہ تم سب کو متفرق اور ہلاک کر دیگا اون سب نے ایدکو کے کہنے کے موافق عمل کیا ایدکو کو جو یہہ خبر پہونچی کہ اوسکے قبائل کے لوگ مکان مقصود پر پہونچ گئے اوسنے امیر تیمور سے عرض کی کہ حضور میری قوم اور میرے کنبہ کے لوگ بہت ہین اور وہ سب گویا میری قوت بازو اور میرے ہاتھ پاؤن ہین اونکی صلاح معاش پر میری صلاح مصروف اور اونکی جمعیت خاطر پر میری جمعیت باطن موقوف ہے مجھے یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ میرے بعد ایسا نہ ہو توقتامیش اونپر جور اور ستم روا رکھے بلکہ یہہ خوف ہے کہ اون کل کو ہلاک کر ڈالیگا اور جب اوسکا دسترس بباعث حفظ و حمایت آپ کے مجھہ تک نہ ہوگا تو میرا بدلا میرے کنبے اور اقارب سے لیگا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جو کچھہ اوسپر اور اوسکے ملک و مال پر مصیبت اور آفت گذری ہے اوسکا باعث مین ہی ہون اور میرے ہی سبب سے وہ آوارۂ دشت ادبار ہوا ہے بہرحال میرے دل کو اون کی طرف سے ہر وقت فکر رہتی ہے اور کیون نہ ہو کہ میرے عزیز و اقارب کے درپے ایسا دشمن جعب لگا ہوا ہے پھر اگر آپ کی رائے جہان آرائے اقتضا کرے تو ایک قاصد کے ہاتھ اونکی استمالت اور دلجوئی کے بارے مین ایک منشور عاطفت صادر فرمائین اور حکم کرین کہ وہ قبائل نواح دشت سے نکلکر ظل حمایت و سایۂ عاطفت حضرت صاحبقرانی مین بعیش و کامرانی امن و امان سے زندگانی بسر کرین اور اوس دشت پُرآفت مین مکر و خدیعت خصم بدطینت سے نجات و رستگاری حاصل کرین مین نے جو اون کے واسطے مصلحت و بہتری دیکھی خدمت عالی مین عرض کردی آگے جو رائے اشرف و اعلی ہین النسب و اولی ہو ہمکو سوائے اطاعت اور فرمانبرداری کے کوئی چارہ اور گریز نہین تیمور نے کہا کہ اس کام کا مین نے تجھے اختیار دیا تیرے سوا کون ہے جو اس کام کو انجام دیگا ایدکو نے عرض کی کہ کل انام آپکے تابع فرمان بلکہ غلام ہین جسکو آپ لائق سمجھین اسکا حکم کرین وہی شخص یہ خدمت باحسن وجہہ بجا لائیگا تیمور نے کہا کہ اس کام کے واسطے اولی تو ہی ہے تو خود جا کر خاطر خواہ اسکا بند و بست کر پھر اوسنے عرض کی کہ آپ ایک سردار کو میرے ساتھ دین کہ وہ میر اصلاح کار اور مشیر ہوگا اور حسب اقتضائے رائے عالم آرائے ایک فرمان بھی مرحمت فرمائین کہ ہمارے واسطے وہ دستاویز ہو تیمور نے اسکی درخواست کے موافق دونون باتین اسکی قبول فرمائین اور وہ رخصت ہوکر اپنے مقصد کیطرف روانہ ہوا اور ادھر تیمور کو خیال ہوا کہ ایدکو مجھکو فریب دیکر مجھہ سے بازی لے گیا یہ سمجھکر اُسکے پیچھے اوسکے بلانے کو قاصد روانہ کیا جب قاصد اونکے پاس پہونچا اور اون دونون کو امیر تیمور کا حکم سنایا کہ حضور مین کسی مصلحت کے واسطے تم کو یاد فرمایا ہے اون دونون نے جب اسباب سے یعنے تیمور کیخدمت مین حاضر ہونے سے انکار کیا تو قاصد نے اونسے کہا کہ مجھے یہین تک آنیکا حکم تھا اب آگے تم جانو تمھارا کام جانے پھر وہ قاصد سے بنرمی و ملائمت پیش آئے اور اوسکو رخصت کر کے آگے بڑھے تیمور کو جو اس امر کی اطلاع ہوئی مارے غصہ

کے آگ ہوگیا اور نہایت ندامت سے کف افسوس ملنے لگا جسکا کچھ بھی فائدہ نہ تھا اور جب اوسنے جانا کہ اونکا ہاتھ مین آنا دشوار ہے اونکے تعاقب اور گرفتار کرنے کے ارادہ سے باز رہکر دار الملک سمرقند کی طرف نہضت کر گیا اور یہ آخری سانحہ ہے جو دشت برکہ مین اوسکو پیش آیا کہتے ہین کہ تیمور کو سوائے دو شخصون کے کسی نے فریب نہین دیا اور نافرمانی نہین کی ایک ایدکو جسکا ذکر ہوا اور دوسرا قاضی القضاۃ ولی الدین عبدالرحمن بن خلدون مالکی جسکا حال آگے معرض تحریر مین آئیگا بحول اللہ وقوتہ

## باقی حالات جنگ و جدال جو نواحی شمال مین توقتامیش اور ایدکو کے درمیان واقع ہوئے

جب امیر تیمور سرزمین دشت قبچاق سے دور ہوکر دار السلطنت سمرقند مین متمکن ہوا ایدکو بھی اپنے لشکر مین پہونچکر مطمئن ہوا اور توقتامیش کے حالات کی تفتیش اور جستجو مین مشغول رہا اور اوسکی منازعت اور مدافعت کا آمادہ ہوکر اوسکے باب مین تدبیرین سوچتا رہا یہ امر اوسنے اپنے اختیار سے باہر دیکھا کہ خود کو اوس ملک کا بادشاہ بالاستقلال قرار دے کیونکہ اگر یہ ممکن ہوتا تو تیمور کے واسطے ہوتا کہ وہ تمام اوس ملک کا مالک ہوگیا تھا لہذا اوسنے اپنے طرف سے ایک نائب مقرر کیا اور دار الملک مین اک عمارت شاہی بنانیکا حکم دیا اور سردارون کو اور اپنے خویش و اقارب کو جابجا سے بلوایا کہ وہ سب اوسکے پاس آکر جمع ہوئے اور یہ قوم جغتائیون کے ستم سے زیادہ تر مامون اور محفوظ رہے تھے اور اونکا دسترس اونکی جان و مال تک نہین ہوا تھا ان لوگون کے آنے سے قوت وشوکت اوسکی زیادہ ہوگئی اور اقتدار اوسکا روز بروز اوس ملک مین بڑھتا گیا اب توقتامیش کا حال سنو کہ جب فی الجملہ اوسکا خوف و ترس مٹا اور عقل و ہوش بجا ہوئے عساکر متفرقہ کے جمع کرنے اور نائرۂ حرب وضرب ایدکو سے مشتعل کرنے کی فکر مین مشغول رہا اور ان دونون کے درمیان لڑائی ایک عرصہ تک قایم رہی اور ہندرہ لڑائیان ہوئین کبھی ایدکو غالب ہوجاتا اور کبھی توقتامیش کو ظفر ہوتی چونکہ اوس دشت مین کوئی قلعہ یا کوئی جائے پناہ نہین تھی اس سبب سے ان لڑائیومین طرفین کے بہت سے آدمی ضایع ہوگئے اور قبائل ترک و تاتار نہایت حالت تنقیص اور اختصار مین اور بہت کم شمار مین رہ گئے کیونکہ دو شیران جنگجو کے جنگل مین پڑے تھے علی الخصوص عظما اور اکابراون کے تیمور کی لڑائیونمین کام آئے اور اکثر اوسکے ہاتھ اسیر اور قید ہوگئے تھے جنکا حصر و ضبط دفتر متخیلہ سے باہر ہے اور ہزارون حالت پریشانی مین آوارہ وطن ہوکر ممالک روم و روس مین نکل گئے اور مشرکین نصاریٰ کی قید فرنگ مین گرفتار ہوئے اس طائفہ کا نام قرابوغدان ہے ان شورشون کے باعث ممالک دشت مین خرابی اور بربادی بہت واقع ہوئی یہانتک کہ اگر کوئی مسافر

بدون دلیل راہ یا واقف طریق اوس ملک مین سفر کرتا ٹھوکرین کھاتا پھرتا اور کبھی منزل مقصود پر پہونچ
نہ سکتا بلکہ ہزارون تکلیفین اوٹھا کر بادیہ پیمائے منزل عدم ہوتا گرمی کے دنونین ہواسے جو گرد اوڑتی تو
رستہ اوسمین چھپ جاتا چلنے والے کو سوائے ریگستان۔ اور بجز اک کفِ دست میدان کے کچھ نظر نہ آتا
سردی کی فصل مین برف کے گرنے سے یہی کیفیت ہوجاتی کہ رستہ اوسمین بھی نہ معلوم ہوتا اور مسافر حیران
پریشان رستہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے کہان کے کہان نکلجاتے بہرکیف راہین اوس ملک کی دشوار
گذار اور مسافرون کو سلامت اوسمین سے گذرنا بہت عسیر اور دشوار تھا پندرھوین لڑائی مین اید کو کی شوکت
وقوت بہت ہی کم ہوگئی اور توقتامیش کے مقابلہ کا یارا اوسکو نہ رہا پانسو سوار سمیت ریگستان مین خدا
جانے کہان غائب ہوگیا کہ اوسکا پتا کسی کو نہ معلوم ہوا ادھر توقتامیش کا کوکب اقبال چمکا اور مملکت
دشت قبچاق اسکے واسطے مفتوح اور صاف ہوگئے مگر وہ اید کو کا حال دریافت کرنے پر بہت مائل اور مشتاق
تھا کہ کیونکر اس بالو کے جنگل مین معدوم ہوگیا اور اسکی ہلاکت کا باعث اور انجام کیونکر ہوا اسطرح چھہ
مہینے گذر گئے مگر اوسکا سراغ کہین نہ لگا اور کسی کو اوسکی خبر نہ معلوم ہوئی اور اید کو اوس ریگستانکی راہونسے
بخوبی واقف اور گویا وہان کی زمین کا گز بنا ہوا تھا سو وہ کسی گوشہ مین چھپا ہوا منتظر فرصت وامیدوار
طلوع کوکب سعادت بیٹھا تھا **شعر** کر صبر پئی کشایش کار ÷ اور وقت کا منتظر ہو ہربار ÷ بنجائیگا تیرا
کام ایسا ÷ جسطرح سے برگ توت دیبا ÷÷ جب اوسکو یقین ہوگیا کہ توقتامیش اوسکی زندگی سے مایوس
اور وہ خود قید حیات مین محبوس ہے تو یہ اوسکی تلاش مین چلا پھر اوسکو معلوم ہوا کہ وہ کسی جگہ اپنے لشکر
سے جدا پڑا ہے تو یہ یلغار کرکے اوسطرف چلا قضارا تیمور بھی بلائے ناگہانی کی طرح اوسکے سر پر آپہونچا اور
اوسکو اوسکی حال اور وقوع اُس وبال کی مطلق خبر نہ تھی اور اس شر و فتنہ سے اپنے دل مین امین تھا آنے کے ساتھ ہی
اوسنے لڑائی شروع کردی تلوار چلنے لگی موت کا بازار گرم ہوا سرونکا سودا ہونے لگا تھوڑے اونمین کے اسیر و
دستگیر ہوئے کچھ مارے گئے باقی رہے سہے ہزیمت پاکے بھاگے یہ لڑائی سولھوین تھی اسی پر خاتمہ ہوگیا
اور ریاست ممالک دشت کا متولی اید کو قرار پایا اوس ملک کے ادنیٰ واعلیٰ پیر و برنا اید کو کے مطیع ہوئے اور اولاد
توقتامیش اطراف عالم مین خراب وخستہ متفرق ہوگئی۔ جلال الدین اور کریم بردی روس مین۔ اور کوبال
اور اوسکے بھائی سغناق مین نکل گئے اب بجمیع وجوہ امر ریاست دشت قبچاق اید کو سے متعلق ہوا وہ جسکو
چاہتا اوسکو متولی یا ناظم مقرر کرتا جسکو چاہتا اوسکو معزول کردیتا کسی کو دم مارنے کی جگہ نہ تھی جنکو اوسنے
حاکم مقرر کیا اونکا نام یہ ہے قوبلوغ تیمور خان اور اوسکا بھائی رشادی بیگ خان پھر فولاد خان بن قوبلوغ
تیمور اور اوسکا بھائی تیمور خان لیکن اوسکے زمانہ مین ایسے اسباب بہم پہونچے کہ اید کو کو حسب مراد خاطر حکو

کرنا نصیب نہ ہوا یعنے تیمور خان نے بالکل اختیارات اوسکو نہین دئے اور کہا مین خود مختار ہون اوسکی اطاعت کیون کرون لہذا ان دونوین غایت درجہ کا خلاف اور نفاق پیدا ہوا اس اثنا مین آفتاب جاہ وجلال جلال الدین ابن توقتامیش افق بلاد روس سے طلوع ہوا سنہ ۸۱۴ آٹھ سو چودہ مین اور باہم ان مین سخت لڑائیان اور فتنے اوٹھے جس سے ایدکو کا حال بہت سقیم اور ضعیف ہوگیا اور تیمور خان نے قابو پاکر اوسکو ہلاک کرڈالا اور جبتک یہ زندہ رہا مخالفت اور نفاق ملوک ممالک قبچاق مین ہمیشہ قایم رہی آخر یہ زخمی ہوکر دریا مین ڈوب مرا اور اسکی لاش کو دریائے سیحون سے نکال کر سراچوق مین لے گئے اور وہان مدفون ہوا رحمۃ اللہ علیہ عجائب حالات وغرائب واردات اسکے بہت ہین کہ زبان قلم اوسکے بیان سے عاجز ہے تدبیر جنگ و رزم و قواعد مجلس آرائی و بزم اصول سیاست مدن وآئین ملکداری وطرز سخن وغیرہ وغیرہ فنون ادبیہ وآداب سلطنت وعلوم رسمیہ سے بخوبی واقف تھا کہ اوسکا بیان ایک جداگانہ تاریخ ہے اور مقصد اصلی سے راقم کو دور رکھتا ہے یہ شخص گندم گون مایل بسفیدی بہت وجیہ وشکل وصورت مین بیعدیل تھا شجاعت و دلیری مین اپنا مثل نہین رکھتا تھا جوان صالح عابد وزاہد علما اور فضلا پر شفیق صلحا اور غربا کا رفیق فقرا اور غربا سے نہایت تواضع اور اخلاق سے ملتا اور اہل علم وفضل کی نہایت عزت کرتا اور بکشادہ پیشانی اُنسے صحبت رکھتا تھا پابند صوم وصلوۃ سالک راہ مستقیم نجات پیرو شریعت جناب مصطفوی تھا کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واقوال فحول علما پر عمل کرنے کو ذریعہ حصول سعادت اخروی سمجھتا تھا اور ہمیشہ شریعت کا اتباع کرتا بیس بیٹے اللہ نے اوسکو دئے تھے کہ ہر ایک ایک شہر کا حاکم و فرمانروا تھا اور یہ خود بذاتہ ملک اور لشکر جدا رکھتا تھا اور بیس ہی برس تک دشت قبچاق مین رایات فتح وظفر وآثار جاہ وجلال اوسکی بروجہ کمال وعرصہ اقبال قایم وبرقرار رہی شمع شوکت وجاہ اوسکی روشنی بخش کاشانۂ زمان اور اوسکی دولت ومکرمت کی نسیم خرمی بخش چمنستان جہان تھی

## پھر رجوع کرنا بطرف داستان صاحبقران امیر تیمور گورکان

جب امیر تیمور آذربائجان مین پہونچا اور اوسکا لشکر ظفر پیکر ممالک سلطانیہ اور ہمدان مین پھیل گیا تو اُسنے ملک طاہر سلطان ماردین کو بلاکر قید سے رہا کیا اور جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے انعام واکرام سے سرفراز کرکے مابین شام وعراق کا ملک اوسکو دیا اور یہ بھی اوسکا ایک مکر وفریب تھا چونکہ اوسکے ساتھ ممالک دشت کے لوگ بہت سے تھے اس سبب سے ملک عجم مین قیام کرنا اوسنے مناسب نہ جانا اور سمرقند کیطرف توجہ فرمائی اور چند روز وہان توقف فرماکر جو مال و دولت ممالک دشت سے حاصل ہوئی تھی داخل خزانہ

عامرہ فرمائے پھر دریائے جیحون کو قطع کرکے خراسان آیا اور وہانسے آذربائیجان اسکے آنیکی خبر سنکر طہرتن حاکم شہر مذکور اوسکی اطاعت کا طوق گردنین پہنکر زمین بوسی کو حاضر ہوا تو اوسنے اپنی مرحمت اور مکرمت سے اوسکو راضی اور خورسند کرکے ماردین کا معاملہ زبان پر نہ لایا اور اس امر سے چشم پوشی کرکے اس ملک کے لینے نہ لینے کے معاملہ کو مہمل چھوڑا۔

## ابتدائے شورش تمام در مملکت شام

پھر اوسنے تسخیر ملک رہا کا قصد کرکے اوسکی طرف روانہ ہوا جب وہان پہونچا تو ایک شخص حاجی عثمان بن شکشک اعیان شہر سے اوسکے سامنے ہوا تو اوسنے کسیقدر مال و یکر براہ صلح وہ شہر اوسسے خرید لیا اسکے بعد قاضی برہان الدین ابوالعباس حاکم قیصریہ اور توقان اور سیواس کے پاس نامے بھیجکر اونکو کہلا بھیجا کہ محمود خان یا سیور غامتش خان کے اور میرے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کرین سلطان نے نامہ اور قاصد سے کچھ جواب تیمور کو نہ دیا بلکہ اوسکے سردارون کی گردن ماری اور قاصدون کو نہایت ذلت وخواری سے تشہیر کرایا اور پھر بعضونکو سلطان ملک طاہر ابوسعید برقوق کے پاس اور بعض کو ابی یزید بن مراد بن اورخان بن عثمان حاکم ممالک روم کے پاس روانہ کرکے ساری کیفیت سے اونکو آگاہ کیا کہ تیمور نے مجھکو ایسا لکھا اور مین نے اونکے ساتھ ایسا کیا اور یہ کام اوسنے بنظر اہانت اوسکے کیا تھا جیسا کہ وہ بندگان خدا کے ساتھ جور وستم سے پیش آتا تھا پھر قاضی برہان الدین مذکور نے اونسے کہا کہ مین تمھارا پڑوسی ہون میرے ملک کی حد تمھاری سرحد سے ملی ہوئی اور میرا ملک گویا تمھارا ملک ہے اور مینے اوسسے جو یہ مخالفت ظاہر کی اور اوسکی توہین اور اہانت جو میرے ہاتھ سے واقع ہوئی سو محض تمھاری کمک اور مدد کے بھروسے پر ورنہ مجھے یہ مقدرت اور قوت حاصل نہین جو اوسکی نافرمانی پر جرأت کرون نہ تو میرے پاس مال ودولت ہے نہ ملک اور لشکر جو کچھ مینے کیا تمھاری مدد اور نصرت کے اعتماد پر کیا ہے اور تم خود اوسکی قوت اور شوکت سے بخوبی واقف ہو کہ اوسکے اور اوسکے لشکر کے ہاتھ سے کیا کیا خرابیاں ممالک عالم مین واقع ہوئی ہین کیسے کیسے عالی خاندان شاہ اور شاہزادون کو تخت دولت سے خاک مذلت پر بٹھایا بڑے بڑے شہر آباد و معمور ویران و برباد کرکے نام ونشان نامورونکا مٹا دیا مجھہ مین کہان طاقت ہے کہ اس بحر طوفان خیز سیلاب سے اپنی بنائے ہستی کو محفوظ رکھون اور اس ہیل دمان کی مقابلہ اور مصادمین ثابت قدم وقایم رہ سکون اگر خدانخواستہ اس آتش سوزان کے شرارے میرے ملک کے خرمن تک پہونچے تو تمھارے ممالک تک بھی اوسکے شعلونکا اثر ضرور پہونچیگا اور آب تدبیر سے وہ آتش فتنہ ہرگز منطفی نہ ہوگی اشعار

جب فتنہ وشر کی آگ بھڑکی :: بجھہ جائے اگر بجھا دین جلدی :: اطفا مین گر اوسکے ہو تغافل :: عالم کو جلا دے

بے تامل * ہو جمع اگر تمام عالم * وہ آگ نہ اونسے ہو کبھی کم * مین نے اوسکے جواب مین اس واسطے اہمال کیا کہ دیکھون تم سب کی کیا صلاح ہے کہ مجھکو بھی اوسکے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

# جواب دینا سلطان ابو یزید بن عثمان کا قاضی برہان الدین ابو العباس سلطان ممالک سیواس کو

سلطان ابو یزید بن عثمان کو یہ بات اوسکی پسند آئی اور اپنے جی مین بہت خوش ہوا اور جواب مین اوسکو لکھا کہ اگر تیمور تیری ولایت کے قصد اور تیرے انتقام اور ایذا رسانی کے ارادہ سے باز رہا تو بہتر نہین تو مین ایک بہت بڑا بھاری لشکر جسکا مقابلہ کسی سے نہ ہو سکے لیکر آتا ہون تم بخاطر جمعی و اطمینان تمام اوسکے مقابلہ پر قایم و ثابت رہو اور اوسکے لشکر کی کثرت سے گھبراؤ نہین کہ اللہ جلشانہ اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ اکثر اوقات تھوڑا لشکر بہت سی فوج پر غالب ہو جاتا ہے بلکہ میری تو یہ رائے ہے کہ اگر تم بھی مناسب سمجھو تو اپنے لشکر کے غازی اور مجاہدون کو لیکر خود ہی اوسکے ساتھ مقابلہ کرنے کو آگے بڑھجاؤ؛ یہ کہکر خود بہادران صف شکن کو ہمراہ لیکر ابو العباس کی مدد اور کمک کے واسطے اوسطرف چلا اگرچہ مین یہ نہین جانتا کہ سلطان ملک طاہر نے بھی حسب مراد اُسکے کوئی جواب اوسکو لکھا ہو لیکن بعض کہتے ہین کہ سلطان طاہر مذکور نے بھی موافق سلطان ابو یزید عثمان کی تحریر کے اُسکو جواب لکھا کیونکہ ان دونون کے افعال و اقوال اکثر امور مین ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے تھے مینے ایک تحریر دیکھی ہے جسمین تیمور کے خط کی عبارت اور سلطان ملک طاہر کا جواب بعینہ مرقوم تھا تیمور کا خط یہ ہے کہ جسکا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ یا اللہ پیدا کرنے والے زمین اور آسمانون کے جاننے والے پوشیدہ اور آشکار کے تو حکم کرنے والا ہے اپنے بندون کے درمیان ان چیزون مین جنمین وہ اختلاف کر رہے ہین اسکے بعد تمکو معلوم ہو کہ لشکر خدا اوسکے غضب کے مادہ سے پیدا کیا گیا ہے تو جسپر اوسکا قہر نازل ہونیوالا ہے اونھین لوگون پر وہ لشکر مسلط ہوتا ہے؛ نہین نرمی دکھاتے ہم تیزی کرنے والے پر اور رحمت نہین کرتے ہم کسی کے آنسو بہانے پر خدا نے رحمت اور شفقت ہمارے دلونسے لے لی ہے تو بلا کی ہے اوسکی اور بہت بری بلا کی جسنے ہمارا حکم نمانا ہم وہ ہین کہ ہمنے بہت شہرون کو ویران کر دیا ہے اور اکثر سرکشون اور بندگان خدا کو دنیا سے اوٹھا دیا ہے دل ہمارے پہاڑ اور لشکر ہمارا بیشمار ہے سوار ہمارے چالاک و دشمن شکار اور برچھیان ہماری خارا گذار ملک ہمارا کسی سے لیا نہین جاتا اور جو ہماری پناہ مین آیا اوسکو کوئی نہین ستاتا اگر تمنے ہماری شرطین قبول کین اور ہمارا حکم سنا تو تمھاری ہماری صلح ہے اور جیسے ہم اپنے لوگونکے ساتھ معاملہ رکھتے ہین اوسیطرح سے تم سے بھی پیش آئینگے اور جو تم نے نافرمانی اور بغاوت پر کمر باندھی تو اوسکا وبال تمپر ہے تم اپنی ہی جانون کو ملامت کرنا اور

ہماری شکایت نہ کرنا ہمارے صدمون اور حملون سے تمہارے قلعہ تم کو بچا نہ سکینگے اور ہمارا لشکر تم سے روکا
نجائیگا اور تمہاری دعا ہمارے نزدیک قبول نہ ہوگی کیونکہ تمنے حرام خوری اور سرکشی اختیار کی ہے تو ذلت
اور خواری کی اُمیدواری اور انتظاری مین رہو اور پھر تم بڑے ایک عذاب سخت سے بدلا دئے جاؤگے اور تمنے
جو ہمکو ایسا سمجھ لیا ہے کہ ہم تمہارے نزدیک کافر ہین تو ہمارے نزدیک تمہارا کفر و عصیان ثابت ہے ہم نے
تمپر ایسے شخص کو مسلط کیا ہے جو بڑی قدرت اور شوکت والا اہل ریاست و صاحب سطوت ہے رائے اوسکی
چست اور تدبیر اوسکی درست ہے کثیر تمہاری ہمارے آگے قلیل اور عزیز تمہارے ہماری آنکھومین ذلیل ہین
شرق سے غرب تک ممالک بحر و بر ہمارا مسخر ہے اور ترک و تاجیک ہمارا مطیع و فرمانبردار ہمنے تم کو یہ نامہ لکھا
ہے تاکہ جلد تر اسکا جواب ہمکو لکھو قبل اسکے کہ گرفتار دام مصیبت ہوکر چنگل عقاب مرگ مین پڑو اور ہمنے تمہارے
ساتھ یہ انسانیت اور انصاف سے معاملہ کیا ہے جو درج نامہ مین یہ جواہر کلام تمکو بھیجے اور یہ لآلی متلالی
حسن پیام تمہارے آگے پھیلائے والسلام۔ **یہ اوسکے جواب کا ترجمہ ہے** کہتے ہین قاضی علاء الدین بن
فضل اللہ کی بحر فکر کے گوہر بے بہا ہین لیکن اس قول کی صحت میرے نزدیک نہین **ترجمہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ خطاب مستطاب حضرت ایلخانیہ و کتاب
عظمت مآب جناب خاقانیہ پر وقوف حاصل ہوا آپ لکھتے ہین کہ ہم غضب الٰہی سے مخلوق ہوئے ہین جسپر وہ
اپنا قہر نازل کیا چاہتا ہے اوسپر وہ ہمکو مسلط کرتا ہے جو اپنی شوکت و شان پر نازان ہے ہم اوسپر نرمی نہین
کرتے اور رونے والے کے قطرات اشک پر کبھی رحم نہین کھاتے خدانے رحمت تمہارے دلونسے کھینچ لی ہے یہ
باتین تمہاری بہت بڑے عیبونپر دلالت کرتی ہین اور جن برائیونسے کہ تمنے اپنے نفس کو موصوف کیا ہے وہ قبیح تر
اور فضیح تر ہین اور خود تمہاری شہادت تمہارے کفر پر کافی و وافی ہے جبکہ تم خود اقرار کرتے ہو اور گمان کرتے ہو
کہ ہمکو لوگ کافر کہتے ہین قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ اسبات کو تم خوب سمجھ لو
کہ خدا کافرونپر لعنت کرتا ہے جسنے اصول سے غرض رکھی فروع سے اُسکو کیا کام رہا الحمد للہ خدانے ہمکو نور ایمان
بخشا ہے ہماری ذات مین کسیطرح کا عیب اور ہمارے ایمان مین کسی نوع کا خلل و ریب نہین قرآن ہمارے اوپر
نازل ہوا ہے اور وہ ہمیشہ ہمپر مہربان اور باعث رحمت بیکران خداوند عالمیان ہے عموم برکت اوسکی بحساب
اور بیان احکام حلال اور حرام مین فصل خطاب ہے آتش دوزخ تمہارے لئے مخلوق ہوئی ہے جسوقت آسمان
پھٹ جائینگے تمہارے بدن اوسمین جلائے جائینگے اور نہایت تعجب کی بات ہے کہ شیرون کو شیر ڈراتے
ہین اور درندے درندون کو دھمکاتے ہین ہمارے گھوڑے عربی اور ہمتین ہماری عالی ہین ہمارے خیمہ

وخرگاہ ہیچو بہ گردون سے ہم پہلوان ہین جنکا ذکر مشرق سے مغرب تک معمورۂ عالم مین چارسو ہے اگر ہمنے تم کو قتل کیا تو موجب نام اور مطلب ہمارا تمام ہے اور جو تمنے ہم کو مارا تو دار السلام ہمارا مقام ہے اور مت گمان کرنا اونکو جو لوگ خدا کی راہ مین قتل کئے گئے کہ مردہ ہین بلکہ وہ زندہ ہین اپنے خدا کے پاس رزق دئے جاتے اور تم جو یہ کہتے ہو کہ دل ہمارے پہاڑ اور گنتی مین ہم مثل ریگ بیابان بیشمار ہین تو قصاب بھیڑ ونکے کثرت کی کچھ پروا نہین کرتا اور بہت سے ہیزم کو ذراسی آگ جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے کم من فئۃٍ قلیلۃٍ غلبت فئۃً کثیرۃً باذن اللہ واللہ مع الصابرین ؕ یعنے بہت تھوڑا گروہ بڑے بھاری گروہ پر خدا کے حکم سے غالب ہوجاتا ہے اور خدا صبر کرنے والونکے ساتھ ہے پناہ کی جگہ سے فرار کرنا زیبا نہین ہم بیم مرگ وہلاک سے حصار امن وامان مین بخوف وخطر ہین اگر ہم زندہ رہے تو غازی سعید ہین اور جو مر گئے تو مجاہد شہید یہ جان رکھو کہ جو گروہ خدائے غالب ہے وہی ہمیشہ غالب رہیگا۔ کیا تم بعد امیر المومنین اور خلیفہ رب العالمین کے ہمسے اطاعت کے طالب ہو ہم ہرگز تمھاری اطاعت اور فرمانبرداری نہ کرینگے اور تم یہ چاہتے ہو کہ ہم اپنے دلکا راز تمھارے سامنے بیان کردین توبجہ تمھارا کلام بہت رکیک اور غیر ترتیب واقع ہوا ہے اگر ہم ظاہر کردین تو قبل از تبیان زبان قلم سے یہی بیان ہو کہ آیا کفر اختیار کرتے ہو تم بعد از ایمان کے یا تمنے کوئی دوسرے کو معبود پکڑا ہے سوائے رحمان کے اگر یہی بات ہے تو تم ایک بہت سخت بُری بات کے اپنی زبان سے نکالنے والے ہو قریب ہے کہ اسکی شامت سے زمین شق ہو آسمان پھٹ جائین اور پہاڑ زلزلہ مین آکر زمین کے اندر دھس جائین جسنے تمھارا نامہ لکھا ہے اوس منشی کو کہو کہ تیری کتابت کے مضمون پر ہم اسطرحسے واقف ہوئے جیسے دروازے کے چول کی آواز یا طنین مگس ہنگام پرواز اور ہم اوسکو جواب لکھتے ہین جیسا وہ کہتا ہے اور ڈالتے ہین ہم اوسپر ایک عذاب جو بڑا النبا چوڑا ہے اور نہین ہے تمھارے لئے ہمارے پاس مگر سیف آبدار بقوت اللہ الغفار پھر مین نے ایک پُرانا نسخہ پایا جسکے حرفون کی سیاہی طول مدت زمانہ سے اوڑ گئی تھی جسکو نصیر الدین طوسی نے ہلاکو کیطرف سے سلطان مصر کے بھیجنے کے لئے لکھا تھا اور اوسکا جواب بھی بعینہ اسی فاضل بیبدل کی انشا کے برابر تھا واللہ اعلم

## فصل

تیمور کو جب خبر پہونچی کہ سلطان برہان الدین نے اوسکے قاصدون کو ایسی ذلت دی بہت برہم ہوا اور مارے غصّہ کے اوسکا خون جوش کرنے لگا اور آپے سے باہر ہوگیا لیکن پھر وہ اپنے دلمین سمجھا کہ ہنوز بیشۂ دین مین شیران اہل اسلام بہت باقی ہین اور سد راہ ہژبران دشت کین اور مقابلہ مین پلنگان خشمگین فوج فوج ہین جنسے ابھی مقاومت دشوار ہوگی یہ سمجھکر اوسنے وہانسے رجعت قہقری کی اور اوسکا منتظر رہا کہ گردش زمانہ

سے اون کی شوکت وقوت کم ہو جائے اور نکبت ومصیبت مین زمانہ کے مبتلا ہون

## متوجہ ہونا لشکر شام کا واسطے دفع کرنے اس بلائے بے درمان کے

سُننے مین آیا ہے کہ شام کے بادشاہ نے جب تیمور کے آنے کی خبر سنی معہ لشکر اوسکی روک ٹوک کو ارزنجان تک آیا جب اون کو یہ معلوم ہوا کہ تیمور کا قصد اودھر نہین اور وہ بالا بالا اودھر ہی سے لوٹ گیا ہے تو بیچھ بھی بہت سی غنیمت حاصل کر کے اپنے مقام کو پھر گئے۔

## عزم امیر صاحب قران کا تسخیر بلاد ہندوستان پر

اس اثنا مین امیر تیمور نے سنا کہ فیروزشاہ خسرو بلاد ہندوستان نے سپنجی سرائے دنیا سے دار القرار عقبیٰ کیطرف انتقال فرمایا اور اوسکا کوئی فرزند نہین کہ اوسکا جانشین ہو تیمور نے چاہا کہ ازراہ دانش و تدبیر اوس ملک کو تسخیر کرے کیونکہ بادشاہ کے مرنے سے وہ ملک بے سر ہو گیا تھا اور ہر اک سردار بجائے خود لمن الملک کا دم بھرتا تھا اس باعث سے ہندوستان مین اک تزلزل ہو رہا تھا اور امور سلطنت مین بڑا حرج اور خلل کسی کو بادشاہ مقرر کرنے کے لئے رائین مختلف تھین کوئی کسی کو چاہتا تھا کوئی کسی کو آخر بعد گفتگوے بسیار سب اس رائے پر متفق ہوئے کہ وزیر الممالک کو جسکا نام ملّو ہے بادشاہ بناوین اور ایسا ہی ہوا امور مالی و ملکی کے انتظام کا جو سر رشتہ درہم وبرہم ہو گیا تھا منتظم ہو گیا ہر اک شخص اپنے اپنے استحقاق اور مراتب کیموافق کام و خدمت کرنے لگا ناگاہ بادشاہ مرحوم کے بھائی شارنگ خان نے اوس سے بغاوت کی اور ملتان مین جہان کا وہ حاکم تھا بلوائے عظیم اوٹھایا اسباعث سے ہندوستانیومین منازعت باہمی کے سبب بڑی مخالفت پیدا ہوئی اور اون کے کئی فرقہ ہو گئے بعضے طرفدار برادر سلطان متوفی اور بعض خواہان سلطنت وزیر دولت عظمیٰ ہوئے اور یہ اختلاف تیمور کے واسطے بہت کار آمد اور مساعد ہوئے **شعر** اختلاف آرا کا جب اعدا مین ہو باعث دلجمعی احباب ہے۔ جب تیمور ملتان کو آیا شارنگ خان نے اوسکے سامنے لڑائی اوٹھائی اور اوس نے بھی خان مذکور سے مقابلہ کیا اور شہر کو گھیر لیا اور اوسکو بہت تنگ کیا شارنگ کا بھی لشکر بہت تھا کہتے ہین کہ آٹھ سو فقط ہاتھی ہی تھے اور سوار و پیادہ کا لشکر اسپر قیاس کرنا چاہئے اور ہر ایک سردار اوسکے لشکر کا اطراف ہند مین ایک ایک شہر کا حاکم تھا چار مہینے تک انمین جنگ و ستیز قایم رہی پھر تیمور نے ملک اوسکے ہاتھ سے نکال لیا

## فصل

ملّو کو جب ہندوستان کی سلطنت حاصل ہوئی اور تمام رعایا و برایا سالار و لشکر نے اوسکی اطاعت قبول کی اس مابین مین اوسکو خبر پہونچی کہ تیمور ملتان کو فتح کر کے اِدھر آتا ہے تو اوسنے خزانہ کھولا اور سپاہ و لشکر کی آراستگی اور سامان جنگ کی درستگی کرنے لگا اور ہر اک جانب بلاد ہند سے اپنی کمک کے واسطے فوج بلوائی اور ہاتھیون کو لڑائی کے لیئے زرہ و بکتر سے تیار کروایا اور اونسے مشق جنگ کروائی اور طریقے حرب و پیکار کے سکھلائے اِدھر تیمور بھی بسرعت تمام کوچ و مقام کرتا ہوا بڑھتا چلا آتا تھا گویا سرعت سیر مین طایران اولی اجنحہ پر سبقت لیجاتا تھا کیونکہ اوس ملک مین اوسوقت کوئی ایسا نہ تھا جو اوسکو روکتا اور اس عزم سے مانع ہوتا اور لشکر سلطان مین بھی کوئی ایسا سردار نہ تھا جو آگے بڑھکر اوسکے ساتھ مقابلہ کرتا پھر جب تیمور لشکر ہند کے قریب پہونچا تو لشکر ہند بھی جنگی ہاتھیون سمیت اُسکے سامنے آیا جنکے اوپر بڑی بڑی پاکھرین پڑی ہوئین تھین اور اسقدر مہیب اور قوی ہیکل تھے جنکی صورت دیکھکر دیو بھی بھاگ جاتے اونکے جرس کی آواز سے گنبد گردان گونج رہا اور میدان جنگ اون کے پاؤن کے دھماکون سے ہل رہا تھا اونکی سونڈھونمین تلوارین دی ہوئی تھین اون کی درخشندگی ابر سیہ مین بجلی کو ندرہی تھی اسکے سوائے خود دانت اونکے ایسے تھے کہ لڑائی مین تیغ و سنان سے زیادہ کام دیتے تھے تیر اندازون کی صفون کو اور سواران شمشیر زن کے پرونکو ایک ہی حملہ مین درہم برہم کر دیتے تھے دلیران جنگجو و بہادران نامجو جو اونپر سوار تھے اوسکی مثال ایسی تھی گویا شیرون کا ایک جنگل ہے کہ جوق جوق چلا آتا ہے یا قلعہ کے قلعہ ہین کہ لشکر سمیت روان ہین یا پہاڑ ہین کہ میدان مین پھر رہے ہین یا ابر سیہ کے ٹکڑے جو صاعقونکے ساتھ ظاہر ہوئے ہین یا مشتاقون کی شب ہائے فراق کہ اپنی بلاؤن کے ساتھ نمایان ہین ان ہاتھیون کے پیچھے سواران ہندی کی صفین تھین جو نیزہ ہائے خطی و شمشیر ہائے ہندی و کمانہائے چاچی و پیکان ہائے خلنجی لیئے ہوئے نشۂ جوانمردی سے مست نہایت چالاک و چست بڑی ثابت قدمی و عزم درست سے سینے تان تان کر حکم کے منتظر کھڑے ہوئے تھے

## غوطہ زن ہونا امیر والا تدبیر کا بحر فکر مین واسطے دفع کرنے لشکر فیلان ہند اور حاصل کرنا گوہر مراد کا باقبال ارجمند

تیمور نے جو لشکر کا اہتمام اور فیلان جنگی کا اژدحام دیکھا عقل اوسکی حیران ہوگئی اور اوسنے جانا کہ لشکر ہند نے انتظام جنگ بہت عمدہ طور پر کیا ہے لہٰذا انکی مدافعت بجز حیلہ و تدبیر کے ممکن نہین پھر اُوسنے سوچکر یہ حیلہ نکالا۔ اور ویک مکر و تزویر اسطرح سے پکائی کہ لوہے کے گوکھرو بہت سے بنوائے جنکے خار بہت تیز اور کسیقدر زیادہ دراز تھے اور وہ گوکھرو رات کے وقت اوس میدان مین جہانسے اون کو حملہ کرنیکا موقع

تھا بچھادئے اور شناخت کے واسطے ایک حد اور نشان ٹھہرادیا کہ اوسکے آدمی وہ جگہ پہچان لین اور دشمن کو نہ معلوم ہو پھر بہادران جنگ آزما اور شیران بیشۂ ہیجا کو سوار کرا کر چپ و راست گھات مین لگا رکھا جب سلطان خاور نے تخت زبرجد فلک فیروزہ فام پر جلوس فرما کر بار عام دیا اور عسس شب گرد ماہ اپنے پیادون کو لیکر اپنی فرودگاہ مغرب مین چلا گیا تیمور نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے ہوئے اوس حد پر جا کھڑے ہو جائین جب دونون لشکرونکا باہم مقابلہ ہوا تیمور کے لشکر نے از راہ خدیعت پیٹھ پھیرائی اور اوسطرف سے پھرنے لگے جدھر وہ گوکھرو بچھائے گئے تھے اور ایسا ڈول دکھایا گویا اونکو شکست ہوئی ہے اور میدانسے بھاگتے ہین فیلبانون نے یہ حال دیکھکر ہاتھی اونکی طرف دوڑائے اور اونھون نے ہاتھیونکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر بھاگنا شروع کیا اور ہاتھی انکے پیچھے ہولئے اور اونکے بعد سوارون نے بھی باگین اوٹھائین اور پیدل بھی بڑھے یہانتک کہ جہان وہ گوکھرو زمین پر بچھے ہوئے تھے ہاتھیون نے قدم بڑھایا اور اونکے پاؤن مین وہ چبھنے لگے جس سے اونکے ہاتھ پاؤن زخمی ہوگئے فیلبان اونکو لشکر تیمور کے تعاقب مین ہولتے تھے اور وہ چلنے سے عاجز تھے اور بباعث ہاتھ پاؤن کی ایذا کے مراجعت اپنے لشکر کیطرف بھی کرنا دشوار اونکو ہوگیا انکے پیچھے جو سوار اور پیادے تھے ہاتھیون کے پاؤنون تلے روندے اور کچلے گئے اور اون کی خود کی فوج اونھین کے ہاتھیونسے پامال ہوئی اور اس کشمکش مین سیکڑون سوار اور پیادے ہلاک ہوئے اور اونکی بلا خود اونپر نازل ہوئی لشکر تیمور اسی موقع کے لئے پہلے سے کمین مین تھا کمینگاہونسے نکلکر بلائے ناگہانی کیطرح اونپر ٹوٹ پڑا اور جو ہاتھیون کی ہلچل کے صدمونسے بچگئے تھے اون کو زخمہائے تیغ وسنان سے بستر فنا پر سلادیا کہتے ہین کہ بلاد ہندوستان مین اونٹ نہین ہوتا اور بجائے اوسکے ہاتھیونسے کام لیتے ہین اور اونکو بہت تیز رو بناتے ہین غرض تیمور نے حکم دیا کہ پانسو شتر تیز رو پیدا کرو اور بانسون کے ٹکڑے اونپر چیتھڑے تیل مین تر کر کے لپیٹو اور اون بانسون کو اونٹون کی کجاوئپر خوب مضبوط باندھین اور لشکر کے آگے آگے اونکو لیچلین جب دونون لشکر کا مقابلہ ہوا اور نائرہ حرب و قتال نزدیک باشتعال ہوئے حکم دیا کہ اون مشعلون کو روشن کردین اور اونٹون کو ہاتھیون کیطرف ہانک دیا اونٹون کی پشت پر جب اثر حرارت آتش کا پہونچا لگے اوچھلنے اور کودنے اور ہاتھیونکے طرف بڑھتے اور موںھ سے کف نکالتے اور شور و غوغا کرتے جاتے تھے مطابق اس مثل کے شعر

| | |
|---|---|
| گویا کہ بنی اقیس کے اونٹ<br>یا چھوڑ دی ہے کہین چھچھوندر | ٹانگو نمین ہین اوسکی لڑکھڑاتے<br>پاجامہ مین کوئی بے حیا کے |

جب ہاتھیون نے اونٹون کے وہ شترغمزے اور وہ آتش کے شعلے دیکھے دہشت سے چیختے چنگھاڑتے لگے بھاگنے مہاوت انکس مار مار کر انکو دشمن کیطرف ہولتے تھے مگر دم دبا کر وہ پیچھے کو ہی بھاگتے تھے ان کے

بھاگنے سے ہزارون سوار پیادہ کچلکر مر گئے لاشین اون کی ہاتھیون کے پاؤن کے تلے دب دب کر چپاتی
ہوگئین خدا نے تیمور کو اصحاب فیل پر فتح و نصرت دی کمانداران لشکر چغتائیہ نے تیرون سے اونپر طیرا
ابابیل ارسال کئے ہاتھیون کی فوج نے اون کو کچھ فائدہ نہ دیا بلکہ اوراولٹا ہاتھیون نے اونکی فوج کو پامال
کردیا پھر لشکر ہند نے میدان جنگ مین غنیم کی فوجسے دست و پا ہونے کی تیاری کی صفون کو آراستہ اور علمون
کو افراشتہ کیا جناح و قلب ساقہ و کمینگاہ پر بہادران کارآگاہ متعین کئے ہند کی فوج مین ہراک صنف کے
لوگ تھے بعضے سرخ و سفید بعضے سیاہ بعضے مسلمان بعضے مجوس بعضے حبشی صورت درخت آبنوس
تتاریون کے ساتھ بڑی جرأت و دلیری سے اوںھون نے جنگ کی پہلے اونپر ابر کمان سے باران تیر برسایا پھر
بھالون اور برچھیونسے اونکا مقابلہ کیا پھر تلوارین میان سے لیکر خوب کارزار کی کہ ترک فلک نے بھی
تحسین و حسنت کی صدا بلند کی دونون لشکر باہم ہوکر ایک دوسرے سے حرب و ضرب کرنے لگا سیاہ سیاہان
ہند صیف سفید رویان تتار سے ہم بردوش تھے گویا شب تاریک روز روشن سے ہم آغوش تھی ایک عرصہ
تک آتش جنگ تیغ و سنان قایم رہی اور آتش کارزار گرم بازار زبان قضا و قدر پر تھا ان فی اختلاف
اللیل والنہار لآیات لاولی الابصار گردش فلک کجرفتار مخالف بادشاہ ہندوستان ہوئی اور
اقبال امیر تیمور صاحب قران نے یاوری کی ہندوستانی بہت زبون ہوئے اور بحساب قتل کئے گئے بقیۃ السیف
مین طاقت ستیز نہ رہی گریز کو غنیمت جانا میدان جنگ ترکون کے ہاتھ رہا ہندیونکا کوکب بخت حضیض نکبت
و وبال مین آیا اور نیر اقبال عساکر تتار اوج فتح و نصرت پر چمکا لشکر ہند قتل ہوا اور سلطان ملو بھاگا مالک الملک
نے ملک فسیح الفضائے ہندوستان کا کہ چہار دانگ ربع مسکون ہے تیمور کو بادشاہ بنادیا بنائے سلطنت اوسکی
مملکت ہند مین آجتک قایم رہی جیسا کہ سمرقند مین اوسکا حکم تھا ہند مین بھی ویساہی اوسکا فرمان ہوگیا جب
خدا نے اوسکو یہ دولت کرامت کی مال غنیمت ہاتھی گھوڑے اوسنے جمع کئے اور قرار واقعی ہراک امر کا بندوبست
کیا اور ان امور سے خاطر جمع کرکے پایۂ تخت دہلی کیطرف متوجہ ہوا پہلے ہندوستان کے قدیم راجاؤنکا پایۂ
تخت اور بہت بڑا شہر ہے موطن ارباب فضل و کمال معدن اہل دول و تجار سپاہ و رعیت آسودہ مرفہ الحال
جسکی آبادی اور دولت کا کچھ شمار نہ تھا ہندوستان بلکہ سارے جہان مین بھی اسکے برابر کوئی دیار نہ تھا جب
تیمور وہان پہونچا تو بباعث استحکام حصار اور بند ہونے دروازے قلعہ کے شہر مین دخل نہ ہوسکا لہذا اوسنے
اوس شہر کا محاصرہ کیا کہتے ہین کہ حصار اوسکا ایسا وسیع تھا کہ بسبب عظمت محیط دائرۂ حصار باوجود اسقدر
کثیر لشکر کے تیمور کو اوسکا محاصرہ کرنا ممکن نہ ہوا پھر اوسنے ایک طرف سے نقب لگانا شروع کیا اور تین روز
کے عرصہ حالت محاصرہ اور محاربہ مین نقب کا کام تمام کیا گیا لیکن بسبب عظمت شہر و کثرت آبادی محصورین

قلعہ سے کسی نے نجانا کہ اوسطرف کیسا ہوتا ہے

# استماع فرمانا امیر تیمور کا خبر وفات دو بادشاہونکی ابی العبّاس احمد اور ملک طاہر برقوق

تخت ہندوستان پر جب امیر تیمور متمکن ہوا اور تمام اطراف ہند مین اوسکی دوہائی پھر گئی ناگاہ دیار شام سے
ایک قاصد نے آکر یہ مژدہ دیا کہ قاضی برہان الدین احمد سیواسی اور ملک طاہر ابوسعید برقوق ان دونون
بادشاہون نے دار فانی سے عالم جاودانی کیطرف انتقال فرمایا یہ خبر سنکر تیمور کی باچھیں کھل گئیں اور مارے خوشی
کے چاہتا تھا کہ پر ہون تو شام کیطرف اُڑ جاؤن پھر اوسنے بہت جلد ہندوستان کا بندوبست کیا اور لشکر کثیر اور
گنج خطیر ہمراہ لیکر اور ہندوستان مین اپنے طرف سے ایک نائب مقرر کر کے ممالک شام کے ارادے سے سمرقند کو روانہ ہوا۔
ہندوستان سے جو مال و دولت لے گیا تھا فوج کو بھی اوسمین سے حصہ دیکر اونکو حدود ماوراء النہر پر مامور کر دیا
اور اکثر سرداران ہند کو اس یورش مین ہمراہ رکاب لیا اور ان لوگونکے مظاہرت اور مغاصدت سے نہایت قوی
دل اور خوشوقت و مطمئن ہو کر ۸۰۲ھ آٹھ سو دو مین دریائے جیحون سے عبور کر کے خراسان کو آیا وہان اپنے فرزند
دلبند میران شاہ کو خراسان اور تبریز کا حاکم مقرر کیا اور سلطان احمد گھبرا کر بغداد کو بھاگ گیا تیمور کو دیار شام مین
آنیکا ظاہرا یہ سبب تھا قاضی برہان الدین حاکم سیواس نے جو اوسکے قاصدونکے ساتھ وہ حرکت کی تھی جس کا
پہلے ذکر ہوا ہے اوسکا انتقام لینا منظور تھا اور موقع ڈھونڈھ رہا تھا لیکن اسکا اخفا منظور تھا اور افشا ہونا
نہین چاہتا تھا **اشعار** چھپ سکے کیا ضیاء مہر منیر ٭ روز روشن مین چشم بینا سے ٭ مشک کی بو ہو
کسطرح پنہان ٭ گرم ہو جب دماغ گرما سے ٭ طبل کی کب رہے صدا مخفی ٭ گوش صاحب تمیز دانا سے ٭
بہت مدت سے اس مہم کا قصد اوسکے دلمین جوش کر رہا تھا چونکہ اس کام کا انصرام زمانہ دراز کا محتاج تھا اور
اس امر کا بھی اوسکو اندیشہ تھا کہ مبادا کہین زمانہ خلاف مدعا گردش نہ کرے اور معاملہ برعکس نہ ہو لہذا وہ اس راز
سے کسیکو مطلع نہین کرتا تھا اور یہی سبب اُسنے لوگونمین ظاہر کیا اور وہ یہ ہے کہ جب تیمور ہندوستان مین تھا اُسکے
بیٹے میران شاہ نے اُسکو ایک خط عجیب مضمون کا لکھکر اوسکو بھیجا تھا اور اوسی خط کو اوسنے اپنے سفر کے عزم کا سبب
گردانا **مضمون خط میران شاہ** کہ اب آپ بباعث پیرانہ سری و کبرسنی و ضعف بدن امور ریاست
کا بار اوٹھانے سے عاجز ہوا ور جیسا کہ چاہئے ان کامون پر اقدام اور قیام نہین کر سکتے لہذا تمھارے حال
کے مناسب اولیٰ تر یہی کہ اک گوشۂ عافیت مین یا کسی مسجد مین بیٹھکر یاد الٰہی مین یہ چند روز زندگی کے جو باقی
رہے ہین ادن کو گذار دو اور زمرۂ اہل تقویٰ مین داخل ہو جاؤ کیونکہ خدا نے آل و اولاد ایسی تمکو دی ہے جو

تمھاری جگہ پر متکفل امور رعایا اور منتظم عساکر و معاملات برایا ہو سکتی ہے اور مملکت کا بندوبست اور ممالک محروسہ کا انتظام عمدہ طور پر کر سکتی ہے اور تم تو اب آفتاب لب بام ہو تمکو ملک و مال سے اب کیا کام رہا اگر تمھاری چشم بصیرت وا ہو تو دنیا کو ترک کرو اور آخرت کی فکر مین لگے رہو ولو فرضنا اگر تم ملک شداد کے مالک ہو گئے یا قدرت و طاقت قوم عاد کی تمھارے بدن مین آگئی یا خراج ممالک ربع مسکون تمھارے خزانہ مین داخل ہوا یا تمھاری دولت کو دولت قارون پر تفوق حاصل ہوا پھر بھی آخر دنیا کو چھوڑنا اور سرائے آخرت کیطرف سفر کرنا ضرور ہے تو ان چیزون کے ہونیکا کیا حظ و سرور رہے دنیا کی ساری حاجتین برآئین عمر بھی زیادہ ہوئی اور دولت و سلطنت بھی ہاتھ آئی ایران و توران کے بادشاہ باج گذار فغفور و خاقان مطیع و فرمانبردار ہو گئے پھر بھی تو آخر مرنا اور دنیا سے سفر کرنا ہے تخت سلطنت چھوڑکر تختہ تابوت پر سونا اور قصر دولت سے موںھ موڑکر خاک قبر کو بچھونا بنانا ہے **شعر** امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زان ؛ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید **نظم**

| | |
|---|---|
| جسقدر چاہے کرجہان مین عیش | کوس رحلت سنائیگا یہ صوت |
| جسنے رکھا ہے اس سرا مین قدم | ہے یہہ لازم کہ چکھے وہ لذت موت |

**ولہ ما احسن قالہ** گزیکا ہو موٹا سا اک پیرہن ؛ کہ گرمی و سردی مین ڈھانکے بدن ؛ دمے آب و نان جوین وقت جوع ؛ ہے کافی برائے سجود و رکوع ؛ جو رکھتا ہے مرنے کا اپنے یقین ؛ طلب اوسے اوسکو زیادہ نہین ؛ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام نے باوجود طول حیات اپنی قوم کو کیا نصیحت کی ہے لقمان حکیم نے اپنے فرزند دلبند کو کیا وصیت فرمائی ہے داؤد علیہ السلام جو پیغمبر اور بادشاہ تھے اُنکے حالات اور حضرت سلیمان جو حاکم جن و انسان تھے اونکا ذکر پڑھو ان سبکو جانے دو حضرت خاتم النبیین محبوب رب العالمین کو دیکھو جو سرور کائنات اور خلاصۂ موجودات ہین اور جنکے لئے خدا نے مخلوقات کو پیدا کیا اور خزائن مشارق و مغارب کی کنجیان اونکے حوالے کین اور عرش سے فرش تک کا اونکو فرمانروا کیا اور اپنے نام کے ساتھ نام نامی اونکا لکھا حطام دنیوی سے آپکے پاس کیا تھا آپ نے کبھی چشم رغبت سے مال دنیا پر نظر کی ہے ؟ سوائے امتثال امر الٰہی یا اشتغال اوامر و نواہی کبھی دنیائے دنی سے آپکو کچھہ سروکار تھا خلفائے راشدین کے آثار پر نظر کرو کہ بجز اعلائے کلمۃ اللہ و تعظیم شعائر اللہ انکا کیا شعار تھا اسی طرحسے دوسرے بادشاہان اسلام و خسروان عادل و نیک نام نے دنیا مین کسطرحسے زندگانی کی ہے رعایت حقوق عباد و اطفائے نائرہ فتنہ و فساد مین کسقدر ساعی و سرگرم تھے کسقدر بندگان خدا پر شفقت و رحمت کرتے تھے کسدرجہ آفتاب حوادث روزگار سے اونکو اپنے سایۂ عاطفت و ظل مرحمت مین جگہ دیکر پرورش کرتے تھے عدل و انصاف سے اون کے جہان معمور اور ذکر خیر اونکا زبان خلایق پر آجتک مذکور رہا وہ مرگئے مگر آثار خیر و برکات سے نام اونکا قیامت تک زندہ ہے

اور بنائے ذکر جمیل و محاسن جزیل اونکی وسعت آباد ہستی مین ابد تک پائیندہ کیونکہ اونھون نے اسکے موافق
عمل کیا **شعر** آدمی ہین مثال افسانہ ÷ تو وہ افسانہ ہو جو ہے احسن ÷ خدا نے تجھکو بادشاہی دی اور تونے
عدل بھی کیا لیکن حق سے اور تونے رعایت کو کام فرمایا لیکن اونکے مالون اور مزرعون کو اور تونے حمایت
کی لیکن اون کے سینون اور دلون کو اور تونے ایک مضبوط بنا قایم کی لیکن فتنہ و شر کی اور تونے ایک راہ
اختیار کی لیکن بربادی سنّت خیر البشر کی باوجود اسکے اگر تیرا عروج سبع شداد تک ہوا مگر مرتبۂ فرعون اور شداد
تک کبھی نہ پہونچیگا اور اگر تونے قصر دولت کی بنا مین نہایت بذل جہد و اجتہاد فرمایا تو بھی عمارت ارم ذات العماد
کی برابری ہرگز نہ کرسکیگا بچشم عبرت سے اون لوگونکا حال ملاحظہ کرو جنھون نے ممالک عالم پر فرمانروائی کی کہ
زمانہ نے اون کے ساتھ کیا کیا اور مٹی اونکی کہان ٹھکانے لگائی لہٰذا ایسا ہونا چاہیئے جسنے از راہ کبر و غرور فسق
و فجور اختیار کیا اور قہر الٰہی و مکافات اعمال بد سے نہ ڈرا لازم ہے کہ دنیا کو چھوڑ دو اور خدا اور رسول اور ایماندارونسے
دوستی اور محبت رکھو اور جو خلاف ان امور کے طریقۂ جور و بیداد کے سالک ہوگئے یا زمین پر فتنہ و فساد کرتے
رہوگے تو اسباعث سے مین تمھاری طرف آؤنگا اور تم کو ایسے افعال ذمیمہ کے ارتکاب سے روکونگا اور بندگان
خدا کو تمھارے شر سے بچاؤنگا جب تیمور اس مکتوب کے مضمون سے واقف ہوا تبریز کو آیا میران شاہ کی ملازمت
مین چند اشخاص بڑے فتنہ انگیز اور مفسد تھے اونمین کا ایک قطب الدین موصلی عجائبات روزگار سے تھا علم موسیقی
مین کمال مہارت رکھتا تھا اور اس فن کا اوستاد تھا جب رباب بجاتا ارباب زہد و ورع کو وجد مین لاتا اگر
نائے نے لب پر رکھتا قالب مردہ مین جان تازہ بخشتا زہرہ اوسکے ایک ایک تان پر رقص کرتی تھی روح باربد
ونگیا دم تغنی اوسکے ساتھ سُر بھرتی تھی موسیقی کے تمام اصول و فروع سے بخوبی ماہر تھا اور اس فن مین اُسنے
بہت سی کتابین تصنیف کی ہین استاد عبد القادر کے ساتھ کہ وہ بھی اس علم کا بڑا عالم تھا کئی مرتبہ اسنے مباحثہ
کیا ہے میران شاہ اسکو بہت دوست رکھتا اور اسکی مصاحبت کو غنیمت سمجھتا تھا لیکن تیمور کا مزاج لہو و
لعب کیطرف کبھی راغب نہ ہوتا اور سماع و اہل طرب سے خوش نہ ہوتا اوسنے کہا کہ قطب نے میران شاہ کی عقل
چرائی اور اوسکو خرابی مین ڈالا جیسا کہ عبد القادر نے احمد بن شیخ اویس کو بہکایا تھا خلاصہ یہ کہ سنہ ۸۰۲
آٹھ سو دو مین ربیع الاول کی سترھوین تاریخ قراباغ کو آیا اور وہان چند روز توقف فرماکر ولایت آذربائجان
کے بندوبست مین مشغول ہوا اور بہت سے مفسدون کے وجود سے جہان کو پاک کیا مگر میران شاہ سے کہ اوسکا
فرزند تھا کچھ اوسنے تعرض نہ کیا ان دونون باپ بیٹون کے درمیان ایسے معاملے ہوئے ہین جنکی اصل حقیقت
سے خدائے عالم الغیب کے سوا کوئی آگاہ نہین پھر جمادی الثانی کی پانچوین تاریخ پنجشنبہ کے روز وہانسے روانہ
ہوکر شہر تفلیس کو ہوتا ہوا بلاد کرج مین آیا اور اوس شہر کا قلعہ اور برج گرا کر منہدم کردیا اور بہت سے باغیون

اور سرکشون کو قتل کر کے عنان عزیمت بغداد کیطرف معطوف فرمائی سلطان احمد اسکے آنے کی خبر سنکر
اٹھائیسوین رجب کو قرایوسف کیطرف بھاگ گیا تیمور نے چند گاہ وہان قیام کر کے خیمہ و خرگاہ کرج کو روانہ
کئے اور خود بھی اوسطرف متوجہ ہوا۔ علوی کا ہے سعدی سے مجھے ایک بہانہ :: مقصود میرے تم ہو نہ سعدی ہے
نہ علوی :: سلطان احمد و قرایوسف بھی اسکے واپس جانیکی خبر سنکر بغداد کو آئے اور وہ جانتے تھے کہ اب تیمور بلاد
کرج سے بغداد کو نہ آئیگا اور غالباً وہین رہیگا لیکن جب یہ خبر تحقیق ہوئی کہ پھر اوسکا قصد اسطرف ہے تو وہ
دونون بلاد روم کو چلے گئے اور اوس مرز و بوم کو چھوڑ دیا تاکہ مسکن زاغ و بوم ہونگے جانیکے بعد امیر تیمور نے
ترکمانونکی ئیلاق کیطرف توجہ فرمائی اور ئیلاق اوس جگہ کو کہتے ہین جہان گرمی کے دنونمین سرد جگہہ اور اچھی آب
و ہوا دیکھکر آسایش کرتے ہین جیسے ہندوستانمین کوہ شملہ اور نیلگیری اور دکھن مین مہابلیشور اور گجراتمین کوہ آبو وغیرہ غرض
وہان اونسے شمشیر کین میان مین کی اور چند روز جنگ و ستیز سے باز رہکر موسم گرما وہین تیر کیا۔

## ظاہر ہونا فتنہ اور بلوائے عام کا بعد مرنے سلطان سیواس اور شام کے

ان روزونمین لوگون کے درمیان حوادثات زمانہ غدار سے بلاد مصر و شام سے لیکر تا ملک سیواس بڑا اضطراب
او رحشر ہو رہا تھا مصر اور شام مین تو اون دونون بادشاہونکے مرنیسے اور سیواس مین سلطان برہان الدین کے
فوت ہوجانے سے کہ ان دونون کا مرنا قریب قریب زمانہ مین واقع ہوا تھا جیسا کہ قرایوسف اور شیخ ابوالفتح
غیاث الدین محمد بن عثمان کے وفات کا زمانہ متقارب تھا ان دونون کے مرنے کے درمیان چھہ مہینے کی
مدت تھی اور ایسا ہی اخیر کے مذکور دو بادشاہون کے درمیان بھی اسیقدر زمانہ پایا جاتا ہے ۱۲

## ذکر احوال قاضی کا اور لینا اوسکا ملک سیواس کو

قاضی برہان الدین کے قتل ہونیکا سبب قوی عثمان قرایلوک کی مخالفت ہے جو بڑا مفسد اور فتنہ انگیز تھا
اسکا بیان اوسکی جگہہ پر کیا جائیگا اس بادشاہ کا باپ حاکم قیصریہ سلطان ارتنا کے یہان عہدۂ قضا پر مامور
تھا اور اوسکے سب امیرونسے قدر و منزلت زیادہ رکھتا تھا اور یہہ اوسکا بڑا بیٹا برہان الدین احمد مذکور عالم
شباب مین طالب علم ذی استعداد اور لئیق تھا تحصیل علم کے واسطے مصر مین آیا جودت طبع اور ذہن رسا رکھتا
تھا لہذا تھوڑی مدت مین علوم متداولہ و فنون متعارفہ سے بہرۂ وافی و حظ کافی حاصل کر کے فارغ التحصیل ہو
گیا اور انواع علوم کی تکمیل اعلی درجہ کی حاصل کی ایک روز بازار مصر مین سیر کر رہا تھا ناگاہ اک فقیر شکستہ

حال کو راہ مین بیٹھے ہوئے دیکھا تو اوسکو بطریق خیرات کچھ دیا تاکہ اوسکی درماندگی کا وہ علاج ہو فقیر مذکور نے اوسکا بشرہ دیکھکر اوسکے حالات دریافت کر لئے اور اوسکے آیینۂ دل پر اوسکے ماضی و حال کا حال منکشف و منجلی ہو گیا تو اوسنے اوسکو کہا کہ بابا تو یہان کیون مقیم ہے تو روم کا بادشاہ ہے بس اب یہان مت ٹھہر اور چلا جا اس کلام کے سننے سے اوسکا دل ہل گیا اور درویش کے کہنے سے اوسکو یقین کامل ہو گیا کہ بیشک مین بادشاہ ہونگا تو اوسنے ساز و سامان کی تیاری کر کے اپنے غلامون اور خدمتگارون کے ساتھ کوچ کیا جب سیواس کو پہونچا اسکا باپ مژدۂ دیدار فرزند دلبند سنکر بہت خوش ہوا اور تمام شہر کے اکابر اعیان و اشراف امرا اور وزرا سے اوسکی ملاقات کروائی اور نہایت سعی و کوشش سے لوگونکے دلونمین اسکی عظمت اور محبت اور قدر و منزلت کی بنیاد قایم اور مستحکم کر دی چونکہ یہ بھی جوہر قابل تھا عزیز دلہائے اولی الالباب ہو گیا والد بزرگوار اسکا بھی بڑا نیک نام اہل ہمت کریم الطبع اور دل کا سخی تھا خصائل اسکے پسندیدہ اور شمائل بہت خوب اور حمیدہ تھے تحریر اسکی شافی اور تقریر اسکی وافی کلام علما، کی بخوبی تحقیق کرتا اور مقالات فضلا کی اچھی طرحسے چھان بچھان کرتا تھا معقول مین اوسکی بہت تصنیفین اور منقول مین اعلیٰ درجہ کی اسکی تحقیقین ہین اشعار نہایت فصیح اور آبدار نظم کرتا اور شعرا اور بلغا کو صلات اور عطایا سے مالا مال کر دیتا کلمات فصیح اور الفاظ بلیغ اوسکو بہت پسند اور مطبوع طبع دشوار پسند بھی اسپر بہت خوش ہوتا اور انعام دیتا باوجود ان سب باتون کے فن سپہ گری سواری اور شکاری مین بھی بڑا مشاق تھا دربار بادشاہی مین بھی آمد و رفت رکھتا اور حضوری کے لوگون کو بھی اچھی طرحسے ملا رکھا تھا قضائے کردگار بادشاہ نے رحلت فرمائی اور ایک بیٹا اوسکا صغیر سن رہا ارکان دولت نے صلاح کر کے قاضی صاحب مذکور کو تخت پر بٹھایا امرا اور وزراء سے بہت سے لوگ اس سے موافق تھے انمیں غضنفر بن مظفر اور فریدون ابن المؤید حاجی کلدی حاجی ابراہیم وغیرہ ان سب مین اعلیٰ تر و بزرگ تر قاضی برہان الدین احمد مذکور کا باپ تھا یہ سب امرا اور وزراء ملکر امور مملکت کو ایک دوسرے کی صلاح سے انجام دیتے اور بدون مصلحت و اتفاق یکدیگر کسی کام کو نہ کرتے تھے مشیت باری سے قاضی نے بھی قضا کی تو اوسکا بیٹا قاضی برہان الدین مذکور اوسکا جانشین ہوا اور اپنے باپ سے بھی آداب ریاست اور حسن سیاست مین فائق اور اوس زمانہ کے بادشاہونسے لایق تر ہو گیا یہ ملک چند لوگونمین باہم تقسیم کیا گیا علی بن مؤید حاجی کلدی اور حاجی ابراہیم تو سلطان احمد کے پاس فریدون اور غضنفر اور برہان الدین احمد رہ گئے اسکے بعد سلطان احمد بھی لاولد مر گیا اور ریاست تین آدمیونمیں مشترک رہی بہت تھوڑا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایک ریاست پر دو شخص متفق ہوئے ہون یا تین نقل مشہور ہے کہ دہ درویش در گلیمی بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمی نگنجند حاصل کلام یہ کہ قاضی برہان الدین نے چاہا کہ مین خود بادشاہ مستقل ہو جاؤن اور یہ دونون

شریک سلطنت کو بیچ مین سے کانٹے کی صورت نکالکر پھینکدون تو اوسنے ایک حیلہ سوچا اور ظاہر کیا کہ مین بیمار ہون تو ان دونون نے بمقتضائے قوانین دین اسلام و سنت حضرت خیر الانام اوسکی عیادت کرنا چاہا کہ عیادت دین اسلام مین عبادت ہے برہان الدین نے پہلے سے ہی چند معتبر آدمی گھات مین لگا رکھے تھے کہ جب فریدون اور غضنفر آدین تو اونکو قتل کرڈالین الغرض یہ دونون برہان الدین کے دیکھنے کو گئے اور لقمۂ نہنگ قضا ہوئے اب برہان الدین بادشاہ خود مختار ہوگیا اور کسی کا کھٹکا اوسکو نہ رہا لیکن دوسرے امیرون نے اوسکا رشک و حسد کیا اور اوس سے عداوت رکھنے لگے اور وہ سب یہ کہتے تھے کہ اسکے باپ دادا اونکو کبھی یہہ مرتبہ حاصل نہین ہوا اور ہم سب سیواس ہین ہمین کیا سرخاب کا پر ہے جو ہمارا بادشاہ ہو اور ہم پر حکم کرے ریاست کا حسد بہت بُرا ہوتا ہے اور آپس کی ادیکھائی وہ آگ ہے کہ کسی پانی سے نہین بجھتی ان لوگونمین سے جو اوسکا حسد کرتے تھے ایک شیخ نجیب حاکم توقات دوسرا حاجی کلدی پھر جب یہ بادشاہ ہوگیا تو اپنا لقب اوسنے سلطان رکھا اوس زمانہ مین سلطان علاؤالدین نے اسکے علاقہ کا ایک ملک قرمان دبا لیا تھا تو سلطان برہان الدین نے اپنے امیرونسے کہا کہ مین نے کتب تواریخ سے معلوم کیا ہے کہ ہمارے قرب وجوار مین جو یہ ملک ہین وہ ہماری قلمرو اور سلطنت مین داخل ہین اور ہمارے متعلق ہین اس سند سے اوسنے ارادہ کیا کہ وہ ممالک جو غیرون کے ہاتھہ مین ہین اونکو نکال لے اس ارادہ سے اوسنے لشکر کشی کی پہلے قلعہ توقات شیخ نجیب سے اوسنے لے لیا اور اوسکو طوغاً و کرہاً اپنے ساتھہ لیا اور روم کے تاتاری بہت اُسکے ساتھہ ہوگئے اور ایک شخص عثمان نامی ملقب بقرایلوک نے اوسکو کہا کہ مین تیری اطاعت قبول کرتا ہون اور اوسکے زمرۂ ملازمین مین داخل ہوگیا اور اوسکے لشکر کے ساتھہ ضلع سیواس مین موافقت کا دم بھرتا پھرتا رہا۔

## بجھانا قرایلوک عثمان کا شمع حیات برہان الدین سلطان کی و اظہار غدر و عصیان

بحسب اتفاق سلطان قاضی برہان الدین اور قرایلوک کے درمیان کسی وجہ سے مخالفت اور عداوت پیدا ہوگئی اور غایت درجہ کا بغض دونون کے دلونمین آگیا اور جو قول و قرار دوستی اور عہد و پیمان محبت تھا دونون نے اوسکو توڑا اور قرایلوک جو ہمیشہ اوسکو پیش کش دیا کرتا تھا وہ موقوف کردیا اور اوسنے اور اُسکے ساتھیون نے ایک محفوظ جگہ تلاش کرکے پناہ لی مگر سلطان نے اوسکو کمزور اور قلیل لشکر کا دیکھکر کچھہ اوسپر توجہ اور اعتنا نہ کی اور بیخوف و خطر کبھی اماسیہ اور کبھی ارزنجان کیطرف سفر کیا کرتا اور سیواس کے قریب

اک مقام بہت ہی بافضا اور دلکشا تھا جو گرمی کے دنوںمین آب و ہوا کی تبدیل کے واسطے بڑے بڑے سردار
اور بادشاہ وہان یُلاق کے طور پر جایا کرتے تھے ایسی عمدہ اور لطیف جگہ تھی گویا رضوان نے اوس سرزمین
پر فرش سندس سبز بچھایا اور جنات عدن کے ہر اک چمن مین باغبان قدرت نے چشمۂ کوثر جاری کر دیا تھا
چشم تماشائی مین اوسکے دیکھنے سے نضارت اور دل ارباب نظر مین اوسکی آب و ہوا سے عجب طرحکی طراوت
پیدا ہوتی تھی غبار اوسکا چشم شائقین مین کحل الجواہر تھا اور ہوا اوسکی باعث نشاط طبع و خاطر شعر

| صحرا مین تھے لالہ ہائے احمر | یا جام عقیق پر ز عنبر |
|---|---|

قرایلوک نے اودھر کا قصد کیا اور اوسی راہ سے سیواس کیطرف گیا اور وہان قاضی ابو العباس حاکم تھا
یہ اودھر سے ہی گذر کیا اور قاضی مذکور کو کچھ خاطر مین نہ لایا تو اوسنے نہایت برہم ہو کر کہا کہ مینے سنا ہے
یہ ترکمانی گیدڑ شیرون کے گھر مین قدم رکھا چاہتا ہے اور ہمارے ملک محروسہ پر دست طمع دراز کیا چاہتا
ہے لہٰذا علاج واقعہ قبل از وقوع کرنا ضرور ہے یہ کہکر اوسنے اپنی فوج کو تیاری کا حکم دیا اور خود بھی سوار ہو کر
دشمن پر حملہ کرنے کے ارادے سے لشکر سے آگے نکل گیا تو اوسکے ساتھ کے لوگون نے ازراہ خیر خواہی اوس سے کہا کہ
صاحب اگر آپ اتنا توقف فرماوین کہ لشکر کے لوگ سعادت رکاب بوسی حاصل کرین تو البتہ مراسم حزم و
احتیاط سے خالی نہین اگرچہ آپ کا اقبال زبردست اور اوس سے مقاومت کو کافی ہے اور تائید غیبی اللہ کیطرف
سے آپکو وافی مگر قرایلوک ترکمانی بڑا مکار اور فریبی ہے اسکی مہم کو سہل نہ سمجھنا چاہئے سلطان نے یہ بات
جو محض ازراہ خیر خواہی کے تھی سمع رضا سے نہ سنی اور اوسکے پیچھے جانے سے باز نہ رہا یہانتک کہ ظلمت شب نے
ردائے سیاہ فضائے عالم پر ڈالدی تو قرایلوک نے خبر پاکر اپنے آدمیوں سے حملہ کیا اور اوسیوقت اوسکو گرفتار
کر لیا پھر جب اوسکے لشکر نے اوسکا حال نہ معلوم کیا تو جہان جسکے سینگ سمائے نکل گیا اور سب ادھر
اودھر متفرق ہو گئے۔

## ارادہ کرنا قرایلوک کا تجدید عہد و پیمان سلطان سے اور بیان حالات شیخ نجیب و دیگر سوانحات گردش زمان

قرایلوک نے چاہا کہ از سر نو قاضی ابو العباس سے عہد و پیمان کرے اور درخت خلاف کے چمنستان
دل سے بیخ و بن اوکھاڑ کر پھینکدے اور بجائے اوسکے نہال برومند دوستی و وفاق کو پرورش کرے اور
اوسکو اوسکے ملک کو بھیجدے تاکہ وہ جیسے اسکا پہلے دوست تھا ویسا ہی اب بھی ہوا خواہ ہو کر رہے اور موافقت اور
محبت کا دم بھرے اور اوسکو ایسا معلوم کروایا کہ مین تیرا دوست موافق اور ناصح مشفق ہون میرے باب

مین کسی حاسد منافق کے کلام غرض الشام کو ہرگز استماع نہ کرنا ناگاہ شیخ نجیب جو قلعہ توقات کا حاکم اور وہ سلطان سے عداوت قلبی رکھتا تھا کیونکہ سلطان برہان الدین نے قلعہ کا محاصرہ کر کے اوسکو بہت تنگ کیا اور قلعہ چھین کر زبردستی اوسکو اپنے پاس نظربند رکھا تھا اسواسطے وہ نہین چاہتا تھا کہ پھر سلطانکو اقتدار اور استقلال حاصل ہو تو وہ فرصت پاکر قرایلوک کے پاس آیا اور نہایت اخلاص اور ارادت ظاہر کر کے اوس سے کہنے لگا کہ آپ یہہ کیا کرتے ہین: مین الٰہی آپکے لئے پناہ مانگتا ہون کہ آپ کو اپنی فکر صائب اور تدبیر واثق مین خطا واقع ہو اور دھوکا کھاوین آپ کو اللہ نے دشمن پر قابو دیا ہے اور آپ پھر اوسپر اعتماد کر کے اوسکو چھوڑ دیتے ہین میری نزدیک یہ صلاح دولت نہین **شعر** دنیا نہین لیکن ایک ساعت: ہشیار ہو ورنہ ہے ندامت اگر آپ نے اوسکو سلامت چھوڑ دیا تو آپکے لئے خیر نہین اگر آپ نے اوسپر رحم کیا تو گویا اپنی جان پر ستم کیا یہہ وہ آدمی ہے جسکے آب و گل مین مکروحیلہ گری ہے مین اوسمین کوئی خیر اور بھلائی جو ہر حق شناسی نہین دیکھتا اور اسکے بشرہ سے آثار صلاحیت و راستی نہین پاتا دنیا مین قابو اور وقت فرصت بڑی چیز ہے وقت نکل گیا تو ندامت کچھہ فائدہ نہین کرتی اگر آپ نے یہ وقت ضایع کیا تو میری خیرخواہی بہت یاد کروگے جو مین عرض کرتا ہون اسکو آپ خوب سوچو اور اسیوقت اسکو قتل کر کے اسکے شر سے محفوظ رہو تو بہتر ہے غرضکہ اسیطرح سے اوس شیطان نے نمک مرچ لگاکر اوسکے قتل کا مصالحہ درست کیا اور قتل سلطان پر اوسکو ترغیب دلاتا رہا اور کہا کہ اگر آپ اوسکو قتل نہ کروگے تو وہی دیکھوگے جو بسطام مین امیر کرو نے قرایوسف سے کیا تھا جبکہ سلطان احمد کو اوسنے اسیر کیا تھا مختصر یہ کہ اسقدر کہنے سننے سے قرایلوک کا بھی دل پھر گیا اور فوراً اوسکو قتل کر ڈالا اخداعزیق لجۂ رحمت کرے واقعہ قتل کرنا قرایوسف کا سلطان احمد بن شیخ اویس کو دسوین شہر رجب ۸۱۳ھ آٹھ سو تیرہ کو واقع ہوا ہے اور یہہ قصہ کتب تواریخ مین مسطور اور مشہور ہے سلطان قاضی ابوالعباس مرحوم جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بڑا عالم فاضل شخص تھا اور نہایت سخی اور نیک سیرت کریم الطبع اور عالی ہمت باوجودیکہ بڑے رعب و داب کا آدمی تھا تو بھی لوگونسے ملا جلا رہتا طبیعت اوسکی موزون اور فکر رسا تھی علوم ادبیہ خصوصاً فن شعر کیطرف رغبت اوسکی سوا تھی حطام دنیوی سے متجانب اور حصول دولت دین کا نہایت متمنی اور طالب تھا علماؤن کو دوست رکھتا اور فقرا کا جلیس اور ہمکاسہ ہوتا ہفتہ مین تین روز اوسنے علماء اور حفّاظ قرآن کے واسطے خاص کر رکھے تھے دوشنبہ پنجشنبہ اور جمعہ یہ تین دن مین سوائے ان لوگونکے اور کوئی اوسکے دربار مین نہ ہوتا قبل از وفات اللہ نے اوسکو توفیق توبہ عطا فرمائی منہیات اور محرمات سے تائب ہوا اور اللہ سے رجوع لایا تھا متفرق علوم مین بہت سی کتابین اوسنے تصنیف کی ہین جنمین سے ایک ترجیح ہے تلویح پر اسکا ایک مصاحب تھا بغداد کا رہنے والا عبدالعزیز نام یگانۂ آفاق نظم و نثر عربی اور فارسی مین طاق سلطان احمد بن شیخ اویس والی بغداد کے پاس سے اوسکو اوڑا

لا رہا اور بہت عزیز رکھتا تھا اور یہ قاضی ابو العباس علما اور فضلا کو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر بلوتا
اوراون کی قدر و منزلت کرتا اور اہل فضل ادیب و شاعر اسکا نام سنکر دور دور سے اسکی خدمت مین آتے اور
فراخور استعداد و لیاقت جاہ و نعمت پاتے تھے عبد العزیز کو حاصل کرنے کی یہ صورت ہوئی کہ جب اوسنے اُسکے
فضل و کمال کا آوازہ اور اوصاف حمیدہ کا شہرہ سنا تو دل مین اک محبت پیدا ہوئی اور شوق نے یہ چاہا کہ ایسے
شخص کو مصاحبت مین رکھنا چاہیئے تو سلطان احمد والی بغداد مذکور سے اوسکو مانگا لیکن سلطان احمد
بھی اوسکو دوست رکھتا تھا لہذا اپنے ندیم کی مفارقت گوارا نہ کی اور سلطان قاضی ابو العباس کی استدعا اور طلب
کی وقعت نہ سمجھا پھر بعد کو قاضی کیطرف سے اوسکے دل مین اندیشہ اور وہم پیدا ہوا تو عبد العزیز کو ایک جلئے
محفوظ مین اچھی طرحسے حفاظت اور حراست مین سونپ دیا کہ کسی طرح کوئی اوسکو یہانسے بھگا نہ لیجائے قاضی نے
یہ خبر پاکر پوشیدہ ایک سفیر دانشمند اوسکی پاس بھیجا اور خوب نقد و جنس عطا کیا اور اسکے سوائے وعدہ کیا کہ اگر تم ہمارے
پاس چلے آؤگے تو ہم نہایت اعزاز و اکرام سے تمکو رکھینگے اور بہت دولت و راحت دیکھوگے قاصد نے چرب زبانی
اور حسن تقریر سے اوسکو راضی کیا اور جو سلطان کیطرف سے اسکے واسطے لایا تھا وہ سب اوسکو دیا
اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونون سلطانونکے درمیان بھلائی اور برائی کے اعتبار سے آسمان اور زمین کا فرق
اور عبد العزیز اچھی طرحسے ان دونونکے اخلاق اور عادات سے آگاہ تھا لہذا اوسنے اوسکی خدمت مین جانا قبول کیا اور
منتظر وقت فرصت رہا ایک روز ایام گرما مین سلطان احمد اپنے حرمسرا مین فرش استراحت پر آرام مین تھا عبد العزیز
فرصت پاکر اپنے گھر سے نکلا اور دجلہ کے کنارے پر آکر اوسنے اپنے کپڑے اوتارے اور پانی مین اوترکر پاؤنکے پھسلنے
کا نشان کنارے پر اپنے پاؤنسے بنایا تا کہ لوگون کو یہ گمان ہو کہ اسکا پاؤن پھسلا اور دریا مین ڈوب گیا
پھر وہ پانی مین غوطہ لگا کر اوس کنارے پر اپنے رفیقونسے جا اودھر پہلے سے منتظر تھے جا ملا اور اونکے ساتھ
پوشیدہ راہونسے قاضی ابو العباس کیخدمت مین روانہ ہوا یہان سلطان احمد نے بیدار ہوکر جب اوسکو بلوایا تو نپایا
لوگ ہر طرف ڈھونڈھنے کو دوڑے اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دجلہ کے کنارے پر جو پہونچے تو وہان کنارے پر
اوسکے کپڑے رکھے ہوئے دیکھے اور اوسکے پاؤن کے پھسلنے کا نشان بھی دیکھا تو وہ سمجھے کہ دریا مین نہانے کو گیا
تھا ڈوب گیا یہ سمجھکر اونھون نے اوسکا ڈھونڈھنا موقوف کیا اور ناامید ہوکر چلے گئے اور کسی سے کچھ تعرض
اوسکے باب مین نہ کیا اس حیلہ سے وہ بغداد سے سلامت نکلکر تھوڑی ہی مدت مین سیواس قاضی برہان الدین
کیخدمت مین جاکر حاضر ہوا سلطان نے اوسکو غریق بحر جود و نوال فرما کر عطا ہائے جزیل و کرم ہائے نبیل سے مالا مال
کر دیا اور بجائے فرزند سمجھتا رہا عبد العزیز نے سلطان برہان الدین موصوف کے حالات اور سوانح عمری کی
ایک تاریخ بہت عمدہ لکھی ہے جسمین ابتدائے سلطنت سے اوسکی وفات تک کا حال معہ تکلفات بزم و واقعات رزم

نہایت فصاحت وغایت حسن عبارت کلمات رشیق واشارات دقیق سے بالتفصیل مرقوم ومسطور ہے اسمین
خوب اوسنے جودت طبع دکھلائی ہے جبکہ وہ ممالک قرمان مین تھا چار جلد مین اوسکو مرتب کیا ہے جس
شخص نے اوس کتاب کا مطالعہ کیا اور اوس گلشن بیخزان مین پائے نظر سے گلگشت کا حظ اوٹھایا ہے اوسنے
مجھسے اوسکی تعریف مین نہایت مبالغہ کیا اور تاریخ سلطان محمود بن سبکتگین پر اوسکو ترجیح دیتا تھا لیکن
مین اون دونون سے واقف نہین ہنے اون کو نہین دیکھا کہ میرا دسترس اونکی تحصیل سے قاصر تھا عبدالعزیز بعد
واقعہ سلطان برہان الدین قاہرہ مصر مین آیا اور ہمیشہ رنج ومصیبت مین مبتلا رہتا اور شراب درد وغم پیتا یہانتک
کہ ایک روز وفور نشۂ ہجوم اندوہ سے تاب نہ لاکر ایک آہ کا نعرہ مارا اور بالاخانہ سے نیچے گرکے جان شیرین جان
آفرین کو دیدی واللہ اعلم

## ظاہر ہونا فتنہ وشر کا در امور دنیا ودین بعد قتل کرنے قرایلوک کے سلطان برہان الدین کو

جب سلطان برہان الدین کو قرایلوک نے خصم بداندیش کے ورغلانے سے قتل کیا اوسکی اولاد مین کوئی ایسا
شخص نہ تھا جو اوسکا جانشین اور امور ریاست کا منتظم اور بندوبست کرنیوالا ہو تو قرایلوک خود سیواس کیطرف
متوجہ ہوا اور لوگون کو اپنی طرف مائل اور موافق کرنے لگا مگر کوئی اوس سے راضی نہوا اور سب اوسپر زبان لعن و
طعن دراز کرنے اور علانیہ بخت وسست اوسکو کہنے لگے تو اونکے محاصرہ کا اوسنے ارادہ کیا اور اون کو تنگ پکڑا
اور تاتاریون کو اپنی مدد کے واسطے بلایا تو ان لوگون نے بھی آکر اسکی مدد پر کمر باندھی ان لوگون کی مدد اور ہمت سے
قرایلوک اونسے بہت لڑا سیواسیون نے جان لڑا لڑا کر اوسکا مقابلہ کیا اور بہئیت مجموع اوسپر ٹوٹ پڑے کہ
تمام جگہ اوس سرزمین کی اونکے ادنی واعلی سے بھر گئی قرایلوک نے اونسے رزم وپیکار کرنے کی طاقت اپنے مین نہ
دیکھی ادھر اودھر بغلین جھانکنے لگا اور ناچار ہوکر امیر تیمور کی خدمت مین آیا اور لشکر کو آذربائجان مین چھوڑ
دیا تیمور سے ساری کیفیت اوس ملک کی بیان کی اور اوسکو اوس ملک کی ازحد ترغیب وتحریص دلائی یہانتک
کہ تیمور بھی اس مہم پر راضی اور آمادہ ہوکر تہیہ ساز وسامان سفر مین مشغول ہوا۔

## مشورت کرنا اہل سیواس کا درباب امور مملکت کے کہ کسکو بادشاہ بناوین

ارکان دولت واعیان مملکت سیواس باہم امور سلطنت مین مشورت کرنے لگے کہ زمام ملک ومال کسکے

قبضۂ اقتدار او پنجۂ اختیار مین دیوین یہ توضرور ہے کہ کسی کو بادشاہ بناوین ان تین شخصون کو اس امر خطیر کے لائق اونھون نے سمجھا ایک سلطان مصر دوسرا ابن قرمان سیوم سلطان غازی بایزید بن عثمان مگر تینون مین سے لایق تر کون ہے اسکو پھر وہ سوچنے لگے آخر بعد از ردوبدل بسیار یہہ قرار پایا کہ یلدرم بایزید مرحوم کو متکفل ریاست سیواس بلاوسواس مقرر کرنا چاہئے جب یہہ رائے سب کے پسند ہوئی تو اوسکے بلانے کے لئے قاصد بتعجیل روانہ کئے اور منتظر اوسکے تشریف لانے کے رہے **شعر** بہت دیکھا ہے ہمنے جاہ واقبال ؛ زیادہ سب سے ہے پرحکمرانی ؛ جبکہ مژدہ سنکر یلدرم بایزید اوسیوقت معہ لشکر ظفر پیکر ہشاش وبشاش سیواس کیطرف متوجہ ہوا اور اپنی بڑی بیٹے امیر سلیمان کو معہ چند امرائے نامدار یعقوب بن اور انیس اور حمزہ بن بجار قوچ علی اور مصطفٰے اور رووادار وغیرہ پانچ ہزار لشکر جرار کے ساتھ اوپر حاکم کیا اور وہان کے امرا و ارکین دولت کی دلجوئی او استمالت بوجہ احسن فرما کر ازرنجان کو گیا طہرتن اوسکے آنیکے ساتھہ ہی شہر سے بھاگ گیا او راوسکی ہزیمت دینے کے واسطے تیمور سے مدد لینے کے ارادہ سے اوسکے پاس گیا یہان امیر سلیمان کا باپ بایزید بن عثمان ازرنجان کا مالک ہوگیا اور اوسکے اموال منقولہ وغیر منقولہ خدم وحشم ذخائر وحرم سبکو یک قلم ضبط کرکے اوسپر قابض ومتصرف ہوا اور اوسکی حرم محترم کو اپنے غلامون اور نوکرونکو دیکر معہ احمال واثقال روانہ ہو کر محاصرہ استنبول کی طرف مشغول ہوا

## فصل

اِدھر طہرتن دربار تیمور مین آیا اور قرایلوک بھی پہلے سے وہان حاضر اور اوسکو ملک سیواس کی ترغیب اور تحریص دے رہا تھا گویا سوتے فتنہ کو جگاتا تھا ان دونون فتنہ انگیزون کی کوشش وتدبیر سے تیمور کی دیگ حرص جوش کرنے لگی اور وہ متواتر کوچ کرتا ہوا اوس ملک مین بقصد نہب وغارت وارد ہوا اور ازرنجان سے بنفست کرکے ماردین کو آیا ملک طاہر نے اوس سے بغاوت کی کیونکہ پہلی مرتبہ ملک طاہر نے اوسکی اطاعت کرکے بڑا دکھہ اوٹھایا تھا الغرض تیمور نے جو اوسکو دیکھا کہ باغی ہوگیا ہے تو اوسکے رہا کردینے سے نہایت پشیمان ہوا یہہ واقعہ ۸۰۲؁ آٹھ سو دو مین ظہور مین آیا پھر لشکر شام اور مصر مین باہم نہایت درجہ کی مخالفت ہوئی اور ہر اک فرقہ مخالف ایک دوسرے کی رائے دینے لگا امور ملک ومال مین خلل اور آسایش رعایا اور برایا مین تزلزل واقع ہوا نزول بلایا اور حلول مصائب ورزایا سے چشم عاقبت بین پر پردہ پڑگیا **نظم** ہے مکر عدو سے کون ایمن ؛ پردیدۂ دل ہین جسکے روشن ؛ ہے چور کے واسطے غنیمت ؛ آجاوے جو پاسبان کو غفلت ؛ پھر اوسنے تمر امیر الامرائے شام کو اور بڑے سردارون کو قتل کر ڈالا اوسی سال کے ماہ رمضان مین کتب تواریخ مین اسکا مفصل بیان ہے **شعر**

دشت مین ہین قتیل شیر عرین ؛ لیک روباہ کو یہ خوف نہین

## توجہ فرمانا امیر تیمور کا بطرف ممالک سیواس و بیان شورش حال افراد الناس

امیر تیمور نے بقصد تسخیر ممالک سیواس اوس ملک کیطرف عنان توجہ معطوف فرمائی بموجب گذارش سابق امیر سلیمان بن بایزید بن مراد بن اورخان بن عثمان وہان حاکم تھا تو اوسنے تیمور کے آنے کی خبر سنکر اپنے باپ بایزید یلدرم کو قاصد کے ہاتھ اس امر کی اطلاع بھیجی اور اوس سے مدد چاہی مگر چونکہ ان دنوںمین وہ استنبول کے محاصرہ مین مصروف تھا لہذا اوسکو خود مدد کی احتیاج تھی اسباعث سے اور طول مسافت کی وجہ سے اوسکی مدد وہ نہ کرسکا ناچار خود اوسنے تہیہ جنگ کیا اور قلعہ بند ہوکر لشکر کے عملدار اور سرداران فوج کو برج اور بارہ پر جابجا متعین کردیا اور اُدھر تیمور بھی معہ لشکر آپہونچا امیر سلیمان نے جو یہ لشکر کثیر دیکھا سوائے فرار کے اور کچھ اوسنے علاج نہ دیکھا تو اُسنے محافظت شہر کے بارہ مین سردارونکو بہت سی تاکید کی اور اپنے باپ بایزید یلدرم کے پاس چلاگیا تاکہ شاید کوئی صورت سے کمک وغیرہ حاصل کرے اونھون نے قبول کیا اور ترک ہمراہی کرکے پاسداری قلعہ مین مصروف رہے پھر تیمور سنہ ۸۰۲ھ ماہ ذیحجہ کی سترھوین تاریخ کو سیواس مین داخل ہوا تو اوسنے کہا کہ مین اٹھارہ دنمین اس قلعہ کو فتح کرونگا یہ کہکر اُسنے قلعہ کا محاصرہ بڑی سختی اور کوشش سے کیا اور اٹھارہوین ہی روز قلعہ فتح ہوگیا اور وہ دن پنجشنبہ پانچوین محرم سنہ ۸۰۳ھ آٹھ سو تین کا تھا تیمور نے باوصفیکہ قسم کھائی تھی کہ مین کسی کو جان سے نہ مارونگا اور تمھاری ہتک ناموس وحرمت نہ کرونگا جو لوگ ہنگام محاصرہ و مقاتلہ اسیر و دستگیر ہوئے تھے ایک گڑھا کھدواکر ان سب کو زندہ اوسمین دفن کروادیا تعداد ان زندہ مدفونون کی تین ہزار آدمی تھے اسکے بعد تیمور نے اوس شہر کو لوٹ کر خراب کیا یہ شہر بہت پاکیزہ اور آباد زین البلاد تھا خوبصورت خوبصورت عمارتون سے معمور اور ایک مضبوط حصار اور شہر پناہ سے محصور وسعت اور فسحت مین اکثر شہرون پر فایق آب و ہوا اوسکی لوگون کے مزاج کے موافق متوطن تجار تونگر باوفاق اہل دول نہایت کریم الاخلاق تین شہرون کی تجارت گاہ وہ شہر تھا روم اور شام اور آذربائیجان لیکن اس زمانہ مین جو دیکھو تو ویران اور ہو کا میدان ہے ۔

## مراجعت فرمانا امیر تیمور کا ملک سیواس سے بطرف بلاد شام

تیمور نے سیواس کا گوشت گوشت جب کھالیا اور ہڈیان پھینک دین مونچھون کو تاو دیتا ہوا شام کیطرف ایک بہت بڑا لشکر مثل مور و ملخ لیکر چلا یا اک طوفان قیامت خیز تھا کہ ایک عالم کو خراب کرنے آیا تھا ترکان توران و دلیران ایران پلنگان دشت خطا و شیران بیشۂ ولایت جتا نہنگان بحر ہندوستان و دیوان ممالک مازندران جنکی شمار سے محاسب وہم و متصدی اندیشہ عاجز و قاصر ہے اوسکی رکاب ظفر انتساب مین حاضر تھے فتح و نصرت

اوسکی اشہب ہمت کی عنان لئے ہوئے اور ہمائے اوج سعادت واقبال فرق عزوجاہ پراوسکی سایہ کئے ہوئے
قضا موافق ارادت اور قدر مساعد عزیمت اس دبدبہ او طنطنہ سے اس نواح مین جب پہونچا تو دیار شام مین
اوسکی خبر دور دور پہونچی اور ہنوز متصل دیار مصر ہوا تھا کہ شریف مصر نے نائب شام اور ممالک قرب وجوار کے
حکام کو فرمان بھیجے کہ بہت جلد سپاہ اور لشکر لیکر تم حلب مین آکر جمعیت کرو اور باتفاق ومظاہرت یکدگر اس دشمن
سخت کے دفع کرنے مین دل وجان سے کوشش کرکے اپنے ملک و مال کو محفوظ رکھو تو بموجب فرمان نائب شام
سیدی سودون نے لشکر لیکر معہ امرا و نواب ۸۰۳ھ آٹھ سو تین ماہ صفر مین حلب مین آکر مقام کیا اور تیمور بھی بہنا
مین آکر لوٹ مار کرنے لگا اور اطراف بہنا کو ویران اور خراب کرکے تیئس ۲۳ دن تک قلعہ کا محاصرہ کیا اور اوسکے فتح
کرنیمین نہایت جد وجہد کرتا رہا اور قلعہ بھی فتح ہو گیا مگر اوسکے خراب کرنے سے کسی وجہ سے باز رہا اور وہان سے شہر
ملطیہ مین آیا اور اوسکو برباد اور ویران کرکے قلعہ روم مین آیا اوس قلعہ کا حاکم محمد بن موسیٰ بن شہری تھا اسکا
حال ہم بتفصیل انشاء اللہ آگے بیان کرینگے ایک روز اوسنے اوس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر فائدہ اور نتیجہ اسکا بجز ناکامی
او رمحنت کے اور کچھ حاصل نہ ہوا تو اوسنے کہا کہ اس قلعہ کا لینا تو مین بہت ہی آسان سمجھتا ہون جب چاہونگا
لے لونگا ابھی اسکی کچھ جلدی نہین لیکن الحق اوس قلعہ کو دیکھکر طمع اوسکو بہت دامنگیر ہوئی اور اپنے دلمین اُسنے
مصمم ارادہ کرلیا کہ ایک نہ ایک دن ضرور اسکو لونگا پھر امیر اوس مہم کو مہمل چھوڑ کر عین تاب کیطرف آیا وہان ایک
شخص ارکماس نام حاکم تھا شجاع اور دلیر تیمور نے اوسکا محاصرہ کیا اور وہ بھی مقابلہ پر آمادہ ہو کر اوس سے لڑتا رہا
آخر قلعہ کو چھوڑ کر حلب کو بھاگ گیا تیمور نے بھی تعرض اور تعاقب اوسکا نہ کیا

## نامہ امیر والاحسب بنام نواب حلب

امیر تیمور نے مقام عین تاب سے نواب حلب کو ایک نامہ قاصد کے ہاتھ بھیجا جسمین انواع طرح سے مضامین لطف
وعتاب اور امید وبیم سے اوسکو خطاب تھا اور اوسکو لکھا تھا کہ مخالفت اور منازعت سے ہاتھ اوٹھا کر ہماری
اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو کہ تمھاری حق مین بہتر ہوگا محمود خان اور امیر تیمور گورکان کے نام کا خطبہ
جاری رکھو اور اطلامیش جو میرے پاس تھا اور نمک حرامی کرکے وہان آیا ہے اور ترکمانون نے اوسکو اپنے قبضہ
مین رکھا اور مصر مین بھیجدیا ہے اوسکو میری حضور مین جلد بھیجدو اطلامیش تیمور کی بہن کی بیٹی کا شوہر تھا اور اسکی
یورش کی قبل وہ شام مین آیا اور مصر مین قید کیا گیا تھا اور بہت سی ایذا اوٹھانے کے بعد اوسکو عزت اور حرمت
حاصل ہوئی تھی مگر تیمور اوسپر نہایت غضبناک تھا اور اُسکے طلب کرنے سے فقط لڑائی کا بہانہ ڈھونڈھنا اوسکو
مقصود تھا اور یہ کہتا تھا کہ ریاست اور سیاست کے لائق میری ہی ذات ہے اور جسکو مین مقرر کرون وہی

نائب اور حاکم ہوسکتا ہے ممالک عالم مین شہنشاہی کے لایق میرے سوا جتنے شاہ اور شہریار ہین لازم ہے کہ
میرے مطیع اور فرمانبردار رہین قوم چرکس ریاست اور سیاست کی قابل کب ہوسکتے ہین؛ اور یہہ اچھی طرحسے وہ
جانتا تھا کہ میری خواہش اور استدعا کیموافق کبھی وہ عمل نہ کرینگے لیکن اسکو تو فقط ایک حیلہ اور بہانہ منظور تھا
چنانچہ سیدی سودون نے اوسکے مراسلہ کے جواب پر مطلقا التفات نہ کیا اور سر دربار اوسکے قاصد کی گردن
ماری اور لڑائی کی تیاری مین مشغول ہوا۔

## مشورت کرنا امرائے حلب کا جنگ تیمور کے مقدمہ مین

امرا و سرداران لشکر نے حلب مین ایک مجلس شوریٰ قایم کرکے باہم مشورت شروع کی کہ اس بلائے بیدرمان کا
کیا علاج کرنا چاہئے اور کس میدان مین اسکا مقابلہ کرین اور کس تدبیر سے اسکے ساتھ جنگ کرین بعض نے کہا
کہ قلعہ بند ہوکر برج اور فصیل پر سے جواب ترکی بترکی دین اور جسطرح ملایک آسمان پر شیاطین کو آتا ہوا دیکھکر شہاب
کے نیزونسے اونکو ہکاتے اور بھگاتے ہین ہم بھی اپنے دشمنون کو بھگاوین اور جبتک دم مین دم ہے اپنے شہر کو
محفوظ رکھین دوسرون نے کہا کہ نہین یہ امر تو دلیل عجز اور علامت نہایت کمزوری کی ہے بلکہ ہر طرف سے قلعہ کو
گھیر لین اور دشمن کو قریب نہ آنے دین یہ عمدہ رائے اور لڑائی کے لئے اچھی تدبیر اور بڑی گنجایش کی جائے ہے پھر
ہر ایک شخص نے اپنی اپنی سمجھ کے موافق صلح وجنگ کے باب مین رائے دی جب بشدہ شدہ سر رشتہ سخن شیخ خاصگی
تک پہونچا اور نوبت اوسکی آئی تو شیخ مذکور نے جو ایک مرد دانشمند اور اوس زمانہ مین طرابلس کا حاکم و ناظم تھا
سبکو مخاطب کرکے کہا کہ اے شیران بیشہ وغا و اے نہنگان بحر ہیجا خوب اپنے دلمین سمجھو کہ دشمن تمہارا نہایت قوی
اور جنگجو اور لشکر اوسکا کثیر اور تند خو ہے ہمت اوسکی عالی اور تدبیر اوسکی خطا سے خالی اقبال اوسکا بلند اور طالع
اوسکا ارجمند ہے تم اپنے بچنے کی تدبیر کرو اور اوسکے دفع کرنے کی کوشش مین مصروف رہو کیونکہ اوسکی عقل و تدبیر
سے وہ کام ہوتا ہے جو شمشیر بران اور لشکر دلیران سے نہو اوسکے مشیر بڑے بڑے دانا اور اہل تدبیر علما اور فضلا
ہین اگرچہ لشکر اوسکا متکاثر اور خزانہ بھی وافر ہے لیکن اتنا ہے کہ ہمارے شہر مین وہ غریب الدیار اور مسافر ہے
اس صورت مین میری یہ رائے ہے کہ ہم اپنے شہر کو باہر کیطرف ہر جانب سے حصار کی طرح گھیر لین اور غنیم کے دخل
ہونیکا رستہ بند کرکے اوسکو راہ نہ دین اور زیادہ یہہ اہتمام کیا جائے کہ اپنے گرد ایک خندق بھی کھود رکھین جسکی دیوار
اور منڈیر پر سوار اور پیادہ ہون اوسکے بعد اطراف ممالک مین نامے بھیجکر اپنی مدد اور کمک کے واسطے عرب و عجم
ترکمان وغیرہم کو بلوائین کہ وہ ہر طرف سے جمع ہوکر اوسپر حملہ کرین اس تدبیر سے وہ دونون طرف کے مقابلہ اور
مدافعہ سے عاجز ہو جائیگا اگر اسپر بھی وہ قایم رہا یقین تو یہ ہے کہ ٹھہر نہ سکے تو یہہ سمجھ لو کہ اوسکی خیر نہین اگر ہماری

طرف اُسنے رخ کیا تو ہم زخمہائے تیر و تبر سے اوسکا موںھہ بگاڑ دینگے ہمارے خنجر آبدار اوسکا مصافحہ اور شمشیر خار اشگاف
اوس سے معانقہ کرینگے اگر اوسنے فرار بر قرار اختیار کیا تو یہہ ہمارا عین مدعا ہے ہمارے بادشاہ کے نزدیک ہماری حسن
خدمت مجری اور قدر و منزلت سوا ہوگی اور کچھہ نہ ہوگا تو اتنا تو ضرور ہے کہ اوسکو ہم یہاں سے دفع کر دینگے اور اس لشکر کو
بچا لینگے اور یہ رائے بہت صائب ہے جو تقدیر بھی موافق ہو یہ سنکر تمرداش نے جو نائب شہر تھا کہا کہ یہ رائے کچھہ کام
کی نہین بلکہ سراسر خطا و مہمل اور مبنی بر طول امل ہے اس مقام پر دشمن سے بمردی و مردانگی بلا تاخیر و تأنی کارزار کرنا اور
اوسکو دم لینے کی فرصت اور مہلت نہ دینا مناسب تر و اولیٰ تر ہوگا اسیے کہ ان کاموںمین اوقات گذاروںیہ اک شکار
ہے کہ خود بخود اگر تمھارے دام مین پھنس گیا ہے اسکو چھوڑ دینا اور بے اعتنائی سے پروا نہ کرنا قرین مصلحت نہین
بہت جلد اس طایر وحشی اور شہباز بلند پرواز حیلہ گر کے مقراض تیغ شرر باز سے پر کتر ڈالو اور طعمہ اجل سے اسکی حرص
کی گرسنگی کا علاج بہم پہونچادو اور ایسی سرعت اور ہمت ظاہر کرو کہ تم لوگونمین آثار سستی اور فروتنی کے نپائے جائین
بلکہ تمھاری جرأت کی سنان کے پرچم سے رائحہ فتح و ظفر دشمنونکے مشام مین پہونچے اور تمھارا رعب اونکے دلونپر غالب ہوجائے
معرکہ جنگ مین ثابت قدم رہو صبر و سکون کی سپر ہاتھہ مین لیکر جوہر شمشیر جرأت دکھاؤ اور اپنے دشمنون کو بڑھہ بڑھکر
تلوارین مارو کیونکہ الحمد للہ خدا نے تم کو دولت شجاعت اور فن حرب و ضرب مین غایت درجہ کی مہارت و لیاقت دی ہے
فن سپہ گری مین مشاق اور ہنر جنگ مین طاق ہو دشمنونکے زیر کرنے مین قوی ہو اور ساعی حمایت دین نبوی خدا تمھاری
مدد اور اعانت کریگا اور تم کو ضایع نہ کریگا اور ذلت نہ دیگا دیکھو ہمنے مصریونکو کیسی شکست اور ہزیمت دی ہے اور
یہہ ہماری قوت اور شوکت کی دلیل قوی ہے اگر ہمنے اونکو مار کر بھگا دیا تو ہم اپنی مراد کو پہونچے اور جو خدانخواستہ معاملہ
دگرگون ہوا تو بھی ہمپر کچھہ حرف نہین کیونکہ حتی المقدور ہمنے کسی امر مین قصور نہین کیا ہے اپنی طاقت و ہمت اس کام
مین خوب صرف کر چکے اور حق نمک جیسا کہ چاہیئے بجا لائے اور جان و مال دریغ نہین کیا اور ہمکو عذر کا موقع ملا جو
مارے بھی گئے تو ہمارا صاحب اور مالک ہمارے دشمن سے ہمارا انتقام لیکر ہمارے نام کو زندہ رکھیگا اور ہمارے حسن
خدمت کی ہمارے بعد قدر کرتا رہیگا خدائے عزیز الجبار پر توکل اور اعتماد کر کے دشمن کے مقابلہ پر کھڑے ہوجاؤ اور سد سکندر
کی طرح قایم رہکر خوب جم کے لڑو کہ خدا تم ہی کو فتح و نصرت دیگا غرض تمرداش اونکو جنگ پر تحریص اور ترغیب دیتا او
نصر من اللہ فتح قریب کا مژدہ اون کی گوش جان مین پہونچا تا یہانتک کہ رگ حمیت اور شجاعت اونکی جوش
مین آگئی اور سب باتفاق اپنے ملک کے واسطے لڑنے اور جان دینے پر راضی ہوگئے اور اوسکے کلام نے جو نہایت
ہمدردی اور ہمت پر متضمن تھا اون کے دلونمین عجیب تاثیر پیدا کر دی اور اوسکی چرب و شیرین باتون کے دام مین وہ
آگئے حالانکہ تمرداش ظاہر مین موافق اور باطن مین جمہور سے مخالف اور تیمور سے ملا ہوا تھا یہ شخص بڑا مکار اور منافق
تھا اوسکی عادت تھی کہ چھنال عورتون کیطرح سے مکر اور اظہار تقدس کیا کرتا جب دونون لشکرونمین جنگ و پیکار کا

بازار گرم ہوتا تو یہ کبھی ادھر گھستا کبھی اودھر جاتا گویا ایک صورت بے معنی تھی یا لفظ بے فحوی تیمور نے اوسپر بھروسا
رکھا اور سارا کام اوسکو سونپ دیا اسیطرحسے عساکر شام نے بھی اوسکو معتمد سمجھا پھر اونھون نے برج و بارہ کی درستی
کر کے شہر کی حفاظت اور حراست مین غایت درجہ کا اہتمام کیا اور ہر طرف سے مورچہ بندی کر کے بہادران نامی اور
دلیران گرامی کو گذرگاہون اور شہر کے ناکون پر متعین کر دیا اور اوس دروازیکو جو دشمن کے مقابلہ مین پڑتا تھا کھلا رکھا
کہ وہی دروازہ فتح کا یعنے باب النصر و باب الفرج و باب حصول مقصد و مراد تھا والیہ المرجع والمآب

## وارد ہونا مصیبت اور رنج و تعب کا عساکر تیمور کے سبب سے ملک حلب پر از تقدیر رب

مقام عین تاب سے تیمور سات روز کے عرصہ مین شہر حلب مین آیا نوین تاریخ ماہ ربیع الاول پنجشنبہ کے روز لشکر
اوسکا وارد ہوا تھا تیمور نے لشکر سی ہزار سوار جرار لشکر شام کے مقابلہ مین منتخب کر کے بھیجے اودھر سے دلیران شام بھی تین سو
انکے سامنے آئے اور بڑے جوش و خروش سے جنگ و جدال کرنے لگے یہانتک کہ ضرب تیغ و سنان و زخمہائے گرز گران
سے ہزارون کو بیجان کر دیا اور دشمنون کو آگے بڑھنے نہ دیکر اولٹے پاؤن پیچھے پھرا دیا دوسرے روز یوم جمعہ کو تیمور
پانچہزار سوار پھر تیار کر کے میدان مین آیا ادھر سے بھی ایک ٹکڑی فوج کی تیار ہو کر مقابل ہوئی اور اون دونون مین باہم
خوب چھپنے لگی پیکان تیر دونون طرف سے پیام اجل لے لیکر آنے لگے جوانان شیر دل خلعت شہادت پہنے کے لئے دریائے
خون مین نہانے لگے دم کرنائے عرصۂ قتال مین صدائے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا سنانے لگا مقتولان بے
گور و کفن پر پیر گردون اشک شفق گون برسانے لگا تمام روز ساقی قضا تشنگان وادی ہیجا کو آب شمشیر سے سیراب
کرتا رہا یہانتک کہ خون اعدا سے میدان ستیز مین تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے دوندیان خون کی بہنے لگین آفتاب
و فور دہشت سے حجلہ گاہ مغرب مین جا چھپا اور لیلائے شب زلف کھولے ہوئے سواد مشرق سے نکل آئی دونون
فوجین اپنی اپنی فرودگاہ پر اوترنے لگین لشکر تیمور مین مقتولون کا شمار ہزارون سے زیادہ تھا اور اہل شام کو جو دیکھا
تو فقط دو آدمیونکی سوا کسیکا لاشہ نہ تھا تیسرے دن گیارھوین تاریخ ماہ مذکور کی یوم السبت فوج شام باعدت تمام
و کثرت مالا کلام بڑی تیاری ساز و سامان کارزار سے اسپان صبا رفتار و سواران شمشیر گذار مردان پیل افگن و
بہادران تہمتن تن کی جمعیت لیکر میدان مین نمایان ہوئی کہ دفع دشمن و امور جنگ مین سرداران شام کو بجز استشمام
رائحۂ فتح و نصرت اور کسی امر کی احتیاج اور حاجت نہ تھی غرض بکمال ہمت و جرأت اونھون نے عزم بالجزم کیا کہ آج
حتی المقدور توکل بخدا کر کے استیصال خصم بدسگال و اشتعال نائرۂ جدال مین کوتاہی نہ کرین ادھر تیمور نے بھی رات
ہی کو سب تیاری کر رکھی تھی دن نکلتے ہی صفین اسنے آراستہ کین جناح و قلب میمنہ و میسرہ اپنے معتبر سردارون کو

سونپا اور بہادران آزمودہ کار و مردان جنگ آزما کو مقدمۃ الجیش بنایا لشکر کے کئی حصے کرکے ایک حصہ افواج شام کے مقابلہ مین اون کی پہلی فوج سے لڑنے کے لئے بھیجا اور دوسری ٹکڑیونسے لشکر مابقی پر حملہ کرنیکا حکم دیا فتح و نصرت تبقدیر رب العزت اسکی غاشیہ بردار قضا اسکی معین اور قدر مددگار تھی جدھر وہ رخ کرتا تھا فتح و ظفر اوسکی جلو مین حاضر رہتی سعادت و نصرت ہاتھ باندھکر سامنے کھڑی رہتی القصہ ان دونون فوجونمین بڑے زور سے باہم کارزار ہونے لگے اور دونون طرف کے بہادر خوب جانین لڑا لڑا کر لڑنے لگے گویا عرصہ گاہ قتل مین قیامت کبریٰ قایم ہوئی ملک الموت کو کثرت شغل جانکنی سے فرصت دم لینے کی نہ ملی یہ واقعہ قریۂ جیلان مین واقع ہوا تھا جب شعلۂ کارزار کرہ اثیر تک پہونچے طایر ہوش شجاعان شام کے آشیانۂ دماغ سے پرواز کرنے لگے صف میمنہ کی جسکا سردار تمرداش تھا قدم اوکھڑ گئے دلیرون کے چہرے بگڑ گئے مقابلہ فوج غنیم سے بہادرون نے موںھ پھیرا شیران بیشۂ شام کو غایت خوف و ہراس سے تپ لرزہ نے گھیرا میدان سے موںھ موڑ کر حیرت زدہ ادھر اودھر بھاگے قلم ہائے نیزۂ خطی عساکر جغتائی سے اونکی پشت کے اوراق پر حروف زخمہائے نمایان رقم ہوئے یہ بھاگتے تھے اور وہ اون کے تعاقب مین باگین اوٹھائے چلے آتے تھے **شعر** دم پیکار ظہر قوم کو موںھ کردیا ہمنے ٭ بناکر تیغ سے نقشہ دہان و چشم و ابرو کا ٭ آتے آتے اوس دروازہ سے جو کھلا ہوا تھا شہر مین داخل ہونیکا اونھون نے قصد کیا حالانکہ بہت سے آدمی اون کے لشکر کے بھی کشتہ و خستہ ہو گئے تھے اور دلیران شام برابر ان سے لڑرہے اور باران تیر و صاعقہ شمشیر ان پر برسا او رگرا رہے تھے انکے بدن سے پر نالہ کی طرح خون جاری تھا اور تلوارونسے جسم کا سارا گوشت قیمہ ہو رہا تھا اسپر بھی وہ قدم جرأت بڑھاتے ہی جاتے تھے اور کچھ پروا نہ کرتے تھے جب دروازے کے قریب تر پہونچے وہان بڑی خونریزی ہوئی محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی سے اونکو روکا اور داد مردانگی کی دی ادھر سے اونھون نے بھی خوب زور مارا اور چاہا کہ شہر مین داخل ہون مگر کسیطرح ممکن نہ ہوا دروازے پر دونون طرف کی فوج کا ہجوم تھا باہم اسقدر کشت و خون ہوا کہ دروازہ لاشونسے پٹ گیا آخر جو قدم انکا آگے بڑھا تھا پیچھے ہٹ گیا اور نا امید ہو کر جابجا متفرق ہو گئے کچھ لوگون کو انطاکیہ کو بھیجا اونھون نے وہ شہر فتح کیا اور وہانسے بلاد شام کے شہر دمشق مین آئے اور بڑی خرابیان اور بربادیان اوس شہر مین اُنسے ظاہر ہوئین جسکا بیان کرنا موجب اطناب مخل ہے او نکے وحشیانہ طور اور بدعت و جور پر دلیل کامل و گواہ عادل یہان جب مطلع صاف ہو گیا اور جغتائیون نے تسخیر قلعہ حلب سے ہاتھ اوٹھایا تو نائب شہر حلب نے قلعہ مین داخل ہو کر دروازہ بند کرلیا اور لشکر تیمور نے پھر قلعہ مذکور کا محاصرہ کیا جس سے اہل قلعہ نہایت تنگ ہو کر طالب امان ہوے اور تمرداش کو درمیان مین واسطہ گردان کر دروازے شہر کے کھولدئے مگر اون لوگون کو تیمور کے قول و فعل پر مطلق بھروسا نہ تھا ناچاری سے دروازے کھولدئے اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے امیر تیمور کامگار بڑے کروفر اور وقار سے حلب مین داخل اور مقصد دلی اوسکا حاصل ہوا جب نائب حلب اوسکی خدمت مین حاضر ہوا حمیت جاہلیت و تعصب

سعیت اسکی متحرک اور باعث عہد شکنی کہ بدترین صفات بشریت سے ہے ہوئی تو اوسنے سیدی سودون اور شیخ
علی خاصکی کو اوسیوقت گرفتار کرکے قید کرایا لیکن تمرداش کو جو اس سے ملا ہوا تھا خلعت خاص رضامندی و اختصاص
عنایت فرماکر سرفرازی بخشی اسکے بعد علی الطنبغا العثمانی نائب صفد اور علی عمر بن الطحان نائب غزہ کو بھی اسیر پنجہ تقدیر
و دستگیر کرکے تمام خزاین و اموال نقد و جنس شہر کا نقیر و قطمیر ضبط کرکے داخل خزانہ عامرہ فرمایا تمام سکنہ بلاد رعایا اور
عباد کے دلونپر اسکا رعب و ہراس فزون تر از حیطۂ قیاس غالب ہوگیا اور اسکی برق قہر و سطوت نے خرمن عیش و خرمی خلایق
کو جلاکر خاک سیاہ کردیا باوجودیکہ ہزارون جانین اسکی تیغ ستم سے ہلاک ہوگئین تھین اوسپر بھی اوسنے اکتفا نہ کی اور اسقدر
قتل عام کیا کہ مقتولون کے سرونسے ایک منارہ اوسنے بنوایا اور اس خونریزی کا یہہ باعث ہے کہ تیمور نے جو قاصد حلب
مین بھیجا تھا نائب شام نے اوس قاصد کو اسکی اہانت کے واسطے قتل کیا تھا تیمور نے وہ قصہ یاد کیا اور قاصد
مقتول کا قصاص اوسکے عزیز و اقارب سے بلکہ بیگانہ و اراجانب سے بھی اسطرحسے لیا کہ کشتون کی لاشونسے پشتہ
اور سرونکا منار بنوایا گیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيقَتِ حَالِهِ

## زیادہ تر توضیح اس واقعہ کی تاریخ ابن شحنہ سے

ابن شحنہ لکھتا ہے کہ مین نے حافظ خوارزمی سے سنا ہے کہ بخشیون کے دفتر مین لشکر تیمور کا شمار آٹھ لاکھ نفر کا تھا اور
اوسی سے منقول ہے کہ تیمور نے تسخیر بلاد مسلمین کا قصد کیا اور اوسکا نائب ایک شخص مسمّٰی ناصری محمد بن موسیٰ بن شہری
تھا کسی وجہ سے وہ امیر تیمور سے باغی ہوگیا اور لوٹ مار کرتا پھرتا تھا اور وہ کہتا ہے کہ جبتک تیمور بھنسا مین مقیم رہا
یہ اوسکے لوگونپر انواع طرحسے سختیان گذارتا رہا چنانچہ ایک جماعت اوسکے لشکر کی قتل کرڈالی اور اون کے سرکاٹ کر
حلب مین بھیجدیے اور ایک سردار کو جسکا نام طوما تھا جسکو تیمور نے اوسکی تنبیہ کے واسطے بھیجا تھا بری طور سے اسنے
شکست دی تھی اور ایسا حیران و پریشان کیا تھا کہ اوس لشکر کے اکثر آدمی دریائے فرات مین گرکر اپنے ہاتھ سے ڈوب
مرے تیمور نے ناصری مذکور کو ایک نامہ ارسال کیا جسکا یہ مضمون تھا کہ مین دیار سمرقند سے بتائید اقبال ارجمند آیا ہون
اور کوئی میرا مانع و مزاحم و سد راہ نہ ہوا کل بادشاہان دیار و امصار نے میری سعادت ملازمت حاصل کی ہے اور
تو نے سلوک طریقۂ بغی و فساد اختیار کرکے ایسے شخص کو میرے آدمیونپر مسلط کیا جسنے شورش کرکے اونکی ہلاکت و قتل و
غارت مین کوئی دقیقہ نامرعی اور باقی نہ رکھا اور اب ہم خود بنفس نفیس معہ لشکر ظفر پیکر تیری طرف متوجہ ہوئے ہین اگر تو
اپنی جان پر اور اپنی رعیت پر رحم کرتا ہے تو جلد ہمارے حضور مین بقدم اطاعت حاضر ہو کہ ہماری شفقت اور رحمت سے
تیرے رتبہ سے زیادہ تجھکو حصہ ملے اگر نافرمانی کریگا تو مین تجھے اور تیرے شہر کو ایسا خراب اور برباد کرونگا گویا کبھی تھا
اور اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ بادشاہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے ہین تو اوس شہر کو خراب کردیتے اور وہانکے عزت

داروںکو ذلت دیتے ہین اگر تجھے اطاعت منظور اور ہماری خدمت مین حضور ملحوظ نہین تو ہمارے اوس لشکر کی مقابلہ کو تیار ہوجا جسکو ہم تیری تادیب کے واسطے روانہ کرینگے اوسنے قاصد تیمور کو قید کیا اور اوسکے نامہ کا کچھ جواب دیا اسلئے تیمور نے اپنی فوج کی ہراول اوسکی طرف روانہ کی ناصری مذکور بھی اون کے مقابل ہوکر لڑا اور اونکو شکست دی دوسرے روز تیمور بھی آپہونچا اور یہ بھی قلعہ سے نکلا اور دونون فوجونمین موت کا بازار گرم ہوا اور بڑے زور شور کی لڑائی ہوئی گویا قیامت قایم ہوگئی تیمور نے دیکھا کہ جنگ و ستیز سے کچھ کار براری نہ ہوگی تو اوسنے رزم وپیکار سے کنارہ کرکے دام مکر و خدیعت پھیلایا اور طالب صلح و آشتی ہوکر از راہ چاپلوسی خواہان دوستی ہوا اس شرط پر کہ عوض صلح وحفاظت جان کسیقدر مال زر نقد گھوڑے اور لونڈی غلام اوسکو دیوین لیکن ناصری مذکور اُسکے فریب مین نہ آیا اور سختی اور درشتی سے اوس سے پیش آیا اسلئے تیمور نے خائب و خاسر وہانسے معاودت کیے اور نائب مشارالیہ نے اوسکی بھیراو بنگاہ پر دست درازی کرکے لوٹا بعضونکو اسیر اور اکثرون کو بیجان کیا تمام روز شہر کا دروازہ کھلا ہوا رکھا اور بند نہ کیا **شعر** یہ وہ امیر ہے کہ دم جنگ شیر ہے ؎ ثابت جہان مین اسکی مناقب ہین بیشمار ؎ تیمور سے امیر کو دی اسنے ہے شکست ؎ یہ تذکرہ ہے دفتر عالم مین یادگار سوائے اس شخص کے اور کسی شاہ و شہریار کو یہ بات حاصل نہین ہوئی کہ تیمور کے سامنے ٹھہرا اور اوسکو دام قہر و سطوت سی رہا ہوا ہو اسکا سبب یہ ہے کہ یہ شخص اہل علم اور بڑا متقی اور دیندار تھا صدق نیت اور اخلاص سے اختصاص رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے تھا لہذا ہمیشہ حق و باطل مین فرق کرتا اور عدل و انصاف سے لوگون کے ساتھ معاملہ رکھتا تھا الغرض نوین تاریخ ربیع الاول پنجشنبہ کے روز تیمور حلب مین داخل ہوا تمرداش وہان کا صوبہ اور منتظم تھا بلاد شام اور دمشق سے سیدی سودون کے زیر فرمان اوسکی کمک کو لشکر آیا اور شیخ خاصکی کی سرداری مین طرابلس سے اور حماۃ اور صفد سے بھی جنرل دقماق کے زیر حکم بہت سا لشکر اُسکے پاس جمع ہوگیا پھر وہ لوگ تیمور سے لڑائی کرنیکے بارہ مین باہم مشورت کرنے لگے بعض نے کہا کہ شہر کا دروازہ بند کرکے برجون اور فصیلونپر سے لڑو بعضون نے کہا کہ شہر سے باہر نکلکر غنیم کے خیمونکے سامنے صف باندھکر لڑنا بہتر ہے سپہدار اعظم نے جو یہ اختلاف آرا دیکھا تو اہل حلب کو اوسنے حکم دیا کہ حلب کو خالی کرکے جہان چاہو چلے جاؤ اور یہیہ اچھی رائے تھی مگر اون لوگون نے یہ رائے پسند نہ کی اور شہر سے باہر دشمن کے مقابل مین خیمہ و خرگاہ برپا کئے تیمور نے پہلے اپنا قاصد اون کی پاس بھیجا تو نائب دمشق نے قبل اسکے کہ اوسکا کلام سنے اوسکو قتل کیا جمعہ کے روز دسوین ربیع الاول کو دونون لشکرونمین مقابلہ اور مقاتلہ ہوا دوسرے دن یوم السبت گیارھوین شہر مذکور کو تیمور نے اپنے تمام لشکر سے اونپر یورش کردی اور بڑے زور سے حملہ کیا کہ مسلمانون کے قدم اوکھڑ گئے اور پیٹھ پھیر اکر میدان سے شہر کیطرف بھاگے یہانتک کہ دروازے پر آکھڑے ہوئے تیمور کا لشکر اون کے پیچھے اونکو مارتا ہوا چلا آتا تھا جماعت کثیر و جم غفیر لشکر شام کی قتیل و اسیر ہوگئی تیمور نے بزور شمشیر شہر حلب لے لیا نواب معہ چند سرداران فوج قلعہ مین داخل ہوکر قلعہ بند ہوا شہر

کے لوگون نے اپنا اکثر مال و اسباب قلعہ مین رکھا تھا سہ شنبہ کے روز چودھوین ماہ مذکور کو تیمور نے عہد و پیمان اور وعدہ
امان کر کے قلعہ بھی لے لیا مگر نیت مین اوسکی فتور اور سراسر مکر و زور تھا دوسرے روز تیمور قلعہ مین داخل ہوا اور آخر روز
اوسنے علما اور فضلا اور قضاۃ کو اپنے حضور مین طلب کیا تو ہم سب اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے سو اوسنے تھوڑی دیر تک
تو ہمکو کھڑا رکھا پھر بیٹھنے کا حکم دیا اسکے بعد اپنے یہان کے عالمون کے حاضر ہونیکا حکم کیا جو اسکے لشکر مین تھے جب وہ آئے
تیمور نے اون کے سردار کو جسکا نام عبد الجبار بن مولانا نعمان الدین حنفی تھا اور اوسکا باپ سمرقند مین عالم مشہور تھا
کہا کہ انسے کہو کہ مین تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہون جو مینے علمائے سمرقند اور بخارا و ہرات وغیرہ تمام بلاد جو مینے فتح کئے ہین وہان
کے کل عالمونسے پوچھا ہے مگر کسی نے مجھے جواب شافی نہین دیا تم مجھے اوسکا جواب دو اور تم مین جو زیادہ علم رکھتا ہے اُسی
سے میرا سوال ہے اور وہی جواب بھی دے دوسرا زبان نہ ہلائے اور میرے کلام کو اچھی طرح سے گوش ہوش سے سنے مینے
بہت عالمون کی صحبت اوٹھائی ہے اور خود بھی ابتدا سے مجھے اہل علم سے محبت اور طلب علم مین کوشش اور محنت رہی
ہے ابن شحنہ کہتا ہے کہ ہمنے سنا ہی کہ تیمور سوال مین علما پر بڑا تشدد اور سختی کرتا تھا اور یہ اونکے قتل اور تعذیب کا بہانہ تھا
مختصر قاضی شرف الدین موسیٰ انصاری شافعی نے جو ہمارے شہر کا مفتی اور مدرس تھا کہا کہ آپ سوال کرین خدا جواب
کی بھی ہمکو توفیق دیگا اور ہم اوسی سے مدد مانگتے ہین عبد الجبار نے کہا کہ ہمارا سلطان یہ فرماتا ہے کہ کل کی لڑائی مین ہمارے
لشکر کے اور تمھاری فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے ہین انمین کونسی جماعت کے مقتول شہید ہین آیا ہماری فوج
کے یا تمھاری طرف کے یہ سوال سنکر وہ سب غریق لجہ حیرت ہو کر خاموش ہو رہے اور ہمنے اپنے جی مین کہا کہ یہ وہی بات
ہے جو ہم سنا کرتے تھے کہ تیمور سوال مین درشتی کرتا ہے اور قتل پر بہانہ ڈھونڈھتا ہے اب ہماری خیر نہین اور اسکے ہاتھ
سے جان بچتی نظر نہین آتی ناگاہ غیب سے اللہ جلشانہ نے مجھے القا کیا اور اوسکے سوال کے جواب دینے پر ملہم غیبی نے
میری مدد فرمائی تو مینے اوس سے کہا کہ یہ وہ سوال ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے تھے اور آپنے اوسکا جواب
دیا ہے اور مین بھی وہی جواب دیتا ہون جو حضرت نے دیا ہے قاضی شرف الدین موسیٰ انصاری نے مجھ سے کہا جب
یہ حادثہ گذر چکا تھا کہ قسم خدا کی تو نے یہ کیون کہا کہ یہ وہ سوال ہے جس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے تھے اور آپ
نے جواب دیا ہے حالانکہ مین اس زمانہ کا بڑا محدث ہون مجھے اسکی خبر نہین تو مینے کہا کہ اس عالم و فاضل کی عقل جاتی رہی
ہے اور وہ معذور رہے یہ وہ سوال ہے کہ اس مقام مین اوسکا جواب ممکن اور قرین مصلحت نہین اور ایسا ہی کچھ
عبد الجبار نے بھی خیال کیا اور تیمور بھی آنکھ اور کان ادھر ہی کو لگائے ہوئے تھا اوسنے عبد الجبار سے کہا کہ تو میرے
کلام کی مسخری کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال سے کسطرح پوچھے گئے اور آپنے کیا جواب دیا؟ مینے کہا کہ ایک
اعرابی حضرت کی پاس آیا اور اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہے کہ وہ اپنی حمیت سے لڑتا ہے اور ایک شخص اظہار
شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور ایک اس واسطے لڑتا ہے کہ اوسکا مرتبہ اور قدر و منزلت زیادہ ہو انمین سے کون فِی سَبِیلِ اللہ

اور اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ بادشاہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے ہین تو اوس شہر کو خراب کردیتے اور وہا کے حرمت

لڑنے والا کون ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اعلا کلمۃ اللہ کے واسطے یعنے دین خدا کے رواج دینے
اور خدا کا نام بلند کرنے کے واسطے لڑتا ہے وہ شہید ہے تیمور نے یہ سنکر کہا خوب! خوب! اور عبد الجبار نے کہا کہ کیا اچھا جواب
ہے جو تمنے دیا غرض پھر تو باہم خوب لطف صحبت رہا اور حرف و حکایت شروع ہوئی اور تیمور نے سر رشتہ سخن اسطرحسے باز کیا کہ
دیکھو مین ایک نصف آدمی ہون خدا نے مجھے اسقدر قوت اور قدرت دی ہے کہ تمام ممالک عجم و عراق و بلاد ہند و تتار بلکہ اکثر
دیار آفاق مینے فتح کئے یہ سنکر مینے کہا کہ اس نعمت کا شکر اسطرحسے کیجئے کہ بندگان خدا اور امت خیر الوریٰ کو نظر رحمت سے دیکھئے
اور اونکی زلات اور جرائم کو ذیل عفو و احسان سے ڈھانک کر خون ناحق اور کسی کو قتل نہ کیجئے تیمور بولا کہ واللہ قصداً مین نے
کسی کو قتل نہین کیا بلکہ خود تم نے جان بوجھ کر دروازہ شہر پر اپنی جانون کو خود ہلاک کین اور واللہ اب مین کسی کو قتل نہ کرونگا
اور تمکو اب تمھارے مال و جان پر امان ہے اور یہ سوال و جواب ہمسے مکرر واقع ہوئے اور اب ہم مین سے ہر ایک شخص عالم اور
فقیہ جواب مین مبادرت کرنا چاہتا تھا اور یہ سمجھتا تھا گویا ہم مدرسہ مین بحث کے واسطے بیٹھے ہین اور قاضی شرف الدین
اونکو منع کرتا تھا کہ خدا کیلئے چپ رہو یہ شخص اُسکی مزاج سے آگاہ ہے اور اوسکے فحوائے کلام کو خوب سمجھتا ہے اوسیکو جواب دینے دو آخری سوال اُسکا یہ
ہوا کہ تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ اور یزید کے باب مین کیا کہتے ہو؟ قاضی شرف الدین نے میری طرف دیکھکر
اشارہ سے کہا کہ اب کیا جواب دیتے ہو کہ یہ شیعہ ہے مینے ابھی اس کلام کو پورا نہ سنا تھا کہ قاضی عَلَم الدین قفصی مالکی بول اُٹھا
کہ یہ سب مجتہد تھے یہ سخن سنکر تیمور بڑا غضبناک ہو گیا اور کہا کہ علی حق پر تھے اور معاویہ ظالم تھا اور یزید فاسق اور تم حلب
کے رہنے والے دمشق والون کی پیرو ہو اور وہ یزیدی ہین امام حسین کو جنھون نے شہید کیا مینے نہایت نرمی اور ملاطفت سے
مالکیون کیطرف سے عذر کر کے کہا کہ صاحب اس بیچارے نے جو کتاب مین دیکھا بدون اسکے کہ اوسکا مطلب او معنی سمجھے آپ
کے سامنے عرض کر دیا پھر تیمور میری طرف متوجہ ہو گیا اور عبد الجبار نے بھی مجھ سے اور قاضی شرف الدین سے سوال اور جواب مین
مشغول ہو کر میرے باب مین تیمور سے کہا کہ یہ شخص بڑا عالم نیک سیرت اور خوش منظر ہے اور شرف الدین کے واسطے کہا کہ یہ
بڑا زیرک اور فصیح ہے پھر تیمور نے مجھ سے پوچھا کہ تمھاری عمر کسقدر ہوگی مینے کہا کہ سنہ ۷۴۹ سات سو انچاس مین میری پیدائش
ہے اور اب میری عمر چوون برس کی ہے پھر قاضی شرف الدین سے پوچھا کہ تمھاری کیا عمر ہے اوسنے کہا کہ مین ایک برس
اسنے بڑا ہون تیمور نے کہا کہ تم میری اولاد کی عمر مین ہو کہ مین پچہتر برس کے سن مین ہون اس اثنا مین مغرب کی نماز کا
وقت آگیا اذان اور اقامت کہی گئی عبد الجبار نے امامت کی اور تیمور نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی بعد ادائے نماز سب
جماعت اپنے اپنے مقام پر پھر گئی دوسرے دن تیمور نے اہل قلعہ کے ساتھ عذر کیا اور جسقدر مال و متاع نقد و جنس کا
اوسمین ذخیرہ تھا سب ضبط اور غصب کر لیا بعض مورخون سے مینے سنا ہے کہ جسقدر خزانہ اوس قلعہ سے تیمور کے ہاتھ
آیا کسی شہر مین سے اتنا مال اوسکو نہین ملا اسکے سوا مسلمانون کو اور بیگناہ بندگان خدا کو انواع عقوبت اور عذاب مین
مبتلا کر کے قلعہ مین اون کو قید کیا اسطرحسے کہ گلے مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین تھین اس کام سے فراغت کر کے قلعہ

سے نکلکر دار الامارۃ مین یعنے جہان حاکم رہتا اور شہر کا دربار بھرتا تھا آیا اور ایک جشن عالی بطور خسروان عجم ترتیب دیا اور انواع واقسام کی نعمتین اور سامان ضیافت مہیا فرمایا تمام شاہ وشہریار اطراف وجوانب کے اوسکی خدمت مین کھڑے رہے اِدھر دور شراب ارغوانی چل رہا تھا اودھر ستم رسیدہ مسلمانونپر طرح طرحکا عذاب ہو رہا تھا در د اسیری و رنج و بلائے قتل مین پڑے تھے مجلس تیمورین قہقہے اوڑ رہے اور شادیانے بج رہے تھے مساجد اہل اسلام خراب اور مدارس ویران کردئے گئے اور عمائد واشراف شہر کے مکان جلادئے گئے مردے اُنکے پھینکے گئے آخر شہر ربیع الاول تک یہی معاملہ رہا پھر اوسنے بلوایا اور میرے ساتھ قاضی شرف الدین کو بھی اور وہی سوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور معاویہ کے باب مین پھر کیا تو مینے کہا کہ اسمین شک نہین کہ علی حق پر تھے اور معاویہ خلفاؤ منین سے نہین کیونکہ حدیث صحیح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ الخلافہ بعدی ثلاثون سنۃ اور یہ نصاب خلافت حضرت علی تک تمام ہوگئی تیمور نے کہا کہ ایسا کہو کہ علی حق پر تھے اور معاویہ ظالم ہے مینے کہا کہ صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ حاکم ظالم کی اطاعت درست ہے کیونکہ بہت سے صحابہ اور تابعین نے معاویہ کے حکم کی پیروی کی ہے باوجودیکہ حق حضرت علی کا تھا حضرت علی کے زمانہ مین پھر یہ بات اپنے دلمین اوسنے رکھی اور اون امیرون کو اپنے حضور مین بلوایا جنکو حلب مین رہنے کا حکم دیا تھا اور انکو یہ تاکید کی کہ یہ دو شخص حلب مین تمھارے مہمان ہین انکے ساتھ نیکی اور تواضع کرنا اور ان کو عزیز رکھنا اور انکو اور انکے رفیقونکو بحث اور مناظرہ مین الزام دینا مگر کسیطرح سے انکی تکلیف اور ایذا کے روادار نہ ہونا خبردار کوئی انپر سختی نہ کرے اور انکے واسطے روزینہ اور وظیفہ مقرر کرکے مدرسہ سلطانیہ مین جو قلعہ کے سامنے ہے انکو جگہ دینا مگر قلعہ کے اندر انکو جانے نہ دینا امرا مشار الیہم نے جیسا اونکو حکم ہوا تھا اُسکے موافق عمل کیا مگر ہمکو اونھون نے قلعہ مین جانے سے نہ روکا اور امیر موسیٰ ابن حاجی طغائی نے جو شہر حلب کی نیابت پر مامور ہوا تھا ہمسے کہا کہ مجھے تمھاری جان کا خوف ہے لیکن مجھے جو اُسکے فحوائے کلام سے ثابت ہوا ہے وہ تو یہی ہے کہ جب یہ کسیکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ امر جلد تر عمل مین لاتا ہے اور اوسکو مہمل اور معرض تاخیر مین نہین چھوڑتا اور جب نیکی کی نیت ہوتی ہے تو جسکو وہ کام حوالے کرتا ہے اوسکی رائے پر اوس کام کا اجرا ہوتا ہے حاصل کلام ربیع الثانی کو دمشق کے ارادے سے تیمور نے شہر کے باہر خیمہ اور ڈیرے برپا کرکے مقام کیا اور دوسرے روز شہر کے عالمونکو آدمی بھیجکر اپنے حضور مین طلب کیا سو ہم اوسکی خدمت مین چلے حالانکہ اوسوقت مسلمان بڑی پریشانی وحیرانی مین مبتلا تھے اور سر اون کے اوڑائے جاتے تھے تو ہمنے اوس آدمی سے جو ہمکو بلانے آیا تھا پوچھا کہ خیر تو ہے ہمکو کیون یاد کیا ہے اُسنے کہا کہ تیمور نے اپنی عادت کے موافق تم لوگون کو بلوایا ہے کیونکہ اوسکی عادت ہے جو شہر وہ فتح کرتا ہے وہان کے مسلمان رئیسون کو اور علما فضلا کو حضور مین بلایا کرتا ہے ایسا ہی تمکو بھی بلایا ہے الغرض جب ہم اُسکے حضور مین پہونچے ایک شخص اُسکے دربار کے عالمونین سے جسکا نام مولانا عمر تھا ہمارے پاس آیا ہمنے اوس سے اپنے بلانے کا سبب پوچھا تو اُسنے ہم سے بیان کیا کہ تیمور نے حاکم دمشق کے قتل کا فتویٰ پوچھنے کو تمھین بلوایا ہے کیونکہ اوسنے اسکے قاصد کو قتل کیا ہے

ہمنے کہا سبحان اللہ ہزارون مسلمان اسکے سامنے بدون استفتا قتل کئے جاتے ہین اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ ہم مین سے قصداً کسیکو قتل نہ کریگا پھر وہ عالم تیمور کے قریب گیا اور ہم اوسکو دیکھ رہے تھے کہ ایک طبق مین نیم برشت گوشت اوسکے سامنے رکھا ہوا ہے اور وہ اوسمین سے کھا رہا ہے تھوڑی دیر تیمور سے وہ عرض معروض مین رہا اسکے بعد ایک شخص تھوڑا گوشت اوسمین کا لیکر ہمارے پاس آیا ابھی ہم اسکے کھانے سے فارغ نہین ہوئے تھے کہ تیمور اوٹھ کھڑا ہوا اور ایک سردار اسکا ہمارے پاس عذر کرتا ہوا آیا کہ ہمارے بادشاہ نے تمھارے حاضر ہونیکا حکم نہین کیا اور نہ رئیسان اہل اسلام کا بلکہ اسنے تو یہ فرمایا ہے کہ مقتولون کی لاشونسے سرکاٹ کر اُنکا بطور قبہ یا منارہ کے یادگاری کے واسطے بنایا جاوے جیسا کہ اوسکی ہمیشہ کی عادت ہے پھر اون لوگون کو جو وہم تھا وہ دور ہوگیا اور اوسکے آدمیون نے کہا کہ امیر نے تم کو چھوڑ دیا جہان تمھارا جی چاہے چلے جاؤ کوئی تمھارا متعرض نہ ہوگا پھر تیمور اوسی گھڑی سوار ہوکر دمشق کیجانب چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین آئے اور ہمنے یہی مصلحت دیکھی کہ قلعہ مین ہی رہین امیر موسیٰ نے کہ خدا اوسکو جزائے خیر دے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا اور جبتک ہم حلب کے قلعہ مین رہے وہانتک ہمپر بڑی مہربانی کرتا رہا اور ہر ایک امر مین ہماری عزت اور حرمت کرتا اور سفارش قبول رکھتا اس اثنا مین خبر آئی کہ بادشاہ اسلام ملک ناصر کو اللہ نے فتح و فیروزی بخشی اور اوسنے دمشق مین تیمور کو شکست دی اور کبھی اسکی برعکس ہم سنتے یہانتک کہ پھر ہمنے سنا کہ سلطان تیمور سے ایک سخت لڑائی لڑکر مصر مین آیا اور تیمور نے اوسسے شکست اور ہزیمت پائی مگر بعض امیرون نے اسکے ساتھ غدر اور خیانت کی اس باعث سے اوسکو براہ دور اندیشی و عاقبت بینی مصر مین آنا پڑا پھر تیمور دمشق مین داخل ہوا اور اوس شہر کو اوسنے لوٹا اور جلایا اور ایسا اوسمین ظلم و ستم کیا کہ حلب مین بھی نہ کیا تھا لیکن طرابلس مین نہ گیا اور مال و زر اور خزینہ جو کچھ اوسمین تھا سب منگوالیا اور فلسطین کا بھی ارادہ نہ کرکے دوبارہ حلب کو خراب کرنیکا قصد مرکوز خاطر فرماکر اوسطرف روانہ ہوا سنہ مذکور ماہ شعبان کی ستر ھوین تاریخ بلاد شام سے عطف عنان کرکے جانب شرقی حلب مین آکر اوترا شہر مین قدم نہ رکھا مگر اوس شہر مین اسکی طرف کے جو لوگ تھے اون کو عمارات شہر کے جلانے اور منہدم کرنیکا حکم دیا چنانچہ اونھون نے جیسا اونکو حکم ہوا تھا ویسا ہی کیا عزالدین اعظم امرا تیمور سے ایک شخص تھا اُسنے مجھے بلاکر کہا کہ امیر نے تم کو اور تمھارے ساتھ کے سب لوگون کو رہائی کا حکم دیا ہے سو تم جسکو چاہو ہمراہ لیکر مشہد امام حسین کیطرف جلد نکلجاؤ اور اوسنے یہ صلاح دی کہ سب رفیقون کو ہم اپنے ہمراہ لیجائین اور کسیکو بھی نچھوڑین چنانچہ ہمنے ایسا ہی کیا قاضی شرف الدین تو مجھ سے دم بھر جدا نہ ہوتا تھا دوسرے قضات وغیرہ کو بھی مینے اپنے پاس بلوایا غرض وغیرہ ملکر ہمارے پاس ہزار آدمی مسلمان جمع ہوگئے اور ہمنے عزالدین مشار الیہ کے ساتھ مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کیطرف جانیکا قصد کیا اور ہمنے کہا کہ آتش زدگی شہر کا بھی ذرا تماشا دیکھتے جائین اس واسطے ہم ٹھہر گئے اور دیکھا کہ تنور کی طرح شہر کے اطراف اور جوانب مین آگ لگ رہی ہے اور شعلے اوٹھ رہے ہین تین روز کے اندر شہر جلکر خاک سیاہ ہوگیا اور کوئی متنفس اوسمین باقی نہ رہا تین روز کے بعد جو ہمنے دیکھا تو کسی کو نہ پایا شہر مین ہو کا میدان تھا یہ حال دیکھکر

ہمکو زیادہ وحشت ہوئی مردون کی عفونت سے اسقدر دماغ پریشان ہوا اور وحشت غالب ہوئی کہ وہان ٹھہر سکے اور لاشون کی کثرت اور سڑی ہوئی بدبو سے رستہ چلنا بھی ہمکو دشوار ہوگیا شعر مجون سے لیکے مابین صفا تک ؛ نہ تھی مگہ مین گویا جنس حیوان ؛ نواب و حکام بلاد شام سب اوسکے قیدی تھے اور بہت سے ہزیمت پاکے بھاگ گئے اور سودون اوسکی قید مین بھی یلبغا کے قبضہ مین مر گیا اور دمشق کی نیابت پر تنکری وردی کو مقرر کیا واللہ اعلم یہ وہ حالات ہین جو کلام ابن شحنہ سے بعینہ نقل کئے جیسا مین نے پایا

## توجہ تیمور از حلب بجانب استنبوغ دوادار اور عبد القصار کا جانا بطرف حلق کے

اسکے بعد حلب سے استنبوغا مین تیمور وارد ہوا تو دوادار اور عبد القصار نے ازراہ خیرخواہی مسلمانون کو کہا کہ اس موقع پر طرح دیجانا اور دشمن کے مقابلہ سے موہنہ پھرانا اولی وانسب ہے کیونکہ حکم ہے لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنے جان بوجھکر اپنی جانونکو ہلاک مت کرو اور یہ دشمن سخت ہے اسسے تم بر نہ آؤگے اور اپنا بچاؤ نہ کرسکوگے لہذا ضرور ہے کہ کوئی پناہ کی جگہ اپنے واسطے تلاش کرو اور جسقدر ممکن ہوسکے دمشق سے نکلجاؤ اور ایک شب بھی وہان نہ ٹھہرو ایسا نہو کہ اس باتمین سستی اور غفلت کو راہ دیکر محنت اور مصیبت مین پڑجاؤ اس بارے مین لوگون کی رائین مختلف ہوگئین بعضون نے تو یہ نصیحت مان لی اور اوسپر عمل کیا اور بعضون نے اسکے برعکس مخالفت پر کمر باندھی اور اصرار کرنے لگے چنانچہ لوگ دو فرقے ہوگئے اور جیسا کہ دستور ہے باہم اختلاف مین پڑگئے اور عبد القصار پر زبان طعن و تشنیع دراز کرکے درپے ایذا و اضرار اسکے ہوئے بلکہ ان دونون ناصحان مشفق کو شربت ناگوار مرگ پلانا چاہا اور یہہ جرم اونپر رکھا کہ تم ہم لوگون کو ہمارے خانمان سے جدا اور وطن سے آوارہ کرنا اور داغ بیحمیتی و ننگ بیوفائی کا ہمپر دھبا لگانا چاہتے اور ہم مین پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرتے ہو کہ ہماری جمعیت کا شیشہ سنگ تفرقہ پر گر کر چور چور ہوجاوے ورنہ ہمکو ہر طرحسے امن و امان حاصل ہے و بفضلہ تعالی سلطان بھی عنقریب ہماری مدد کو آیا چاہتا ہے حالانکہ حلب مین امرا و سرداران لشکر بہت ہی تھوڑے تھے اس وجہ سے حسب دلخواہ اس امر کی رائے و تدبیر کو وہ کافی نہ تھے لیکن عساکر مصر کی جمعیت زیادہ اور پوری پوری فوج تھی اور مسلمان اوسمین بہت آسودہ اور خوشحال تھے پھر وہ دونون ہواخواہ بولے کہ ہم تو ہر طرحسے اسکی ایذا و شر سے مطمئن ہین لیکن تمھارے لئے جو ہمنے مصلحت دیکھی وہ تم سے ازراہ نصیحت کہدیا مگر تم اپنے خیرخواہ اور ناصح مشفق کو دوست نہین رکھتے اور اپنی بھلائی اور سلامتی کی پروا نہین کرتے غرضکہ ان لوگون مین بڑا اختلاف پیدا ہوا اور ہر شخص اپنا خیالی پلاؤ جدا پکانے لگا بعض حرمین وغیرہ جاہائے متبرکہ کی طرف چلے گئے بعضون نے دیار مصر کا عزم کیا اور بعضون نے اطراف و ردست مین اپنی پناہ کی جگہہ ڈھونڈھی اور بہتون نے جاہائے دشوار گذار و اماکن دور و دراز مین جاکر پناہ لی -

## روانہ ہونا سلطان ملک ناصر کا قاہرہ سے معہ لشکر اسلام بطرف بلاد شام

سلطان ملک ناصر بہت جلد باجمعیت بسیار و سامان بیشمار بلاد شام کیطرف متوجہ ہوا اہالی شام نے جو ورود موکب ہمایون بادشاہ اسلام کی خبر سنی اونکا اضطراب اور تردد جاتا رہا اور اطمینان و تسلی ولونین پیدا ہوئی مگر جو لوگ کہ اپنی بات کے پورے اور صاحب حزم و خردمند اور عزم وہمت بلند رکھتے تھے اونھون نے تشریف آوری سلطان پر التفات نہ کیا اور اس امر سے اونکی تسلی نہ ہوئی بلکہ اونھون نے اپنی جانون کے لیئے امان چاہی اور اپنے واسطے ایک راہ نجات پیدا کرنے کی فکر مین لگے گویا اونکے آئینۂ خاطر پر اون حادثون کا عکس پڑتا تھا جو آئیندہ ہونے والے تھے اور واقعات شدنی کو بعین الیقین مشاہدہ وملاحظہ کر رہے تھے **نظم** سب دن ہین خوص مین برابر ÷ گویا آپسمین ہین برادر ÷ راتون کو بھی ہمنے خوب دیکھا ÷ تاثیر مین سبکو ایک پایا ÷ گذرا ہے جو کل خلاف اوسکے ÷ امید نہ رکھئے آج اوسسے **شعر** گذرا ہے جو حال خیر یا شر ÷ آیندہ کو کر قیاس اوسپر ÷ تیمور نے جب حلب کا قرار واقعی بندوبست کر لیا تمام مال و اسباب جو لوگون سے چھینا جھپٹا تھا وہ سب قلعہ مین ضبط کیا اور بعض امیرون کو جو اوسکے معتمد علیہ اور بمزید جرات وشجاعت دوسرونسے ممتاز تھے قلعہ پر تعین فرمایا از انجملہ امیر موسیٰ بن حاجی طغائی کہ دیانت وکفایت مین مشہور اور فہم وفراست مین زبان خلایق پر مذکور تھا اس کام سے فراغت حاصل کرکے یکم ربیع الثانی کو بالشکر ظفر پیکر بلاد شام کیطرف متوجہ ہوا پہلے شہر حماۃ مین پہونچا اور اوس شہر کو جہانتک دسترس ہوا تاراج کرکے بدون اسکی کہ امر غنیمت اور نہب مین درنگ وتاخیر کو کام فرمائے یا نہضت وروانگی مین سرعت وشتابی کو دخل دے بوقار وآہستگی تمام کہ متضمن مکر وخدیعت تھے مرحلہ پیمائے بادیۂ مقصود ہوا۔

## حکایت

اوائل شہر ربیع الاول ۸۳۹ سنہ آٹھہ سو انتالیس مین بلاد روم کو مجھے جانیکا اتفاق ہوا تھا تو مینے بچشم خود شہر حماۃ کی جامع مسجد جامع النوری مین جو شہر مذکور کے جانب شرقی مین واقع ہے قبلہ رُخ کی دیوار کے ایک پتھر پر عبارت فارسی مین نقش کیا ہوا ایک کتبہ دیکھا جسکا ترجمہ مرقوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے نقش کرنیکا سبب یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے فتح بلاد کی ہملو قدرت اور آسانی عطا فرمائی یہانتک کہ ہمارے رایات فتح وظفر نے ممالک عراق اور بغداد تک سایۂ عدل وداد مفارق رعایا وعباد پر ڈالا جب جوار دیار مصر مین پہونچے تو والی مصر کو ہمنے رقیمۃ الوداد معہ انواع تحف وہدایا اپنے قاصدونکے ہاتھ روانہ کیا اور اوسنے ہمارے بھیجے ہوئے قاصدون کو بموجب قتل کر ڈالا ہمارا مقصد ارسال رسل ورسائل سے یہی تھا کہ طرفین سے بنائے دوستی ومحبت مستحکم وقواعد یکجہتی ومودت منتظم ہون اسکے چند مدت بعد بعض ترکمانون نے ہمارے کچھ آدمی گرفتار کرکے سلطان برقوق والی مصر کے پاس مصر مین بھیجدے اور سلطان مذکور نے اونکو ناحق قید کرکے بڑی تکلیف مین رکھا اسلیئے ہمکو لازم آیا کہ ہمارے متعلقون کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑاوین یہی سبب تھا جو شہر ربیع الآخر کی بیسوین تاریخ ۸۰۳ سنہ آٹھہ سو تین کو حماۃ مین ہمارے آنے کا اتفاق ہوا۔

# فصل

حمات سے روانہ ہو کر تیمور حمص مین پہونچا پر وہان اُسنے کچھ جور و تعدی سے کام نہ لیا اور وہ شہر امیر خالد بن ولید کے قبضۂ اقتدار و اختیار مین سونپ دیا تو مین نے فی البدیہہ کہا **شعر** جو ارنیک مردان مین بسر کرے پھر کبھی اونکے ہمسایہ مین بہتر ہے دیار حمص اور باشندے اوسکے ٭ رہے محفوظ جو بجر بلا سے ٭ کہ ہمسایہ مین تھے خالد کے باہم ٭ نہین نیکون کے ہمسایہ کو کچھ غم ٭ اس اثنا مین ایک شخص عوام مین سے جسکا نام عمر بن رواس تھا تیمور کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنی چرب زبانی اور فصاحت لسانی سے اپنی طرف اوسکو مائل کر لیا تیمور نے اوسکو شہر کا متولی بنا دیا اور ایک دوسرے شخص مسمّی شمس الدین بن جداد کو شہر کا قاضی پھر شہر مین امن و امان کی منادی کروائی کہ کوئی کسی پر جور و تعدی نہ کرے پھر تو لوگو نمین امن ہو گیا اور باہم عدل و انصاف سے معاشرت اور معاملہ خرید و فروخت مین مشغول و مصروف ہوئے اس عرصہ مین نائب شام جسکو تیمور نے نہایت عاجز اور تنگ کر رکھا تھا تھوڑی بیماری اوٹھا کر قبہ یلبغا مین مرگیا اور طرابلس کا نائب ہزیمت پا کے بھاگ کر اپنے شہر مین چلا آیا اور اپنا غصہ اسطرحسے اونسے فرو کیا کہ تیمور کیطرف سے سوله آدمی اوس شہر کی محافظت اور حراست کے واسطے متعین کئے گئے تھے ان سب کو قتل کر ڈالا تمرد اس کا یہ حال ہے کہ اوسکے ساتھ اوسنے لڑائی کی اور آخر شکست پا کر قارا کی طرف بھاگ گیا اور علاؤ الدین التونبغا العثمانی نائب صفد اور زین الدین نائب غزہ وغیرہما اوسکی قید مین رہے ان سوانحات کے بعد تیمور بعلبک مین آیا تو اوس شہر کے لوگ اوسکی خدمت مین حاضر ہو کر طالب صلح ہوئے مگر تیمور نے انکی التماس پر مطلق التفات نہ کیا اور چند ظالمان خونخوار اور سنگدلان مردم آزار کو مقرر کیا کہ اوس شہر کو اور اوسکی باشندون کو غارت کر دین یہ حکم دیکر معہ لشکر وہانسے قطع منازل کرتا ہوا دمشق مین آیا اور مصر سے بھی لشکر اسلام نے وہان آکر مقام کیا کہ وہ نواح تمام مردان جنگ آزما و شیران بیشۂ ہیجا سے پُر ہو گئے عقاب ہائے تیر کمانداران لشکر مخالفونکے طائران ارواح کو آشیانۂ اشباح سے اوچک لیجانے کے ارادے سے سر پر منڈلا رہے تھے اور نہنگان خون آشام شمشیر قصد ادم دشمنونکو لقمہ کر جانے کے آہنگ سے بحر غلاف سے موتھ نکالے ہوئے پھر رہے تھے دونون جانبونکی صفین آراستہ ہوئین میمنہ میسرہ جناح و قلب اپنے اپنے موقع و محل پر بڑے رعب و داب و شان و تجمل سے استادہ ہوئین بہادران شیر افگن کے غرش و دلیران صف شکن کی کوشش سے عرصۂ قتال مین ہنگامۂ محشر برپا تھا **نظم**

لشکر تھا بہادرونکا ایسا ٭ گویا وہ موجزن تھے دریا
عالم کو کرین خراب دم مین ٭ آجاتی قضا بھی اونکی دم مین
نیزونسے اوٹھالین آسمان کو ٭ خاطر مین نہ لائین اک جہان کو
ہر موج مین جسکے شیر اکثر ٭ ہر شیر کے ہاتھ مین تھا اژدر
بو اونسے دلاوری کی مشموم ٭ جوہر تھے وفا کے انسے مفہوم
میدان مین کرین اگر وہ نعرے ٭ بام فلک البروج لرزے

دامن حال اونکا لوث طمع و داغ بیوفائی سے کبھی ملوث نہوا تھا سوائے عقل و دانش و کارنامہ دلیری و شجاعت کوئی اونسے فعل عبث نہ ہوا تھا شمشیر جہانگیر اونھون نے حمائل کی اور

سنان آتش فشان دوش پر رکھے اور نہایت تجمل وشان وشوکت سے میدان کارزار مین رونق افروز ہوئے **شعر**

بزمین اونکے رنگین بھی جو وردی | افق کا رنگ بھی تھا لاجوردی | سنان کا عکس جو پڑتا تھا اوپر | نظر آتا تھا گویا اطلس زر

جو ہوتی گرد سے وان شب ہویدا | چمک سے تیغ کی تھی صبح پیدا | اپنے رجم شیاطین سیہ کار | شہاب ثاقب اونکی تیغ خونبار

ایک عرصہ تک اسی طرح سے موجین اس بحر ذخار اور دریائے قہار کی متلاطم رہین اور دونون فرقون مین سے ہر ایک اپنے اپنے موقع پر پائے ثبات گاڑکر قایم رہا اور پھر ۸۰۳ آٹھ سو تین ہجری گیارھوین شہر ربیع الثانی کو قبہ یلبغا مین یہ لشکر پہونچا لشکر اسلام وامرائے شام نے اپنے اپنے گھرون مین قیام کیا اور جنود تتار کے خیام جانب غربی دمشق برپا ہوئے سلطان مشار الیہ کا کسیقدر اسباب شہر مین داخل ہوگیا پھر وہ لوگ قلعہ اور شہر کی مضبوطی کرکے قلعہ بند ہوئے اور دونون لشکر ایک دوسری کی مدافعت مین کوشش کرتے رہے قلعہ کے گرد خندق کھودی گئی اور باہم ایک دوسرے کے دفع کرنے کی تدبیرین بڑی ہوشیاری وجانکاہی سے ہوتین رہین پھر سلطان نے حکم دیا کہ شہر سے باہر میدان مین نکلکر دشمن کے مقابلہ مین جوہر مردانگی ودلیری دکھائین یہ حکم پاکر امرا وسرداران لشکر شہر سے باہر نکلے اور غنیم کی فوج سے اپنے بادشاہ کے سامنے رزم وپیکار مین مصروف ہوئے اطفال خوردسال وبعض صلحائے رجال پہاڑ پر چڑھکر بارگاہ قادر ذوالجلال مین دست دعا اوٹھاکر نہایت عاجزی اور مسکنت سے دعا کرتے تھے کہ اے خالق انس وجان وتوانائی دہ ہر ناتوان ہمارے بادشاہ کو فتح ونصرت سے شادمان کر اور ہماری جان ومال خصم بدسگال کے ہاتھ سے محفوظ ومامون رکھ اہل بلد ورعایا مین بڑا تزلزل واضطراب تھا حضرت رب العزت سے اپنے بادشاہ کی فتح ونصرت مسئلت کرتے اور دعائین مانگ رہے تھے ان روزون مین رؤسائے شہر سے قاضی القضاۃ برہان الدین شاذلی مالکی حاکم شام شہید ہوا اور زخم شمشیر سے قاضی شرف الدین عیسیٰ مالکی کا ہاتھ نکما ہوگیا تھا طرف ثانی کی لشکر کی لوگ دشمنون سے جسپر ظفر پاتے تھے اوسکو بلا تامل قتل کر ڈالتے اور جو مال ناطق وصامت اونکی ہاتھ آتا اوسکو اپنے تصرف مین لاکر کمال فخر ظاہر کرتے

## بعض واقعات لشکر شام ویورش امیر عالی مقام

ایک روز لشکر فیروزی اثر چغتائیہ سے دس ہزار آدمی بقصد جنگ وحصول نام وننگ میدان مین نکلے اور لشکر شام سے بھی انکے مقابلہ مین پانسو جرار بڑھے اور اون کی کمک کو امیر اسنبا تین سو آدمیون کی جمعیت سے روانہ ہوا **شعر**

شیر نر تھے وغا مین وہ جرار | اور ابر کرم دم ایثار | سیر وسرعت مین مثل سیل روان | در ثبات وقرار کوہ گران

مہر انور جمال صورت مین | ماہ کامل کمال سیرت مین | ہمت اونکی بلند دل دریا | نیت اونکی درست حزم اچھا

مرغ جان عدو یہ وقت جدال | تھے وہ شہباز آہنین چنگال | یا کہ در دار وگیر عرصۂ جنگ | بہر اعدا تھے خشمگین وہ پلنگ

رعد غران ہین گر کرین صیحہ | صاعقہ ہین اگر کرین حملہ

لشکر شام کا ہر اک سردار بڑا جری کرار غیر فرار تھا مسلح چست وچالاک ہنر جنگ وفنون کارزار سے بخوبی واقف او ربیباک آثار جلادت ومردانگی اوسکی سیما سے نمایان جوہر شجاعت و

کاردانی اوسکی لوح پیشانی سے صورت ضیاء مہر منیر صاف نمایان کمانین اونکی ابروان بتان چین و چگل سے بعینہ
مشابہ بامشابہت کامل تیرہائے ترکش قادر اندازان خرگان دراز خوبان ترک و تتار سے ہوا ہوا متماثل ڈھالین اونکی
عارض سیمین سادہ رویان سراپا ناز سے زیادہ تر نرم وصاف جب اونکو اپنے رُخ تابان کی پناہ کے واسطے مونھہ پر لیتے تھے
گویا ماہ انور سے مہر درخشان کو چھپا لیتے تھے اونکے سر پر خود زرین ایسی خوشنما تھی گویا فرق فرقدان پر تاج مرصع نگار نیلم اور
پکھراج کا رکھا ہوا ہے جسکی چمک دمک بجلی کیطرحسے آنکھوںمین چکاچوندی پیدا کردیتی ہے لباس اونکا اون کے بدن کے موافق نہایت
لطیف و ملائم ظاہر اوسکا حریر سے نرم تر جیسا اونکا بشرہ اور باطن اوسکا حدید سے بھی سخت تر جیسا کہ اونکا دل دشمن کے مقابلہ
مین سخت تر بلکہ اشد قسوہ یہ دلیران عرصہ کارزار و شیران نامدار اسپان صبا رفتار عربی نژاد پر سوار ہوکر گرم جولان تھے اور نیزہ ہائے
خطی دوش پر رکھے ہوئے جوش جرأت و نشہ شجاعت سے رجز خوان سنان نیزہ جو اسقدر تابان تھین یہ معلوم ہوتا تھا گویا سینکڑون
فلک ویری کے آفتاب شمعہائے کافوری کے نیچے روشن ہین اس شان و شوکت و جاہ و تجمل سے متوجہ دشت و غا جو عقب قبۂ یلیغا تھا ہوئے

## فصل

جب ان نرہ شیرون نے اون گرگان مردم درکو دیکھا تو اُنکی طرف جیسا کہ شیر شکار پر جھپٹتا ہے جھپٹے اور وہ بھی اسیطرحسے اُنپر
ٹوٹ پڑے گویا کہ دو دریائے آتشین باہم متلاطم تھے جنکے شعلہ کرۂ اثیر تک متصاعد و متزاحم تھے صیرفیان رستہ بازار کاردانی نے
زر قلب اہل جلادت و پردلی کا محک امتحان پر لگایا کھرا کھوٹا صاف نظر آگیا مؤمن فاسق سے جدا ہوگیا حاصل کلام فریقین مین باہم
ایک سخت کارزار ہوئی اور دونون گروہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے داس شمشیر سے چغتائیون نے جو کثرت او رغلبہ مین مصیرونسے
زیادہ تھے مزرعہ حیات اونکا قطع کرنا شروع کیا برق حسام عساکر شام بہی کچھ کم نہ تھی کہ دم مین خرمن ہستی کو اونکے جلا کر خاک سیاہ کردیتی
تھی مگر کہانتک یہ مور و ملخ سے بھی عدت و کثرت مین بڑھکر وہ آٹے مین نمک سے بھی کمتر اسپر بھی ہزارون ہی کو اونھون نے بیجان
کیا اشجار اجسام اہل تاتار سے تیغ خون فشان اونکی اثمار سر خاک عدم پر گراتی اور سوزن سنان اونکی قامت کے لایق رشتہ جوہر خنجر
آبدار سے قبائے سرخ مرگ مصیبت زائے سے سی کر پہناتی بعد ازانکہ جم غفیر وانبوہ کثیر لشکر مخالف کو اوسی نے تلوار کے گھاٹ
اوتار دیا استبنائے مذکور مظفر و منصور اپنی قرارگاہ کی طرف پھر گیا اور کچھ خلل اور نقصان اوسکو نہ پہونچا ۱۲

## ذکر مکر و زور سلطان حسین خواہر زادۂ امیر تیمور

تیمور کا ایک خواہر زادہ تھا سلطان حسین نام اوسنے از راہ تلبیس ایسا ڈول دکھایا کہ گویا اپنے ماموں سے آزردہ و رنجیدہ
ہے اور وہ بظاہر مخالفت کرکے اور باطن مین اپنے ماموں کا دوست بنکے سلطان سے آکر مل گیا یہ شخص جوان دلیر تنومند
و توانا تھا مگر عاقل و فرزانہ نہ تھا اور کسی قدر سبکی اور جہالت بھی اسکے مزاج مین پائی جاتی تھی اسکے آنے سے استبنا او رمصری

۔راوسکے امرا بہت خوش ہوئے اور بڑی خاطر و مدارات سے اوسکو رکھا سلطان حسین مذکور کے سر مین بڑے
ے بال گردن تک پڑے ہوئے تھے اوسکو قطع کروا ڈالے اور اپنی طور اور وضع کا لباس اوسکو پہنایا

## فصل

ادھر تیمور نے یہ فن و فریب ظاہر کیا کہ مین اب محنت جنگ اور مشاق سیاق کا متحمل ہو نہین سکتا ضعف اور سستی مجھپر غالب ہوگئی ہے اور چند روزون مین یہان سے روانہ ہونے والا ہون سبب اسکا یہ تھا کہ اوسکو یہ خبر پہونچی تھی کہ لشکر مصریون مین مخالفت اور پھوٹ پڑ گئی ہے اور وہ اب بھاگا چاہتے ہین اس واسطے اوسنے یہ مکر کیا کہ میرے چلے جانے کی خبر اور ضعف جسمانی و عجز کا حال سنکر اس ارادہ سے باز آوین اور وہین قیام کرین تا کہ مین خاطر خواہ انسے بدلا لون اور امور جنگ کو اوسنے معرض تاخیر مین ڈالکر چندے ساکت رہا۔

## پیدا ہونا شاخ نفاق شجرۂ لشکر اسلام مین ✤

لشکر شام مین سپہ سالار اعظم و مدبر و مشیر ملک ناصر امیر کبیر باش بیگ تھا اور تمام لشکر اکابر و اصاغر پر اوسکو اختیار کلی حاصل تھا اور وہ لشکر اگرچہ دیکھنے مین سب سپاہی اور کثرت مین بھی زیادہ تھے لیکن ہر شخص اپنے گھر کا امیر اور بجائے خود سردار تھا غیر کے بار حکم اوٹھانے کی اونکو عادت نہ تھی خود رائے و آزادی پسند تھے اس باعث سے اونمین نفاق اور اختلاف پیدا ہوا ہر شخص اپنی عقل کے گھوڑے جدا جدا دوڑانے لگا کوئی کسی کی نہین سنتا تھا اور اپنی ہی کہے جاتا تھا اور دوسرے کی بات کو تیغ خلاف سے قطع کر ڈالتا اس حیث و تحث مین سر رشتۂ رعایت رعیت کا ہاتھ سے جاتا رہا اور مانند گرگان مردم در کے جو بھیڑوںمین گرین جو ستمگار رعیت کے پھاڑ کھانے پر دندان طمع تیز کئے ہوئے اور مونھ پھیلائے ہوئے بیٹھے تھے اونکا موقع مردم آزاری و ستمگری کا خوب ہاتھ آگیا تھا گویا فتنۂ آخر زمان جہانمین چھا گیا تھا اس بلا سے کوئی بچہ جوان بوڑھا اوس شہر کا خالی نہ تھا **شعر** ہوئی گم مجھ سے اکدن اک غنم میری کہا مین نے ؎ مسلط شیر کر یارب کوئی یا بھیڑیا اوسپر ؎ اکثر امرا و اعیان لشکر شام اس مخمصہ اور شور و فتنہ سے کنارہ گزین ہو کر قاہرہ کو چلے گئے اور تیمور کے اوس قول کی کہ مبنی انکی نفی سیاست اور سلوک طریقۂ عفو و مرحمت پر تھا تصدیق کی

## فصل

جب جغتائیون کو معلوم ہوا کہ مصری رزمگاہ سے سرک گئے شب کو اونکے تعاقب مین اونھون نے بھی گھوڑے دوڑانا شروع کئے پھر جو شخص صف لشکر یا اپنی جماعت سے کنارہ کرکے پیچھے رہ گیا یا نیند نے اوسکے لشکر جو اس پر تاخت کرکے

متاع ہوشیاری کو اوسکی غارت کردی اور وہ اسیر پنجۂ غفلت ہوگیا تو وہ گرفتار دام ہلاکت ہوکر غریق لجۂ بلا و غرقاب بحر فنا کیا گیا اور اسی خیال سے وہ لوگ رات دن سوار رہتے اور پشت مرکب سے نہ اُترتے اور بکمال حزم و ہوشیاری سے چلے جاتے تھے اور یہ لوگ بھی بہت خوش و خرم اور شادمان تھے کہ ہمارے بادشاہ کیطرف سے ہمکو بڑی شاباشی اور انعام و نیکنامی و اکرام حاصل ہوگا اور بادشاہ کو بھی فتح و نصرت و دولت و غنیمت حاصل ہوگی اتفاقاً ایک شب کچھ لوگ اونچی جگہہ پر چڑھکر دیدبانی کر رہے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ سلطان کے خیمہ گاہ سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہین اور ایک شور و شر برپا ہے مگر کچھ سبب نہین معلوم ہوتا صبح کو جو دیکھتے ہین تو تمام شہر خالی ہے قبۂ یلبغا مین نام کو بھی بستی نہین یہ حال دیکھکر اونکے دلون مین نہایت خوف و ہراس اور بیم و یاس پیدا ہوگیا حواس خمسہ اونکے مختل اور دست و پا حس و حرکت سے معطل ہوگئے غایت بدحواسی و اضطراب سے باہم خیال کرتے تھے کہ سلطان بھاگ گیا اب ہمارا شہر دشمن کے ہاتھ مین جائیگا اور خدا جانے ہمارا کیا حال ہوگا ایسے ایسے اندیشون سے کہ درحقیقت قریب الوقوع تھے ابر غموم و ہجوم ہموم نے انکے دلونکو گھیر لیا

## فصل

تیمور اس واقعہ کے بعد شکر الٰہی کرتا ہوا اپنے مقام سے حرکت کرکے قبۂ یلبغا مین داخل ہوا اور ایک ساعت آسایش کے لئے بستر راحت پر پہلو رکھکر سو رہا اور زبان حال اوسکی نظم مین یہ مضمون فصاحت مشحون ادا کرتی تھی **شعر** تیرا شکر ہے اے رؤف و رحیم ؛ کہ حاصل ہوئی مجکو فوز عظیم ؛ جب شہر پر اوسکو بخوبی قبضہ حاصل ہوگیا تو قلعہ کے گرد اوسنے ایک خندق عریض و عمیق کھدوادی اور اوسکی گرد و جانب بہت سے سپاہی متعین کردئے اور کچھ فوج بھاگے ہوؤنکے تعاقب مین بھی روانہ کی اور جو کوئی لشکر مخالف سے اونکے ہاتھ چڑھتا اوسکو تیمور کی حضور مین حاضر کرتے اور وہ اونکو ہاتھیون کے پاؤن تلے ڈلوا کر ہڈیان اونکی چورا چورا کروادیتا اور وہ حال اونکا ہوتا جو دار و گیر رستخیز مین سمّ ستورونسے مانع زکوٰۃ کے بارے مین مخبر صادق نے شب معراج مین دیکھا اور بیان کیا ہے

## فصل

لیکن سلطان کو اوس لشکر قیامت اثر سے کچھ بیم و ضرر نہ پہونچا کیونکہ اس سرعت و چستی سے وہ نکل گیا تھا کہ یہ اسکی گرد کو بھی نہ پہونچ سکے اور سلطان کو وادی تیم کیطرف بیخوف و خطر جانے کا کوئی مانع و مزاحم نہ ہوا شیاطین الانس عساکر تیمور بھی اطراف عالم مین اصناف امم کو خراب و برباد کرنے کے ارادے سے پھیل گئے اور اکثر شہر اور دیہات پر اونکو گذرنے کا اتفاق ہوا اور بہت سی بستیون کو اونھون نے اوجاڑا اور پھر پھراکر پھر اوسی شہر مین آئے جسکا ذکر ہوا یعنے طرابلس یہ شہر ایک مضبوط اور محفوظ جگہ تھی اسباب حرب وغیرہ کثرت سے اسمین موجود اور مہیا تھا کسی چیز کی اسمین کمی نہ تھی دروازے

چاروں طرف گہری خندقیں پُرآب کھانے پینے کی چیزیں بیحساب ہر چوکی پہرے کے آدمی بیدار مغز و تنومند شہر پناہ نہایت مستحکم خندقیں پُرآب کھانے پینے کی چیزیں بیحساب
وہان کے لوگ شہر مین داخل ہونے سے انکو مانع ہوئے اور تسلیم شہر سے قطعی انکار کیا کہ شاید ہمارے سلطان کو
فیروزی ہو اور گلستان امید سے نسیم فتح و ظفر ہمارے مشام آرزو کو مشکبو کرے اور بعد شدت و محنت خداوند کریم ہمکو
راحت اور فرحت عطا فرمائے دو دن تک اسیطرح سے اہل شہر نے اصرار کیا اور شہر کو مخالفون کے ہاتھ مین جانے ندیا ہم
جب اونکو سلطان کے آنے سے یاس ہوئی **شعر** دیکھا جو سحاب آسمان پر ٭ خوش ہوگئے تشنہ کام مضطر ٭ جب
ہوگیا منتشر ہوا سے ٭ نالان رہے تشنگی سے پیاسے ٭ ایک مجلس شوریٰ قرار دینے کا اونھون نے ارادہ کیا ۔

## مشورت کرنا امرا کا بعد جانے سلطان کے اور طالب ہونا امان کا تیمور سے

اون لوگون کو یقین ہوگیا کہ اب بالضرور گرفتار دام مصیبت ہونگے اور سلطان کی بھلائی بُرائی کا کچھ حال نہین کھلتا
کہ وہ کہان ہے اور او پر کیا گذری بنابران اعیان و اکابر شہر جمع ہوکر مشورت کرنے لگے کہ اب کیا کیا چاہئے حاضرین
مجلس دار الشوریٰ سے یہ لوگ تھے قاضی القضاۃ محی الدین محمود بن العز حنفی اور اوسکا بیٹا قاضی شہاب الدین قاضی القضاۃ
تقی الدین ابراہیم بن مفلح حنبلی اور قاضی شمس الدین بن محمد حنبلی نابلسی اور قاضی ناصر الدین محمد بن ابی الطیب کاتب السر اور قاضی
شہاب الدین احمد بن وزیر شہید اسکو منصب وزارت اس واسطے ملا تھا کہ یہ شخص کوفی الجملہ علم و فضل اور عقل و دانش و شوکت ظاہری
سے بہرہ تھا دوسرا قاضی شہاب الدین حیاتی شافعی اور قاضی شہاب الدین ابراہیم ابن قوشہ حنفی صالح و متقی خدا ان سب کو
غریق بحر مغفرت کرے یہ لوگ جمع تھے الا قاضی علاؤالدین ابن ابو البقا شافعی المذہب سلطان کے ساتھ ہی بھاگ گیا تھا
اور قاضی القضاۃ برہان الدین شاذلی مالکی نے مطابق ایمائے سابق خلعت گلگون شہادت پایا ان سب لوگونکی جب رائے
متفق ہوئی تو اونھون نے آپسکی صلاح سے تیمور سے خط امانکی درخواست کی اور بحر سلوک طریق وفاق و ترک راہ نفاق کچھ چارہ نہ دیکھا

## فصل

جب سلطان اپنے لشکر کی کشتی سے کنارہ کر گیا تو قاضی القضاۃ ولی الدین ابن خلدون بحر عساکر تیموریہ کی تلاطم مین پڑگیا
اور یہان سرداروں مین سے تھا جو سلطان کے ساتھ بھاگے تھے جب سلطان مارا گیا تو اسکو اطلاع نہ تھی اور غفلت مین تھا
کہ دام بلا مین گرفتار ہوگیا بہرحال مدرسہ عادلیہ مین یہ مقیم تھا کہ اعیان مسبوق الذکر امر مذکور کی تدبیر اور رائے لینے کے قصد سے
وہین اوسکے پاس پہونچے اور ساری کیفیت اور باہم کی صلاح و مشورت من و عن اوس سے بیان کرکے تیمور کے بارے مین اوس سے
بھی صلاح پوچھی تو اسنے بھی اس رائے کو مستحسن سمجھا اور اونکے ساتھ متفق الرائے و ہمداستان ہوا لہذا ان لوگون نے بھی اسکو
اس کام مین پیشوا اور سربراہ ٹھہرایا اور اُسی کی رائے پر سب کام محول و منحصر رکھکر اوسکو اپنے ساتھ لیا اور یہ شخص مالکی مذہب

رکھتا تھا اور اصمعی سے روایت کرتا ہے الغرض ایک کلاہ سیاہ اوسکے سر پر اور ایک چھوٹا سا عمامہ اوسپر بہیئت عجیب
بنائے ہوئے تیمور کے دربار کیطرف متوجہ ہوا اور اون سب نے بھی اسکو آگے کیا اور اوسی کے قول و فعل پر اعتماد کرکے اسکو
مقدم سمجھا جب اوسکے دربار مین داخل ہوئے دیر تک خوف زدہ و متحیر اونکو کھڑے رہنا پڑا یہانتک کہ تیمور نے انکو بیٹھنے
کا حکم دیا اور ہنستا ہوا اونکی طرف سے گذرا مگر خیال اوسکا انھین کیطرف تھا اور اونکے اقوال و افعال کا چشم فراست و دیدۂ
کیاست سے نگران لیکن جب اوسنے ابن خلدون کی شکل دیکھی کہ اسکی وضع اونکی وضع و شمایل سے بالکل جدا اور مباینت کلی رکھتے
تھے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت سے نہین پھر تو جواب سوال کا موقع مل گیا اور باتون کا دفتر کھل گیا
انشاء اللہ تعالی جو گفتگو ہوئی ہے ہم اوسکو بیان کرینگے پھر بساط کلمۂ کلام اوٹھایا اور دسترخوان طعام بچھایا گیا قابین
بھر بھر کے بھنا ہوا گوشت اور نعمت اقسام ہر ایک کے سامنے رکھی گئین بعضون نے تو اسکے کھانے سے اجتناب کیا اور بعض
باتون مین مشغول ہوگئے بعضون نے ہاتھ بڑھا کر بلا تکلف کھانا شروع کیا اور زبان حال سے نظم مین یہ مضمون بطریق تفنن
ادا کرتے اور میدان دسترخوان مین بڑھ بڑھکر دودستی حملہ کرتے تھے **شعر** کھاؤ اوس شخص کے مانند یہ کھانا صاحب ؛ کھاؤ
جو زندہ رہے وے وہ عزیزون کو خبر ؛ اور جو مرگیا اس حال سے وہ حق سے ملے ؛ مونہہ تلک جسکا شکم آگیا ہو کھا کھا کر ؛
ان کھانے والون مین سے ایک قاضی القضاۃ ولی الدین بھی تھا اور تیمور کن آنکھیون سے انکو دیکھ رہا تھا اور ابن خلدون بھی
دزدیدہ نگاہون سے اوسکا یعنی تیمور کا ناظر تھا جب تیمور اودھر دیکھتا تو یہ نظر چرا لیتا اور جب وہ اور طرف متوجہ ہوتا تو
پھر یہ دیدے اودھر پھرا دیتا ایک دفعہ ہی باواز بلند ابن خلدون نے کہنا شروع کیا کہ اے جہان پناہ الحمد للہ مین اپنے
دل کی آرزو کو پہونچا اور ایسے بادشاہ عالم پناہ کی حضوری کا شرف مجکو حاصل ہوا بڑے بڑے بادشاہون کا دربار مین نے
دیکھا ہے اور اپنے ذہن کی تاریخ مین اونکا حال بقلم حافظہ مینے ثبت کیا ہے ملوک عرب و خسروان عجم کا جاہ و حشم میری نظر سے
گذرا اور مشرق و مغرب کے بادشاہون سے مجھے سابقہ ہوا ہے لیکن خدا کا بہت بڑا احسان ہے کہ اوسنے مجھے ابتک زندہ رکھا
یہانتک کہ مین نے دیکھ لیا کہ حقیقت مین بادشاہی کے لائق کسکی ذات والا صفات ہے اور مجکو اچھی طرح سے ثابت ہوگیا
کہ صراط المستقیم شریعت اور مسلک قویم سلطنت پر بقدم معرفت و عصائے معدلت ثابت قدم کون صاحب اقبال ارجمند ہے
اگرچہ طعام ملوک انام دفع جوع و خوف تلف کے واسطے کھایا جاتا ہے مگر آپکے خوان نوال و مکرمت کی نعمتین دفع گرسنگی واسطے
بھی ہین اور حصول فخر و شرف کے لئے بھی! یہ کلمات سنکر تیمور بہت خوش ہوا اور نہایت فرحناکی و غایت طرب سے غنچۂ
دل اُسکا منبسط ہوکر رائحہ نشاط و بوئے انبساط مشام امید مین پہونچانے لگا اور خاص اوسکی طرف متوجہ ہوکر اُسنے استفسار
کیا کہ ملوک عرب کیسے گذرے ہین اور اونکی دولت اور شوکت کا زمانہ کیسا تھا وہ بیان کرو تو اوسنے اونکا تاریخی حال
مختصر اس فصاحت اور وضاحت سے بیان کیا جسکو سنکر اوسکی عقل حیران رہگئی اور خود تیمور بھی کتب سیر اور مشرق و مغرب کے
بادشاہون کے حالات تاریخی سے بخوبی واقف تھا گویا مؤرخ بے بدل تھا اور علم تاریخ مین آپ ہی اپنا نظیر تھا

# فصل

ایک روز دربار بھرا ہوا تھا اور تمام امرا و سالار لشکر مجلس تیمور مین شرف حضوری رکھتے تھے کہ ناگاہ قاضی صدرالدین بخاری کو جو سلطان کے ساتھ بھاگ گیا تھا اوسکو لوگون نے میسلون مین پکڑ کر حضور مین حاضر کیا اوسکی اک عجیب ہیئت تھی بڑا عمامہ گنبد کے مانند سر پر بندھا اور ایک لنبی چوڑی چادر دوش پر اوڑھے ہوئے لوگونکو کھندلتا ہوا مجلس مین سب سے آگے جاکر بدون اذن بیٹھ گیا تیمور کو یہ حرکت اوسکی سخت ناگوار خاطر ہوئی اور مارے غصہ کے آگ ہوگیا اور اوسکو زجر و توبیخ کرکے موکلان عذاب کو حکم دیا کہ قاضی مذکور کو اس گستاخی کی سزا قرار واقعی دین اور مسلسل بطوق و زنجیر کرکے ایک مکان تنگ و تاریک مین قید شدید کرین جلادان سباع سیرت فوراً کتون کی طرح اوسکی طرف دوڑے اور تمام لباس اوسکے جسم کا پارہ پارہ کردیا اور لاتین اور مکیان مار مار کر ادھ موا بنا دیا پھر اونکو مکرر تاکید کی گئی کہ زیادہ تر اسکو تعذیب کرین چنانچہ اسقدر اوسپر مار پیٹ ہوئی کہ حالت نزع کی سختیان اوس سے کچھ مناسبت نہین رکھتی تھین بعد اسقدر زدوکوب کے دربار سے نکالا گیا اور تیمور امور ملکی کیطرف متوجہ ہوا اور وہ عمائد جنکا ذکر تھا اونپر کمال مہربانی و عنایت فرماکر خلاع فاخرہ و ملبوس بیش بہا مرحمت فرمائے اور بڑے اعزاز و اکرام سے اونکو خوش و خرم رخصت کیا حالانکہ اسکی باطن مین کینہ و بغض بھرا ہوا تھا بہرحال وہ لوگ اسکی ان باتون سے حیران و پریشان ہوکر نکل کھڑے ہوئے اور جیسے مرغ وحشی دم صیاد سے رہا ہوتا ہے اس ظالم سفاک کے پنجہ سے چھوٹ کر اپنے گھر کو آئے **شعر** کرتے ہین حاجی ہدی کی تعظیم کسقدر * پھر عنقریب ذبح وہ ہوتا ہے جانور * مگر اس شرط پر اونکو امان دی گئی تھی کہ سلطان اور اوسکے متعلقات و امرا و اعیان کا کل مال نقیر و قطمیر احمال و اثقال ممالک و مواشی جسقدر وہان ہے ہمارے خزانۂ عامرہ مین داخل کرین اور اونھون نے بھی یہ امر قبول و منظور رکھا تھا بنابران شہر مین پہونچکر وہ حکم وہ بجالائے اور کل مال صامت و ناطق بموجب اقرار سابق اوسکی سرکار مین بھیجدیا اور کچھ اوٹھا نہ رکھا لیکن قلعہ پر اونکا کچھ اختیار نہ تھا اور وہ نہایت استحکام اور ساز و سامان کے ساتھ ایک سردار کہ جسکا نام ازدار تھا قبضہ مین تھا اور وہ سلطان کے آنیکا اور اوسکی کمک اور مدد کرنیکا منتظر تھا اور امید رکھتا تھا کہ غیب سے کوئی مانع اور ایسا سبب پیدا ہو کہ ہمارا سلطان پھر ہمارے شہر مین آجائے اور شب یاس صبح امید سے مبدل ہوجائے تیمور نے بھی ابتدائی امر مین اوسکی طرف التفات نہ فرمایا بلکہ تحصیل مال مین مصروف اور مشغول ہوگیا جب تمام احمال و اثقال اوسکے بیت المال مین داخل ہوگیا تو لوگون کو اوسنے خط امان دیکر مامون کردیا اور قلعہ کے حاصل کرنے کے باب مین اوس جماعت قضات سے جو متکفل ضبط اموال و تحصیل امان ہوئی استعانت اور مدد چاہی اور اپنے طرف سے اہل دیوان و محرر و ناظم و مدبر مقرر کرکے الہ داد کے حوالے مین جو اسکا معتمد الیہ اور ایک رکن دولت تھا ان سبکو کردیا یہ الہ داد امیر سیف الدین کا جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے علاتی بھائی تھا الہ داد کے صلاح کار اور رفیق بھی چند ایسے ستم پیشہ اور جفاکار ہوگئے جنھون نے عہد طفولیت سے اُسکے ساتھ دایۂ سنگدلی اور بیرحمی کی پستان سے شیر جور و بیداد

بپا اور ایذا و اضرار بندگان رب العباد کا کھیل کھیلا تھا الغرض الہ داد نے امن و امان کی منادی پھروا کر سبکو یہ حکم سنایا کہ کوئی کسی متنفس پر دست تطاول دراز نہ کرے و جبر و تعدی و ستم و زبردستی سے خود کو باز رکھے لیکن بعض چغتائیون نے اس حکم کو بالائے طاق رکھکر چند غربا و رعایا کے مال پر دست درازی کر کے لوٹ لیا تیمور کو جو یہ حال معلوم ہوا اون لوگونکو گرفتار کر کے حکم دیا کہ شہر کے چوک مین عام رستے پر انکو سولی دین یہ حال اور طریقۂ عدل و داد دیکھکر شہر کے لوگ بہت خوش ہوئے اور تہ دل سے شکر احسان بجا لا کر اسکی حکومت سے راضی اور اطاعت کرنے پر مائل ہو گئے اور اس عدل و سیاست سے لوگون نے حساب پکڑا اور برضا و رغبت قلعہ کے دروازوںین سے ایک چھوٹا دروازہ جسکو دریچہ کہتے ہین کھولدے کر تمام نقد و جنس قلم بند کر کے حوالہ خزانہ امیر احمبند کر دیا اور وہ مال کل لشکر کو تقسیم کر دیا گیا فصل خریف گویا مثال جیش مصری کے تھی کہ نہایت زرد و خشک ہو رہے تھے اور فصل شتا معہ اوسکی برودت کی مختص لشکر تیمور کے لئے تھی کہ بقدر حرارت اور سوزش و تیزی کے ساتھ اقصائے عالم مین نازل ہوا تھا القصہ پھر تیمور قصر ابلق مین آیا اور وہانسے امیر نجاص کے گھر قدم رنجہ فرما کر قصر مذکور جلا دینے کا حکم دیا اور وہانسے اوس دریچہ سے جو کھولا گیا تھا قلعہ مین داخل ہوا اور اوسکے ساتھ بہت سی جماعت بھی تھی جمعہ کی نماز مسجد جامع بنی امیہ مین ادا کی اور حنفیونکو شافعیون پر مقدم رکھا قاضی القضاۃ محی الدین محمود ابن العز حنفی مذکور نے بڑی شد و مد سے خطبہ پڑھا اسکے بعد بہت سے واقعات پر فتنہ و شرور واقع ہوئے جنکا ذکر خالی از اطناب مخل نہین جنمین سے ایک عبد الجبار بن نعمان خوارزمی کا جو معتزلی تھا علمائے شام سے خصوصاً قاضی القضاۃ تقی الدین ابراہیم ابن مفلح حنبلی سے مناظرہ و مباحثہ ہے اور تیمور ہی اس مناظرہ و مجادلہ کا باعث اور علت تامہ انعقاد یہ مجلس تھا اور خود اپنی زبان سے اس بارہ مین گفتگو اور سوال و جواب کرتا چنانچہ اُن مباحثون مین سے ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ کا وقایع ہے جو اوس زمانہ مین اون دونون صاحبون کے درمیان واقع ہوئے اور اسکے بعد معاملات یزید پلید با امام حسین شہید کا ذکر تھا کہ اقدام قتل امام ہمام ظلم اور فسق تمام تھا یا نہین؟ اور یہ کہ جو کوئی اونمین سے اس قتل کو جائز اور درست جانے وہ کافر ہے کہ نہین اور حقیقت مین یہ فعل حرام ہی ہے جو اہل شام کی مدد سے واقع ہوا اور جو اوسکو حلال سمجھتا ہے بلاشبہ وہ کافر ہے اور جو حلال نہین سمجھتا تھا اور شریک تھا وہ گنہگار اور عاصی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زمان حال کے لوگ اونھین گذرے ہوؤن کے مذہب و طریقہ پر ہین اس مسئلہ مین بہت سے جواب و سوال طرفین سے واقع ہوئے جو بعضے مردود اور بعضے مقبول ہین یہانتک کہ کاتب السر یعنے اخبار نویس نے عرض جواب مین مبادرت کی اور اچھا جواب دیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے کہ میرا نسب حضرت عمرؓ و جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل ہے اور میرے جد اعلے اوس زمانہ مین عمائد سے تھے بلکہ اون معرکونمین حاضر بھی تھے اور اہل حق سے تھے حق و باطل کی تمیز حق جل و علا نے اونکو بوجہ کامل دی تھی اون کے حالات سے سینہ بسینہ ہم تک یہ روایت پہونچی ہے کہ اوس مرد پاک نہاد نے امام حسینؓ کے سر مطہر کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور اوسکی خوش قسمتی سے وہ سر مبارک اوسکے حوالے مین دیا گیا تو اوسنے بکمال دینداری و خوش اعتقادی سر اقدس کو گرد راہ وغیرہ سے پاک کر کے اوسکو غسل دیا اور نہایت تعظیم و تکریم سے اوسکو بوسہ دیکر خوشبوئین لگائین اور بڑے

واحترام سے جائے پاک مین مدفون کیا اور اس عمل خیر کو تقرب الی اللہ تعالیٰ کا افضل ترین وسیلہ گردانا اور اسی
ے کنیت اون کی لوگونمین ابوالطیب مشہور ہوئی ہے بہرحال اے حضرت وہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی اور ایک ابر کی گھٹا
جو کھل گئی اور ایسے خون ہین جنسے ہماری تلوارونکو اللہ نے دور رکھا ہے اور ان فتنونسے ہماری جانونکو محفوظ مگر
تو ہمارا اعتقاد اہل سنت اور جماعت کا اعتقاد ہے جب یہ کلام فصاحت انجام تیمور نے اوس سے سنا نہایت متعجب اور شاد
ہوکر اوس سے پوچھا کہ کیا تم اسی سبب سے ابی طیب کی اولاد کے نام سے مشہور ہوا اوسنے عرض کی کہ ہان حضور ایسا ہی ہے اور
ت سے ثقات واہل روایت اس بات پر میرے شاہد ہین اور میرا سلسلۂ نسب یہ ہے کہ میرا نام محمد بن عمر محمد بن ابی القاسم بن
بدالمنعم بن محمد بن ابی الطیب عمری عثمانی ہے یہ سنکر تیمور نے کہا کہ یاطیب الاسلاف مجھے یہ حال معلوم نہ تھا مجکو معذور رکھ اگر
ھے یہ عذر نہ ہوتا جیسا کچھ کہ ظاہر ہے تو مین تجھے اپنے کاندھے پر نہایت احترام سے چڑھائے پھرتا لیکن اب تو دیکھیگا کہ مین
رے اور تیرے عزیز واقارب کے ساتھ کسقدر رحمت اور الطاف سے پیش آتا ہون پھر اوسکو نہایت تعظیم اور تکریم سے رخصت
یا اور پھر اون اشخاص مسبوق الذکر سے کنایتہً واضراراً یہ سوال پیش لایا کہ مرتبہ علم کا زیادہ ہے یا نسب کا اس سوال سے تیمور کا مطلب
وہ سمجھ تو گئے کہ منشا اس سوال کا کیا ہے اور اونھون نے اچھی طرحسے یہ جان لیا کہ اب ہم بلا مین پڑے تو بھی جواب دینے کا
قصد اونکا ہوا اور اونمین سے قاضی شمس الدین نابلسی حنبلی نے جواب دینے مین مبادرت کرکے کہا کہ علم کا درجہ نسب
کے درجہ سے اعلیٰ وافضل ہے اور اللہ کے نزدیک اور بندون کے نزدیک اہل علم رتبہ وشرف مین زیادہ ہین رزیل فاضل
رزیل جاہل پر مقدم اور سید شریف النسب سے عالم مجہول النسب امامت کے لئے لائق تر وانسب ہے اس مسئلہ کی دلیل جلی
ہے کہ اجماع صحابہ کا تقدیم ابی بکر کی ہے بر جناب علی اور تمام صحابہ کا اس امر پر اجماع ہوا ہے کہ جناب صدیق اکبر کل صحابہ سے
علم مین زیادہ بھی اور اسلام لانے مین سب سے اقدم اور اجماع صحابہ کا حجت قوی ہے کہ حدیث جناب نبوی لا تجتمع امتی
علی الضلالۃ ہے اور اسکی تصریح صاحب رسالہ اور جمیع علمائے اسلام نے کی ہے یہ جواب دیکر اوسنے اپنے جسم سے کپڑے اُتار
ڈالے اور اپنے نفس سے اُسنے کہا کہ موت کے لئے آمادہ ہوجا کہ تجھے یہ پیالہ پینا ضرور ہے اور جب مرنا اور دنیا سے سفر کرنا
ناگزیر ہے تو برابر ہے چاہے آج مرو یا دو دن اور زندگی کرلو اور شہادت کی موت تو افضل عبادت ہے اوسکے لئے جو خدا
رسول پر اور قیامت کے دن پر اعتقاد رکھتا ہے احسن اقوال وہ کلمہ حق ہے جو بادشاہ ظالم کے روبرو کہا جائے تیمور نے
لوگونسے پوچھا کہ یہ واہی آدمی کیا کہتا اور کرتا ہے تو خود اسنے عرض کی کہ خداوند آپکے لشکر مین مثل قوم بنی اسرائیل فرقہ فرقہ
جُدا جُدا مذہب واعتقاد رکھتا ہے بعضے اونمین بدعتی ہین بعضے شیعہ بعضے سنی اور اونمین بھی شک نہین کہ جو آپکی مجلس مین
مباحث دینی ومناظرات مذہبی معرض بیان مین آتے ہین اکثر لوگون کو اون کے اعتقاد کے خلاف ہونے سے ناگوار
خاطر ہوتے ہین اس صورت مین مین نے جو یہ جملے بیان کئے ہین اور کوئی شخص غیر سنی نے اوسکو سنا ہوگا خصوصاً وہ شخص
جو ولائے والا جناب مرتضوی کی حد افراط مین بڑکر شان صدیق اکبر مین تفریط کرنے سے رافضی مشہور ہوا ہے تو بلاشک

وہ مجھکو قتل کرنا چاہیگا لہذا جب مجھے اسکا یقین ہوگیا کہ اب مین بالضرور قتل کیا جاؤنگا اور کوئی میرا مددگار اور ناصر نہین لہذا اجر شہادت حاصل کرنے کے لئے مین پہلے ہی سے آمادہ اور تیار ہو رہا ہون تاکہ بطیب خاطر اس سعادت کو حاصل کرکے زمرۂ شہدائے فی سبیل اللہ مین داخل ہون تیمور نے یہ کلام سنکر کہا کہ واللہ یہ شخص کسقدر فصاحت سے کلام کرتا ہے اور سخن مین کتنا دلیر اور بیباک ہے یہ کہکر اوسنے اپنے آدمیونکو حکم دیا کہ آج کے بعد پھر کبھی اسکو میرے دربار مین آنے نہ دینا

## فصل

یہ شخص یعنے عبدالجبار مذکور دربار تیمور کا عالم اور پیش نماز اوسکا تھا مسلمانونکے قتل کا فتوی اور صلاح وغیرہ مین مقدم یہی تھا بڑا عالم فاضل فقیہ کامل تھا اصول کا مدقق اور فروع کا محقق اسکا باپ سمرقند مین تھا نام اوسکا نعمان ہے فروع مین اپنے زمانہ کے علما سے عالم تر تھا چنانچہ نعمان ثانی لوگ اوسکو کہتے تھے آخرت مین عدم رویت کا قائل تھا اس واسطے اللہ نے دنیا مین اسکو اندھا کردیا تھا ماوراءالنہر کے اکثر علما فروع مین اوسکے شاگرد تھے اور مسائل مشروع اوس سے روایت کرتے تھے اہل سنت اور معتزلہ مین مسائل فروع دین مین کچھ اختلاف نہین جو خلاف ہے چند مسائل اصولی مین ہے جسمین اہل اعتزال سالک طریقہ ضلال ہوئے ہین

## فصل

پھر تیمور اہل شام سے مال و دولت نکلوانے مین متوجہ ہوا اور اوسنے دشت بیرحمی کے گرگان مردم در اور دریائے خونریزی کے نہنگان ستمگر کو اس کام پر مقرر کیا حالانکہ اون کی طرف سے دل مین غبار کدورت بھی رکھتا تھا اون لوگون کے نام یہ ہین صدقہ ابن الحارثی اور ابن المحدث اور عبدالملک ابن تکریتی ملقب بسماقہ وغیرہ دوسرے جفا پیشہ بھی انکے شریک حال رہے ہین ان سب کو اون روسائے شہر پر متعین کیا جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے ناچار اوسکے حکم سے انکو کوئی مفر نہ تھا اور اوسکے اہل دیوان محرر اور منشی ناظم اور خزانچی خواجہ مسعود سمنانی اور مولانا عمر و تاج الدین سلمانی یہ سب دارالذہب مین جو ایک مشہور عمارت تھی جمع تھے اللہ داد نے باب صغیر مین یعنے قلعہ کے وہ چھوٹے دروازے مین جو پہلے کھولا گیا تھا داخل ہوکر مکان ابن مشکور مین مقام کیا اور جن جن شخصون کی طرف سے اوسکے دلمین بغض اور عداوت و کینہ تھا انکے حق مین چشم و ابرو سے اشارہ کنایہ ان ستمگارون کے ساتھ کرتا جو اسکے رفیق تھے **شعر** نہ پوچھ اہل عزا سے جب وہ روئین اپنے بھائی کو ؛ دلیل اوسکی زبان سے جو نکالین وہ مصیبت ہین ؛ بلکہ ادنی اشارۃ واقل عبارۃ سے اون کے وجود کی زمین پر انواع و اقسام رنج و آلام کی عمارت تعمیر کرتے اور اون کے ہستی کے چمنستان پر سحاب اصناف عذاب سے باران عقاب برسا کر برق قہر و غضب نازل کرتے اور اون کی خرمن حیات پر صاعقۂ درد و ہلاکت گراتے رہے

## فصل

اس عرض مدت مین تیمور نے تسخیر قلعہ مذکور مین صرف ہمت بدرجہ غایت فرمائی اور حکم دیا کہ قلعہ کے مقابلہ مین ایک بلند اونچے دمدمہ کے طور پر ایک عمارت بناوین کہ اوسکے اوپر چڑھکر قلعہ کے منہدم کردینے کی تدبیرین اور کوششین عمل مین لانے کے لئے آسانی ہو لہٰذا حسب الحکم چوب و سنگ و خشت وغیرہ اس کام کا مصالح جمع کرکے اوس تعمیر کو انجام دیا اور اوسکی سطح کو ہموار کردیا تاکہ چلنا پھرنا اور مورچہ وغیرہ لگانا آسان ہو یہ دمدمہ گوشہ مغرب اور شام کیطرف قایم کیا گیا اسکے بعد آدمیون نے اوسپر چڑھکر اہل قلعہ پر باران تیر و تفنگ برسانا شروع کیا تیمور نے فتح قلعہ کا کام ایک سردار جہان شاہ کے حسن تدبیر و رائے پر محول کردیا تھا سردار مذکور نے یہ خدمت اپنے عہدہ درایت وکف کفایت مین لیکر مجانیق اوسپر قایم کئے اور اندر ہی اندر نقب لگانا شروع کیا قلعہ کے اندر بھی جو لوگ تھے اپنے کام سے خالی اور غافل نہ تھے اور بڑی جانفشانی اور ہشیاری سے قلعہ داری کررہے تھے مثل شہاب الدین زردکاش دمشقی و شہاب الدین احمد زردکاش حلبی بہادران جنگ آزما و شیران بیشۂ وغا تھے جنھون نے اوسکے لشکر پر بھی ایک سخت مصیبت اور آفت برپا کررکھی تھی بہت سے لوگون کو جسکا حساب حد قیاس سے باہر ہے آتش فنا سے جلادیا قصر وجود لاکھون کا گلولہ ہائے تفنگ صاعقہ بار سے جسکی صدا بنائے مقرنس ہفت گنبد فلک لاجوردی کو متزلزل کردیتی تھی خاک عدم پر گرادیا لیکن چونکہ اوسکے لشکر کے بحر طوفان خیز نے بھی اوس قلعہ کو بحر محیط کیطرح سے احاطہ مین لیا اور ابر مدرار سیاہ بیشمار قطرات بلا کی و ومار اوپر برسا رہا تھا مین و بیسار بلکہ ہر طرف سے تیر و تفنگ کی اوپر بوچھار ہورہی تھی لہٰذا مقابلہ اور مقاتلہ سے عاجز آگئے تھے اور بیش ازین تاب مقاومت انمین نہ رہی ناچار تسلیم قلعہ پر وہ راضی اور امان کے متمنی ہوکر دروازہ صلح و اطاعت کا انھون نے کھولا یہ مصیبت اور تعب اواخر شہر ربیع الآخر سے شہر رجب تک اونپر رہی لیکن تینتالیس دن کے محاصرہ کے بعد تسلیم قلعہ کی نوبت پہونچی اس مدت مین تیمور نے ارباب صنعت و حرفت کو ڈھونڈھ کر ہر جگہ سے اور کاملان فن کو دور دور سے طلب کرکے ایک قبائے حریر زربفت کی اس قسم کی بنوائی جسمین کہین جوڑ نہ تھا اور حقیقت مین ایک عجب شے تھی اور ایک دوسرا یہ کام کیا کہ باب صغیر کے قبرستان مین دو گنبد تعمیر کروائے جو زوجات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرون سے متصل تھے اور بہت سے حبشی غلام بہم پہونچائے جو اور غلامون سے عدت اور کثرت مین زیادہ تھے۔

## سوچنا بعض داناؤن کا تدبیر سلامتی جان و مال از وقوع مہلکۂ آفت و وبال

قلعہ صفد کا رہنے والا بڑا مالدار ایک سوداگر تھا جو رئیس اور اہل عزت شمار کیا جاتا تھا علاؤالدین اوسکا نام منسوب بدوادار سابق مین اُسنے سلطان کی کچھ خدمت کی ہوگی جس سبب سے مہربان ہوکر سلطان نے خدمت کوتوالی کی اوسکو عنایت فرمائی تھی جب نواب کسی وجہ سے حلب کو جاتے تو اپنی طرف سے کسی کو نائب کرجانیکا دستور تھا لہٰذا تونبغا عثمانی نائب ہوتا اور علاؤالدین دوادار ئی حاجب جب اکثر نواب و امرا وغیرہ جسمین تونبغا عثمانی اور ابن الطحان

بھی تھے اس کجّہ پر آفت مین غریق ورطۂ شہادت ہو گئے اور بعض بھاگ گئے قید کئے گئے ازانجملہ تو بغا اور عمر قید شدید
مین تھے جب تیمور دیار شام مین منزل گزین ہوا اور جو کچہ مشیت الٰہی مین مقرر ہو چکا تھا وہ وہ خرابیان اُسکے آنے
سے اوس ملک مین واقع ہوئین مثل ظہور فتنۂ عظیم و تلف مال یتیم وغیرہ وغیرہ جنکا ضبط و حصر دفتر اوہام سے خارج ہے تو ہر
ایک نائب و ناظم شہر نے اپنی اپنی رائے و تدبیر کے موافق عمل کیا بعضون نے اپنی جگہ کی مضبوطی اور درستی کی فکر کی
بعضون نے کچہ فوج گھات مین لگا رکھی کہ بر وقت کام آئے بعضے مقابلہ کے واسطے تیار ہو رہے بعضے بھاگنے کے
لئے بعضون نے صلح کا ارادہ کر کے تحفہ و ہدیہ اوسکی خدمت مین گذراننے کا ارادہ کر رکھا اور اپنی سلامتی اور امان چاہی
علاء الدین مذکور نے بھی اپنے دلسے اپنے دونون دوستون کی رہائی کی فکر سوچی اور اونکا ملک واپس لینے کی تدبیرین دلسے
گھڑتا رہا یہ شخص خود بھی صاحب رائے و تدبیر تھا اور داناؤن کو بھی دوست رکھتا تھا اوسنے دانشورونسے اس باب مین
مشورت چاہی اور جو کچھ اس معاملہ مین مناسب اور بہتر سمجھا تھا بیان کر کے اوسپر اونسے رائے پوچھی تو
اون لوگون نے اوسکو صلاح دی کہ راہ فرار ترک کر اور جو مال تیرے پاس ذخیرہ ہے اُسکو اس راہ مین خرچ کر اور یہ
کہنا اونکا سچ تھا کہ مال آبرو کے بچانے کے واسطے ایک سپر اور جان کا صدقہ ہے اوسنے یہی جواب مین کہا کہ میرے
پاس جو مال و دولت ہے وہ محض اسی واسطے ہے کہ بُرے دنونمین اور حاجت کے وقتونمین کام آئے اور بیشک مین
اوسکو اس کام مین ضرور خرچ کرونگا یہ کہکر اوسنے تیمور کا حال دریافت کیا کہ خیام دولت اوسکے کہان برپا ہین پھر
اوسنے بطیب خاطر نفائیس اجناس و تحائف بیقیاس ملوکانہ نادرات زمانہ سے انتخاب کر کے اوسکی خدمت مین ارسال کئے
اور اس واقعہ ہائلہ کا علاج شربت دینار سے کرنا چاہا اور اوسکی طبیعت کے فولاد کو اس مقناطیس سے اپنی طرف مائل
کرنے کا رستہ ڈھونڈھا اور مکرّر ہدایا اوسکو بھیجتا رہا یہانتک کہ تیمور اوس سے نہایت خوش ہوا اور اوسکے دلمین اسکی
طرف سے قدر و منزلت پیدا ہو گئی اور اسکے عوض مین خط امان اوسکے نام پر روانہ کرکے اور شہر کی خدمت پر اُسکو مامور
رکھکر یہ ہدایت کی کہ رعایا کے ساتھ عدل و احسان و رعایت و مرحمت سے معاملہ رکھے اور میری طرف سے ادنی و اعلیٰ
پیر و جوان کو مژدۂ امن و امان سنا کر مطمئن کر دے کہ بیخوف و خطر معاملہ داد و ستد مین مصروف ہین اور حاجت کے وقت
میری طرف رجوع کرین اگر اونمین کوئی بھی کسی پر زبردستی اور زیادتی کرے اگرچہ اوسکا بیٹا کیون نہ ہو اوسکو قرار واقعی
سزا دے اور اپنے بھائی بند وغیرہ کسی کی روئے و رعایت روا نہ رکھے اسکے سوا اور بھی اوسکی آرزوؤن کے دریافت
کرنے مین اہتمام کیا تا کہ اون کو پورا کرے اور جسقدر کہ علاء الدین تحفہ تحایف نقد و جنس وغیرہ اوسکی خدمت مین ارسال کرتا
اوسیقدر اپنے دل مین خوش ہوتا اور تیمور بھی مسرور اور ممنون ہوتا جو ہدایا کہ اوسنے تیمور کی خدمت مین بھیجے اونمین سے سفید
پیاز کا بھی ایک اونٹ بھرا ہوا تھا اور یہ اسلئے بھیجا تھا کہ بلاد شام مین یہ چیز نایاب تھی اور صفد مین گاہ گاہ میسّر ہو جاتی
تھی اونھین دنون مین تین اونٹ بھر کر اور بھی کہین سے آگئے تو وہ تینون بوجھے بھی جیسے کے ویسے اوسکو بھیجدئے

عرضا سی خدمتگذاری اور حسن اخلاص سے تیمور کے دل مین اوسکی محبت اور چاہت حد سے زیادہ پیدا ہوگئی اور وہ اوس مصاحبت اور قربت کی تمنّا کرنے لگا **نظم** بصرف مال وزر لے مرد دانا ÷ بلا تالی یہ تو نے اپنے سر سے ÷ بشر ہوتا نجھ سا شام مین اور ÷ تو رہتے سب بشر محفوظ شر سے ÷ لشکر کے لوگون نے جو یہ نایاب چیز جو اون کے ضرورت کی تھی آئی ہوئی دیکھی بڑی خواہش سے اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور بازار مین اوسکی خرید و فروخت ہونا شروع ہوئی اور اونکے حق مین من وسلوی ہوگئی ان تدبیرون سے اونمین باہم عقد مصادقت و رشتہ مصالحت قایم و مستحکم ہوگیا یہانتک کہ دمشق سے خیمہ و خرگاہ اُسکے اوٹھائے گئے اور نواح شام سے بعزم رحلت نہضت فرما ہوا علاؤالدین بھی بانواع تحف وہدایا و اقسام تنسوقات بیش بہا کمر خدمت باندھکر رکاب ظفر انتساب کے ساتھ ہوگیا اور اسکے ساتھ ایک عرضداشت بھی ایسی تھی جسکے مضامین بہت عمدہ اور الفاظ نہایت شایستہ فصاحت مین فایق اور بلاغت و وضاحت دلالت مین کلام بلغائے عرب و فصحائے عجم پر سابق مطالب اوسکے ایسے رقت خیز کہ پتھر کا کلیجہ بھی ہو تو پانی ہو جائے خشک مغزون کی طبایع یابسہ مین اسقدر سریان کرتے تھے جیسا کہ خشک دیوار کی لکڑی مین پانی سرایت کرتا ہے اوس عرضداشت مین نہایت مسکنت اور تضرع سے تو نبغا العثمانی اور ابن الطحان کے بارہ مین مرحمت ملوکانہ و تفضلات بادشاہانہ حضرت صاحبقرانی کی استدعا کی تھی اور بکمال الحاح و سماجت کے ان دونون کی عفو تقصیر کے بارہ مین گذارش مدعا کہ العفو بعد القدرت صفات ملکی مین داخل اور طریقہ انیقہ بادشاہ عادل ہے اور یہ کہ آپکی بحر مکرمت بے پایان سے ایک قطرہ اوپر مترشح ہو اور وہ اس لایق کب ہین کہ مورد خطاب و عتاب حضرت سلطانی ہون بادشاہان عالی مقدار کہ سایۂ حضرت آفریدگار ہین یہ چاہتے ہین کہ تمام رعایا اور عباد اون کے سایۂ عاطفت اور آغوش مکرمت مین فرزندون کی طرح نہایت آسایش اور امن چین سے بسر کرین مینے اپنے حوصلہ اور سمجھ کے موافق عرض کیا آپکی رائے عالم آرائی مین جو مناسب ہو وہ انسب و اولی ہے جب تیمور اوس عریضہ کے مضمون پر مطلع ہوا اور جو اوسکا مطلب تھا بخوبی اوسکو سمجھا اور اوسکے تحف و ہدایا کو بھی چشم وقعت سے ملاحظہ فرمایا اور اوسکی حسن خدمت و ارادت پر غور کیا چونکہ خیر کوفی نفسہ تاثیر اور اوسکا فاعل مکرم ہے اور شر فی نفسہ تقصیر اور اوسکا کرنے والا سب کے نزدیک اظلم ہے **شعر** جزا نیکی کی گر تو نیک ہے امید رکھ نیکی ÷ بدی سے خوف بھی مت کھا نہین گر بد عمل تیرا **ولہ** دنیا مین عمل ہے نیک جسکا ÷ ملتا ہے ضرور اسکا بدلا ÷ خوش اوس سے خدا ہے خلق راضی ÷ نیکون کے لئے جزا ہے نیکی ÷ نزدیک خدا و نزد بندہ ÷ جاتی نہین نیکی ایک حبہ ÷ اللہ نے اوسکے دل کو نرم کردیا اور وہ فولاد موم کی طرح پگھل گیا تو اُسنے ان دونون کو قیدخانہ سے بلوا کر بڑا اعزاز و اکرام اونکا کیا اور نہایت مہربانی اور عطوفت اونپر مبذول فرما کر علاءالدین کی شفاعت کر نیکا حال اُنسے بیان فرمایا اور انکو اپنی طرف سے مطمئن اور مامون کرکے تین گھوڑے عنایت کئے عثمانی کو دو اور اس اور عمر بن طحان کو ایک دیا اور چند آدمی اونکے ہمراہ دئے کہ اونکو انکی آرامگاہ تک پہونچاوین پھر وہ معزز و مکرم صفد مین پہونچے

## فصل

### جب امیر تیمور کو بتائید اقبال ارجمند فتح قلعہ نصیب ہوئی وہان کا انتظام کرکے ارادہ معاودت کا فرمایا اور جسقدر اوسکو منظور تھا بجبر وستم لوگون سے مال اور دولت حاصل کی

### ذکر اوس نامہ کا جو سلطان نے بعد فرار تیمور کو بسیق کے ہاتھ بھیجا تھا

کہتے ہین کہ جب سلطان بھاگا تھا ایک نامہ تیمور کو بھیجا جسکا مضمون خشونت و درشتی آمیز و غیظ و غضب انگیز تھا وہ لکھتا ہے کہ تو یہ مت گمان کر کہ مین تیرے خوف سے بھاگا اور تیرے مقابلہ اور مقاتلہ سے عاجز ہوا ہون مگر سبب یہ ہے کہ بعض غلامون نے ہمارے جادۂ اطاعت سے قدم باہر نکالکر ہمارے ساتھ غدر کیا اور وہ یہ سمجھے کہ جسنے ایک طبل و علم بناکر خروج کیا مسند دولت اور عزت پر بیٹھا اور یہ نہ خیال کیا کہ جو کوئی سیڑھی لگاکر آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتا ہے خاک ہلاکت پر گرتا ہے تیرے مانند ایک بے حقیقت انسان نے دنیا مین شورش و فساد و ہلاک بندگان رب العباد و بلاد کا جو ارادہ کیا ہے سو کبھی تو اپنی مراد کو نہ پہونچیگا دانشمند و صاحب حزم دور اندیش آدمی جو دو مرضونمین اپنے بدن کو مبتلا دیکھتا ہے تو اونمین جو زیادہ مہلک اور خطرناک تر ہوتا ہے اُسکے علاج مین مصروف ہوتا ہے ہمنے دیکھا کہ تیری مہم آسان تر اور احقر ہے لہٰذا عنان عزیمت اسطرف سے معطوف رکھی کہ تجھ جیسے بے ادب کی گوشمالی کو واجب سمجھین اور تیری کج آدائی کے میزان کو اپنی حد اطاعت کیطرف مائل کردین مگر اب ہمکو ضرور ہوا کہ مثل شیر ژیان تجھپر حملہ آور ہوکر تجھکو اور تیرے لشکر کو سرچشمۂ فنا اور بحر نکبت او عنا کی گھاٹ لا اتارین اور تیری جمعیت کے مزرعہ حیات کو اس شمشیر قضادم سے سوکھے گھاس کی طرح کاٹ کر بھس کیطرح اُڑادین اور ضرور ہے کہ آسیائے حرب تمھارے ابدان کے دانون کو سرمہ ساکرکے باد فنا مین متفرق کردے اور راہ خلاص تمپر مسدود اور طریقۂ نجات مفقود ہوجائے مختصر یہ کہ اسی قسم کے خرافات اور واہیات مثل نمک برجراحات لکھکر اوسکو بھیجے کاش ایسے بے فائدہ کلام کے عوض مین جو سوائے ہزیان اور باران بے محل کے اور کچھ اوسکی مثال ہو نہین سکتی اگر ایسا مضمون ہوتا جسسے اوسکا دل نرم ہوتا اور آتش غضب اوسکی سرد ہوجاتی اور پھر کچھ تحف و ہدایا بھی اوسکے ساتھ ہوتے اور اظہار عذر تقصیر کرتا تو اولیٰ و انسب تھا اوسکا غصہ فرو ہوجاتا اور شاید رحم کرتا مگر یہ عذر و معذرت اوسوقت عمل مین آئی جب وقت نہ رہا اور تدارک ہاتھ سے جاتا رہا بعد خریق دمشق و خرابی بصرہ اون کی آنکھین کھُلین اور تحف و ہدایا شترمرغ اور زرافہ وغیرہ پیشکش مین اوسکو بھیجکر کمال عذر خواہی و چاپلوسی ظاہر کرنے لگے جسکا اثر کچھ مترتب نہ ہوا **شعر** جو دانشمند کرتا ہے زراہ عقل و دانائی ؎ وہی کرتا ہے نادان بھی ولیکن بعد رسوائی **مصرعہ** ہوا وہ وصل پر راضی ہوا جسدم وصال اپنا

## فصل

بسیق مذکور کہتا ہے کہ جب مین تیمور کیخدمت مین حاضر ہوکر آدائے رسالت کرچکا اور سلطان کا نامہ بھی اُسکے
تمور مین پڑھا گیا تیمور نے مجھ سے پوچھا سچ بتا کہ تیرا نام کیا ہے؟ مینے کہا حضور مجھے بسیق کہتے ہین! وہ بولا
تو جانتا ہے کہ اس لفظ محقر کے معنے کیا ہین؟ مین نے عرض کی جی نہین مین نہین جانتا تو پھر اوسنے مجھسے خطاب
کیا کہ جب تو اپنے نام کے ہی معنی نہین جانتا تو آدائے رسالت کیا کریگا اگر بادشاہونکا یہ دستور نہ ہوتا کہ پیام آور
ور ایلچیون کو قتل نہین کرتے اور یہ سلاطین ماضیہ کی ایک سنت مستمرہ ہے! اور مین اس طریقہ کے قایم رکھنے اور اُنکے
نار زندہ رکھنے کے واسطے اولی تر و لایق تر ہون تو مین تیرے ساتھ وہ کرتا جسکے لائق تو ہے اور تجھے مین اوس رتبہ کو
پہونچاتا جو تیرے سزاوار ہے لیکن مین ایسا نہین کرتا کہ بادشاہون اور بادشاہون کے دربار مین ایلچی کو جان کی
امان ہے اور حقیقت مین تجھپر سرزنش نہین لایق ملامت وہ ہے جسنے تجھے اس ہیچمدانی سے یہان بھیجا اور سچ تو یون
ہے کہ اوسکا بھی قصور نہین جیسا کہ اوسکا ظرف اور حوصلہ تھا ویسا ہی فعل اوسسے صادر ہوا اور مبلغ علم و مدرک
عقل و فہم اوسکا معرض امتحان مین آگیا جیسا کہ داناؤنکا قول ہے ظہور مین آگیا **شعر** مرد دانا کر رسالت کو پسند؛
مبلغ آرائے انسان ہین رسول؛ بسیق مشارالیہ کہتا ہے کہ پھر تیمور نے مجھے کہا کہ تم جاکر اپنے گھرون کو اور قلعہ کو
دیکھو مینے جاکر دیکھا کہ نہ مکانون کے آثار ہین نہ قلعہ کا نشان مگر ایک کف دست میدان کہ کسی زمانہ مین آباد تھا
اور اب ویران ہوگیا پھر مین لوٹ کر آیا اور سب کیفیت اوسکے سامنے بیان کی اور جو آنکھونسے دیکھا تھا کہہ سنایا
پھر اُسنے مجکو مخاطب کرکے کہا کہ جسنے تجھے بھیجا ہے وہ یہ لیاقت اور حیثیت نہین رکھتا کہ مین اوسکو خطاب کرون
اور یہ رتبہ اور عرضہ اوسکا نہین جو مین اوسکو مراسلہ بھیجون مگر تو اوسکو اتنا کہدے کہ عنقریب مین تیرے پیچھے
ہی وہان آتا ہون پھر تو دیکھ لیجو کہ میرے لشکر کے شیران آہنین چنگال نے تیرے دم سے کیا کیا اب تجھے اختیار ہے
چاہے فرار کو اختیار کر یا قرار پر ثابت رہ اور جتنا تجھ سے ہوسکے کمک اور مدد کے لئے سوار و پیادہ کی جمعیت
کر رکھ پھر مجھے اوسنے حکم دیا تو مین وہانسے نکلکر مصر کی راہ سے ہوتا ہوا بہت جلد سلطان کے پاس آگیا

## فصل

جب جب طمع و حرص تیمور کا نفائس اموال و غرایب اشیائے اوس بلاد سے معمور ہوگیا اور اوسکے کارندون اور
نوابون نے ایک حبہ تک کسی کے پاس نہ چھوڑا اسپر بھی اوسکی آرزو کا کاسہ پُر نہ ہوا اکابر اور رؤسائے شہر و ارکان
دولت کو ایک سخت عذاب مین گرفتار کرکے نمک کا پانی خاک ملا ہوا اونکو پلواکر اور اونکے جسم پر داغ دے دیکر

اونسے دفینہ اور خزینہ جس طرح سے تیلی گھانی یا کولھو مین تیل نکالتا ہے نکلوانا شروع کیا اور جب اس کام
سے بھی اوسکی نیت نہ بھری لشکر کو عام غارت گری کا حکم دیا اور نہب و تاراج و قتل احراق پر اونکو مامور کیا
یہ حکم پاکر وہ ستمگار بجمِ غفیر خوانِ یغما سمجھکر جیسے شہد پر مکھیان گرتی ہین ایذا و اضرار بندگان خدا پر ٹوٹ پڑے
اور جلیسے گرگان خونخوار رمہ گوسفند پر آپڑتے ہین مسلمان اور اہل ذمہ کی تشنۂ خون ہوکر ہر طرف سے اونپر پھیل
پڑے اور ایسا ایسا ظلم اونپر کیا کہ جسکے بیان اور تسطیر سے زبان قلم شق اور دست کاتب صورت شاخ بید لرزان
ہے مستورات و اہل عصمت کی ہتک عزت کرکے پردۂ ناموس ونکا پنجۂ ستم سے چاک کیا سپہر عفت کے آفتابون
کو بروج قصور عصمت سے بقیصور خاک مذلت پر گرادیا اور اوج عزت کے ماہتابونکو سماء حرمت سے حضیض نکبت
پر بے حجاب کرکے خاک و خون مین ملادیا الغرض پیر و جوان شیرخوار و طفل نادان کوئی انکے ہاتھ سے نہ بچا انواع
و نکال و عذاب سے روح کو جسد اور روالد سے ولد کو ان بیرحمون نے جدا کردیا صغیر و کبیر اس طوفان عالمگیر مین
غریق گرداب فنا ہو گئے آثار رستخیز و فتنہ ہائے حشر اوس شہر مین برپا ہو گئے حاملہ عورتون نے مارے خوف کے
گابھ ڈالدیا بیٹا باپ کو باپ بیٹے کو بھول گیا جنھون نے گھر کا دروازہ نہ دیکھا تھا اون لوگون نے کوہ و دشت
و بیابان مین رستہ پناہ کا ڈھونڈھا تین دن تک علی الاتصال یہی حادثہ اونپر رہا منکر حشر بھی اس
داہیہ کبریٰ کو دیکھکر قیام قیامت پر ایمان لایا

## جلانا شہر کا آتش ظلم و قہر سے

جب چغتائیان ستم پیشہ حج فساد کے مناسک ادا کر چکے اور فسق و جدال و بدکاری کے تمام شرائط و ارکان بجا
لائے رمی جمرہ کے عوض حرم بیوت غربا اور مساکین و اعظم عمارات شہر مین انگارے پھینکے اور قربانی کے بدلے
خون مسلمانونکا بہا کر نالے بہادئے شہر کے جلانے مین نہایت درجہ کی سعی اور اہتمام بجا لائے اوس شہر مین
خراسان کے رہنے والے رافضی بہت رہتے تھے مختصر یہ کہ بنی امیہ کی جامع مسجد مین اونھون نے آگ لگادی
اور ہوا سے وہ آگ بھڑک اوٹھی اونکو یہ منظور تھا کہ اس شہر کے آثار بالکل محو کردین ایک شبانہ روز تک برابر وہ شہر
معہ مسجد مذکور جلتا رہا اور جو کچھ رہا سہا نفائس اموال سے اوسمین تھا سب کا سب جل گیا اور لوح وجود مدینہ
مذکور پر جو حروف اشیا و نفوس مسطور تھے زبان آتش سوزان اون سبکو چاٹ گئی اور وہ جگہ ایسی ہوگئی گویا کبھی آباد نہ تھی

## پراگندہ ہونا ابر عساکر ظلام کا بلاد شام سے بعد از تقطیر و تنزیل انواع بلایا و آثام

ان خرابیون کے بعد ماہ شعبان کی تیسری تاریخ کو ستمگاران لشکر قیامت اثر تیمور بحساب مال و دولت جسکا اوٹھانا اونکے حوصلۂ طاقت سے باہر تھا لیکر بلاد شام سے روانہ ہوئے لیکن بسبب قلت بار برداری و کثرت اسباب منزل منزل راہ مین ب... ہر ایک قسم کا عمدہ اور نایاب مال وہ پھینکتے جاتے تھے اور اسقدر پھینکا گیا کہ جنگل اور صحرا نفائس امتعہ و اقمشہ بیش بہا سے پر ہو گئے گویا وہ راہ مصر کا بازار ہو گئی تھی زمین نے اپنے تمام خزینے باہر نکالدئے تھے **نظم** بر و دشت و میان کوہ و وادی ÷ زبان شر سے کرتے تھے منادی ÷ جو خوش اخلاق ہین ہم جانتے ہین ÷ اور اہل شر کو بھی پہچانتے ہین ÷ کیا جس شہر پر ہمنے ہے قبضا ÷ مسلمانون کو پہلے ہمنے لوٹا ÷ دمشق مین اسقدر دولت تھی کہ اگر جتنا مال وہانسے لیا گیا اوسیے دہ چند اور بھی لیتے تو یہ نہ معلوم ہوتا کہ اوسمین سے کچھ کم ہوا ہے مگر آگ نے اکثر اوسکا جو وہان تھا جلا کر خاکستر کر دیا تو او عمارات اور نوادرات کا کیا ذکر ہے شہر کے اندر جو مردے پڑے سڑتے تھے اونکا گوشت کھانے کے واسطے بے شمار سگ و کفتار و دیگر جانوران مردار خوار جمع ہوتے اور باہم لڑتے جھگڑتے تھے کہ اونکی کثرت سے مسجد جامع بنی اُمیہ مین ممکن نہ تھا کہ کوئی جا سکے۔

## مطلع ہونا اہل مصر کا اس واقعہ ہائلہ پر اور پریشان خاطر ہونا اُنکا

اہل مصر اور اوسکے قرب و جوار کے لوگون نے جو یہ حالات کثیر الاختلالات سنے ہوش و حواس اونکے جاتے رہے اور خوف زدہ و مضطرب الحال ہو کر راہ قرار گم کی اور سبیل فرار ڈھونڈھنے لگے اجسام اونکے صورت شاخ بید لرزان اور قلوب اونکے مثل مرغ بسمل سینہ مین تپان تھے اور اون کو یقین کامل ہو گیا کہ ہمار بھی یہی حال ہونا ہے اور اپنے جانون کا رونا رفتہ رفتہ یہ خبر بلاد مصر مین عام ہو گئی اور جون جون یہ سانحہ اونکے گوش زد ہوتا تھا وہ زیادہ تر متوحش اور متوہم ہوتے تھے لیکن تیمور اوسطرف کے قصد سے عنان عزیمت معطوف فرما کر پھر دمشق کیطرف متوجہ ہوا

## اسیر ہونا بعض اعیان پنجۂ باس و سطوت امیر کشور گیر مین ÷

تیمور نے دمشق کے چند نامدارون کو مثل قاضی القضاۃ محی الدین بن العز الحنفی اور قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو العباس ابن قاضی محی الدین مذکور وغیرہ کو انواع واقسام عذاب مین مبتلا کر کے نمک کا پانی پلایا اور اونکے جسم پر داغ دیا وغیرہ وغیرہ اذیتین دے دے کر روپیہ پیسا اونسے خوب حاصل کیا پھر وہ دونون باپ بیٹا تبریز مین آئے اور ایک مدت تک خائف و ترسان وہان مقیم رہے پھر وہانسے بھی حیران و پریشان نکلکر شام مین آئے یہان نصیب اونکے کچھ پھرے اور کام ترقی پکڑنے لگا اور قاضی القضاۃ شمس الدین نابلسی حنبلی اور قاضی القضاۃ صدر الدین مناوی شافعی داعی اجل کو لبیک اجابت کہکر غریق بحر رحمت ہوا اور شہاب الدین احمد بن شہید معتبر جو ایک بڑے برداشت

کا آدمی او رمتحمل شدائد و آلام تھا اور اوسنے پہلے ہی ازراہ حزم و دوراندیشی اپنے متعلقون کو دور دست محفوظ جگہ مین بھجوادیا تھا اور خود تنہا دمشق مین تھا بہت سا مال دیکر اونکے عذاب و شکنجہ سے محفوظ رہا مگر کل مال اوسکے قبضہ سے نکلگیا اور حالت فقر و احتیاج مین مبتلا ہو کر سمرقند مین آیا اور ایک مدت تک محنت محتاجی و کربت غربت مین گردش زمانہ نے اوسکو گرفتار رکھا پھر وہ دمشق مین آیا اور وہین خدا کی رحمت کو پہونچا امراء خاص مین سے امیر کبیر بتخاص تھا کہ اوسکی قید مین تھا جب تیمور دریائے فرات پر پہونچا تھا ان دنون مین وہ بھی مرگیا اور قاضی ناصر الدین ابن ابی الطیب کو اونھون نے بہت ایذا دی تھی اور وہ شخص بڑا نازک بدن لطیف طبع اور سوداوی مزاج تھا کہ اسقدر اونکے آزار رسانی کا متحمل نہ ہو سکا اور شربت شہادت نوش کرکے دنیا کی کشمکش سے نجات پا گیا سو اوسکو رات کے وقت مدرسہ کروسیہ مین دفن کردیا جب اونھون نے شہر مین لوٹ شروع کی تو اوس ہنگامہ مین قاضی القضاۃ تقی الدین ابن مفلح کو لوگون نے دھوکے سے شہید کر ڈالا اور برہان الدین ابن القوشہ سترہ دن تک بیماری اوٹھا کر جان بحق تسلیم کرگیا گویا یہ لشکر اظلم احیا اور اموات دونو نکی تخریب کے واسطے برانگیختہ ہوا تھا پھر اونھون نے شہر کے ایک ایک گھر کا جائزہ لینا شروع کیا اور ایسا بندوبست کیا کہ مردہ اور زندہ کوئی انکے احاطہ ضبط و ربط سے قدم باہر نہ نکالے لیکن جب برہان الدین مذکور مارا گیا تو وہ لوگ بہت گھبرائے اور اوسکی تجہیز اور تکفین کے واسطے حیران و پریشان رہے اور بعد صلاح و مشورت و محنت و مشقت باب صغیر سے باہر نکالکر صالحیہ مین اوسکو دفن کردیا تیمور کیطرف سے دو شخص ناظم و مختار ولایت شام ہو کر آئے ایک عبد الملک ابن تکریتی کہ اوسکو ولایت سیرام کی نیابت پر سرفراز کیا جو دریائے سیحون کے اوس کنارہ پر واقع ہے اور وہ چند روز اوس عہدہ پر قایم رہا اور دوسرا ایلیغا مجنون کہ وہ اوسکا مقرب اور منظور نظر عاطفت تھا اور اس مہربانی کا سبب یہ ہے کہ وہ تیمور کی مصاحبت اور مرافقت مین بہت رہا ہے اور بڑے بڑے مہالک و معارک مین اسکا ساتھ دیا اور اوسکو مخاطرہ سے بچایا ہے اون خیرخواہیو نکے عوض مین شہر نکیے بلاس کا جو نہر خجند کے اوسطرف سمرقند سے پندرہ دن کے مسافت پر ہے اوسکو نائب بنایا سیرام کے اور اوس شہر کے درمیان چار روز کی مسافت ہے اوس شخص کا نام اصل مین احمد تھا لیکن ایلیغا مجنون اس کا لقب مشہور ہو گیا پھر تیمور نے دمشق سے ارباب فضل اور اہل صنائع اور جو کوئی جس فن کا کامل اور اوستاد تھا ستار درزی لہار نوربافہ نقاش سنگتراش حکاک طبیب بیطار بازدار میر شکار وغیرہم کو کمال جستجو اور تلاش سے بہم پہونچا کر لشکر کے ساتھ مین اونکو سمرقند روانہ کیا اور انکے ساتھ حبشی غلام بھی بہت سے جیسا پہلے اشارہ ہوا ہے دار الخلافت مذکور کو روانہ کئے دو شخص اور تھے ایک جمال الدین جو حکیم الممالک تھا اور دوسرا شہاب الدین احمد زردکاش کہ یہ شخص قلعہ مین رہتا تھا اور اوسکے لشکر کے بہت سے آدمیون کو اوسنے ہلاک کیا تھا اور کسی طرح سے گرفتار نہ ہوتا تھا اور نوے برس کے سن کو پہونچکر ضعف پیری سے خمیدہ ہو گیا تھا جب اسکی حضور مین شہاب الدین

ور آیا تو اوسکو دیکھکر تیمور نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تونے میرے بہت سے منتسبونکو ہلاک کیا اور صدہا میرے آدمیوں کو قتل کیا ہے اگر مین ایک ہی دفعہ تجھے قتل کرڈالونگا تو میرا دل ٹھنڈا نہ ہوگا مگر مین تجھے اس سے مارونگا کہ ضعیفی مین صدمے پر صدمہ تجکو ہو اور مرگ سے بدتر تیری جان پر شدت اور مصیبت گذرے پھر اوسکے پاؤن مین زانو کے اوپر تک ایسی بھاری بیڑیان ڈالین جنکا وزن ساڑھے سات رطل دمشقی تھا اس قید سے ایذا اور تکلیف اوسکی نہایت درجہ کی منظور تھی تیمور کی زندگی تک وہ بیچارہ اس آفت صعب مین مبتلا رہا تیمور کی وفات کے بعد اوس قید شدید سے اوسکو رہائی ملی اور بعد رہا ہوتے کے خدا کی رحمت کو پہونچا تیمور کا یہ دستور تھا کہ اکثر علما اور فضلا اور سادات عظما کو جنسے مین واقف نہین تو اونکا حال کیا بیان کرون پکڑ لیجاتا تھا اور سیطرح سے اوسکے امرا اور سردار بھی علما اور فقہا اور حفاظ اور اہل حرفہ وصناعات عورت بچے جو اون کے ہتے چڑھجاتا تھا اوسکو گرفتار پنجہ عقوبت کرتے تھے اور یہی فعل اوسکے لشکریونکا تھا اور کوئی ان کا مانع اور مزاحم نہ ہوتا اور جب اونکو غنیمت اور نہب وتاراج کا اذن عام ہوتا تو کل لشکر کے خواص وعوام ایسا ہی ظلم وستم روا رکھکر غربا اور رعایائے شہر مفتوحہ کو پکڑ کر غلام بناتے اور لوٹ مین جو جسکے ہاتھ آتا وہ مال اوسی کا ہوتا دوسرے کو اسمین دخل وتصرف نہ ہوتا لیکن اوسکے امرا اور مصاحبون کو اوسوقت یہ بات حاصل ہوتی کہ جب اوسکے ساتھ کمال اخلاص و خیرخواہی سے موافقت کرتے اور اوسی کی اطاعت وپیروی مین رہکر اوسکے مانند راہ ورسم وعادات اختیار کرتے جب اونکے لئے یہ اختیار اور قدرت ہوتی لیکن بدون اذن غارت کوئی متنفس کو اگرچہ اوسکا فرزند یا برادر واہل قرابت ہو کسی کی یہ طاقت نہ تھی کہ کسی پر جبر وتعدی کرے بلکہ مقدور نہ تھا کہ بے حکم آنکھ اوٹھا کر دیکھے اگر اس بارے مین کوئی تجاوز کرتا تو اوسکا خون اور مال بہایا اور لوٹا جاتا اور علی رؤس الاشہاد دوسرون کی تنبیہ کے واسطے اوسکو سزا دیجاتی اور کسیکی سفارش وشفاعت اوسکے حق مین مقبول نہ ہوتی یہ دستور ہمیشہ کا معمول اور بطور دوام مستمر وملحوظ رہا ۱۲

## ذکر بعض خرابیونکا جو اوسکے لشکر سے واقع ہوئین

جب ضبط وربط امور کلی وجزوی دمشق سے بہمہ وجوہ خاطر تیمور جمع ہوگئی اور تمام مال واسباب وہان کا اوسنے خزینہ عامرہ مین داخل کرلیا طبل رحیل بجانے کا حکم دیا اور عنان عزیمت بطرف ماردین وبغداد منعطف فرمائی اور اسکا لشکر بھی بیڑھے دل ہو کر اوسکے ساتھ چلا اور ملخ کی طرح سے جنگل وبیابان مرغزار وصحرا کو چر کر اک کف دست میدان بنادیا اور کوئی شہر وقریہ اس آفت سے خالی نہ رہا بغداد اور ماردین کا تمام خشک وترچاٹ گئے اور وہ شہرونکو ویران اور برباد کرکے حمص مین آئے اور اوسکا بھی یہی حال کرکے فقط شہر کا ایک ڈھانچہ جسمین سوائے رستہ کی خاک کے اور کچہ نہ تھا ایمانے سابق کے موافق خالد کو سونپ دیا پھر وہان سے بھی کوچ کرکے حماۃ مین قدم رکھا

اور اوس شہر مین جو کچھ نفایس اموال سے اونکی نظر مین آیا لوٹ لیا یہانتک کہ دفینونکا بھی سُراغ لگا کر زمین مین سے کھود لیا اور خوبصورت عورتون اور دوشیزہ نوعروسون کو اسیر کر لیکر ماہ شعبان کی سترھوین تاریخ کو بہ بجر پر طوفان متوجہ جبول ہوا اور وہان سے حلب کو آدمی بھیجکر جو کچھ زر نقد مال متاع وہان کے قلعہ مین سونپا گیا تھا وہ سب منگوا لیا پھر دریائے فرات سے کشتیون وغیرہ پر عبور فرما کر شہر رُہا مین آیا اور جیسے گائے وغیرہ کو دوھتے ہین اوس شہر کی دولت بعنف وستم نچوڑ لی اور پھر اوسنے اپنا سفیر ملک طاہر کے طلب مین ماردین کو بھیجا اور اوسکے ساتھ جو نامہ اوسکو لکھا تھا اوسکا عنوان یہ ہے جسکو بعض لوگون نے نقل کیا ہے **شعر** تمپر سلام ہے وہی عہد و فا بحال ؛ پر شوق دلکا پہونچا ہے بر ذروۂ کمال ؛ بعد مطالعہ مکتوب ملک طاہر نے اوسکے پاس جانے سے صاف انکار کیا اور اوسکی تحریر سراپا تزویر پر اصلاً التفات نہ فرمایا کیونکہ ہمنے پہلے بیان کیا ہے کہ تیمور نے نہایت درجہ کی اوسکو ایذا اور تکلیف دی تھی لہذا آزمودہ کو پھر آزمانا مراتب حزم واحتیاط سے بدرجہا دور ہے یہ سمجھکر اُسنے بلطایف الحیل اپنے کو کوچۂ سلامت و عافیت کی طرف کھینچا اور یہ مصرعہ مشہور زبان پر لایا **ع** آزمانا آزمودہ کو ندامت ہے حصول ؛ مگر اوسنے براہ لُطف و مدارا اپنے ایک خدمتگار حاجی محمد بن خاصبک کے ساتھ ایک نامہ معہ تحف و ہدایا مشتمل بر اعتذار عدم حضور وچند موانع امور ضرور لکھ بھیجا جسکا عنوان اوسکے فرمان کے مطابق و موافق تھا **شعر** حد سے فزون ہے دل کا ہمارے بھی اشتیاق ؛ ڈرتا ہون لیکن اوسسے جو گذرا ہے دلپہ حال ؛ تیمور وہ خط پڑھکر دل مین پیچ و تاب کھا کر رہ گیا کہ مینے پہلے دفعہ اوسکو کیون چھوڑ دیا

## کیفیت نزول ماردین با تجمّل فراوان وحصول ناکامی وحرمان

ماہ رمضان کی دسوین تاریخ دوشنبہ کے روز عساکر جغتائیہ نواح ماردین مین پہونچکر مقام دنیسر مین اوترے اور دوسرے دن صبح کو تسخیر قلعہ کیطرف متوجہ ہوئے اہل ماردین نے یہ حال دیکھکر شہر کو خالی کر دیا اور قلعہ مین جا کر حصاری ہوئے

## تعریف قلعہ ماردین

یہ ایک ایسا قلعہ تھا کہ ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا عنقائے نظر جسکی بلندی کے نصف ارتفاع پر پر نہین مار سکتا تھا اور شہباز ہمت سلاطین کشور گیر اوسکے شکار تسخیر سے ہمت ہار جاتا تھا اوسکے بروج کے سیمرغ اس اندیشہ سے مامون و مصئون تھے کہ کسی بادشاہ ستارہ سپاہ کے دام حرص و آز مین گرفتار ہون اور وہ ایسے دوشیزہ عروس نوجوان نہ تھے کہ شہریاران نامدار کابین سعی بلیغ خرچ کرکے اوسکے خواستگاری سے تمتع بردار یا ہمکنار ہون فلک الافلاک سے اور اوس قلعہ کے کنگرہ سے کچھ فرق وامتیاز نہ تھا مگر اسیقدر کہ اوسکو سکون اور

ن نہ تھا اور یہ ثبات اور قرار مین اوسے سرفراز اوس قلعہ مین سینۂ صاحبدلان سے وسیع تر ایک میدان تھا
صفا و پر بہار گویا جنات تجری من تحتہا الانہار کی تفسیر خط گلزار مین لکھی ہوئی تماشائیان بستان
ئے قدرت حضرت آفریدگار کو زبان حال سے سنا رہا تھا بونے جو تینے تردد کشت کاری کی جگہ اوسمین وافر چراگاہ
وشی بوسعت و فسحت متکاثر راہین اوسکے مانند موئے زنگیان باریک و پیچ در پیچ جسکے عبور سے قدم فکر وسیع
خسروان اولی العزم عاجز و درماندہ شمشیر رائے صاحبان تدبیر کی قفل باب مغلق اوسکی تسخیر کا واکرنے مین کند تر از آہن
زنگ خوردہ مہندس عقل رسا راہ وصول قلعہ وسمت دروازہ پیدا کرنے مین گم کردہ طریق فکر و قیاس ؛ رفعت و
ستحکام مین ہر اک برج گردون اساس ؛ اوس قلعہ کے گرد شہر بکمال نزہت و زینت آباد و پر تزئین دوکانین ہر ایک
غیرت نگار خانۂ چین قلعہ مین سے اون لوگون کو اقسام فواکہ و نعمت ہائے گوناگون حاصل ہوا کرتی جسکو وہ کھا کھا کر
اور نعمتون سے بے نیاز اور کل آفتون سے مامون تھے گویا مصداق وفی السماء رزقکم وما توعدون
تھے الغرض اوس قلعہ کے محاصرہ مین ہمہ تن مصروف و مشغول ہوکر اوسپر حملہ کرنے کی راہین ڈھونڈھنے لگا اور پیک نظر
کو ہر طرف دوڑا کر فوج کے جانے کا رستہ نکالنا چاہا حالانکہ وہ قلعہ ایسے موقع پر واقع تھا جسکے گرد وپیش لڑائی کے
لئے کوئی میدان یا نصب منجنیق و مورچہ بندی کے واسطے کوئی موقع کا مکان نہ تھا لہذا نقب اور سرنگ لگانیکے
واسطے اوسنے بڑا اہتمام کیا اور پھاوڑے اور کلند وغیرہ سے زمین کو کھودنا شروع کیا مگر دخل کیا ہے کہ چار انگشت
عمق بلکہ طول مین بھی زمین کھود سکتے کدال اور پھاوڑے وغیرہ آلات نقب کند ہوگئے بلکہ سینکڑون ٹوٹ گئے اور
نقب نہ لگاسکے **شعر** اوس سرزمین پہ تھے دم نقب آہنین کدال ؛ منقار مرغ جیسے کہ ہو سنگ سخت پر ؛ عاشق
کو جیسی پند و ملامت کرے کوئی ؛ حاصل ہوا نہ اونکو مشقت کا کچھ ثمر ؛ اسطرح سے ماہ مبارک رمضان کی
بیسوین تک بادبمشت ناپا کئے اور مقصد دلی کے پہونچنے سے منزلون دور رہے

## ترک محاصرہ قلعہ ماردین و توجہ اہل عناد بصوب بغداد

جب عساکر تیموریہ کو ثابت و متحقق ہوگیا کہ اس مقام پر کوشش بے سود و اسباب حصول مقصود مفقود ہی مکابرہ
اہل حق سے موجب ندامت و ترک خصومت اختیار طریقہ نجات و سلامت ہے حالت نومیدی و یاس مین ترک
محاصرہ کیا اور فتح قلعہ سے دست تمنا واپس کھینچ لیا مگر اونھون نے قلعہ کے باہر شہر کو خراب کردیا عمدہ عمدہ عمارتین
اور مسجدین منہدم کرکے صاف میدان کردیا اور پھر وہ باین ہمہ فتنہ و فساد عازم بغداد ہوئے اور جیسے ٹڈھ زراعت
کو خراب کردیتی ہے شہر و بلاد کے آثار محو کرتے ہوئے شہر مذکور مین پہونچے اور کسی قدر سامان و اسباب بصحابت الہ داد
وہان سے تیمور نے سمرقند کو روانہ کیا اور خود مدینہ صور مین آیا وہان کوئی قلعہ وغیرہ مستحکم جائے نہ تھی جسکے متضمن وقعہ

تاریکی پایا جاتا پھر وہان سے نکلکر خلاط اور عید الجوز مین آیا جو بلاد اکراد ہین یہ شہر عمارت اور آبادی مین پسندیدہ اور خوب تھے اور اون شہرون مین سے اول شہر ہین جو ولایت تبریز اور آذربانجان سے اسکے تحت حکومت مین دخل ہوئے پھر وہان سے سلطانیہ کو اور وہان سے ممالک خراسان مین آکر خیمہ زن ہوا اور یہ وہ وقت ہے کہ موسم سرما عرصۂ عالم سے کوچ کر گئی ہے اور فصل بہاری نے باہزاران زیب و زینت صفحات روزگار کو رشک نگارخانۂ چین بنایا ہے صحرا فرش زمردی سے صورت پرطوطی اور باغ و بستان و فور گل و لالہ سے مثل چشم خروس ہوگیا اور صحن چمن بمشاطگی دایۂ نوروزی با زیور گرانمایۂ زر گل و کش نو عروس مرغان نوا سنج ہر طرف نغمہ سرا و صفیر بلبلان خوش نوا خوش آیند و طرب افزا جوانان چمن آب جو سے ساغر سرشار مئی نشاط پیے ہوئے طبیب سبزپوش شاخ لالہ جام یاقوت پر از دوائے قوت نرگس بیمار ہاتھ مین لیے ہوئے قبائے گل پر قطرات شبنم جو پڑے تھے گویا حلہ ہائے اطلس سرخ اہل جنت پر در غلطان ٹکے تھے صورت مرغان خوش الحان مورث سرور خاطر پیر و جوان ہبوب ریاح باعث روح و راح ارواح ہوا مثل طرۂ حور اوشان عنبر فشان ترشح ابر بہار سبب می پرستی رندان قدح خوار صحرا مین سبزہ ایسا لہلہاتا تھا گویا وادی مینو سواد پر مینا کیا ہوا تھا آثار رحمت الٰہی نے زمین مردہ کو از سر نو زندہ کیا تھا ایسے موسم ناز و نعیم مین وہ لشکر کہ مور و ملخ سے زیادہ ہزارون سوار اور لاکھون پیادہ تھا ہر روز بمنزلی و ہر شب بماوانی تماشائے صنعت صانع بیچون و بیچگون دیکھتا ہوا بنشاط و سرور نیشاپور پہونچا اور وہان سے شہر جام مین پھر بقطع منازل باورد و ماخان مین نزول فرما کر اندخوی ہوتا ہوا ماموں و غیر مفتون نہر جیحون پر آئے اور کشتیو پر عبور فرما کر بسرعت تمام تر دار الخلافہ سمرقند کیطرف متوجہ ہوئے سو ماہ محرم الحرام کی تیرھوین تاریخ سہ شنبہ ۸۰۴ھ آٹھ سو چار کو وہان داخل ہوئے اور اسکے ساتھ اہل شام سے بہت سے لوگ تھے جنکو وہ سمرقند مین آباد کرنے کے واسطے لایا تھا مثل قاضی شہاب الدین احمد بن وزیر شہید اور دوسرے ارباب حرفہ زنگریز یا فندہ بیطار اور اہل پیشہ ہائے عدید تھے اور یہ پہلی دفعہ ہے جو بلاد شام سے ان لوگون کو لاکر اونسے بسایا اور پہلا میوہ ہے جو بستان شام سے سمرقند کیطرف لایا گیا از انجملہ ممالیک بیشمار و اموال و اثقال خارج از ضبط حساب جو غنیمت مین بجور و تعدی لوگون سے لیا گیا تھا علی الاتصال پے در پے واصل ہوتا گیا

## فصل

پھر تیمور نے قرایلوک عثمان کو شہر آمد کا متولی اور منتظم بنایا اور بیسوین ماہ رمضان المبارک پنجشنبہ کو ماردین بھی اوسکی کف درایت و قبضۂ کفایت مین سونپ دیا اور یہ شخص اوسکے اک معتبر سردارون مین سے تھا پھر اونسے شہر نصیبین کو خراب کردیا اور تمام زراعت و ضیاع و عقار برباد کرکے آثار عمارات و شہر پناہ وغیرہ حرف غلط کیطرح صفحۂ وجود

سے مٹادئے شہر کی بستی تمام ویران ہوگئی کوئی بسنے والا اوسمین نام کو نہ رہا پھر وہ موصل کیطرف متوجہ ہوا اور بدستور
اس شہر کا بھی ویساہی حال کیا اور پھر اوسکو حسین بیگ بن حسین کو بخشدے کر سواد قنطرہ کیطرف لشکر کو کوچ کرنیکا حکم
دیا اور یہ مشہور کیا کہ ہم اپنے دارالخلافت کیطرف جاتے ہین مگر سلطان احمد کو یقین تھا کہ یہ ضرور بغداد کا عازم ہوگا اور
وسکی عادتون سے بخوبی واقف تھا کہ کیا کیا اوس سے خرابیان واقع ہوینگی

## ذکران حالات کا جو سلطان احمد نے تیمور کے بغداد مین آنیکی خبر سنکر عمل مین لایا

جب سلطان احمد کو یہ خبر پہونچی کہ تیمور دمشق کو خراب کرکے بغداد کا قصد رکھتا ہے تو اوسنے وہان ٹھہرنا مناسب
نہ سمجھا اور عازم فرار ہو کر اپنی طرف سے ایک شخص مسمیٰ فرج کو نائب مقرر کرکے اوسکو اس بارہ مین تاکید کی کہ خبردار شہر کا دروازہ
اوسپر بند نہ کرنا اور اوسے بمقابلہ وحرب پیش نہ آنا اور اوسکے ساتھ ایک اور شخص ابن البلیقی کو بھی شریک رکھکر دونونکو یہی
وصیت کی اور قرا یوسف کو اپنے ہمراہ لیکر روم کیجانب نکل کھڑا ہوا ادھر تیمور کو بھی فوراً اوسکے نکلجانے کی خبر ہوگئی اور اوسنے
بتیس ہزار آدمیونکا لشکر تین سردار کے زیر فرمان بغداد کو روانہ کیا ایک امیرزادہ رستم دوسرا جلال اسلامی اور تیسرا شیخ نورالدین
ان تینون مین سے امیرزادہ رستم کو سب پر مقدم اور سالار لشکر بناکے ایسا مقرر کیا کہ بعد فتح بغداد یہی اوس شہر کا حاکم ہو جب
آفتاب وجود سلطان احمد وسط السماء بغداد سے مغرب غربت مین غروب ہوگیا اور ظلمت شب دیجور عساکر تیمور نے ردائے
سیاہ ظلم وجفا فضائے آفاق پر بچھادی اور تیرگی جور وفساد سواد بغداد پر چھاگئی فرج نائب سلطان احمد مذکور اس بات
پر راضی نہ ہوا کہ بطوع ورغبت بموجب ارشاد سلطان قلعہ بغداد اوسکو حوالہ کردے اور اوسنے جو کچھ اسباب حرب وپیکار و
مصالحہ قلعداری ومردمان آزمودہ کار اپنے پاس فراہم رکھتا تھا اوسکے ساتھ اونکے مقابلہ اور مقاتلہ کی تیاری کردی اور
آمادہ جنگ ہوا ان سردارون نے جو یہ جانتے تھے کہ وہ نہین لڑنے کا یہ حال دیکھکر تیمور کو اطلاع کی اور اوسکے حکم کے
منتظر رہے تیمور یہ خبر سنتے ہی بذات خود اوسطرف متوجہ ہوا اور اسکی خاطر مین اونکی طرف سے بڑا غصہ بھرا ہوا تھا ناگاہ
اس ابر غم واندوہ نے اونپر سایہ ڈالا اور باران انواع درد ومصیبت اونپر برسانا اور لباس خوف ویاس اونکے قامت کیلئے
خیاط مشیت رب الناس نے سی کر پہنانا چاہا ماہ ذیحجہ حج کے دنون مین فریقین مین ہنگامہ مقاتلہ وکارزار گرم وشعلۂ
حرب وپیکار مشتعل ہوا لشکر تیمور سے بہت سے آدمی طعمۂ نہنگ شمشیر قضا دم ہوگئے اس باعث سے اور بھی اسکے غیظ و
غضب کی آگ بھڑک اوٹھی جسکے شعلے کرۂ اثیر تک پہونچے اور بڑی شدت وقوت سے مع تمام لشکر پیادہ وسوار وشیران
بیشہ پیکار یکبارگی شہر پر بدلیری ومردانگی حملہ کرکے عید الضحیٰ کے دن وہ شہر لے لیا اور لشکر کے کل آدمی سردار اور سپاہی
جسقدر اوسکے ہمراہ رکاب تھے اون سب کو حکم دیا کہ ہر ایک شخص اہل بغداد کے دو دو سر لاکر حاضر کرے تو اس حکم سے

ہر ایک متنفس نے ایک ایک شخص کو دو دو جام بادۂ عقوبت و وبال پلائے ایک سلب روح اور دوسرا نہب مال اور اسقدر قتل عام ہوا کہ اون کے خون سے نہر دجلہ مین سیلاب آیا بدن مقتولون کے میدان مین پھینکے گئے اور اونکے سرونسے مینارے بنائے گئے نوے ہزار آدمی اہل بغداد کے ظالمون نے قتل کئے اور اوسکی عدول حکمی کے خوف سے جن لوگونکو اہل بغداد کے قتل پر دسترس نہ ہوا تو اوھنون نے اہل شام کے قیدیون کے سر جو اُسکے ساتھ تھے کاٹکر اوسکو دکھائے اور بعضون کو مردون کے سر کاٹنا ناممکن ہوا تو پردہ نشین عورتون بیچاریون کے سر لائے اکا دوکا رستہ مین جو کوئی راہ باٹ مین ملجاتا تو وہ اپنی جان سے جاتا اوس طوفان بے تمیزی مین دوست آشنا کوئی کسی کو نہ پہچانتا تھا جو سامنے آگیا اوسکا سر اوڑایا جاتا تھا نہ کوئی کسی کی شفاعت کرتا نہ کوئی کسی کی سفارش سنتا اور یہ شمار مذکور ان مقتولونکا ہے جو ہنگام محاصرہ کشتہ اور جو گلی کوچہ مین مارے گئے اور دجلہ مین غرق ہوئے وہ اس شمار سے خارج ہین کہتے ہین کہ ایک جماعت کثیر دریائے دجلہ مین گر کے غوطہ لجۂ ہلاکت ہوگئی از انجملہ فرج نائب مشار الیہ بھی تھا جو ایک کشتی پر سوار ہوکر بھاگا جاتا تھا کہ دونون جانب سے لوگون نے اوسپر تیر برسانا شروع کیا جسسے وہ زخمی ہوگیا اور اس اضطراب مین کشتی بھی اوندھی ہوگئی اور وہ ڈوب گیا قاضی تاج الدین احمد نعمان جو حاکم بغداد تھا اور سنہ ۸۳۴ آٹھ سو چونتیس ماہ محرم کی پہلی تاریخ دمشق مین رحمت الٰہی کو پہونچا اوسسے منقول ہے کہ مقتولون کے سرون سے ایک سو بیس مینارے بنے تھے الحاصل تیمور نے بغداد کو اچھی طرحسے لوٹا اور گنج خطیر و مال کثیر وہانسے حاصل کرکے اوس شہر کو جیسا کہ آباد تھا اوسسے زیادہ ویران و برباد کردیا جو شہر کہ دار السلام کے نام سے مشہور تھا دار الشر و الآلام بنگیا جو ضعفا و غربا اونکی تیغ خون آشام سے بچ رہے تھے اونکو اسیر کیا گردش گردون و انقلاب چرخ پرفسون نے غریبونکو امیر امیرون کو فقیر کیا وہ شہر کہ غیرت عروس چمن و رشک جنت عدن تھا آشیانۂ زاغ و بوم و مسکن جغد و زغن ہوگیا یہ شہر تمام عالم کے مشہور شہرون مین ایسا تھا جسکا وصف ہر زبان پر مذکور تھا اور ایک ایسا گلستان بیخزان جسکے پھولونکی خوشبو سے معطر مشام ساکنان نزدیک و دور تھا امن و امان مین جیسا کہ اوس کا نام تھا مدینۃ السلام دولت و ثروت و لطافت آب و ہوا و وضع و طرح عمارت مین بہی زبان زد خاص و عام تھا

## توجہ امیر تیمور بطرف قراباغ

پھر تیمور نے اپنے لشکر کے ترکان خونخوار کو کہ حقیقت مین گرگان ثعالب خدیعت و پلنگان روباہ فطرت تھے قراباغ جانیکا حکم دیا اور بعد قطع منازل معہ خدم و حشم مقام مذکور مین آکر خیمہ و خرگاہ برپا کئے اور یہانسے اوسکی ہمت کے شہباز بلند پرواز کو عزم صید مرز بوم روم پیش نہاد خاطر تھا چنانچہ اوسنے سلطان روم ایلدرم بایزید کو ایک نامہ بموجب مضمون لکھا

## نامۂ صاحبقران ذی حشم بنام سلطان بایزید ایلدرم والی مرزبوم روم

جونامہ سلطان بایزید یلدرم غازی کو تحریر فرمایا اوسمین جو جو باتین اسکو ممالک روم سے منظور تھین اور اوسکی مملکت
سے جو بلاد اسکو مطلوب تھے بالتصریح اونکو معرض بیان مین لایا اور اوس لشکرکشی کے واسطے سلطان احمد اور قرا یوسف
کو علت نامہ و سبب مطلق گردانا اور یہ لکھا کہ یہ دونون شخص ہماری تلوار کے ڈر سے بھاگ کر وہان آئے ہین اور یہ دونون
فساد کی جڑ اور مایہ شورش بلاد و عباد ہین اور اونکی شامت اور ادبار باعث بربادی شہر و دیار ہوگی تکبر و خود پسندی
و اظہار تفاخر و تعلی مین فرعون و ہامان سے انکا درجہ بڑھا ہوا اور ہماری نافرمانی اور عدم اطاعت کرنے والون کی فرد
مین پہلے انکا نام لکھا ہوا ہے اور یہ لوگ معہ اپنے رفیقون کے تمھاری حمایت مین آگرہے ہین اور یہ جہان جاتے ہین
وہان شومی اور نکبت لاتے ہین حاشا انکے مانند منحوس و مفلوک و نامسعود ایسے بادشاہ جلیل القدر خوندگار روم کے
دامن سعادت مین جائے گیر ہون مبادا کوئی بلا و مصیبت تمپر بھی واقع ہو اور انکی شومیت وہان بھی اثر کرے لہذا انکو ضرور
ہے بلکہ واجب ہے کہ اونکو جگہ نہ دو بلکہ اپنی قلمرو سے اونکو نکال باہر کرو اور بہتر تو یہ ہے کہ اونکو قتل کرو اور ہمارے خبردار ہمارے
حکم کی مخالفت اور عدم انقیاد و اطاعت سے ڈرتے رہو ورنہ ہمارا قہر و غضب تمپر نازل ہوگا اور ہمارے مخالفین کا
حال تمنے سن ہی لیا ہے کہ ہمنے اونسے اور اونکے جیسے دوسرے دشمنونسے کیا کیا اور لڑائی مین ہمارے لشکر قیامت اثر
سے اونپر کیا کیا مصیبتین نازل ہوئی ہین ہمنے جو اونسے معاملہ کیا وہ تم کو معلوم ہے لہذا تمھارے ہمارے درمیان
قطع نظر جنگ و جدال سے مین چاہتا ہون کہ زیادہ قیل و قال بھی نہ ہو اسی طرح سے انواع و اقسام طرح سے تہدید اور تخویف
اوسکو مرقوم تھی ایک شخص ابن عثمان نامی اوسکے نزدیک ذی رتبہ اور بہادر تھا اور وہ اوسکو ایسا چاہتا تھا کہ دم بھر بھی
اوسکی جدائی کا تحمل نہ ہوتا اور باوجودیکہ ابن عثمان ابنائے سلاطین عادل سے تھا صفت دینداری اور تقویٰ بھی اوسمین بدرجہ
قصوی تھے اوسکی محبت مین سلطان کا یہ حال تھا کہ جب اوسکی آواز سنتا تھا جس حالت مین کہ وہ آستانہ در دولت پر یا
صدر مکان مین کسی سے کلام کرتا تو وہ بیتاب ہو جاتا یہانتک کہ وہ حضور مین باریاب ہوتا اور سلطان کی نظر اوسپر
پڑتی اس مصاحب دانا کی رائے و تدبیر اور ربط بساط عدل و احسان سے زمانہ نے اوس سے موافقت کی اور اساس دین
و دولت و بنائے ملک و دولت نے استحکام و دوام پکڑا ممالک قرمان تمام و کمال اوسکے قبضہ قدرت مین آگئے اور اوسکا
بادشاہ سلطان علاء الدین تھا اوسکو اوسنے قتل کرکے دونون بیٹون کو اوسکے اپنے پاس اسیر رکھا اور اسیطرح سے
ممالک منشا و صارو خان پر بھی متولی ہو گیا اور امیر یعقوب بن علی شاہ حاکم ولایت کرمان اسکے خوف سے امیر تیمور گورکان
کے پاس بھاگ گیا اسکے سوائے ممالک نصاری حدود جبل بالقان سے آرزنجان تک اسکی قلمرو مین داخل ہو گئے حاصل کلام
جب بایزید ایلدرم مراسلہ تیمور کے مضمون پر مطلع ہوا تو نہایت برہم ہوا اور بحالت غصہ مین کبھی کھڑا ہوتا کبھی بیٹھ جاتا او

دل مین پیچ وتاب کھاکر چین بجبین ہوا اور جیسا کوئی کڑوی چیز کا جوشاندہ پی کر منھ بناتا ہی بدمزہ ہوکر بولا کہ کیا
ایسی مہمل اور واہیات باتون سے مجھے ڈراتا ہے اور مجھے مثل ملوک عجم گمان کرتا ہے یا دشت تتار کی وحشی قومونکی
مانند سمجھ لیا ہے یا میرا لشکر ہندوستانی راجاؤن کا لشکر سمجھا ہے یا کچھ میرے لشکر مین عدم اتفاق اور نفاق ہے یا میرے
لشکر کے غازی لشکر شام کے سپاہی ہین کیا مجھے اوسکا سب حال نہین معلوم اور جو جو اوسنے مکروفریب کئے ہین اور آثار
کفرونفاق ظاہر کئے ہین اور اسکی اصل ونسل سب سے مین واقف ہون اور کہو تو مین اونکو بیان کرتا ہون پہلے تو یہ بات
ہے کہ وہ حرامی اور سفاک پردۂ ننگ وناموس اہل عزت چاک کرنے والا عہدشکن مردم آزار ہے راہ صواب سے موںھ پھرانے
والا و طریقہ خطا وجادۂ ناصواب کا سالک ہو کر بندگان خدا کی جان و مال پر حملہ آور رہا اور اوسکو ظلم وستم کا موقع اور محل
بھی ملتا رہا کہ اوسکی طرف سے لوگ غفلت مین تھے حالت طفلی سے زمانہ پیری تک اوسکو ترقی ہوتی رہی اور یہ شرارہ ہوتے
ہوتے انگارہ اور انگارے سے شعلۂ جوالہ ہوگیا جسنے خرمن ہستی ایک عالم کا جلا کر نیست و نابود کر دیا اب اوسکے اقبال
کی شمع کا شعلہ صرصر مکافات سے کوئی دم مین بجھنے پر ہے اور ملوک عجم پر جو یہ مظفر اور منصور ہوا تو انواع مکروفریب سے
اونکو فریب دیتا رہا اور یکایک اونپر لشکر لیکر چڑھ دوڑا باوجودیکہ اونکو اوسکے قتل پر دسترس اور فرصت حاصل تھی لیکن
اسنے مبادرت کرکے اونکو قتل کر ڈالا اور توقتامیش کی یہ کیفیت ہوئی کہ اکثر اوسکے لشکر کے سردارون نے اوسسے غدر اور
خیانت کی اس باعث سے وہ بیچارا مجبور ہوگیا ورنہ ناکسان دشت تاتار تلوار سے لڑنا کیا جانین سوائے اسکے کہ تیر و کمان سے
جو نشان نامردون کے لڑائی کا ہے میدان مین دور سے نمودار ہون بخلاف دلیران وشیران مرزبوم روم لشکر ہند جو مغلوب
ہوا اوسکا بھی یہ باعث تھا کہ ایک امر مین اونکے ساتھ بھی اسنے مکرودغا کی ہے اور فریب سے اونسے لڑا اور شکست دی
علی الخصوص اوسحالت مین کہ اونکا بادشاہ مرچکا تھا لشکر شام کا بھی حال ظاہر ہے اور جو کچھ اونپر گذرا پوشیدہ نہین جب اُنکا
سلطان مرگیا اور اونکا سارا نظام اور کارخانہ ابتر ہوگیا آپسمین نااتفاقی اور پھوٹ پڑگئی بڑے بڑے سردار مارے گئے
اور سوائے اطفال صغار کے کوئی ایسا ذی رتبہ صاحب رائے و شجاعت نہ رہا جو اس تفرقہ و برہم و برہم کو از سرنو ترتیب دیتا
اور شیرازۂ جمعیت سے اس مجموعۂ پریشان کو منتظم کرتا اس وجہ سے صرصر حوادث روزگار غدار نے اونکے اوراق وجود
فضائے جو فنا مین متفرق و پریشان کر دئے جسسے سارا مطلب فوت ہوگیا اور ملک محروسہ وموروثہ اونکے قبضۂ اختیار
سے جاتا رہا مع ہذا وہ لوگ بھی سوائے نمود وقعت ظاہری کے زیور معنے سے محض سادہ و معرّی تھے اونکے آئینہ باطن مین
جوہر دانش و شجاعت مطلق نہ تھا اپنے اپنے گھر مین راحت و آرام سے سب پاؤن پھیلا کر سورہتے تھے اور دشمن
کے مقابلہ مین اکّا دوکّا آکھڑا ہوتا اس بے اعتنائی وعدم حزم و دانائی سے حریف نے دست تطاول دراز کرکے گروہ
گروہ اونکے اسیر کرلئے اور اوسکے لشکر نے اونکے زن و فرزند مال و متاع پر ہاتھ بڑھایا اگر اونمین اتفاق ہوتا اور طریقہ
غیر مستقیم خودسری اختیار نہ کرتے تو بیشک چنغتائیو نپر غالب آکر اونکی جمعیت متفرق کرکے صفحۂ عالم سے خصوصًا سواد شام

سے اونکا نام ونشان مٹا دیتے ہر چند کہ نظر مین اونکی جمعیت زیادہ اور مجتمع تھی مگر بباعث عدم اتفاق و دل اونکے
پریشان تھے اور ہر شخص اپنے اپنے خیالات جدا رکھتا تھا اگر وہ سب متفق الرائے اور یکدل بھی ہوئے تو ہمارے لشکر کو
اور ہمارے بہادرون کو انپر قیاس کرنا چاہئے ہمارے لشکر کے مانند اونکا نظام کہان ہے اور اونکی قوت اور شوکت
ہماری ہیبت اور شجاعت کو کب پہونچتی ہے اگرچہ جنگ حریف مین وہ دلیر و مردانہ ہین مگر ہماری شمشیر خارا شگاف کے سامنے
اونکو تاب مقاومت و یارائے مصاف کہان ہے جو کم وعرضہ اور امور محقر کا متکفل ہوتا ہے اومین اور جو متحمل امور عظیمہ
اور متعہد غور و پرداخت غازیان نصرت نشان ہوتا ہے اومین زمین وآسمان کا فرق ہے حرب و پیکار ہمارا شیوہ
اور شمشیر وسنان ہمارا تغمہ ہے جہاد ہمارا پیشہ اور غزا ہمارا حرفہ ہے جو فی سبیل اللہ واقع ہو کوئی اگر حصول جاہ دنیا کے
واسطے لڑتا ہے تو ہم اعلائے کلمۃ اللہ کے واسطے ہمارے آدمیون نے اپنی جان ومال بعوض نعیم جنان ایزد ذوالجلال
کے ہاتھ بیچ ڈالی ہے اور راہ خدا مین ہمارے غازیان ظفر نشان کی وہ ضربتین ہین جنکی آواز کاخ صماخ کفار مین کار صاعقہ
کرتی ہے اور اون کی تلوارونکی ضرب خود فولادی پر گر کر صورت صدائے رعد کافرون کے دلون کی بنیاد کو متزلزل
کردیتی ہے اونکے کمانون کے تیرون کی ہوا فضائے سوراخ بینی بنی الصلیب کو باد نخوت و پندار سے کاخ دماغ تک خالی
کردیکر بزنگ نون غنہ ریاح تضرع والحاح سے بھردیتی ہے ہمارے حکم کے ایسے کہ اگر ہم کہین دریا مین کود پڑو تو کود پڑین اور
جو کہین کفارون کے خون سے دریا بہادو تو ذرا دیر نہ کرین دیار کفار کے قلعون کو فتح کرنے مین اونکو ید طولے ہے اور
بوجہ اطاعت و فرمانبرداری ہمارے نزدیک رتبہ اونکا اعلیٰ: باگون کو لئے رہتے ہین اور جب ہمارا اشارا پاتے ہین بجلی
کیطرح اونپر گرتے ہین اور جب ہم کسی مہم پر اونکو مامور کرتے ہین بلا عذر رخ ہمت ادھر کرتے اور وہ کام کیسا ہی جانکاہ ہو
کر گذرتے ہین ہمارے غازیان نصرت شعار شیران دشمن شکار ہین یا پلنگان بیشہ جرأت ونہنگان لجہ پردلی و شجاعت
جنکی صولت و سطوت سے شیر گردون صورت شغال دم دبا جاتا اور بہرام فلک کا زہرا غایت ہراس سے آب ہو جاتا ہے
لڑائی کا میدان اونکے واسطے ایسا ہے جیسا بلبل کے بوستان یا فصل بہاران برائے گل خندان اونکے دل ہماری محبت و
اخلاص سے آباد اور اونکے باطن سرتا سر سرچشمۂ اطاعت و انقیاد حاصل کلام کل ہمارے اشغال و افعال باعث نکال و وبال
کفار بدخصال ومبنی بر نظم وضبط احوال ممالک و مال و رعایت وحمایت جمیع بندگان حضرت ذوالجلال ہین اور ہماری ہمت
بلند و فکر ارجمند اسیطرف مصروف و معطوف ہے کہ دشمنان دین ہمیشہ ذلیل وخوار و اسیر و گرفتار قہر وجلال اہل اسلام رہین و
پیروان شریعت غرا و تابعان سنت مصطفےٰ کامروا و مقتضی المرام اسلئے ہم مجاہد فی سبیل اللہ ہین کہ ترویج دین حق و اشاعت
ملت سردار رسولان ماسبق مین ملامتِ ملامت گر سے بے خوف و خطر ہو کر مستحق تحسین وآفرین ہین اور مجھے اچھی طرح سے
ثابت ومتحقق ہے کہ یہ فقرات خشونت آمات اوسکو برانگیختہ کرکے ہمارے شہر کیطرف کھینچ لائینگے پھر اگر وہ بھی یہانتک نہ
آوے تو اوسکی زوجات کو تین طلاق ہین اور جو وہ یہان آیا اور مین اوسے نہ لڑا اور پیٹھ پھرا کر بھاگ گیا تو میری

عورتون کو بھی ایسی ہی تین طلاقین ہین یہ جواب دندان شکن دیکر قاصد مشار الیہ کو رخصت کیا جب تیمور اسکے اس
جواب پر عتاب سے واقف ہوا ابن عثمان سے مخاطب ہوکر بولا کہ اے شخص تو بڑا دیوانہ اور احمق ہے جو اپنی زبان سے
ایسے بد تہذیبی کے الفاظ نکالتا ہے جبکہ اوسنے اوسکا نامہ وہان تک پڑھکر ختم کیا جو مشتمل ذکر عورات تھا اور اس باعث
سے وہ مجرم ٹھہرا کیونکہ مغلون کے یہان عورتون کا ذکر زبان پر لانا بڑے عیب کی بات ہے اور جرم سنگین مین داخل ہے
اور اسکو وہ ننگ و عار سمجھتے ہین یہان تک کہ اثنائے تکلم مین لفظ زن یا نسا کا زبان پر نہین لاتے اور ایسا نہین کہتے
کہ فلانے کی عورت یا فلانے کی زوجہ بلکہ اس موقع پر جو اونکے ذکر کی ضرورت ہوتی ہے تو اور لفظونسے تعبیر کرتے ہین اور
اون الفاظ سے کمال احتراز لازم سمجھتے ہین چنانچہ کسی کے لڑکے کو جو کوئی فرزند لڑکا یا لڑکی پیدا ہوتی تو اوسکو اسطرحسے اپنے
محاورہ مین بیان کرتے کہ فلان شخص کے گھر مین یا فلان مستورہ کو یا فلان حرم سرا مین لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی وغیرہ لفظونسے بولنے کا دستور تھا

## توجہ امیر تیمور بجانب مرز بوم روم

تیمور کو ابن عثمان مذکور کا جو سلطان بایزید ایلدرم کا مصاحب خاص و مشیر و صلاح کار تھا بسبب اوس نامہ کی خرابی
بلاد روم کے بارہ مین ایک بہانہ مل گیا اور اوسطرف کا قصد مصمم کرکے رفیق طریق اور دلیل راہ کی جستجو مین رہا اور لشکر
کی صفین قایم کرکے تمام لشکر کی حاضری اور موجودات لے گئی تو دیکھا کہ تمام روئے زمین اونکی کثرت سے بھر گیا ہے
گویا اذا الکواکب انتثرت کا ظہور ہے اور جب وہ بحر بیکران متموج ہوتا تو اذا البحار سجرت کا
سمان آنکھون مین پھر جاتا یا میدان حشر ہے کہ اذا القبور بعثرت کا واقعہ پیش نظر ہو رہا ہے جب شان لشکر ملاحظہ
کرچکا اپنے پوتے محمد سلطان ابن جہانگیر کو جو اوسکا ولی عہد اور جانشین تھا فرمان طلب لکھا کہ امیر سیف الدین کو ہمراہ لیکر
بہت جلد سمرقند سے اوسکے لشکر مین آکر ملحق ہو اور پھر وہ بدولت و اقبال معہ لشکر ظفر پیکر و بہادران شمشیر زن و شیران
بیلتن بلاد روم کیطرف متوجہ ہوا اور چند روزون مین قطع مسافت کرکے با ہمہ آرزوہائے شاخ در شاخ کاخ قلعہ کماخ
کے متصل پہونچا یہ اک قلعہ ہے کہ مضبوطی مین مثل یقین اہل ایمان اور رفعت و بلندی مین مانند حوصلہ خاطر سلاطین اولی العزم
و عظمت نشان تھا اوسکی عظمت کی خندق کو تیر تدبیر کسی بادشاہ قلعہ گیر کا نہ گذرتا اور اوسکی فضا مین مرغ تیز بال فکر و خیال
خداوندان رائے و شمشیر نہ چرتا معمار قدرت اوسکی بنا کا قایم کرنے والا اور مہندس فطرت اوسکی اساس و طرح عمارت کا استحکام
دینے والا تھا نہ فقط بلندی مین بلندونسے سرفراز اور قصیرونسے وسعت عرض و طول مین ممتاز ہی تھا بلکہ مضبوطی اور ایک
عمدہ جائے پناہ اور لشکر کے واسطے نہایت وسیع اور محفوظ قرارگاہ ہونے مین بہت سے قلاع اور دیار پر اوسکو تفوق
حاصل تھا ایک طرف مین اوسکے نہر فرات واقع تھی اور دوسری جانب کو اوسکے ایک نالہ تھا جو بڑے زور سے بہتا کہ کسیکا
مقدور نہ تھا جو اوسمین قدم رکھے اور اوسکا پانی اوسی نہر فرات مین گرتا اور دوسری دونون طرف عمارت شہر پناہ کہ

دیکھنے والون کے نظر مین ایک طلسمی کارخانہ معلوم ہوتا تھا جسمین کسی متنفس کو دخل و تصرف ممکن نہ تھا اوس عمارت کو امیر ارجمند نے بتائید اقبال ارجمند بعد ورود محمد سلطان بہت آسانی سے فتح کر لیا اور اوس قلعہ کی تسخیر اور محاصرہ و مقاتلہ کا سارا کام امیرزادہ مذکور کے صواب دید پر منحصر رکھا بیان اوسکا یہ ہے کہ حصار مذکور کے اوسطرف جو نالہ بہتا تھا اوسے عبور کرنا نہایت دشوار تھا اور وہ اسقدر زور سے بہتا تھا کہ قدم اوسمین نہین ٹھہر سکتا تھا اور عمق مین بھی زیادہ کہ غواص بھر اوسکی تہ مین پہونچنے سے عاجز رہتا تیمور نے بمجرد نظر اوسکی تدبیر اپنی عقل رسا سے دریافت کر کے حکم دیا کہ آسپاس نالے کے جو اشجار ہین اونکو قطع کر کے اوسکی لکڑیان وغیرہ اندر ڈالکر اوس نالے کو پاٹ دین چنانچہ دم بھر مین یہ کام حسب دلخواہ انجام کو پہونچا اور وہ نالا بھر دیا گیا جب اہل قلعہ نے یہ حال دیکھا اور اونکی تدبیر پر واقف ہوئے باروت اون لکڑیون پر ڈالکر آگ اوپر سے اوسپر ڈالدی کہ جسسے دفعۃً وہ سلگ اوٹھی اور جلکر کوئیلا ہو گئی لیکن قلعہ کو اوسسے کچھ ضرر نہین پہونچا کیونکہ وہ نہایت بلندی پر ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا تھا اس کوشش کے ضایع ہونے سے تیمور اپنے ارادہ سے باز نہ رہا بلکہ اُسنے اپنی فوج کو فرمایا کہ ہر ایک شخص اپنی طاقت و برداشت کے موافق اس جنگل سے پتھر لا لا کر اس مکان مین جسکو اوسنے فتح کر لیا تھا جمع کرے چنانچہ وہ لوگ مثل مور و ملخ اوس اطراف مین پھیل گئے اور کوہ و صحرا سے کنکر پتھر لا لا کر ڈھیر لگا دئے پھر اوسنے حکم دیا کہ یہ سب سنگ و خشت اوٹھا اوٹھا کر اس نالے مین ڈالدو جیسا کہ رب مجید قیامت مین کفار مریدہ کو جہنم مین ڈالکر اوسسے پوچھیگا کہ اب تیرا پیٹ بھرا اور وہ کہیگی کہ ھل من مزید سو جسقدر اونھون نے احجار جمع کئے تھے اوس نالے مین ڈالے گئے یہانتک کہ وہ پٹ کر ایکسطح ہموار ہو گئی اور جسقدر پتھر اوسمین ڈالے تھے دو چند اوسسے بچ رہے جب وہ نالہ اس حکمت سے انباشتہ ہو گیا اوسپر سے ہو کر دیوار قلعہ کے قریب پہونچے اور سیڑھیان لگا لگا کر حصار پر چڑھنا شروع کیا قلعہ والون نے جو یہ جرأت اور دست برد اونکی دیکھی اور یہ جان لیا کہ اب قلعہ کا ہاتھہ مین رہنا مشکل ہے ناچار ہو کر طالب امان ہوئے اور قلعہ کو تسلیم کر دیا قلعہ مذکور کے فتح ہونیکا سال ماہ شوال سنہ ۸۰۴ آٹھہ سو چار ہے الغرض جب قلعہ مذکور اوسکے ہاتھہ مین آگیا تو اوسنے فرمایا کہ یہ پتھر جہانسے اوٹھائے گئے ہین پھر وہین ڈالوادو چنانچہ اوسی وقت وہ پتھر ہاتھون ہاتھہ لوگ اوٹھا اوٹھا کر اونکی جگہ پر پھینک آئے پھر تیمور نے ایک شخص مسمی شمس کو قلعہ مذکور کا حاکم بنایا یہ قلعہ ارزنجان سے آدھے دن کی مسافت پر ہے اور دنیا کے قلعون سے رفعت اور استحکام مین سب سے زیادہ مشہور و معروف اور باین صفت کہ اہل قلعہ کبھی کسی کے مطیع اور منقاد نہین ہوئے موصوف جب بزور شمشیر اوسنے یہ قلعہ فتح کر لیکر ایک شخص کو بخشدیا اور اس نعمت غیر مترقب کو نوعظیم تصور فرما کر ممالک محروسہ مین جا بجا فتحنامہ مشتمل بر سوانحات و واقعات متعلقہ اس سفر خیریت اثر کے کمال تفاخر سے لکھکر روانہ کئے جسکے عنوان کا ترجمہ بلفظہا مرقوم ہوتا ہے **شعر** شمشیر خون چکان سے ہمارے دم وغا۔ الحمد للہ فتح ہوا قلعہ کماخ اور اون فتحنامون مین ابن عثمان کا اور جو اوسنے اوسکو لکھا تھا اور مذکور ابن عثمان نے جو اوسکو جواب مین رقم کیا تھا من و عن حال مرقوم و مذکور تھا کہ مین نے اوسکو یہ لکھا اور اوسنے مجھے از راہ کبر و حماقت

ایسا تحریر کیا جسکا بعض ترجمہ اور خلاصہ یہ ہے کہ ہمنے اوسپر مطلق جور وجفا نہین کی بلکہ نہایت ملائمت اور ملاطفت سے اوسکو کہا کہ تو اپنی مملکت سے اس مادّۂ فساد ومایۂ خلاف وعناد کو خارج کردے اور وہ یہ دو شخص ہین ایک احمد جلایری اور دوسرا قرا یوسف ترکمانی کیونکہ یہ دونون باعث خرابی بلاد وہلاکت عباد ہوئے ہین اور اونھون نے دنیا کے پردے پر بہت جور وبیداد پھیلایا ہے حالانکہ معصیت سے راضی رہنا معصیت ہے اور اقرار کفر کا کفر فاسق محروم وبیدستگاہ بدکار مرتکب گناہ سے بدتر ہے اور ان دونون بدبختون کو اوسنے اپنا وزیر بناکر عنان مملکت وزمام نظام انام اونکے ہاتھ مین دیدی اور یہ امر ایسا ہے جیسا بھیڑیون کو شبانی کا کام حوالے کرنا اور ظالمون کو ظلم وستم پر قدرت اور قابو دینا زیان کار اور ستمگارونکو اپنا صلاح کار بنانا ستمگاری ہے جیسے وزیر ویسے پادشاہ جو انپر گناہ ہے وہی اوسکا گناہ ہے اونھون نے آزار بندگان خدا پر کمر باندھی اور راہ راست پر نہ آئے اور اپنی سوداگری مین ٹوٹا پایا اور نفع سے محروم رہے گویا کسی شاعر نے انکے حسب حال نظم کیا ہے **شعر** کیا خارشی کو نفع کرے قرب تندرست ؛ لیکن وہ خود بھی اسمین ہی ہوجائے مبتلا ؛ اور وہ اسیطرح سے طریقہ جور وبیداد پر قایم رہکر تمرد وعصیان وبغاوت وطغیان پر مصر رہے اور ہرچند ہمنے اونکو منع کیا وبنصایح ارجمند اونکو راہ راست پر لانا اور دوسرون کے حالات پر عبرت دلانا چاہا لیکن ہمارے کلام صلاحیت انجام پر متوجہ اور ہمارے مواعظ ملاطفت نظام سے اصلاً متنبہ نہ ہوئے پھر ہمنے اوسکو کئی نامے لکھے اور جیسا کہ ہمارا داب سلطنت وشایان جاہ وشوکت ہے اپنے نام کے ساتھ ہمنے اوسکا بھی نام لکھا اور یہ دستور ہمنے مرعی ومستمر رکھا لیکن اوسکے گوش ہوش مین پنبۂ غفلت تھا اسواسطے ہماری نصیحتین بسمع رضا سے اوسنے نہ سنین اور بدستور سالک طریقہ بغی ومخالفت رہا اور اوسکی یہ عادت تھی کہ اپنے مراسلات مین طہرتن کے نام کے نیچے اپنا نام لکھا کرتا اور یہ اوسکو سزاوار اور اوسکے رتبہ کے لایق تھا اور یہ ظاہر ہے کہ طہرتن ہمارے ایک ادنی ملازم کے برابر ہے مگر ہمنے اوسپر کمال مہربانی فرمائی تھی کہ اپنے نام کے ساتھ اُسکا نام لکھا اور اوسکو لایق خطاب سمجھا پھر جب بایزید ایلدرم عظیم روم ہمارے نامے کو پڑھکر مطلع ہوا اور اوسکا جواب ہمکو اوسنے جو لکھا تو ہمارے نام کے اوپر آب زر سے اپنا نام رقم کیا اور یہ امر اوسکی بیوقوفی اور قلت ادب پر دلالت کرتا ہے پھر اسی مین اوسنے اپنا عزم بالجزم بابت تسخیر بلاد روم ظاہر کیا اور بڑے شدّ ومدّ وفصاحت وبلاغت سے یہ کل مضمون اوسمین مندرج تھا گویا منشیونکا ایک دستور العمل اور فن انشا مین ایک رسالہ پر از استعارہ وضرب المثل تھا

## متوجہ اور مصروف ہونا ابن عثمان کا تہیہ جنگ ودرستی سامان حرب مین بعد استماع خبر توجہ تیمور بطرف ممالک روم ومضافات آنمرز بوم ❖

جب ابن عثمان کو متواتر تیمور کے آنے کی خبر پہونچی اور جس ارادے سے اوسکا آنا ہوا تھا وہ بھی ظاہر تھا تو اسکو ضرور ہوا کہ اوسکے مقابلہ اور مدافعہ مین صرف ہمت کرے لہذا بالشکر گران وسامان فراوان اوسکی طرف متوجہ ہوا کہ پہلے سے

جاکر اوسکی راہ روکی اور اوس زمانہ مین وہ شہر استنبول کے باغیون کے محاصرہ مین مشغول تھا اور قریب تھا کہ فتح ہو جائے اگرچہ اسکے پاس بھی لشکر بہت سا جمع تھا لیکن اسپر بھی اوسنے سرداران لشکر و غازیان ظفر پیکر کو تمام ممالک محروسہ کے مثل کرمان و سواحل کے ملک اور قرمان اور عساکر ولایت منشا و سواران صاروخان اور کل سرحد کے امرا و امیر تومان و جمیع رؤساے ذی حشم و خداوندان طبل و علم جہانتک کہ اسکے زیر فرمان جزائر و بنادر و شہر آبادان تھے اور وہ بہادر قوین جنھون نے بنی اصفر کو بحر اخضر سے خارج کردیا تھا اور جنھون نے دشمنون کی لاشونسے بحر احمر کو سرتا سر بھر دیا تھا اونکو لکھا کہ تم سب ساز و یراق اور سامان سواری اور ہتھیار سے درست ہوکر حاضر ہو اور تمام سرداران نصاری مطیع اسلام و کل ذمی جو داخل زمرۂ امان مسلمانان تھے و جمیع اہل ملل خاص و عام کو اس مہم مین شریک ہونے اور کمک کرنے کی فرمایش کی علی ہذا القیاس قوم تتار سے بھی اور یہ ایک قوم ہے جو بڑی ذی قوت اور شوکت تھی انکے پاس مویشی چارپایہ اور گوسفند کثرت سے تھے جنکا کچھ حساب نہین تمام دامن صحرا اور کوہ و بیابان اونسے اور اونکے مواشی و اغنام سے بھرا پڑا تھا اکثر اونمین سے ایک ایک شخص ایسے دس دس ہزار اونٹ کا مالک تھا جنکی پیٹھ پر کبھی بوجھ لادا نہ گیا تھا اور اسقدر گھوڑے بھی ایسے رکھتا تھا جنکے موںھ مین کبھی لگام نہین چڑھائی گئی تھی اور گائی بکریون کا تو کچھ حساب نہین و ما یعلم جنود ربک الا ھو یہ لوگ ممالک روم و قرمان سے نواحی سیواس تک تجارت کا مال فصل گرما اور موسم سرما مین ادھر سے اودھر لاتے لیجاتے اور بڑی رفاہیت و آسایش سے بسر اوقات کرتے تھے اور ملوک روم کو انکے اوپر اعتماد و وثوق تھا اور اونکے واسطے اقطاع اور وظائف مقرر کرتے تھے مہمان نواز ایسے کہ اگر کوئی مسافر غریب الوطن یا طالب علم یا کوئی عالم فقیہ اونکے یہان وارد ہوتا تو اوسکے واسطے گائے بکری روغن پنیر گھی مکھن صوف اور موئے شتر وغیرہ اسقدر جمع کردیتے تھے کہ اوسکو اور اوسکے کنبہ بھر کو تمام عمر کے لئے کافی اور وافی ہوتا کثرت و عدت مین اسقدر تھے کہ ہژدہ ہزار عالم کا اطلاق اونپر کیا جاتا تھا قوم مذکور نے بجان و مال حتیٰ کہ اطفال خورد سال نے بھی اس مہم مین حاضر ہونے اور مدد کرنیکا اقرار کیا اور منتظر صدور فرمان رہے اور حسب الطلب جوق جوق پیادہ و سوار جمع ہوتے گئے عساکر تتار کے غزاۃ اور مجاہدین بشمول دلیران افواج روم مدافعہ و مقاتلہ جغتائیان شوم کی تدبیرین سوچتے اور زمین ہمت مین تخم دلیری و جرأت بوتے رہے

## فریب دینا اور ورغلانا تیمور کا لشکر تتار کو ابن عثمان کی طرف سے اور مائل کرنا اون کے دلون کو اپنی جانب از راہ مکر و خدیعت

تیمور اپنے ارادے مین جو اوسکے پیش نہاد خاطر تھا قوم تتار کا ہجوم دیکھکر نہایت متحیر اور متامل رہا اور فکر رسا کی چقماق جھاڑ کر آتش حیلہ و تدبیر اسطرح سے روشن کی کہ تاتاریون کے دل ابن عثمان کیطرف سے برگشتہ کر دیکر اپنی طرف اون کو کھینچ لے یہ سوچکر اونکے عظما اور رؤسا کو خصوصاً امیر فاضل کو جو اون سب کا سردار تھا اگرچہ بلند حوصلہ و بزرگ منش و با وقار تھا مگر زمانہ کی نیرنگی و مکائد اہل روزگار سے مطلقاً خبردار نہ تھا یہ مضمون رقم فرمایا کہ ہمارا تمھارا حسب نسب ایک ہے اور جو ہمارے اجداد وہی تمھارے

اجداد اور جو ہمارا بلاد وہی تمھارا بلاد ہم تم ایک ہی درخت کی شاخین ہین ہمارے آبا و اجداد نے زمانہ قدیم مین ایک ہی جا
پرورش پائی ہے مگر بود و باش اونکی امکنہ متفرقہ مین اور توطن مواطن متعددہ مین اختیار کرتے رہے پس تم درحقیقت ہمارے
ہی مین سے ہو تم ہمارے ہاتھ پاؤن اور ہم تمھارے اعضا ہم تمھارے مددگار اور تم ہمارے دوست باوفا اگر دوسرے بادشاہ
بزور شمشیر یا باکتساب تدبیر بادشاہ ہوگئے مگر تم باستحقاق موروثی و نسبی سزاوار تر اس منصب جلیل بادشاہت کے ہو اور تمھارے
آبا و اجداد زمانہ قدیم مین ممالک توران کے بادشاہ تھے اور بسبب گردش گردون دوّار بحسب اتفاق بعض لوگ اونمین کے اس
دیار مین نکل آئے اور یہین بود و باش اور توطن اختیار کیا اور جو کچھ انکے واسطے عزت اور بزرگی تھی بسبب شرافت و استحقاق
ذاتی و مکارم جبلّی و محاسن موروثی اونکے وہ سزاوار تھے ہمیشہ معزز و محترم اوس مملکت مین رہے یہانتک کہ جوار مغفرت حضرت
ربّ العزت مین منزل گزین ہوکر جرگہ رفیق اعلی مین شامل ہوگئے تمھارا آخری بادشاہ مرحوم ارتنا تھا بلاد روم مین جو سب سے بڑا
بادشاہ ہوا وہ تمھارے ادنی غلام کے برابر ہے خدا کے فضل سے تمھاری عزت و شوکت مین کسی طرح کی کمی نہین تمھارا مرتبہ
اعلی تر ہے تمنے کیون اپنے نفس پر اسقدر ذلت اور ننگ اطاعت غیر گوارا کیا ہے اور بعد اسکے کہ تم معزز اور محترم رہے ہو اپنے
آپ کو ایسا ذلیل و خوار کر رکھا ہے جو شخص کہ ہمارا معتوق (آزاد کیا ہوا) ہے یعنے علی سلجوق اوسکی اطاعت کا غاشیہ تم نے
کیون اپنے دوش طاعت پہ رکھا ہے مین نہین جانتا کہ اسکا سبب کیا ہے؟ اور تمھاری اونکی ہم قومیت اور نسب برادری
بھی نہین بلکہ مباینت کلی اور عدم اتفاق ہے جو باعث منافرت اور نفاق خیال کیا جاتا ہے اور جو ایسا ہی ہے تو اطاعت
کے لئے مین زیادہ تر مستحق و اولی ہون اور تمھارے مصالحہ امور و انتظام احوال دینی و دنیوی کا اورونسے زیادہ تر اہتمام کر
سکتا ہون اگر تم کو اس سرزمین کا رہنا ہی مرکوز خاطر اور ضرور ہے اور ولایت فسیح الفضائے ترکستان کو تنگنائے بلاد روم
سے بدل کرنا منظور تو سوائے اسکے اور کچھ حاصل نہین کہ تمھارے بزرگان ماسلف کے مانند تم بھی کسی شہر و دیار کی حکومت پر
مامور کیئے جاؤگے اور یہ تمنا تمھاری اوسوقت پوری ہوسکتی ہے کہ ہم اس ممالک کو فتح کرلین اور کامل طور پر ہمارا قبضہ یہان
ہوجائے اور ابن عثمان درمیان سے اوٹھ جائے پھر جب اس مہم کا انجام ہمارے حسب دلخواہ ہوگیا اور کھیت ہمارے ہاتھ آیا تو
ہم تم مین سے ہر ایک کو علی قدر مراتب و بحسب استحقاق و موافق لیاقت شہر و بلاد و قلعہ و اماکن آباد کا حاکم و فرمانروا کرینگے
اگر تمھارے نزدیک مصلحت یہ نہین کہ علانیہ ہماری کمک کرسکو اور ایسا کرنے سے اپنا نقصان سمجھتے ہو اور اس امر کے واسطے
وقت فرصت اور موقع ڈھونڈھتے ہو تو کچھ مضایقہ نہین دلسے تم ہمسے قریب ہو ابھی بظاہر ابن عثمان کے طرفدار بنے رہو اور
باطن مین ہمارے مددگار رہو گو وقت فرصت ڈھونڈھتے رہو اور جب ہم مقابلہ حریف مین صف آرا ہون اوسسے جدا ہوکر
ہمارے لشکر مین آکر ملجاؤ غرضکہ اسی طرح کے کلام چرب و شیرین سے اونکے طائر عقل و ادراک کو دام فریب مین گرفتار کرنے کی
کوشش عمل مین لایا اور اوس بیان فصیح سے جو فصاحت مین نظم اسود بن یعفر سے فایق تر تھا اونکے گرداب تفکر مین غوطہ
زن ہوکر ابن عثمان کے اطاعت کے جال سے اونکو کھینچ لایا اور جیسا کہ شیطان ابن آدم کے رگ و پے مین خون کیطرح

سے سرایت کرکے وسوسہ ڈالتا اور کفر و معصیت کی ترغیب دلاتا ہے انواع فریب و فن سے اونکی عقل و خرد کی متاع اسنے چرا لی اور حب جاہ کی رسی سے جسنے بڑے بڑے اولیاء اللہ اور صدیقین و کبار علمائے باعمل و صالحین کو گرفتار کرکے سر کے بل نار جہنم مین ڈالدیا ہے اون سب کو باندہ لیا اور وہ وہ سبز باغ دکھائے جسکی طمع نے حقوق چندین سالہ جو اوس مملکت مین رہنے سے انکو حاصل ہوئے تھے سب پر پانی پھروا کر اسپر آمادہ کردیا کہ جب مقابلۂ طرفین واقع ہو تو وہ لوگ اسکے شریک ہوجائین -

## عزم ابن عثمان بر ملاقات صاحبقران معہ عساکر بیکران

ابن عثمان اپنے دل مین بہت خائف و ترسان ہوا کہ لشکر جغتائی کے ٹیڑھ جو بلاد روم مین ہجوم کرینگے تو اوسے محاصل ولایت کو بڑا نقصان پہونچیگا کیونکہ فصل تیار ہوگئی ہے اور زراعت کے کاٹنے کا وقت آیا ہے میوہ جات اور بقولات وغیرہ سب پختہ اور رسیدہ ہوچکی رعایا اور دہاقین نہایت خوش و خرم اور بڑے امن و امان مین ہین اور جب یہ لشکر بیشمار وارد ہوا تو غریبون کا بڑا ضرر متصور ہے اور اس شعلہ کی چنگاریان بلاد روم اور قبائل اس مرز و بوم مین دور دور تک پہونچینگی یہ سمجھکر پہلے ہی اُسنے یہ چاہا کہ آگے بڑھکے اوسکا مقابلہ کرے اور اپنے شہر سے دور سواد بلاد سیواس مین اونکا سدراہ ہوکر ہنگامۂ کارزار گرم و آتش قتال مشتعل کرے تاکہ اوسکی رعایا ہر طرح کے فتنے و بلایا ضرر جانی و نقصان مالی سے محفوظ رہین و ہین قضائے کردگار سرچشمۂ مرگ سے ساغر ممات پلانے کے لئے کشان کشان اوسکو لے چلے پھر اوسنے بحر بیکران لشکر سے ایک سیلاب سخت نواح مذکور کیطرف روان کیا کیونکہ اپنی رعیت پر یہ نہایت مہربان اور فقرا و ضعفائے دیار کا نہایت دلسوز اور اونکی صلاحیت کا خواہان تھا خدم اور حشم پر شفیق درماندہ اور غریب کا بدل رفیق چنانچہ اوسکا حال لکھا ہے کہ ایک لڑائی مین اسکے لشکر کے کچھ لوگ پیاسے ہوئے تھے اونمین سے ایک شخص نے گاؤن مین آکر ایک عورت سے پینے کا پانی مانگا وہ عورت بڑی منحوس اور کنجوس تھی کہ ممسکی مین ضرب المثل اور بدخو و بخل تھی سو کہنے لگی کہ چل دور ہو میرے پاس پانی نہین ہے جو تجھے پلاؤن یہ پیاس کے مارے بیتاب ہورہا تھا اسنے دیکھا کہ ایک کاسۂ چوبین مین دودہ بھرا رکھا ہوا ہے اوسکو اوٹھا کر اوس مرد تشنہ لب نے موںھ سے لگا لیا وہ عورت یہ دیکھکر چلانے لگی کہ یہ میرے بچون کے واسطے مین نے رکھا تھا یہ کہکر اوسنے ابن عثمان سے فریاد کی تو ابن عثمان نے اوس لشکری کو بلوا کر یہ حال دریافت کیا وہ اوسکے خوف سے صاف انکار کرگیا تو اوسنے اوس عورت سے کہا کہ مین اس شخص کا پیٹ چاک کرواکر تیرا اور اوسکا سچ جھوٹھ معلوم کرتا ہون اگر اسکے شکم مین سے دودہ نکلا تو تجھے اوسکی قیمت دیدونگا اور اگر وہ سچا اور تیرا دعوی جھوٹھا ہے تو جو اوسکا حال ہوا وہی تیرا بھی ہوگا اوس عورت نے کہا کہ واللہ اسنے دودہ پیا ہے اور مینے اوسکے حق مین کچھ جھوٹھ نہین کہا اور یہ استغاثہ بھی محض اسی واسطے ہے کہ اس مظلمہ سے اوسکو بری الذمہ کردون ابن عثمان نے کہا کہ مجھے بھی اب ضرور ہوا کہ اپنا عدل اس معاملہ مین جاری کرون پھر اوسنے تلوار سے اوسکا شکم چاک کیا تو اوسکے پیٹ مین سے خون مین ملا ہوا دودہ نکلا تو اوسنے حکم دیا کہ اسکی لاش کو تشہیر کرو تو منادی نے تمام لشکر مین پکار دیا کہ جو کوئی بادشاہ عادل ابن عثمان

کے عہد دولت مین کسی کی کچھ چیز بدون استحقاق جبر و تعدی سے لیگا تو اوس کا یہی حال ہوگا پھر یہ کہ ابن عثمان نے ماہ صیام مین سفر کے صوم وصال رکھنا شروع کیا

# ذکر فریب و خدیعت امیر تیمور گورکان با ابن عثمان

جب تیمور کو یہ خبر پہونچی کہ ابن عثمان شہر کو چھوڑ کر آگے بڑھتا چلا آتا ہے اور اوسکا لشکر اور وہ مرغزار آمینو سواد کے گلگشت کرتے ہوئے اور اوس دشت پُر بہار مین کہ غیرت جنّات عدنٍ تجری من تحتہا الانہار تھا میوہ ہائے گونا گون کھاتے اور آب خوش گوار پیتے ہوئے چلے جاتے تھے ہر طرف نوائے مرغان خوش آہنگ ترنم خیز و ہوائے دامن کوہ وصحرا نکہت گل و لالہ سے دماغ نشاط رہرو مین عنبر بیز تھے ایسے مرغزار خرم اور وقت خوش و دلکش موسم جوش سرور سے زبان حال اُنکے اس مضمون کو کلام موزون مین اسطرح سے ادا کرتی تھی کہ **شعر** ملے دولت اگر مجکو تو کیا پروا کرون اسکی ؛: کہ یہ میراث مین پائی ہے یا مینے کمائی ہے ؛: چند روز دن تک وہ اسیطرح باکمال جمعیت و شادمانی لطف سیر باغ و بوستان اوٹھاتے و تماشائے انواع گل و ریاحین کہ مرقع نگارستان چین کیا کہ نقش خامہ صنع صورت آفرین تھا چشم شوق سے ملاحظہ کرتے ہوئے باآہستگی و وقار منزل بمنزل چلے جاتے اور جناب اقدس الٰہی سے فتح و ظفر کے اُمیدوار تھے اور حادثات زمانہ و مکارہ گروش دوران سے کنف حمایت حضرت باری کے خواہان ہو کر تدبیر مصالح کار حوالہ تقدیر کردگار کردینے کو وہ عین مصلحت و تدبیر سمجھتے تھے اوسکے حمیت کی حرارت دشمن کے جگر و دل جلانے اور مغنم بارود کے حاصل کرنے سے مطلقاً سرد نہ ہوتے اور اوسکے آسمان ہمت کے ستارے اور سپہر عساکر فیروزی مآثر کے سیّارے بروج انتظام و وفاق سے کبھی منتشر اور پراگندہ نہ ہوتے اور اوسکے دفتر جمعیت اور اتفاق سے کوئی فرد جدا نہ ہوتے اوسکے لشکر کے شیران جنگی باہم ہمپنجہ اور آپس مین ایک دوسرے سے متنافر اور رنجہ نہ ہوتے دشمنون کی مہمانی کیواسطے اونکی مائدہ جرأت و شجاعت پر لقمہ ہائے حرب و شیرین خنجر خار اشگاف و شمشیر آبدار مہیا اور انواع فواکہ ضرب و طعن سے میدان مصاف مین دسترخوان حرب و پیکار چنا ہوا تھا اونکے سفرہ عزیمت پر پنیر جبن نہین اور اونکا کام و دہان چاشنی ترشی آمیز ہزیمت و کباب خستہ بزدلی و فرار سے مطلقاً آگاہ و لذت یاب نہین الحاصل ابن عثمان خواب غفلت کی غنودگی سے ابھی ہشیار نہ ہوا تھا کہ تیمور مرگ ناگہان کے مانند اوسکے شہر پر آپڑا اور رعایا اور غربا کو بہتون کو شربت ممات پلادیا یہ حال سننے سے جہان اوسکی نظر مین سیاہ بلکہ اک قیامت کبریٰ اوسکے دل پر قایم ہوگئی اور نہایت حسرت و افسوس سے ہاتھ کاٹنے لگا اور فرط غضب سے تمام بدن مین اُسکے رعشہ پڑگیا و فور غم سے قریب تھا کہ جان اوسکے بدن سے پرواز کرجائے اور نہایت بیقراری سے اُسیوقت اُسنے مراجعت کی اور اوسکے عساکر بیکران کا دریا متموج اور متلاطم ہو کر نہایت عجلت و سرعت سیر سے جزر کے بعد اوسکو مد ہوا اس سفر مین کہتے ہین کہ اوسکے آدمیون کو بڑی تکلیف و محنت و زحمت پہونچی جسکا بیان بھی خالی از درد سرائی نہین ۔

## فصل

تیمور بھی ادھر بلدہ انقرہ مین معہ لشکر ظفر پیکر پہونچ گیا اور منتظر جنگ ہوکر مستعد بیٹھا تھا اور اسطرحسے اوس مقام پر آگر
گرے جیسے سرداران قریش حالت تشنگی مین بیتاب ہوکر پانی پہ گرتے ہین اور لشکر کو تشنہ کام چھوڑ دیتے ہین گویا یہ منزل اُنکے
لئے ایک آسایش گاہ اور وصول منزل مقصد کی ایک سیدھی راہ تھی زبان حال سے یہ نظم آبدار کا مضمون ادا کرتے تھے **شعر**
اے ہمارے میہمان آؤ ہمارے گھر اگر * ہمکو پاؤ میہمان اور صاحب خانہ ہو تم * یہ شہر انقرہ وہ مقام ہے جسکا ذکر اسود بن یعفرنے
اپنے قصیدہ مین کیا ہے **شعر** ہے انقرہ اک مقام دلکش * نازل ہوئے اوسمین خرم وخوش * ہے آب فرات جسمین بہتا * پانی
وہ پہاڑوںسے ہے آیا * ہر قسم کی نعمتین تھین موجود * پیدا تھی خوشی تو رنج مفقود * جب دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابلہ
مین صف آرا وحملہ آور ہوئے دیران صف ہیجا وشیران عرصۂ وغا کی تک و دو سے عرصہ گاہ قتال میدان رستخیز ہوگیا اور طبقات زمین
صورت زورق ہنگام تموج آب تہ وبالا ہورہے تھے نامردون کے جگر غایت خوف وہراس سے آب آب ہورہے تھے اس عرصہ
مین افواج قوم تتار حسب قرارداد سابق لشکر ابن عثمان سے جدا ہوکر صف عساکر تیمور مین شامل ہوگئی اور یہ تاتاری ابن عثمان
کے لشکر سے عدت اور کثرت مین زیادہ تھے چنانچہ بعضون کا قول ہے کہ تتاریون کی جماعت ابن عثمان کے لشکر کے دوتہائی تھے
بلکہ بیان کرتے ہین کہ تیمور کے لشکر کی بھی دوتہائی کے برابر تھے الغرض ابن عثمان کی رفاقت مین اوسکا بڑا بیٹا امیر سلیمان تھا
جب اوسنے دیکھا کہ تتاریون نے یہ غدر اور بیوفائی کی اور اب میرے باپ کے لئے امید خیر اور فلاح اور کوئی مفر نہین سمجھکر
وہ باقی ماندہ لشکر کو جو اوسکے زیر فرمان تھا لیکر میدان مصاف سے کنارہ کرگیا اور اپنے پدر بزرگوار کو کرب و شدت مین چھوڑ
کر بروسا کیطرف بھاگ گیا ابن عثمان کے پاس اگرچہ معدودے چند سوار وپیادہ رہگئے تھے تو بھی وہ میدان جنگ مین غایت
جرأت سے مثل سد سکندر قائم رہا تاکہ اوس قسم کے موافق جو وہ کھا بیٹھا تھا اوسکی زوجات پر طلاق نہ واقع ہو یعنے اوسنے قاصد
تیمور کے سامنے کہا تھا کہ اگر مین تیرے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگون تو میری عورتون کو تین طلاقین ہین اسلیئے وہ نہ بھاگا یہ
حال اوسکا مصداق قول عنترہ شاعر کے ہے **شعر** مین تجھ سے کہہ چکا ہون تشنۂ خون ہے سنان میری * طلب شمشیر ہندی کو
بھی ہے خون مسلمان کی * خوش آیا اسلیئے بوسہ مجھے تلوار کا تیری * چمک اے شعلہ رو اوسمین ہے تیرے برق دندان کی * نہایت
ثابت قدمی اور مزید جرأت ومردمی سے حادثات زمانہ وگردش فلکی کے صدمات پر صابر رہا یہانتک کہ لشکر تیمور نے چارون
طرف سے دائرہ کے مانند اوسکو گھیر لیا عساکر عثمانی کے دلاورون نے جو دیکھا کہ ہر جانب سے دشمنون نے اوپر یورش کی ہے
اور راہ فرار وکوچہ سلامت وتوراہ بند ہین اور بجز جان دینے کے اور کوئی مفر نہین اور اس امر کا اونکو یقین کلی ہوگیا کہ اس ورطۂ
ہلاکت سے جانبر ہونا ممکن نہین اور شکست کے سوا چارۂ تدبیر کاری کی صورت آئینہ متخیلہ مین متصور نہین لاچار سب نے ایکدل ہوکر دل
مرگ پر رکھا اور ہمت کی کمر مضبوط باندھکر بہئیت اجتماع دشمنون پر ٹوٹ پڑے لشکر عثمانی سب ملکر کل پانچہزار سے زیادہ نہ تھے
سو یہ جماعت قلیل ایسے بڑے لشکر کے مقابلہ مین کس شمار اور قطار مین ہوسکتے ہین آٹے مین جیسے نمک یہ نسبت بھی اونکو نہ
تھی اونکی کوششین ایسی تھین جیسے ریگ بیابان کو کوئی پنبۂ حلاج کے مانند دھنکے یا آب دریا کو چھلنی سے ناپے یا

پہاڑون کو ماشا اور مثقال سے وزن کرنے کا ارادہ کرے تو بھی اون بہادرون نے ابر صفون سے جبال عساکر چغتائیہ کی چوٹیون پر شرار صفت بارش باران تیر برسانا اور برق تیغ شرربار سے صاعقہ بار بار گرانا شروع کیا سگان شکاری کو سپاہ قضا و قدر نے گاوان دشتی و گورخران اہلی کے صید پر برانگیختہ کردیا اور وہ اونچ چھپٹے کمانداران ہمت توان افراسیاب نشان نے ہر اک سپاہی کو ہدف تیر کرکے ساہی بنا دیا اور جوانان شمشیر زن نے آب شمشیر آبدار سے باہم ایک دوسرے کو نہلا دیا ہنگام چاشت سے عصر تک دونون لشکر مین بازار جنگ و جدال گرم رہا اور آتش قتال افروختہ و مشتعل رہی آخر روز نسیم فتح و ظفر پرچم اقبال جنود تیمور پر چلنا شروع کیا بشیر غیبی و خطیب تائید آسمانی نے جماعت لشکر تیمور کے محراب حال مین کھڑے ہو کر بزبان نصرت ترجمان سے آیہ انا فتحنالک فتحا مبینا پڑھی اور عساکر ہزیمت یافتہ عثمانی کے شان مین الم غلبت الروم چغتائیان شوم والی مرز و بوم روم پر چیرہ ہوگئے میدان مصاف ونکی لاشون سے پٹ گیا اور اسقدر اونکا خون بہایا گیا جسکے دیکھنے سے دیدہائے نظارگیان خیرہ ہوگئے چونکہ ابن عثمان بباعث اوس تم شدید کے میدان سے بھاگ نہ سکا لشکر تیمور کے ہاتھ گرفتار ہوگیا جہان ان دونون لشکرون کا باہم مقابلہ ہوا تھا وہ جگہ شہر انقرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی اور یہ معرکہ یوم چہارشنبہ ۸۰۴ھ آٹھ سو چار مین ذیحجہ کی تیرھوین تاریخ کو واقع ہوا اور موسم گرما تھا اس باعث سے بڑا حصہ اوس لشکر کا تشنگی سے ہلاک ہوگیا اور ہزارون مارے پیاس کے تمازت آفتاب مین پانی پانی کرکے مرگئے ۔

## فصل

امیر سلیمان جو میدان جنگ سے پہلے ہی کنارہ کرگیا تھا سو وہ بروسا مین جہان عثمان کا مال و اسباب روپیہ پیسا اہل و عیال ایک جائے محفوظ سمجھکر رکھنے مین آتے تھے آیا اور وہان سے تمام احمال و اثقال حرم وغیرہ کو لیکر بحر محیط کے اوس کنارہ پر جہان دریائے مصر کی اک شاخ ملتی ہے اور بہت سے آباد مقام اور مواضعات معمور پر فضا خوش آب و ہوا ابزاور نہ کے نام سے مشہور ہین اور بلاد دشت قپچاق اور کرج تک چلا گیا ہے جسکی بحر قلزم سے حد فاصل جبل جرکس ہے چلا گیا ۔

## بیان اون وقعون کا جو بعد واقعہ ابن عثمان کے اوس بلاد مین حادث ہوئے

جب بلاد روم مین یہ ہنگامہ برپا ہوا اور عساکر روم کو شکست فاش ہوئی دلیران نامی و بہادران گرامی اس معرکہ مین جان سے گئے گویا اوس مرز و بوم مین الو بول گیا جسکی شومیت نے گھر کے گھر بے چراغ کردئے جہان باغ و بوستان تھے اور نغمہ ہائے بلبل خوش الحان صدائے جغد و غوغائے سگ و شغال و آشیانہ زاغ ہوگئے قلعہ و شہر کی ایک ایک اینٹ کاغذ بادی کی طرح اوڑا اوڑ کر دور دور جا پڑی ادنی و اعلی صغیر و کبیر کی جانون پر سخت مصیبت آپڑی بہادران صف شکن اپنے حال مین متحیر و انواع تردد مین مبتلا اور اپنے خانمان اور اہل و عیال سے جدا ایسے سرگردان تیہ دردو بلا ہوگئے کہ پھر اونکو وطن مین جانے

اور اہل و عیال سے ملنے کی امید نہ رہی کیونکہ اونکا سردار ہی نہ رہا اور کوئی ایسا شخص نہ تھا جو کہ پھر انکے بگڑے ہوئے کام کو
حسن تدبیر یا زور شمشیر سے بنادے اور جسکے سایۂ عاطفت اور کنف حمایت و سطوت مین آسودہ ہو کر اپنے دشمن سے انتقام
لین قضائے کردگار اونکو یہ خبر ملی کہ امیر سلیمان نے کچھ جمعیت بہم پہونچائی ہے اور برّ اورنہ سے دریا پار ہو کر آنیکا قصد رکھتا ہے
یہ سنکر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور فوج کی فوج ایکجا میدان مین مجتمع ہو کر ملتجی اور مترصد اسکے ہوئے کہ امیر سلیمان آکر ہماری مدد کرے اور اس
ننگ و عار سے ہمکو چھڑادے لہٰذا امیر سلیمان نے اہل استنبول سے صلح کی اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ہم مین سے کوئی ایک دوسرے سے
عہد شکنی اور خلاف شرایط عہد نامۂ ہذا باہم غدر و خلاف ورزی نہ کرے اور باہم اساس دوستی و قواعد محبت مستحکم کیے گئے اور ان کامونسے
فراغت کر کے امیر سلیمان نے چاہا کہ کالیبولی اور استنبول کے گھاٹ سے عبور کرنے کے باب مین وہ لوگ اسکی مدد کرین کیونکہ ان دونون
دریاؤن کے پار ہونے کے واسطے سوائے ان دو گھاٹون کے اور کوئی نزدیک کا رستہ نہ تھا کیونکہ اسکندریہ کا دریا انطاکیہ کی
طرف جاتا ہے اور وہانسے بلاد روم مین بہتا ہے جو بلاد شمال کی طرف جانے کے قبل بہت سے پہاڑون کے درمیان سے ہو کر
بہتا ہوا جاتا ہے اور وہان اوسکا عرض بقدر مسافت سہ روزہ کی ہے اور پھر آگے جاکے بہت چوڑا ہو گیا ہے اور بڑے زور سے بہتا
ہوا دشت قپچاق اور بلاد کرج سے ہو کر بلاد جرکس کیطرف جاتا ہے جسکا پہلے ذکر ہوا کسی مہندس ذو صنعت یا کوئی ساحر ذو فطرت
کا یہ مقدور اور دسترس نہین کہ ان دونون گھاٹون کے سوائے تیسرا کوئی اور گھاٹ انکے درمیان پیدا کردے الغرض کالیبولی کا
گھاٹ مسلمان ملاحون کے ہاتھ مین تھا اور معبر استنبول کا نصرانی ملاحون کے اختیار مین جو مسلمانون کے دشمن ہین اور یہ سب سے
بڑا گھاٹ تھا اور اکثر لوگ اسیطرف کا قصد کرتے تھے فرانس کے لوگ مسلمانون کے آنے کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور اہل اسلام کا خون
کرنے اور اونکا مال و اسباب لوٹنے اور اونکے اہل و عیال کو قید پکڑنے کے ارادۂ ناصواب سے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور ابن عثمان
ایک قلعہ کی تسخیر مین تھا جسکو اوسنے مسخر کیا اور اوسکے اطراف و جوانب کو خراب اور وہان کی رعایا اور ساکنین اور دہات و مواضعات
کو برباد و ہلاک کر دیا تھا اور اونکو نہایت تنگ اور مجبور کیا تھا اس اثنا مین دریائے فتنہ و شر کو ایک سیلاب سخت آیا جسنے عالم کے
ایک گوشہ کو طوفان نوح کی طرح ورطۂ ہلاکت مین ڈبو دیا یعنے ناگاہ تیمور بلائے ناگہانی کی طرح اونکے سر پر آپڑا اسلئے ابن عثمان کو
بالضرور وہان سے نکلکر اوسکی طرف جانا پڑا اور اس باعث سے اعدائے دین کو فرصت اور مہلت ملی اور مسلمانون کے ہلاک کرنے
کا اور اون کے خراب کرنے کے واسطے وقت فرصت کو اونھون نے غنیمت سمجھا اور اونسے انتقام لینے کا عزم بالجزم کر کے اسباب
جنگی اور بہت سے آدمیون کو کشتیون پر سوار کر اکے استنبول کیطرف متوجہ ہوئے شہر استنبول ایسے مقام پر واقع تھا جو پہاڑون کے
اوسطرف تھے اور تمام دنیا کے شہرون مین یہ شہر سب سے بڑا شہر ہے چنانچہ قسطنطنیہ کبریٰ اسکا نام مشہور ہے جب کشتیون پر سوار ہو کر
لوگ اوسطرف جاتے ہین اور پہاڑ کے دامن مین جو منبع اوس نہر کا ہے جہان سے وہ دریا نکلکر خلیج ہو جاتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ جیسے صندوق لحد مین مردہ کو رکھدیا اور اونکو یہ ثابت نہ ہوتا کہ کہاں جاتے ہین مقام سلامتی و امن و امان مین یا دار الحرب و
اسیری اہل کفر و طغیان مین اسیطرح سے مسافر و وارد و صادر بین الخوف و الرجا چلے جاتے تھے الحاصل یہ سواد اعظم کسی پردیسی بادشاہ

کا سخر نہین ہوا تھا اور کسی کا دست قابو اوس تک نہین پہونچا تھا سو میدان خالی دیکھکر اعدائے دین نے جسطرح چاہا اہل اسلام پر ظلم وستم کیا الحاصل بیمن توفیقات الٰہی وتائیدات غیبی امیر سلیمان نے اوس دریا سے گذر کر اوس بر اعظم کو فتح کرکے بوجہ خوب ووضع مرغوب اوس بلاد آباد کا بندوبست فرمایا وہ مملکت اس جانب سے بہت وسیع اور فسیح ہے اور مداخل اور مخارج بھی دوسرے شہرون کے نسبت بہت زیادہ اور مملکت سرسبز وشاداب ہے قلعجات مستحکم ومضبوط بہت سے اوسکے تابع ہین اور شہر ادرنہ بھی اسی بلاد کے مضافات سے ہے الغرض جماعت کثیر امیر سلیمان کے پاس آکر جمع ہوگئی جسسے فی الجملہ تقویت حاصل ہوئی اور اونکو کام فی آسانی پڑگئی

## ذکر اولاد ابن عثمان کا اور تباہ ہونا اونکا گردش زمانہ سے

سلطان بایزید مسبوق الذکر کی اولاد ذکور مین اکبر اولاد یہی امیر سلیمان مذکور تھا اور دوسرے اسّے چھوٹے تھے ایک کا نام عیسیٰ اور دوسرا مصطفےٰ اور محمد اور موسیٰ اور یہ سب اپنے پدر بزرگوار سے علٰحدہ ہوکر جدا جدا اماکن دوردست مین مقیم تھے اونمین سے محمد اور موسیٰ قلعہ امامیہ مین آکر رہے اور وہ ایک شہر ہے خرشنہ نام کہ بہت مستحکم اور محفوظ جگہ ہے جسکی شان مین ابوطیب شاعر نے یہ شعر نظم کیا ہے جسکا بعض ترجمہ یہ ہے **شعر** ہوئے وارد دیار خرشنہ مین جب باین سامان ؛ ہوا روم اونسے ناخوش اور کلیسا اور نصرانی ؛؛ ملی اونکو نہ اک لونڈی نہ ہاتھ آئی کوئی بندی ؛ غنیمت کچھ ہوئی حاصل بلا دانہ نہ وہان پانی ؛ اوسکا قلعہ نہایت بلند آسمان سے باتین کرتا تھا اوسکی بلندی کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ دوسرے قلعہ کی بلندی پر چڑھنے سے جسقدر آدمی تھکتا اور ماندہ ہوجاتا تھا اوس سے زیادہ اوس قلعہ سے اوترنے کے وقت آدمی کو محنت اور ماندگی ہوتی تھی تو خیال کرو کہ ہنگام صعود کیا کچھ ایذا اوٹھانی پڑتی ہوگی اور یہ دلیل کمال ارتفاع کی ہے وہان کے لوگون نے اوسکا نام بغداد روم رکھا تھا کیونکہ یہ بھی ایک بڑی نہر پر واقع تھا جو اوسکے وسط مین سے بہتی تھی درمیان خرشنہ مذکور اور توقات کے ایک روز کی کامل مسافت ہے اور عیسیٰ بھی ایک مضبوط قلعہ پر متصرف ہوکر رہا تھا یہانتک کہ اوسکے بھائی امیر سلیمان نے اوسکو قتل کیا اور بعد قتل عیسیٰ امیر سلیمان کو بھی موسیٰ نے قتل کرڈالا اور محمد نے موسیٰ کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اور شرائع احکام محمدی نے شریعت فرامین موسویہ اور عیسویہ کو منسوخ کردیا آخر زمانہ نے اوسکو بھی شربت ممات پلا کر روانہ ملک عدم کردیا ۸۲۴ھ آٹھ سو چوبیس مین بسبب غدر وحیلہ گری کے جو تیتار نے اوسکی ہلاکی کے واسطے کیا تھا اور اوسکے بعد اوسکا ملک اوسکے بیٹے مراد کے ہاتھ مین آیا اور وہ آجتک یعنے ۸۴۰ھ آٹھ سو چالیس تک اوسپر مستقل ہے اور مصطفےٰ کہین نکل گیا جسکا کچھ پتا نہ ملا اور مصطفےٰ کے دھوکھے مین تیس شخص قتل کئے گئے یہانسے پھر ہم قصہ تیمور کیطرف رجوع کرتے ہین جسکا ذکر ہم کر رہے تھے جب تیمور نے ابن عثمان کو گرفتار کیا ولایت بروسا کیطرف زیر فرمان ایک سردار مسمّی شیخ نورالدین کے کچھ حصہ لشکر کا روانہ کیا اور اون کے بعد خود بھی بوقار وتمکین اودھر کا عازم ہوکر چند مدت مین قضائے مبرم کی طرح اون کے سرپر نازل ہوگیا اور جہانتک اوسکا دست رس پہونچا ابن عثمان کے خدم حشم خزائن اور حرم پر دست تطاول دراز کرکے اونکو اپنے قبض وتصرف مین لایا اور قید پکڑا اوسکے بعد امرائے تتار کو خلعتہائے فاخرہ عنایت کرکے انکی استمالت

اور تالیف قلوب فرمائی اور اون کے سردارون کو اپنے امیرون کے حوالے ایک ایک نفر ایک ایک کو کردیا اور اونکو نہایت تاکید و وصیت بلیغ کی کہ باہم محبت و اخلاص سے رہین اور ایک دوسرے سے بغض و نفاق نہ رکھے اور اپنے سردارون کو زیادہ یہ تقید فرمائی کہ تتاریون کے ساتھ رعایت احسان مرعی رکھین اور پھر بدستور قدیم تحصیل و تخریج نفائس اموال و قید بند حریم کیطرف متوجہ ہوا اور ہر روز ابن عثمان کو دربار مین اپنے روبرو طلب کرتا اور اوسپر مہربانی و ملاطفت کرتا اور اوسکے ساتھ ٹھٹھا اور تمسخر کرکے اوسکو ہنسی مین اوڑاتا

## نمک پاشی امیر تیمور بر جراحت ہائے ناسور ابن عثمان

ایک روز امیر تیمور نے جشن کیا اور مجلس عیش و عشرت منعقد فرماکر دربار عام فرمایا اور حکم کیا کہ ابن عثمان کو بھی حاضر کرین تو لوگ اوسکو اس حال سے کہ پابزنجیر تھا اوس مجلس طرب و بزم نائے و نوش مین لے آئے وہ بیچارہ ترسان و لرزان حاضر ہوا تو بنرمی و مدارا اُسکے دل مضطر و خاطر اندوہ گین کو تسکین دی اور اوسکی دہشت اور وحشت دور کرکے حکم دیا کہ ہان ساقیان سیمین ساق می یاقوت فام ساغر بلور مین حاضر کرین اور آفتاب کو ماہتاب مین گروش دین حسب الحکم آفتاب شراب ریحانی کہ مایۂ زندگانی و باعث نشاط دماغ جوانی ہے مشرق خم و افق مینا سے طلوع ہوکر مغرب دہان حریفان بادہ کش مین غروب ہونے لگے اور فلک بزم عشرت کے ستارے برج صراحی سے نمایان ہوکر دست ساقی سے کف رندان بیخوار تک منزل طے کرنے لگے جب دماغ اہل بزم نشۂ صہبا سے گرم ہوا اور دور بادۂ سرور شروع ہوا ابن عثمان نے دیکھا کہ ساقیان ماہرو جو مجلس مین خدمت ساقی گری پر مامور ہین اکثر اونین کی اوسکے اہل حرم اور کنیز کین ہین یہ حال دیکھکر اوسکی چشم جہان بین مین دنیا سیاہ ہوگئی اور تلخی سکرات موت اوسوقت کی حرارت غم و غصہ کے سامنے اسکو شیرین معلوم ہوئی دل اُسکا نہایت دردمند ہوکر آتش حسرت سے جلنے لگا اور دود دل سوزان کرۂ اثیر تک گیا ریش ہائے دل مجروح پر نمک رنج و الم چھڑکا گیا ناخن الماس کار اندوہ نے کلیجا اسکا فگار کردیا اور یہ آزار رسانی و ایذائے روحانی اسوجہ سے بھی کہ بموجب اشارت سابق ابن عثمان نے اپنے مکاتبات مین ذکر عورتون کا کیا تھا اور لفظ طلاق وغیرہ تحریر کئے تھے اور بیان ہوچکا ہے کہ قبایل ترک مین عورتون کا ذکر کرنا بڑے عیب کی بات بلکہ جرم سنگین مین محسوب ہے کسیکے حرم مین خیانت کرنے سے بھی زیادہ معیوب ہے اور علی ہذا القیاس بلاد ارزنجان مین طہرتن کے حرم کے ساتھ بھی ابن عثمان مذکور نے جو کچھ کیا تھا اُسکا بدلا اور انتقام لینا منظور تھا ابن عثمان کے ساتھ جو برائیان تیمور نے کین اونمین سے ایک ابن قرمان کے ساتھ احسان کرنا بھی ہے اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ابن عثمان پہلے اس معرکہ کے ممالک قرمان پر قابض و متصرف ہوگیا تھا اور وہان کے حاکم سلطان علاؤالدین کو حالت محاصرہ مین گرفتار کرکے قتل کرڈالا تھا اور اوسکے دونون بیٹے محمد و علی کو قید کرکے بروسا مین بھیجدیا تھا اور وہ بہت دنون تک محنت حبس مین رہے یہانتک کہ تیمور نے اونکو اس مصیبت سے چھڑایا اور خلعت اور انعام سے سرفراز فرماکر اون پر کمال مہربانی اور عنایت فرمائی اور پھر اون کو اونکا ملک حوالہ کردیا اور یہ مہربانی درحقیقت علی الرغم ابن عثمان ظہور مین آئی تھی لیس ذٰلک لحب علی بل ببغض معاویہ **شعر** حب علی سے کچھ نہین ترک معاویہ ✤ لیکن کیا یزید کو اوسنے ہے

پرورش **ایضاً** کچھ دوستی سے اوسکے نہین اوسپہ التفات ؛ پر بغض غیر باعث لطف وکرم ہوا **نظم** بر رغم عدو دیہ دوستی ہے ؛ ورنہ مجھے اُنسے کیا محبت ؛ دشمن ہے جو میرے دوستون کا ؛ الیسونسے مجھے بھی ہے عداوت ؛ دشمن کا میرے ہوا جو دشمن ؛ ہے دل کو میرے بھی اوسکی الفت ؛ امیر محمد وہ ہے جسکو امیر ناصر الدین محمد بن ولفار امیر ترکمانون نے گرفتار کیا اور اوسکے فرزند مصطفےٰ کو قتل کرکے خود اوسکے باپ امیر محمد مذکور کو ملک موئید کے پاس بھیجدیا تھا یہ واقعہ سنہ ۸۲۱ آٹھ سو اکیس مین شہر رجب مین ہوا

## آنا اسفندیار کا بحضور تیمور بقدم اطاعت وقبول

امیر اسفندیار ابن بایزید روم کے بادشاہونسے تھا اور اپنے باپ کے ورثہ مین اوسکو بلاد روم کا کچھ ملک ملا تھا جسپر وہ بالاستقلال حاکم وفرمانروا تھا اور ملوک عثمانیہ کے اور اوسکے درمیان موروثی عداوت قایم تھی بلاد روم کے جو ملک اوسکے قبضہ مین تھے اوسمین ایک شہر سینوب بھی تھا جو جزیرۂ عشاق کے نام سے مشہور ہے وہان کے لوگ لطافت مزاج وظرافت طبیع مین ضرب المثل ہین اور وہ شہر دریا کے درمیان مثل ایک بڑے جزیرہ کے واقع ہے جسمین گذر نہایت دشوار ہے اور خالی از دقت واشکال نہین اوسکے اطراف مین پہاڑ سیرین حور سے بھی زیادہ ترخوشنما کنارۂ دریا سے درۂ کوہ مذکور تک ایک جادہ موے میان نازک تنونسے بھی باریک سواجدول سمین کیطرح ہویدا تھا اور یہ جگہ اسفندیار مذکور کی جائے پناہ تھی اسکا خزانہ روپیہ زر وجواہر نفائس اموال وغیرہ سب یہین رہتا تھا کیونکہ یہ شہر ایک نہایت محفوظ جگہ تھی کہ وہانتک کسی بادشاہ اولی العزم کو دسترس تھا کف بخیل سے فزون تر مضبوط اور بند اور کاخ مقرنس فلک فیروزہ فام سے زیادہ تر مستحکم اور بلند دوسرا شہر قسطمونیہ تھا جسکو اوسنے اپنا پایہ تخت مقرر کیا تھا اور ایک شہر اور جسکا نام سان سون ہے اوسکی قلمرو مین داخل تھا کہ یہ بھی ایک بہت مضبوط قلعہ ہے مسلمانون کی سرحد پر دریا کے کنارے اور اس قلعہ کے مقابلہ مین سرحد نصاری ہے جو ایک تیر پرتاب سے بھی کم فاصلہ رکھتی ہے اور ہمیشہ ان دونون مین نوک جھوک چلی جاتی تھی الغرض جب اسفندیار کو معلوم ہوا کہ امیر تیمور نے ابن قرمان کی اولاد اور تتار اور قرایلوک اور طہرتن حاکم ارزنجان سے کیا کیا معاملہ کیا اور امیر یعقوب بن علیشاہ متولی کرمان سے اور جو کوئی حکام منشا اور صاروخان سے اوسکے پاس گیا ہے اونسے کسطرح پیش آیا اور جو کوئی باخلاص و ارادت وانقیاد واطاعت اوسکی خدمت مین جاتا ہے اوسکی کمال قدر ومنزلت کرکے اوسکو ایذا اور تکلیف نہین دیتا لہٰذا اوسنے بھی اوسکی خدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور انواع تحف و ہدایا اور تنسوقات گرانمایہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہوا تیمور نے علی الرغم ابن عثمان اوس کا بڑا اعزاز واکرام کیا اور اوسکے ملک موروثی پر پھر اوسکو قایم اور عامل کرکے اوسکی جگہ اوسکو عنایت فرمائی اور ایسا مقرر کیا کہ وہ اور اوسکے امرا اور خویش و اقارب جو اوسکے ساتھ نسبت رکھین اور اوسکے طرف سے عامل اور مہتم ہون سکہ اور خطبہ نام نامی محمود خان اور امیر کبیر امیر تیمور گورکان کے نام سے جاری اور متلو رکھین اسفندیار مذکور نے بجان ودل یہ شرط قبول اور منظور رکھکر بموجب فرمان امیر تیمور عمل کیا اور اوسکے عتاب و عذاب سے مامون ومصئون رہا اسکے بعد سنہ ۸۴۳ آٹھ سو تینتالیس

مین اوسنے دار فانی سے وسعت آباد عالم جاودانی کیطرف انتقال فرمایا اور وہ آخران باوشاہو نکا ہے جو تیمور کے پاس آئے تھے اسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا ابراہیم بیگ اوسکی جگہ باوشاہ ہوا اوسکے اور اوسکے بھائی قاسم بیگ کے درمیان بہت سی لڑائیان ہوئین بالآخر قاسم مذکور ملک مراد بن عثمان کے پاس چلا گیا۔

## فصل

ابن عثمان کی تمام دولت اور مال وخزانہ جو اوسنے جمع کیا تھا اوسکے حاصل کرنے اور اپنے قبض وتصرف مین لانے کے لئے تیمور نے صرف ہمت فرمائی اور کل مال اوسکا داخل خزانہ عامرہ فرماکر تمام اوسکے ممالک محروسہ کی سیر فرمائی جزائر ومواضعات بحری وبری کو بالاجمال والتفصیل چشم تماشا سے ملاحظہ کئے وبے مزاحمت احدے قلعہ ہائے آباد وشہر وبلاد وممالک روم کیطرف متوجہ ہوکر بقدر امکان ہر اک جگہ جور وبیداد روا رکھا اور وضیع وشریف ادنی واعلیٰ کی جان ومال کو بڑا نقصان پہونچایا کہتے ہین کہ اس فتنۂ عظیم اور آفت جسیم سے ثلث رعایائے روم بلکہ چہارم بھی نہ بچی ہوگی ہزارون جانین تلف ہوگئین اور بہت سے ایسے تھے کہ کشتہ اور خستہ زندہ نہ مردہ دولت مند محتاجونسے زیادہ عاجز ودرماندہ ہوگئے

## فتح قلعہ اَزْمِیر اور تعریف وتوصیف قلعہ مذکور بوجہ دلپذیر

پھر تیمور نے محاصرہ قلعہ اَزْمِیر کا ارادہ کیا اور یہ ایک قلعہ ہے وسط دریا مین جہان گذر بغایت دشوار اور بہت مشکل وپرمشاق ہے یہ لفظ ازمیر بہمزہ مکسور وزائے معجمہ ومیم مکسور اور یائے ساکن اور آخر مین رائے مہملہ ہے یہ قلعہ اس صفت کا ہے گویا خود دریا مین سے ہی پیدا ہوا ہے جو لوگ اسکے تسخیر اور محاصرہ کا ارادہ دلمین رکھتے ہین اون کے دلون کو آتش ناکامی سے مثل تنور تافتہ کرتا ہے استواری اور مضبوطی مین ہمسر جبال طائر خیال اوسکی ہوائے تسخیر اور تدبیر فتح مین مرغ شکستہ بال تیمور نے اوسکے فتح کرنیکے واسطے آلات قلعہ گیری وسامان محاصرہ جسقدر چاہئے اوسسے زیادہ مہیا کرکے اوس قلعہ کے لینے کے واسطے کمر ہمت باندھی اور بتائید آسمانی ونروے صاحبقرانی چہارشنبہ دسوین جمادی الآخر ۸۰۵ھ آٹھسو پانچ مطابق چھٹے کانون اول ماہ رومی کو وہ قلعہ فتح کیا اور اوسمین جسقدر سردار اور علمائے شہر تھے اونکو سبکو قتل کیا اور عورتون کو اور بچون کو قید کرلیا کشتون کی لاشونسے گویا ایک مسجد جامع تعمیر ہوئی اور مقتولون کے سرونسے اوسکے مینارے قایم کئے گئے اوس قلعہ کے اندر جسقدر دولت باوشاہان ماسلف کی تھی وہ سب نکال کے اوس قلعہ کو مانند کلبۂ فقیر بینوا خالی کردیا اور ایک تار اوسمین نہ چھوڑا اور اس فتح وفیروزی کا مژدہ سنانے کو پیک خجستہ پے اطراف وجوانب عالم مین روانہ کئے اور فتح کے شادیانہ بجائے

## قصد کرنا اور تدبیر سوچنا امیر تیمور کا بلاد روم مین شہر خطا کا اور ارادہ

## کرنا فتح ممالک ترک اور جتا کا اور قصد تسخیر تمام بلاد شرق یعنی سلطنت مغلیہ کا اور گردش کرنا فلک شعبدہ باز کا برخلاف مراد خسرو نیک نہاد

اس فتح کے بعد ہوس فتح بلاد دور دست دامنگیر خاطر امیر تیمور ہوئی چنانچہ اوسنے اپنے پوتے محمد سلطان کو اور امیر سیف الدین وغیرہ اوسکے لوگون کو سمرقند سے طلب فرمایا جسکا پہلے اشارہ ہوا ہے اور یہ محمد سلطان شہزادہ نیک باطن تھا کہ بمقتضائے حمیت اسلام علما اور فضلا کو اپنے سایۂ عاطفت اور ظل رافت و پرورش مین جگہ دیتا علم دوست اور ہنر پرور تھا آثار خیر و سعادت اوسکی سیمائے حال سے ہویدا اور نشان ارجمندی و نجابت اوسکی طلعت و بشرہ سے پیدا تھی **شعر** تھے مہد مین اوس جبین سے ظاہر؛ آثار سعادت و نجابت؛ امیر سیف الدین مسطور ابتدائے حال مین امیر تیمور کا رفیق اور مصاحب تھا اور انتہائے دولت مین اوسکا ایک رکن اعظم ہو گیا تھا اور یہ دونون شخصون نے شہر اشبارہ تعمیر کروایا تھا جو بلاد مغول اور جتا کی سرحد پر واقع ہے اور جہان ممالک محروسۂ تیمور کی حد تمام ہوتی اور بلاد خطا کی حد شروع ہوتی ہے وہان اوسکی بنا پڑی ہے اوس شہر کا ایک امیر مسمی ارغوان شاہ کو حاکم بنایا اور تیمور کے حکم سے کسیقدر لشکر بھی اوسکو دیکر ولایت مغول کی سرحد پر اوسکو نگہبان اور ناظم مقرر کیا تھا اور جب یہ بند و بست عمل مین لانا شروع ہوا تو مغل اُسپر راضی نہ ہوئے اور اونھون نے بالیقین جان لیا کہ جب ہمارے ہمسایہ مین یہ لشکر رہیگا اور ارغوان شاہ حاکم شہر تو بالضرور یہ نچلا نہ بیٹھے گا اور خواہ مخواہ فساد برپا کرتا رہیگا لہذا وہ اس آفت شدنی سے مامون اور بیخوف نہ تھے اور نہین چاہتے تھے کہ یہ بلائے بد ہمارے قرب و جوار مین آکر رہے اس خیال اور اندیشہ دور دراز سے پریشان ہو کر شہر کو خالی کر کے بھاگ جانے کا اونھون نے ارادہ مصمم کیا اور ادھر چغتائیون کے بھی دیگ ہوس جوش مین آئے اور فریقین کے مفسدون اور شریرون نے ایذائے یکدیگر پر دست تطاول دراز کیا اور جادۂ اعتدال اور وفاق سے قدم جور و فساد آگے بڑھانا شروع کیا اور جو جسکے ہاتھ لگا مال و مویشی وغیرہ پر بلا روک ٹوک تصرف کرنے لگا چغتائیون کو جو یہ موقع لوٹ مار کا مل گیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اس دست برد کو اونھون نے غنیمت سمجھا تا بجدیکہ دونون گروہ مین عداوت قایم ہو گئی اور آمد و شد کی راہ مسدود اور طریقہ امن و امان مفقود ہو گیا جانبین سے لشکر کشی ہونے لگی اور خون ریزی عمل مین آتی رہی مغلون نے بھی چغتائیون کے ساتھ کچھ کوتاہی نہ کی اور قتل و غارت و نہب و تاخت و تاراج مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اور بسبب دور ہونے تیمور کے اون لوگون نے تیمور کے آنے کی اُمید چھوڑ دی اور اپنی ہلاکی و بربادی کا یقین کر لیا ادھر تیمور نے بھی اون کے حالات سے واقف ہو کر اون دونون کو یعنے محمد سلطان اور امیر سیف الدین کو اونکی کمک کو روانہ فرمایا اور بہت سا اسباب حرب و قتال و رجال شایق جنگ و جدال عساکر ہند و ملتان و سپاہیان عراق عرب و آذربائجان اور کچھ لوگ فارس و خراسان کے اور بعضے مردمان جانی قربان وغیرہ ہمراہ دیکر معہ لوتان یاشاق چغتائی ارغوان شاہ کے پاس سب کو بھیجا اور یہ دونون حسب الحکم خجند پہونچے اور دریائے سیحون

عبور کرکے سمرقند مین آئے اور امیر خواجہ یوسف کو وہان کا نائب مقرر کیا اور وہ ہمیشہ مقید سلاسل انقیاد و اطاعت
ہو کر اوس خدمت پر سرفراز و مستقل رہا پھر وہ اس مہم کو انجام دیکر سمرقند سے بقصد حضوری بارگاہ تیمور راہی ہوئے
قضائے کردگار یہ دونون جادہ پیمائے طریق ملک عدم ہوئے سیف الدین نے خراسان مین وفات پائی اور امیر
محمد سلطان نے بلاد روم مین داعی اجل کو لبیک اجابت کہکر ملک بقا کی راہ لی اس واقعہ حسرت افزا سے امیر تیمور
غرقاب لجۂ اندوہ و غم بدرجہ اتم اور اپنے پوتے محمد سلطان کا حد سے زیادہ اوسکو الم ہوا چنانچہ کل اپنے لشکر کو اُسنے حکم
دیا کہ اوسکے ماتم مین سب لباس سیاہ پہنین اور شرایط ماتم داری بجالائین اور بعد انجام مراسم سوگ و ماتم شہزادہ مرحوم
کی ہڈیان ایک تابوت مین رکھکر بکمال تجمل و جبروت سمرقند کو روانہ کین اور یہ مقرر کیا اور بقدغن تمام حکم فرمایا کہ جس شہر مین
ہو کر یہ تابوت جاوے اہل شہر بگریہ و بکا اسکا استقبال کرین اور شرائط عزا ادا کرین اور سب وضیع و شریف ادنیٰ و اعلیٰ
لباس سیاہ سر سے پاتک اپنے جسم مین پہنین المختصر جب یہ تابوت اس ہیئت رقت خیز سے سمرقند کے قریب پہونچا تو اہل
سمرقند شہر سے کئی فرسخ تک روتے پیٹتے آئے اور کل خلائق وضیع و شریف دنیٰ و اعلیٰ شہر نے لباس سیاہ پہنا تھا گویا روز
روشن مین شب تاریک جلوہ نما تھی پھر شہر کے اندر وہ تابوت آیا اور مدرسہ شاہیہ مین ۸۰۵ھ آٹھ سو پانچ مین دفن کیا گیا۔
اور جب اوسکے جد بزرگوار امیر تیمور نے قضا کی تو اوسکو بھی وہین دفن کیا چنانچہ ذکر اوسکا عنقریب آئیگا۔

## ذکر غضب امیر تیمور گورکان بر اللہ داد اور بھیجنا اوسکو بطرف اقصیٰ بلاد

جب تیمور نے مارین سے بہت سامال و خزانہ و احمال و اثقال اللہ داد کے ہمراہ روانہ کردیا اور خود فتح بغداد کیطرف
متوجہ ہوا اور یہ اللہ داد تیمور کا ہمسر اور شریک غالب تھا اور دلمین ان دونون کے ایک دوسرے کا حسد اور کینہ تھا مگر
اللہ داد تیمور سے پوشیدہ عداوت زیادہ تر رکھتا تھا اور یہ حسد خود ایسی چیز ہے کہ حاسد کو اوسکی آگ جلادیتی ہے اور برادری
اور کنبہ والون کا حسد اور بھی زیادہ ہے اور ایسا زخم ہے کہ کسی مرہم سے کبھی مندمل نہین ہوتا چنانچہ اوسکے دشمن اور اعدا و حاسد اوسکے لئے موقع
ڈھونڈتے تھے کہ قابو پائین تو اوسکو برباد اور ہلاک کروادین تو اونکو اوسکی غیبت کا موقع مل گیا اور جب وہ خدمت تیمور
سے جدا ہوا تو حاسدون نے تیمور کے سامنے اوسکی برائیان کرنی شروع کین اور ملک شام مین جو جو امور اوس سے واقع ہوئے
تھے اونکو عجیب رنگ اور صورت سے اُسکے سامنے جلوہ دیا اور بیان کیا گیا کہ آپکی چوری سے بہت سا خزانہ جو حیطۂ اندازہ
اور قیاس سے باہر ہے زر نقد اور مال و اسباب وغیرہ سے اپنے واسطے اوسنے جمع کیا ہے اور از راہ خیانت بحساب دولت
آپ کی سرکار سے اوسنے اوڑائی اور غبن کی ہے اور حقیقت مین تھا بھی ایسا ہی اور اونھون نے کچھ جھوٹ نہ کہا تھا الغرض
ان باتون سے تیمور کے دلمین اوسکی طرف سے شک پیدا کرکے اوسکو اوسکی طرف سے بدظن اور برہم کردیا خصوصاً ایسے
وقت مین اوسکے بھائی امیر سیف الدین کے مرنے سے اوسکے بازو کی قوت جاتی رہی تھی ورنہ اس مرتبہ قوت اور شوکت

اور رعب اسکے تھے کہ خود تیمور بھی اوس سے خوف کرتا تھا اور ممالک ماوراء النہر مین اسکے واسطے ایک شان او جبروت اور عزت اور وقعت حاصل تھی جب الہ داد سمرقند مین پہونچا اور ادھر حاسدون نے تیمور سے اوسکی غیبت مین برائیان کر کرکے اوسکو ورطۂ شک اور سوءظن مین ڈالدیا لہذا اُسکے جانیکے بعد متعاقب تیمور نے فرمان بنام الہ داد جاری کیا کہ فوراً اشپارہ کیطرف جا کر وہان کا بندوبست اور ضبط وربط کرے اور مقصود اس سے بلاد دور دست مین اسکو بہنچکر اوسکے شر سے امین رہنا تھا بلکہ دشمنون کی سرحد مین اوسکو بھیجنا اور مخالفون کے مقابلہ مین اوسکو رکھکر اوسکا ہلاک کروانا منظور تھا بہرحال الہ داد نے امتثال امر تیمور کرکے سمرقند سے ارغون شاہ کے پاس گیا اور تیمور کے وفات پانے تک وہ اسی سرحد پر رہا مغلون نے تیمور کے دور ہونے کو غنیمت سمجھکر ہر بار تاخت وتاراج اونپر لانا شروع کیا اور سرحد پر نہایت درجہ کی خرابیان کرتے تھے مال ومویشی جو اون کے ہاتھ لگتا لے جاتے اور چغتائیون کو بہت حیران اور پریشان کرتے اور الہ داد ہمیشہ اس مقام سے دور رہنے کا اوسے خواہان تھا اور وہان کا رہنا اوسکو سخت ناگوار اور شاق تھا باوجود اسکے بھی اونکی سرکوبی اور تنبیہ کے واسطے لشکر بھیجتا اور اونکے دفع کی تدبیرین اور حیلے کیا کرتا اور بہتونکو قتل اور قید مین مبتلا کرتا تاچنانچہ تیمور کے زمانہ کے بعد تک اُسنے اوس سرحد کو ان مفسدون سے خالی کرکے نہایت مضبوط اور منتظم کردیا تھا چنانچہ ذکر اوسکا آتا ہے

## بیان وفور رائے وتدبیر امیر تیمور

جس زمانہ مین کہ نواح بلاد روم مخیم سرادقات جاہ وجلال خدیو خوش اقبال امیر تیمور تھا الہ داد کو اُسنے ایک مراسلہ اس مضمون کا مشتمل بر تاکید تعمیل ارشاد بھیجا اور جلد تر اوسکا جواب مانگا اس بابت مین کہ اوس ممالک کا بعینہ ہوبہو ایسا نقشہ بناکر ہماری طرف ارسال کرین کہ تمام حالات جغرافیہ اوسمین مندرج ہون یعنی اوسکی راہین اور اوسکے شہر اور مواضعات و دیہات ندیان اور نالے اور قلعہ اور تعداد مردم دشت وصحرا کوہ وبیابان عمارات وعمرانات جاہائے آباد وخرابات ٹیلے اور گڑھے منازل ومسالک کل چیزین بکمال شرح وبسط کے ساتھ اسطرح سے کہ کوئی چیز باقی نہ رہے اور بمجرد ملاحظ سمجھ مین آجائے ایسا نقشہ تیار اور درست کرکے بھیجدو اور یہ کہ اوس ملک مین گذر کرنے کی کونسی راہ اور طریقہ سہل اور نزدیک تر ہے مشرق کیطرف سے اور ممالک خطا مین اسطرف سے جانے کی نزدیک کی کونسی راہ ہے اور سمرقند سے اودھر کو کیونکر گذر ممکن اور آسان ہے اور اس بیان مین فصاحت اور تشریح اچھی طرح سے عمل مین آوے اور کوئی بات مہمل اور مجمل نہ چھوڑی جاوے اور تفصیل گیاہی بلکہ برگ کاہی جو اوس سرزمین مین پیدا ہوتی ہے باقی نہ رکھین بنابران الہ داد نے حسب الحکم عمل کیا اور جیسا کچھ اوسکو حکم ہوا تھا اوس سے زیادہ شرح وبسط سے اوس ملک کا جغرافیہ اوسنے مرتب کیا اور اوس ملک کا نقشہ ایک عمدہ اور پاکیزہ وصاف کاغذ پر جو مربع شکل تھا ثبت کیا اور اس فصاحت سے رقم کیا کہ تمام شہر وبلاد واماکن آباد و غیر آباد کوہ وجبال انہار وصحاری وتلال سب کا نشان اوسمین موجود تھا اور یہ بھی کہ فلانا شہر فلانے بلاد سے اتنی مسافت

پر ہے اور کس سمت کو واقع ہے اور اوسکا طول و عرض کیا ہے اور کل شہرون کے اور گاون اور نہرون کے نام بنام اوسمین نشان و مقام مرتسم اور مذکور کئے اور اس حیثیت سے ہر اک راہ و جادہ اور منزل و مقام کا اوسمین پتا نشان تھا کہ دیکھنے والے کو ہر اک جگہ کی جدا جدا تمیز ہوتی گویا ایک مرقع مانی و بہزاد تھا کہ اصل و نقل مین کسی صورت سے تمیز ممکن نہ تھی لوگون کی آمد و رفت کے نشان قدم تک اگر ڈھونڈھو تو غالبًا اوسمین معلوم ہون اور عیب و صواب ہر جگہ کا چشم تماشائے مین صاف نمایان ہوتا تھا جب اسطرحکا نقشہ اوس ملک کا مرتب اور منقش ہو گیا تو بلاد روم مین بحضور تیمور اوسکو بھیجدیا۔

## قوم تتار سے حیلہ کرنا اور عذر کرنا امیر تیمور کا بعد فتح روم قوم تتار سے

جب ممالک روم کا سرچشمہ کدورت خس و خاشاک اغیار سے تیمور کے واسطے صاف اور پاک ہو گیا اور اوسنے اور اوسکے لشکر نے وہان کے غنائم بیشمار و مال ناطق و صامت سے کہ قنطار در قنطار سے بھی زیادہ تھا جیب طمع اپنا بھر لیا اور اونکی آرزوئے دلی پوری ہو گئی اور یہ جوانان لشکر سلطان بہاری کی آمد آمد کا موسم اور بردالعجوز کے بھاگ جانے کا زمانہ ہے انھین دنون مین سلطان سعید غازی الشہید ایلدرم بایزید جو ایک قفس آہنی مین اسکی قید مین تھا تنگنائے عالم عنصری سے وسعت آباد جنان و جوار رحمت ایزد سبحان کیطرف عازم ہوا تیمور نے یہ سلوک سلطان متوفی کے ساتھ اوس مکافات مین کیا جو قیصر مذکور نے شاپور سے کیا تھا اور امیر تیمور کا قصد اوسکو ماوراءالنہر مین لیجانے کا تھا لیکن شہر آق مین اُسنے وفات پائی اور اسی جگہ اوسکے پوتے محمد سلطان نے بھی قضا کی اس واقعہ کے بعد تیمور نے اوس مقام سے ارادہ کوچ کا فرمایا اور تتاریون کے تمام سردارون کو جمع کرکے اونسے کہا کہ تمنے جو ہمارے ساتھ یہ خیر خواہی اور جانفشانی کی ہے اب ہم چاہتے ہین کہ اسکا بدلا نیکی اور احسان سے تمھارے ساتھ کرین لیکن ضیق وقت اور قلت فرصت بباعث اشتغال خاطر بامور عظیمہ روم فی الحال اس امر سے ہمکو مانع ہے اور چند روز توقف اس کام کے لئے ضرور درکار ہے یا اونسے ظاہر مین تشفی اور تسلّی کے لئے کہا مگر باطن مین اونکا ہلاک اور برباد کرنا منظور و مرکوز تھا اور یہ عذر کیا کہ اس تنگ مقام بلاد روم سے نکلکر فضائے فسیح و خوش آب و ہوا مین پہونچینگے اور ہمارے دل کو ضیق مکان و زمان سے کشادگی اور انشراح کلّی حاصل ہوگا اور نواحی سیواس مین کہ معدن اکیاس و خیرالناس ہے پہونچینگے تو وہان ممالک محروسہ کا حسب دلخواہ بند و بست کرکے تم مین سے ہر ایک رئیس و سردار کو جیسا ہماری رائے عالی مین آئیگا اقطاع و جاگیر و نیابت و ولایت دیکر سرفراز کرینگے مگر پہلے بطور اجمالی ضبط ممالک مفتوحہ و انتظام ولایت مقبوضہ واجبات سے ہے اور بنظر دقیق و رائے بلند و بکمال غور و امعان نظر و فکر بلند ہر اک شہر اور قلعہ و موضع و قریہ کا بوجہ کلّی ضبط و ربط و رتق و فتق مقتضی آئین شہریاری و لایق قواعد سلطنت و جہانداری ہے جب ہم اچھی طرح سے اوس ملک کی راہ و رسم سے واقف ہو جائینگے اور تمھارے استحقاق اور حسب نسب آبا و اجداد و اولاد و احفاد وغیرہ سے مطلع ہوئنگے تو باطمینان تمام علی حسب لیاقت تم لوگون کو اوس بلاد پر مالک و متصرف و حاکم کرینگے اوس ولایت کو تمھاری

اعداد رؤس پر منقسم بہرحال ہم تمھارے ساتھ وہ حسن سلوک کرینگے جسکا ذکر علی مرالدہور والزمان دفاتر ایام مین باقی و
مسطور رہیگا اور ارباب تواریخ و اہل سیر کتب تاریخ مین اوسکو ثبت و مرقوم کرینگے الغرض تیمور نے ایسے سبز باغ انکو دکھائے
کہ مارے خوشی کے وہ لوگ پیرہن مین پھولے نہ سمائے اور اوسکی چرب و شیرین زبانی کے دام مین گرفتار ہوگئے اور ہوس
فرمانروائی مرز بوم روم سے اونکے موتھ مین پانی بھر آیا اور یہ نہ سمجھے کہ آخر کار محرومی و ناکامی کے سوائے اور کچھ حاصل نہ ہوگا
مختصر یہ کہ اس سراب کی نمایش نے اونکی طمع اور حرص کی تشنگی کو فی الجملہ فرو اور امیدوار وصول سرچشمۂ مراد کیا اور اسوجہ سے
وہ قرین اطمینان ہوئے اور اون کے دل مین خیال بغی و عناد پیدا نہ ہوا اور نہ اونکی جمعیت مین کچھ تفرقہ پڑا اور اب تک اونھون
نے دایرۂ اطاعت و انقیاد سے قدم بغاوت باہر نہ نکالا اور اوسکے مطیع مانند سائر الناس ہو کر رہے یہانتک کہ سیواس مین پہونچے

## فصل

جب امیر کامگار بجاہ و جلال شہر سیواس مین پہونچا اور طایفہ تتاریونسے جو وعدہ کیا گیا تھا اوسکے وفا کرنے کا وقت آیا
تو اوسنے ایک دربار عام کیا اور سرداران تتاریون کو جنسے کسیقدر بغاوت کا مظنہ اور خوف و ہراس تھا حاضر ہونے کا
حکم دیا اور اونسے بکشادہ پیشانی و کمال مہربانی پیش آیا اور میٹھی میٹھی باتونسے اون کے دل کو مشغول رکھا اور ربط بہت
سے مدارات اور حرمت و عزت اون کی فرمائی اور بفراخور حال و استعداد ہر ایک کو جائے عزت اور مکان حرمت پر بٹھایا اور
پھر اونسے یہ سخن درمیان لایا کہ خدا کی مہربانی سے بلاد روم مینے فتح کیا اور کل علاقجات اور مضافات اوسکے میرے قبضۂ
قدرت اور زمام اختیار مین آگئے اور خدا نے تمھارے دشمن کو ہلاک کرکے اوسکے ملک و مال کا تم کو مالک و خلیفہ کر دیا اور مین
بھی تم کو وہ ملک اب سونپ دیتا ہون اور تم کو خدا کے حوالے کرکے یہانسے چلا جاتا ہون لیکن سلطان بایزید کی اولاد تم کو نہ
چھوڑے گی اور اس بات سے راضی نہ ہوگی کہ تم اونکے شریک ہو کر حکمرانی کرو اگر تم اونسے صلح کرنا چاہوگے تو یہ طریقہ بھی تمھارے
لئے بسبب اوس غدر و بیوفائی اور خلاف ورزی کے جو تمنے اونکے باپ بایزید کو رسے کی ہے مسدود ہے لہذا تم سے اور
اونسے سازواری اور موافقت صوری بھی ممکن اور متصور نہین اور اس مین بھی کسی طرح کا شک و شبہ نہین کہ تمھارے استیصال و انتقام
کے واسطے ہر اک جانب قرب و جوار کے لوگونسے کمک اور استعانت چاہینگے اور وہ لوگ بھی انکو اپنے شہزادے اور وارث ملک
سمجھکر بجان و دل اور مال و دولت سے ان کی امداد اور نصرت کرینگے کیونکہ تم لوگ اون کے نزدیک غاصب اور اہل غدر
سے ہو۔ اور وہ لوگ انواع طرحسے تمھارے درپے رہکر تم کو خراب کرینگے اور چین سے رہنے نہ دینگے کہ تم بفراغ خاطر اس ملک
کے مداخل اور محاصل سے متمتع ہو بلکہ تم کو اپنی جانین بچانا اور اونکی آفتونسے محفوظ اور سلامت رہنا دشوار ہو جائیگا
خصوصاً اس صورت مین کہ اکثر قلعہ اور بہت بڑا حصہ لشکر کا اون کے ہاتھ مین رہا ہو اسلئے اگر تم کو اس ولایت مین مثل
اور لوگون کے بے سرو بے سردار و بدون مربی و بے مددگار بطور طوائف الملوک چھوڑ دیا جائے تو وہ بالضرور تمھاری

خونریزی وہلاکت مین ساعی وسرگرم رہینگے تو یہ میری بات گوش دل سے سنو اور اسکو سرسری مت سمجھو اس امر مین سہل انکاری مورث زیان کاری ہے **شعر** نہین ہے مصلحت اسمین پئے بنی آدم ؎ کہ اونکو چھوڑ دئے جائین پے شہ عادل ؎ رہا ہمیشہ وہان دفتر امان برہم ؎ جہان مین خوار خردمند اور خوش جاہل ؎ اور مجکو جو کہو تو مین کچھ تمھارے پاس نہین ہونگا اور تم سے یہ مصیبت دور کردینے کے بسبب بعد مکانیکہ مجکو قوت قدرت نہ ہوگی بنابران اس صورت مین ضرور اور لازم یہ ہے کہ تم سب متفق الرائے اور ایک دل ہوجاؤ اور اتفاق اور جماعت کے جو شرائط وارکان ہین کامل طور پر بطریق تعدیل ارکان بجالاؤ سو پہلی شرط اس جماعت کی یہ ہے اپنے امام اور پیشوا یعنی صاحب و مالک کے افعال حکم کی کلیتہً و جزئیتہً تم سب خاص و عام صبح وشام اقتدا اور اطاعت کو واجبات پنجگانہ سے کم نہ سمجھو اسکے بعد پھر ترتیب صفوف اور دوسرے وظائف ہین کہ ہر اک شخص کو اوسکے مرتبہ اور استحقاق کے موافق اور فراخور حال و استعداد اعزاز واکرام کرنا اور ہر اک امر مین بر طبق صلاح وصوابدید اوس شخص کے کام کرنا جو اپنے سے زیادہ قدر ومنزلت ورائے وتدبیر رکھتا ہو اور ایک کام کے اوپر بکمال ہمت وحزم وعاقبت بینی اتفاق کرلینا جب تمھاری رائین متفق اور متحد ہوگئین اور تمھاری نفسانیت پر تمھاری طبیعتونکا اتفاق غالب آگیا تو سب تمھارے امور منتظم اور اساس دولت وقوت مستحکم ہوجائینگے اور دشمن تمھارے از خود ذلیل وخوار اور تمھارے مطیع وفرمانبردار ہونگے اور تمھارا اتفاق اونکی جمعیت کو پریشان اور متفرق کردیگا کیونکہ تم سب ملکر یک تن ہوجاؤگے اور بوقت حاجت ایک دوسرے کی مدد کریگا اور دشمن کا ہاتھ تم تک کبھی نہ پہونچیگا اور ہمیشہ دشمنون کے فریب وفن سے محفوظ ومامون ہوگے اور یہ خیرخواہی ودوراندیشی بنظر مصلحت حالت حال تمھارے کے ہے اور اس لحاظ سے بھی جو تمھارے سوار وپیادہ اور اسلحہ جنگ وغیرہ سے فی الحال چشم عاقبت بین سے مشاہدہ ہوتا ہے کیونکہ یہی اسباب وآلات فتح وظفر وحصول دولت وسعادت وصول خیروشر کے ہین لہٰذا تم سب اپنے اہل وعیال اور مراکب اور رجال کا بندوبست قرار واقعی کرکے سب کو حاضر کرو اور اپنی برادری والون کو اور اولاد احفاد کو جمع کرکے اپنے ساتھ رکھو اور جس کسیکو کسی چیز کی ضرورت اور حاجت ہو تو چاہیے کہ اوسمین مشغول اور مصروف نہ رہے اور خود کو محنت اور مشقت مین نہ ڈالے کیونکہ اگر کسیکو کچھ حاجت ہوگی تو ہم اوسکی حاجت پہلے رفع کردینگے اور جس چیز کی خواہش ہوگی ہم اپنی سرکار سے اوسکو مرحمت کرینگے تو لازم ہے کہ پہلے اپنے اسلحہ اور ہتھیار تم ہمارے سامنے حاضر کرو کہ اگر کسی کے پاس کم یا کہنہ اور فرسودہ ہونگے تو ہم اون کے عوض اور دینگے اور کمی کو پوری کردینگے لہٰذا حسب الحکم اون لوگون نے اپنے ہتھیار اور کل ساز وسامان اور تمام جمعیت اوسکی نظر سے گذرانے کے لئے اک میدان وسیع مین لاکر حاضر کئے تو مثل اک کوہ عظیم الشان کے اوس میدان مین اون لوگون کے ہتھیارون کے انبار سے ہوگیا اس حیلہ سے اونکے ہتھیار سب اپنے قابو مین کرلئے جیسا کہ پہلے مرتبہ سجستان کے لوگونسے اوسنے کیا تھا غرضکہ جب اون شیران عرصۂ کارزار کے پنجے بدون ناخن فولاد اسلحہ نکمے ہوگئے اور اون شہبازون کی منقارین چھینی گئین حکم دیا کہ جسقدر قوم تتار یہان حاضر ہے اون سبکو پکڑ کر قید کرلو اور ہتھیارون کے لئے یہ فرمایا کہ یہان سے اوٹھاکر زردخانہ مین رکھدین یہ حال کثیر الاختلال دیکھکر قوم تتار کے دل شمع کے مانند جلنے اور پگھلنے

لگے اور اون کے سینون مین آتش حسرت اسقدر افروختہ اور مشتعل ہوئی جسکا دھوان کرہ اثیر تک پہونچا تیمور نے جو ملال خاطر اونکا معلوم کیا تو مواعید کاذبہ سے فی الجملہ اون کے دلون کو تسکین اور تشفی بخشی اور بلطائف سخن اونکو سرخوش بادہ فریب وفن کرکے اپنے ہمراہ لیا اور اوسوقت اوس مقام سے کوچ کا حکم دیا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے تیمور سے کہا تھا کہ مین تو بیشک تیری قید مین پھنسا ہون اور یہ بھی مجھے خوب معلوم ہے کہ تیرے پنجہ سے اب میری رہائی ممکن نہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تو اس ملک مین ہمیشہ مقیم نہ رہیگا مگر میری تین نصیحتین تجھے ہین اگر تو اوسپر عمل کریگا تو دین و دنیا کی بھلائی اوسمین ہے اول اونمین کی ایک یہ ہے کہ روم کی رعایا اور اعیان کو تو ہرگز مت قتل کریو کہ یہ شہر دارالاسلام کیا گیا کر دارالاسلام ہے اور تو لایق تر اسکے ہے کہ دین اسلام کی نصرت اور اشاعت کرے کیونکہ تو اپنے کو زمرہ مسلمانون مین شمار کرتا ہے اور آج تجھے لوگون پر سرداری اور فرمانروائی حاصل ہوئی اور ابدان خلائق کے لئے گویا تو بمنزلہ سردار ہوا ہے اگر تیرے ہاتھ سے سنگ تفرقہ اونکے جمعیت کے شیشہ پر لگا تو دنیا مین بڑا فتنہ اور فساد ہوگا دوسرے یہ کہ قوم تتار کو زنہار اس ولایت مین رہنے نہ دینا کہ یہ قوم فساد کی جڑ و مواد فتنہ و شر ہے تو اونکو مہلت اور فرصت مت دے اور اون کے مکر و خدیعت سے ایمن نہ رہ کیونکہ اونکی بھلائی سے اونکی برائی زیادہ تر ہے لہذا ارض روم مین اونمین سے کسی کو رہنے بسنے کا موقع نہ ملنے دے اگر وہ اس ملک مین رہے تو رعایا و برایا کی خونریزی مین اور اونکے جان و مال کے نقصان کرنے مین ہرگز قصور نہ کرینگے اور وہ بلاد مسلمین اور تابعان دین سید المرسلین کی ایذا اور مضرت رسانی قوم نصاریٰ سے زیادہ تر موذی اور ضار ہین اور تو نے جبکہ میری طرف سے اپنے خود کیطرف اونکو مائل اور راغب کیا تھا اوسوقت تو نے یہ گمان کیا تھا کہ وہ تیرے بنی عم ہین اور تیرے خویش و اقارب اور تیرے طرف اونکا ہونا انسب و اولیٰ جو تو نے خیال کیا تو یہ خیال تیرا خام ہے اور لایق ملام لہذا جسقدر جلد ممکن ہوسکے اون کے نکالنے کی تدبیر کر اور جب تو اونکو اسیر اور دستگیر کرکے اونکو حبس فرماوے تو اونپر مہربانی نہ کرنا اور قید سے کبھی رہائی نہ دینا تیسری یہ کہ تو دست طمع و تخریب مسلمانون کے قلعو نپر دراز نہ کرنا اور اونکو اپنے وطن مالوف سے ہرگز ہرگز آوارہ اور دور نہ کر دینا کیونکہ مسلمانون کے واسطے اور غازیان دین اور مجاہدین شجاعت آئین کے لئے یہ قلعے اک عمدہ جائے پناہ اور اونکی قرارگاہ ہے اور یہ میری ایک امانت ہے جو مین تجھے سونپتا ہون اور جو میرے کرنے کا کام تھا وہ تجکو حوالے کرتا ہون تیمور نے یہ نصایح بکمال طیب خاطر قبول کئے و بگوش رضا و رغبت مسموع فرماکر ابن عثمان کی عقل و دانش و کاردانی کا نتیجہ و ضمیمہ اوسکو تصور کیا اور حتی الامکان اوس پر عمل کرنے سے قاصر نہ رہا

## کوچ فرمانا تیمور کا ممالک روم سے

امیر تیمور نے بلاد روم سے بقصد روانگی فرماکر ایک روز بساعت سعید کوچ فرمایا جسکے لشکر کے غبار نے زمین سے بلند ہوکر چشمہ آفتاب کو دیدہ اہل عالم سے چھپا لیا قوم تتار کا بھی دریا جوش مین آکر موج زن ہوا گویا ایک دریائے عظیم ہے کہ

اللہ جلشانہ نے ہفت دریا اوسمین ملاکر روان کیا ہے غرضکہ اس عدت اور کثرت سے جس قریہ یا شہر مین اونھون نے
مقام کیا اوسکو خراب اور برباد کردیا اور جس ملک کے حاکم اور اہل لشکر نے انکی اطاعت کے دایرہ سے قدم باہر نکالا اُسکو
ملک عدم کا رستہ دکھایا اور جسنے از راہ سرکشی اسکی ارادت کے کمند سے اپنا سر باہر نکالا اسکو محبوس زندان لحد کردیا اور کسی اہل قلعہ
نے ابواب انقیاد اون کے اوپر بند نہین کیے کہ اوسکو بیخ و بنیاد سے نہ اوکھیڑا ہو جب اس صولت اور شوکت سے ولایت ارزنجان
مین پہونچا عثمان قرایلوک کو خلعت مرحمت فرماکر اوسکی ولایت پر پھر اوسکو مستقل اور متمکن کردیا بلکہ اور بھی کچھ اوسپر اضافہ فرمایا اور
شمس الدین کے بارہ مین جسکو اوسنے قلعہ کماخ کا والی بنایا تھا اوسکو سفارشین کین اور یہ نصیحت کی کہ ایک دوسرے کی
استعانت اور کمک کرتے رہنا اور ایک دوسرکو قوت بازو اپنا سمجھتا ہے

## توجہ فرمانا امیر تیمور کا بطرف ممالک گرج و بلاد نصاریٰ

پھر اسیطرح سے یہ دریائے زخار موج مارتا ہوا بلاد گرج کیطرف آیا اور یہ قوم نصاریٰ ہین جو حضرت مسیح اور صلیب کی پرستش
کرتے ہین اگرچہ اونکا ملک چندان وسیع اور فسیح نہین مگر محفوظ اور مصئون ہے بباعث قلاع وحصون اور اس واسطے کہ اُسکے
اطراف واکناف مین جبال وتلال اور زمین ناہموار اور غار بہت سے واقع ہوئے ہین اوس ملک پر لشکرکشی کرنا بہت مشکل اور
صعب تر ہے اگرچہ اونکے شہرون مین سے ایک شہر تفلیس تیمور کے ہاتھ مین آیا تھا مگر طرازون اور آب خاص اوس ولایت کا پایہ
تخت تھا وہ مسخر نہ ہوئے تھے لہذا اوسکے محاصرہ مین مشغول ہوا اور اوسمین نقب لگانا اور منجنیق وغیرہ آلات قلعہ گیری کا استعمال کرنا
بغایت دشواری اور اشکال رکھتا تھا بسبب اوسکے کہ وہ قلعہ ایسی جگہ پر تعمیر ہوا تھا جسکا دروازہ ایک بلند ٹیلے پر محاذی ایک عمیق
غار کے واقع تھا اور اوسکی راہ چون زلف مرغولہ مویان پیچ پیچ اور چون موئے میان نازک بدنان نظر سے پنہان تھے تیمور نے
ہرچند اوس قلعہ کے فتح کرنے کے باب مین پیک اندیشہ چارطرف دوڑائی تاکہ اوسکی کوئی سبیل پیدا ہو ممکن نہ ہوا اور کوئی راہ نہ نکلی
اور کوئی بات خیال مین نہ جمی آخر بعد از فکر بیشمار و تعمق نظر بسیار اوسکی رائے صواب نمانے یہ اقتضا کیا کہ کسی تدبیر اور طریقہ بلندی
سے اپر ضرب اور صدمہ وارد کرنا اور اس طایر اوج گیر کو کبوتر کی طرح شہباز فکر رسا سے عین پرواز اور سطح ہوا مین شکار کرنا چاہیے
بدون ایسی تدبیر کے ہاتھ آنا اس مرغ وحشی کا ممکن نہین بنابران اوسنے حکم دیا کہ چند تابوت مضبوط تیار کرو جو مثل ایک بڑے جانور
کے یا ایک حجرہ کے ہون اور چارون طرف سے اوسکو مضبوط اور دراز زنجیرین لگاؤ اور مردان جنگی مسلح ہوکر اوسمین سوار ہون
اور پہاڑ کی بلندی سے اون تابوتون کو قلعہ کے اندر لٹکاؤ چنانچہ ویسی صفت کے تابوت بنکر چند روز مین تیار ہوئے
اور اوسیطرح سے لوگ اوسمین سوار ہوکر قضائے مبرم کیطرح قلعہ کے اوپر جو پہاڑون کے درمیان واقع تھا معلق ہوا مین
اوس پہاڑ کی چوٹی سے آویزان کیے گئے گویا زبان حال اون کی مضمون آیہ کریمہ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي
جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ یعنے کیا نہین دیکھتے ہو تم پرندون کو جو ہوا مین آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہین کہ

نہین روکتا ہے انکو مگر اللہ جب اون کے تابوت مقابل باب قلعہ کے پہونچے تو اون تابوت کے اندر سے باران تیرانیر برسانا اور انواع اسلحہ سے اپر حملہ اور ضرب کرنا شروع کیا اور معلق ہوا مین وہ جنگ کرتے رہے اہل قلعہ بھی حتی الامکان اونکی مدافعت مین نہایت سرگرمی سے کوشش کرتے رہے اور اونکو اون تابوتون مین سے اوترنے نہ دیا مگر ہمین تائید رب سماوی نہایت جوانمردی اور بہادری سے دلاوران چغتائی امداد الٰہی پر توکل اور بھروسا کرکے تابوتون مین سے کود پڑے اور شہر کو اونھون نے فتح کرکے وہان کے باشندے اشراف وارازل کل کو قتل کیا جب نہایت اونکا حال سقیم ہوا تو اونکے سردار نے جو وہان کا حاکم تھا اوسنے پناہ مانگی اور امان طلب کی اور اونکی خدمت مین حاضر ہوگیا اور دوسرے رعایائے نصرانی بھاگ گئے جو قتل سے بچ رہے تھے پھر فوج تیمور شہر مین داخل ہوئی اور جسقدر مال اور دولت اوسمین تھی وہ سب اپنے قبض و تصرف مین کرلی شہر کے حاکم کا نام لہراسپ تھا جسکے چھ حرف ہین لام مضموم اور ہائے ہوز اور رائے مفتوح اور الف اور سین اور بائے فارسی جمع ہونا تین ساکنون کا زبان فارسی مین اکثر ہے اور ترکی مین بھی قلیل پایا جاتا ہے الغرض اون قلعون مین سے ایک اور قلعہ بہت ہی بلند اور ایک بہت ہی دشوار گذار جگہ پر واقع تھا اور جیسا کہ اوسکا نام دلالت کرتا تھا ویسا ہی مسمی بھی تھا اوسکے فتح کرنے سے رائے و تدبیر بادشاہان قلعہ گیر کی بعجز و قصور معترف اور عنقا صفت دام تسخیر صاحبان شمشیر مین آنے سے سراسر آزاد و متوقف اسکا نام تھا کل کورکیت یعنے آدیکھ اور چلا جا مطلب یہ کہ جو کوئی اوسکے فتح کرنے کے ارادے سے آتا ہے اوسکو دیکھکر چلا جاتا ہے اور اوسکو بجز نظر کے اور کچھ اُسسے حاصل نہین ہوتا تین طرفین اوسکی بڑے بڑے بلند ٹیلو نپر بنائی گئین تھین جو بلند پہاڑون کے گرد واقع تھی اور چوتھی سمت اوسکے اندر جانے کی راہ بھی جو نہایت تنگ اور باریک واقع ہوئی تھی اور بڑی دشواری سے اوس راہ سے ہوکر شہر مین جانا ممکن ہوتا تھا کیونکہ یہ راہ ایک خندق پر منتہی ہوتی تھی جسپر قلعہ کے دروازہ تک ایک پل بنا ہوا تھا جب وہ پل اوٹھالیا جاتا تو پھر قلعہ کے اندر جانے کی کوئی سبیل نہ تھی جب تیمور کو اس قلعہ کا حال معلوم ہوا کہ اسکا ہاتھ آنا بہت مشکل اور سخت دشوار ہے تو بدون اوسکے فتح کرنے کے وہان سے چلے جانا اوسنے عار سمجھا اور اوسکی ہمت نے یہ تقاضا نہ کیا کہ اوسکو فتح کئے بغیر یہان سے چلا جاوے قلعہ کے متصل یا اوسکے قرب و جوار مین کوئی ایسا مقام یا میدان نہ تھا جہان جا کر معہ لشکر نزول کرے بلکہ وہ جگہ ایسی تھی جو کہ عمیق گڑھے اور پہاڑون سے گھری ہوئی تھی بہرحال اوسنے اوس قلعہ کے مدنظر خیام برپا کئے اور اوسکا لشکر اوس قلعہ کے سامنے بمنزلہ ایک اور حصار یا قلعہ سنگین کے ہوگیا تھا اور وہ لوگ یعنے اہل قلعہ خندق پر سے جو ایک غار عظیم تھی دن کو پل اوٹھالیا کرتے تھے اسّے وہ دشمنون کی جانب سے نہایت مامون و مصئون رہتے کیونکہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ اوس قلعہ کے اطراف مین کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہانسے دشمن کے حملہ کرنے کی وحشت خیال کیجائے یا موقع جنگ و ستیز یا محاصرہ یا مقابلہ قایم کیا جائے لاجرم دن کو بجز اوسکی طرف نظر کرنے کے اور کچھ انسے نہ ہوسکتا فقط دور سے نگاہ حسرت سے دیکھا کرتے اور حیران رہتے اور جب رات ہوتی تو اپنے خیمہ گاہ کیطرف محروم و ناکام مراجعت فرماتے کیونکہ اوس قلعہ کے نزدیک اُنکو رات کو رہنے اور مقام کرنے کا موقع اور محل نہ تھا اور شب کو جب یہ چلے جاتے تو نصاریٰ اوس غار پر پل رکھدیتے اور اپنی ضروری حاجتین اور کام کاج کے واسطے باہر

نکلتے مختصر یہ کہ جب اونکو یقین ہوگیا کہ یہ قلعہ ہمارے ہاتھہ نہ آئیگا اور علامات حرمان ظاہر ہوگئے **شعر** ہے سب سے زیادہ یہ مصیبت ؛ مطلب نہ برآئے گر کسی کا ؛ تو اونھون نے وہان سے کوچ کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا مگر اسطرحسے بکمال محرومی وناکامی مراجعت کرنے کوبھی نہایت ننگ و عار تصوّر کیا اور کوئی عذر معقول اور دلیل مقبول کی فکر مین مشغول اور مصروف رہے

## سبب توجہ خاطر امیر تیمور تسخیر قلعہ مذکور مین و دیگر حالات مناسب مقام

تیمور کے لشکر مین دو جوان وجیہ شجاع وتنومند دلیر وخردمند ایسے تھے جو از غایت جوش تہوّر ہر وقت میدان کارزار مین ایسے کارنمایان کرتے رہے کہ اقران وامثال سے ہمیشہ نام آوری مین گوئے سبقت لیجایا کئے بحسب اتفاق ایکنے اونمین سے ایک گرجی قوم کے آدمی کو جو بڑا قوی ہیکل اور بہادر تھا اور کسی وجہ سے باہر آیا تھا موقع پاکر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر تیمور کے پاس لے گیا تیمور نے اوسکی بڑی قدر ومنزلت کی اور ہمسرون مین اسکا رتبہ زیادہ کیا اوس دوسرے جوان کے دلمین آتش حسد مشتعل ہوگئی اور اس فکر مین ہوا کہ کیا کرنا چاہئے جو اوس جوان سے زیادہ میرا نام ہو اور عزت وآبرو مین اوس سے افزون تر ہوجاؤن ہر چند اوسنے فکر کے گھوڑے دوڑائے مگر سوائے اسکے کہ اوس پل کو جو اوٹھالیا جاتا تھا قایم رہنے دے اور اوسکو اوٹھانے نہ دے اور کوئی امر خیال مین نہ آیا لہٰذا یہی ارادہ کرکے حق سبحانہ تعالیٰ پر اوسنے توکل کیا اور جتنے آدمی اسکے تابع کے تھے مسلح اونکو تیار رکھکر اکثر راتون کو گھات مین لگا رہتا اور اس کام کا موقع اور وقت فرصت ڈھونڈھتا اور منتظر تھا کہ ایسا وقت اوسکو ہاتھ لگے جسمین اوس پل پر اوسکو حملہ کرنے کا موقع ملے بحسب اتفاق ایک روز روز روشن ہونے کو تھا اور نصاری چاہتے تھے کہ اوس دھنہ غار سے پل اوٹھالین ناگاہ پیر محمد کمین گاہ سے نکلکر اونپر حملہ آور ہوا اور پل کی رسیان وغیرہ جسسے وہ پل اوٹھالیا جاتا تھا کاٹ دین اور اونکو یہ مہلت اور قدرت نہ دی کہ اوسکو اوٹھا سکین اہل قلعہ بھی اوسکے ساتھ سخت مقابلہ سے پیش آئے اور سنگ وتیر وخشت کا باران بحسیاب اونپر برسانا شروع کیا مگر پیر محمد اور اوسکے رفقانے اس کا کچھ باک نہ کیا اور بمزید جرأت ووفور تہور اونسے لڑتے رہے یہانتک کہ دن چڑھہ گیا اور اونکی بہادری اور جرأت کا کارنامہ مطالع کرنے سے مریخ آسمان نے انگشت حیرت و ندان حسرت سے کاٹی اور گور بہرام نہایت خوف وہراس سے کشتی طوفان زدہ کیطرح لرزنے لگی اہل قلعہ نے ہزیمت پائی اور پیر محمد کی فتح ہوگئی ادھر تیمور کوچ کی تیاری اور تہیئہ رحیل مین تھا جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے مگر ہنوز خیمہ وخرگاہ اوسکے اوسی مقام پر برپا اور قایم تھے ناگاہ مبشر غیبی نے ندائے فتح وظفر مسامع مجامع مین اس نظم مین پہونچائی **شعر** مایوس بشر نہ ہو جہان مین ؛ گو قطع ہوئے ہین سارے اسباب ؛ کھولیگا خدا شتاب اونکو مطلب کے ہوئے ہین بند جو باب ؛ اودھر تیمور کے لوگون نے دور سے دیکھا کہ قلعہ کے دروازہ پر ایک ہنگامہ برپا ہو رہا ہے گویا لوگ باہم مقاتلہ اور محاربہ کر رہے ہین تو اوسنے اپنے رفیقون سے کہا کہ ذرا غور کرکے دیکھو تو سہی یہ کیا معرکہ ہے اور یہ کیسا ہجوم ہے اور جلد یہ خبر تحقیق کرکے مجھ سے آکر بیان کرو یہ سنکر وہ لوگ دوڑے تاکہ حال دریافت کرین جب وہان پہونچے تو

دیکھا کہ پیر محمد ایک سخت مصیبت اور آفت مین مبتلا ہے اور ہر طرف سے دشمنون نے اوسکو گھیر رکھا ہے اور تیرون کی بوچھار اوسپر ہو رہی قریب ہے کہ دشمن اوسکو ہلاک کر ڈالین جب پیر محمد نے اون لوگون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوا اور اوسکو اطمینان حاصل اور اوسکے دل کا خوف و ترس زائل ہو گیا اس عرصہ مین اور بھی امرا و سردار اوسکی مدد کو آپہونچے اور مخالفین خایب و خاسر ہو کر پل کو اوس مقام سے اوٹھا لینے سے عاجز رہے اور بکمال نومیدی سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور چاہا کہ جلدی سے قلعہ مین داخل ہو کر دروازہ بند کر لین مگر پیر محمد بڑی چستی اور چالاکی سے اونکے ساتھ ہی قلعہ مین گھس گیا اور اہل قلعہ اوسکی مدافعت اور محاربت مین فوق طاقت بشری کوشش کرنے لگے اور تلوار و نیزہ اوسکو دھر لیا اور زخم تیغ و سنان سے اوسکا بدن قیمہ کر دیا اور اوسنے نہایت دلیری اور مردانگی سے اِن زخمون کی کچھ پروانہ کی اور اسیطرح سے اونسے لڑتا رہا ناگاہ اوسکے دوسرے رفقا بھی اوسکی کمک کو آپہونچے اور اُن بہادرون نے اس شیر بیشہ جرأت کو دام فریب روباہون سے رہائی دی اور نصاریٰ کو گرفتار کر لیا اور جسقدر دولت و مال قلعہ مین سے ہاتھ آیا معہ قیدیون کے جو اونمین کی عورتین اور اطفال تھے تیمور کے پاس سب کا سب لے گئے اور پیر محمد کو بھی تیمور کیخدمت مین حاضر کر کے تمام کارنامہ اوسکا حرفاً حرفاً اوسکو پڑھ سنایا تیمور نے جو اوسکے بدن کے زخمون کو دیکھا تو اٹھارہ زخم کاری اوسکے بدن پر تھے پھر تیمور نے کمال مہربانی اوسکے حال پر مبذول فرما کر اوسکا شکریہ ادا کیا اور اوسکی جرأت اور ہمت پر بہت تحسین اور آفرین کر کے اس حسن خدمت کے عوض مین بڑی سرفرازی اور عنایت جلیلہ بادشاہی اور عواطف جزیلہ شہنشاہی کا وعدہ فرمایا اور نہایت عزت و آبرو اور مزید حرمت اور مکرمت سے تبریز کو اوسکو بھیجدیا اور اوسکے بارہ مین تاکید بلیغ اور قدغن شدید وہان کے حاکم کو فرمایا کہ اطبائے حاذق و جراحان فایق سے اسکا معالجہ کرائین اور بہت جلد اسکے بدن کے زخم اچھے ہو جائین ایسی تدبیر اور کوشش عمل مین لائین چنانچہ چندمدت مین مرہم پٹی سے طبیبون نے اوسکو صحیح و تندرست کر دیا اور پہلے سے زیادہ تنومند و توانا ہو گیا زخمون کا بدن پر نشان تک باقی نہ رہا گویا اوسکو زخم پہونچا ہی نتھا جب اوسکو صحت کامل حاصل ہو گئی تیمور کی خدمت مین حاضر ہوا تو اوسنے بڑی سرفرازی اور عنایت اوسپر فرما کر اوسکو لشکر کے ایک حصّہ کا افسر بنا دیا

یعنے ایک ہزار سوار سے زیادہ کا سردار اوسکو بنا دیا

## باقی حالات قوم گرج کا امیر تیمور کے ساتھ

یہ قلعہ اور غار قوم گرج کے قلعون مین سب سے زیادہ عمدہ جائے پناہ اور اصل اونکے رہنے کی جگہ تھی جب وہ قلعہ اون کے ہاتھ سے نکل گیا تو اون لوگون کو کوئی اور جگہ امن و امان کی نتھی اس واسطے اون کو یقین کامل ہو گیا کہ اب ہمارے واسطے کوئی جگہ خیر او رسلامتی کی نہین اور اون لوگون نے اون کو سب طرف سے گھیر لیا اور بہتون کو تہ تیغ بید ریغ کر دیا گویا اونپر قیامت کبریٰ قایم ہو گئی اور تیمور نے اس فتح کو فتح بلاد گرج کے لئے فال نیک خیال کی اور یہین

سے اوسنے اوس مملکت کی تسخیر کا مصمم ارادہ کرلیا اور اپنے لشکر کے گرگان مردم آزار کو اوس مملکت کے خراب کرنے کے ارادہ سے اطراف وجوانب مین منتشر کردیا اور ہمہ وجوہ اونکی ہلاکی اور بربادی کا سامان مہیا اور موجود کردیا۔

## امان طلب کرنا کرجیونکا تیمور سے بشفاعت شیخ ابراہیم حاکم شروان

جب نصاریٰ نے سب طرف سے رشتۂ امید اپنا منقطع دیکھا اور تمام کاروبار اور دفتر اقتدار واختیار درہم وبرہم پایا سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ استدعائے امان کرین اور شیخ ابراہیم حاکم شروان کو وسیلہ گردان کے اپنے بارہ مین شفاعت اُسکی چاہین اور سارا کام اوسکی رائے وتدبیر پر محول کردین الغرض باوجودیکہ اون کے مذہب وملت مین مباینت کلّی تھی شیخ ابراہیم کو اونھون نے اپنا پیشوا گردانا اور اوسکے حکم اور قرارداد پر راضی ہوگئے اور اپنا کل اختیار اوسکو سونپ دیا اور یہ وہ وقت ہے کہ موسم گرما کا لشکر عرصۂ گیتی سے مانند قوم کرج کوچ کرگیا ہے اور عساکر فصل سرمانے مانند جنود جغتائیہ فضائے عالم مین لوائے نصرت افراشتہ کئے ہین بارش برف سے جبال وکوہ شلمخ صورت صرح ممرد نظر آتے تھے غدیر وآبگیر کثرت یخ سے برنگ فلک اطلس یا سطح بلورین خوشنما معلوم ہوتے تھے گویا تمام مرغزار وصحرا اس فتح کی خوشی مین آئینہ بند ہو رہا تھا سرو وچنار پر جو برف گرکر جمی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ افراسیاب وتہمتن زرہ داوودی پہنے ہوئے آمادۂ جنگ ہمدیگر کھڑے ہوئے ہین یا تمام عالم مین لشکر تیمور زرہ پوش ہوکر پھیل گیا ہے **شعر** خدا چاہے اگر بندہ کی نصرت ؞ تو دشمن اوسکے ہوجائین مددگار ؞ رہائی دے کسی کو مرگ سے گر ؞ خلیل آسا ہو آتش اوسپہ گلزار ؞ خرد ہے درکِ کُنہِ حق سے قاصر ؞ گل اوسکے باغ حکمت کے ہین بیخار ؞ الغرض شیخ ابراہیم نے تیمور کے حضور مین حاضر ہوکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور آداب شاہی بموجب قاعدہ وقانون بادشاہان عجم بجالایا اور مؤدب صف نعال مین جاکر کھڑا رہا اور اوسنے اجازت عرض مطلب کی کمال عجز والحاح سے چاہی اور امیدوار عواطف بادشاہانہ ہوا تیمور نے اوسکو رخصت عرض دی تب اوسنے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ حضور کی مرحمت اور شفقت علی العموم امیر اور فقیر ادنی واعلی سب پر یکسان ہے اور آپکی شفقت اور عنایت نے آپ کے بندون کو عرض مطلب پر دلیر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ الحمد للہ تعالی مراد ومقصود بندگان عالی کا عمدہ طور سے حاصل ہوگیا اور برطبق ارادت اعلیحضرت کارساز حقیقی نے سب کام انجام دئے اور ہیبت وشوکت حضرت ظل الٰہی نے کسی خودسر کے سر مین خیال مقابلہ ومحاربہ باقی نہ رکھا اسکے سوا بادشاہی لشکر بھی اس کثرت اور عدت سے ہے جسکا شمار حد اوہام سے بھی خارج اور افزون تر ہے اور اومین اسیر اور قیدی بھی بہت سے ہین جنکا حساب اور شمار ہو نہین سکتا خصوصًا جماعت قوم تتار جنھون نے شکست فاش پائی اور پیٹھ پھراکر بھاگے اور اپنی قوم پر سخت مصیبت اور بلا نازل کروائی ہے اسوقت موسم سرما کی بڑی اذیت اور تکلیف اوٹھا رہے ہین اور اس ملک مین کیا بلکہ ہفت اقلیم مین کسی کی تاب نہین کہ خلاف مرضی خداوند کچھ کام کرسے یا آپکے اسیرونسے کچھ اختلاط اور واسطہ رکھکر اونپر مہربانی وشفقت فرمائے مگر حال کے کفار فرنگ وغیرہ جو قید ہوئے ہین وہ لوگ اچھی طرحسے

جانتے ہین کہ غلام پر حضرت شاہنشاہی کی کمال درجہ شفقت اور مہربانی ہے لہذا بباعث نسبت ہمسایگی وقرب و
جوار غلام کے پاس آکر بنہایت الحاح وتضرع سے التماس شفاعت کی حضور بندگان عالی مین مجھ سے اونھون نے کی
ہے کہ اونکے حق ہمسایگی کی رعایت سے غلام مجبور ہو کر حضور مین اس غرض سے آیا ہے اور اونکی طرف سے یہ عرض کرتا
ہے کہ وہ غریب حضور والا سے وہ امید رکھتے ہین جیسا کوئی مفلس محتاج سخی دولتمند اور غنی سے رکھتا ہو اگر اون کے بارہ
مین حضور کچھ فرمان صادر فرمایا چاہتے ہین تو وہ لوگ بجان ودل فرمانبرداری وامتثال اوامر عالی کے لئے حاضر ہین اور
حضور کی اطاعت کا غاشیہ دوش ارادت پر رکھنا اپنا فخر سمجھتے ہین اور جو حضور پر نور کو اونسے مال کا لینا مقصود اور
منظور ہو تو ہم سب غلام اوسکے ادا کرنے کو بھی حاضر ہین کیونکہ ہم بندون کے پاس جو کچھ از قسم زر و مال ہے وہ سب تصدق
فرق مبارک حضرت ظل آلہی کا ہے اور یہ غلام نے جو عرض کرنے مین مبادرت کی ہے وہ محض اسی غرض سے ہے کہ اولاً بندگان
عالی کو جو اس کام مین دردسری کرنی پڑتی ہے وہ نہ ہو اور اون غریبون کو بھی فی الجملہ آسایش حاصل ہو اور نیز حق جوار بھی مقتضی
اسکا تھا کہ دو کلمہ اون کے بارہ مین اپنے خداوند نعمت کے روبرو گذارش کرون کیونکہ حدیث صحیح حضرت رسول مختار ہے کہ
مازال جبرئیل یوصینی بالجار آگے بندگان درگاہ والا کو اختیار ہے مگر بہرحال غلام کو نا امید وناکام نہ رکھنا
اور اوسکی استدعا کو درجہ پذیرائی عطا فرمانا اولی وانسب تیمور اوسکے ملتمس کو بشرف اجابت مقرون فرما کر مال خطیر لینے پر
راضی ہوگیا وہ مال خواہ اونکا ہو یا شیخ ابراہیم مسطور خود آپ اونکی طرف سے اپنے خزانہ سے دیوے شیخ ابراہیم نے جسقدر کہ
مال مطلوب تھا اوسکے ادا کرنے کا خود ذمہ لیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین خزانہ عامرہ تیمور مین وہ مال اوسنے پہونچا دیا اسکے
بعد تیمور نے وہان سے کوچ فرمایا اور موسم سرما بعیش وعشرت قراباغ مین بسر کی اور یہ کیفیت ۸۰۶ھ آٹھ سو چھ مین
نشہ بخش خاطر سرخوشان بادیہ سیر الملوک ہوئی

## عطف عنان عزیمت خدیو فلک رفعت بطرف وطن اور آرام و آسایش وبناء لشکر ظفر پیکر کو بعد مشقت ومحن

جب مشاطہ فصل بہاری نے عروس زمانہ کو کمال زیب وزینت سے آراستہ کیا اور چمن آرائے حدیقہ چار باغ کن
فکان نے جوانان باغ کو خلعت نوروزی بخشا قوائے نامیہ اپنے کام مین مصروف ہوئے اور نازنینان چمن اپنی آرایش
وخود آرائی مین ہمہ تن مشغول اس وقت خوش اور موسم دلکش مین امیر تیمور نے حکم کوچ کا اپنے لشکر ظفر پیکر کو سنایا سپاہی جو
بیچارے سردی سے سکڑ رہے تھے حکم حاکم مرگ مفاجات سمجھکر چار ناچار جنبش مین آئے اور مثل ایک دریائے متواج کے وہ
لشکر کہ مور وملخ سے زیادہ تھا موج زن ہوا صدائے طبل رحیل نے غلغلہ گنبد گردان مین ڈالا تابش سنان ودرخشندگی ساز و
سامان اسلحہ گردان سے چشم فلک خیرہ وحیران تھی زرد وسرخ وسبز بنفشہ گون پرقون سے دامن کوہ وصحرا مین کیفیت قوس و

قزح نمایان تھی سوار و پیادہاے فوج جو گوناگون وردیان پہنے ہوئے تھے جنگل مین لطف سیر گلستان تھا ہر اک جوان سہی قد باغ شجاعت کا سرو روان تھا انواع گل و ریاحین سے وہ فضا مینو سواد تھی مگر نافرمان کا اوسمین نام و نشان نہ تھا الغرض ایک باغ تھا جسکے درختون کی شاخین برچھیان اور پتے خنجر آبدار تھے چہرہ ہاے جوانان گلرنگ لالہ و گل اور خط سبز فام اونکا سبزہ زار اس لطف و نشاط سے بکمال بہجت و شادمانی خرّم و خورسند عازم دیار سمرقند ہوا مسرت اوسکی ندیم اور عافیت وسعادت ہم پیالہ و اہل حریم فتح و ظفر غاشیہ بردار نصرت و فیروزی ہمین و یسار ولایت آذربائجان سے گذر کر اوسکے رایات اقبال نے سایۂ دولت سکّان ممالک خراسان پر ڈالا اور ملوک اطراف سایہ دار اسکے موکب جاہ و جلال مین دوران اور مثل مملوک کمر بستہ و خدمت کنان روان تھے

## عازم ہونا ملوک اطراف کا استقبال خسرو بیہمال کو

اس نواح کے شاہ و شہریارون نے جو یہ سنا کہ امیر تیمور صاحبقران گیتی ستان بقصد دار الخلافت بسعادت و نصرت تشریف فرما ہے تو اوسکے استقبال کے واسطے اوس نواح کے تمام بادشاہ و امرا و سردار ماوراء النہر اور اوسکے توابعات کے بڑے جاہ وحشم و شان شوکت سے روانہ ہوئے اور تمام اعیان مملکت و ارکان دولت و سلطنت ہر طرف سے جمع ہو کر پیشوائی شہنشاہ اعظم کو آگے بڑھے اگر کوئی حاکم سرحد کے بندوبست پر مامور اور مشغول تھا اور اوسکے جانے سے انتظام سرحد وغیرہ مین کسی طرح کا خلل متصور تھا تو اوسنے اپنی طرف سے نائب بھیجا تھا غرضکہ یہ سب ناظمان ملک و ملت و ارباب دین و دولت اوسکی خدمت باسعادت مین حاضر ہو کر شرائط آداب خدمت بجالائے اور قدوم میمنت لزوم کی تہنیت سے زبان بندگی ترجمان کو شکر نطق کی چاشنی بخشی اور صداے خیر مقدم گوش ملائکہ کروبیان تک پہونچی اور اس سفر خیریت اثر مین ہند و روم و عراق و شام و کرج مین جو فتحین خدیو صاحبقران کو حاصل ہوئین تھین اوسکی مبارکبادیان اور نذرین گذرانین اور چند روز ضیافتین ہوا کین اور خوب جشن اوڑے اسکے بعد سادات اور علما مشایخ و قضاۃ اور فضلا اور دوسرے ملت کے موبد اور قسیس وغیرہ نے شرف باریابی حاصل کیا اور تیمور نے ہر اک کو موافق اوسکے قدر و منزلت کے رتبہ اور مرتبہ بخشا اور خلعت اور صلہ مرحمت فرمایا اور دو رباب امور پاسداری ملک و ملت جو جسکو کہنا تھا اوسکو ہدایت فرمائی اور سب نے گوش رضا و رغبت اور مسامع انقیاد و اطاعت مین اون کلمات سراسر رشاد کو جگہ دی اسکے بعد جو خدمت اور جگہ جسکے واسطے اوسکی راے عالی مین مناسب معلوم ہوئی اوس خدمت پر اوسکو سرفراز فرما کر اودھر اوسکو روانہ فرمایا اور رایات نصرت آیات دریاے جیحون کیطرف راہی ہوئے جب وہان پہونچے تو پہلے سے لب ساحل حسب الحکم کشتیان باربرداری اور سواری کی وہان موجود کی گئین تھین اور شہر کے اعیان و اشراف سردار و امرا بھی استقبال کے واسطے حاضر تھے تیمور اون کشتیون پر دریا سے عبور فرما کر بمیمنت و اقبال اوائل ۸۰۸ھ آٹھ سو سات مین داخل شہر سمرقند ہوا اوسکی رکاب ظفر انتساب مین بہتر فرقہ کے لوگ تھے اور اکثر اونمین قدریّہ اور مرجیّہ کے لوگ تھے بعد وصول سمرقند تیمور نے اپنے لشکر کو جو اس مہم مین اوسکے رکاب سعادت مین تھے جابجا متفرق کر دیا اور ماوراء النہر کے لشکر کو بھی ادھر اودھر سرحد و نیز مامور کر دیا

## سنگ تفرقہ ڈالنا شیشۂ جمعیت قوم تتار پر اور متفرق کردینا اونکو مشارق ومغارب عالم مین

جب امیر صاحب تدبیر دار الخلافت سمرقند مین نزول اجلال فرماکر مسند دولت وکامرانی پر متمکن ہوا اور بہ نیروئے صاحبقرانی وتائید آسمانی تمام گردنکشان روئے زمین اوسکے مطیع ومنقاد ہوگئے اور تمام کاروبار ملکی ومالی نے برطبق خواہش ومراد اولیائے دولت دوران عدت حسن انتظام وزیور نجام باحسن صورت پایا اوسکی رائے جہان آرانے تتاریون کی جمعیت کو متفرق اور برہم کردینا چاہا کیونکہ اون لوگون کی جمعیت بہت بھی اور اوسکو یہ خیال تھا کہ سب متفق ہوکر مبادا کوئی فساد اوٹھائین یا کوئی فتنۂ خوابیدہ برپا کرین کہ جسکا تدارک مشکل اور حیز امکان سے باہر ہو حالانکہ بموجب تحریر سابق اون لوگون کی قوت وشوکت جبکہ انکے ہتھیار اور اسلحہ لے لئے گئے تھے بہت ہی کم ہوگئی تھی تو بھی انکی جمعیت اور کثرت پر نظر کرنے سے اسکا خیال بلکہ ظن غالب ہوتا تھا کہ ایسا نہ ہو طریقہ بغاوت اختیار کرین اور اون کی جرأت ودلیری اور قرینۂ حالی بھی مقتضی اس تدارک عافیت بینی کا تھا لہذا تیمور نے از راہ حزم واحتیاط اونکی جمعیت کو متفرق کردی اور بلاد دور دست اور صحرا ودشت مین اون کے ایک حصہ کو آباد ہونے کا حکم دیا اور ایک حصہ کو دوسری طرف جو اوس سے بہت دور تھا بھجوادیا بعض کو ولایت کاشغر کیجانب جو درمیان ہندوستان اور مملکت خطا کی ایک سرحد ہے روانہ کیا اور ایک طایفہ کو مقام اسی کول مین جو وسط بحیرۂ مین ایک مقام ہے اور مملکت تیمور اور مغلون کے درمیان وہ سرحد ہے اور بعضون کو سعد کیطرف بھیجدیا مگر وہ لوگ جہان بھیجے گئے تھے وہان نہ رہے بلکہ وہانسے شمال کی جانب سے ہوکر ولایت دشت قبچاق مین سلطان ایدکو کے پاس چلے گئے اور بہت سے اون کے برادری کے لوگ تیمور نے ارغون شاہ کے پاس اس غرض سے بھیجدئے کہ اون کو لیکر دشت قبچاق کی سرحد اور حدود خوارزم مین جاکر اوس سرحد کا انتظام کرے اور یہ مضمون اوسکی عادتون کے بیان کا ایک شمہ ہے کیونکہ ایسے ہی جوڑ توڑ وہ ہمیشہ کیا کرتا تھا جسکی بنا اکثر مکر وفریب پر ہوا کرتی تھی اور تدبیر ملکداری اور قوانین انتظام ملکی بھی ایسکو چاہتے ہین چنانچہ جو شہر کہ وہ فتح کرتا تھا یا جو قلعہ اوسکا مسخر ہوتا تو اپنے لشکر کو جو اسسے نہایت درجہ کے دوری پر ہوتا مقام مفتوحہ مین لاکر رکھتا اور اوسمین جو لشکر ہوتا اگر شمال کیجانب ہے تو اونکو بجانب جنوب لیجاتا اور جو بطرف جنوب ہے تو شمال کی سمت لاکر اونکو رکھتا اسی دستور کے موافق جب وہ ولایت تبریز پر قابض ہوگیا تو اوسنے اپنے فرزند صلبی میران شاہ کو اوسپر حاکم کیا اور چغتائیون کا ایک لشکر جسمین بڑے بہادر مردان جنگ دیدہ اور کار آزمودہ تھے اوسکی مدد کے واسطے مقرر فرمایا اونمین سے ایک خدائے داد تھا اور دوسرا اوسکا بھائی اللہ داد اسکے بعد لشکر عراقین اور ہند اور خراسان کے لوگون کو اطراف ملک خطا اور ترکستان کیطرف متعین اور رخصت فرمایا اور دماقیہ ابن تکریتی کو جسکو شام کے ملک سے گرفتار کرلایا تھا شہر سیرام کی نیابت پر سرفراز فرمایا یہ شہر یعنے سیرام سمرقند سے مشرق کی جانب دس دن کی مسافت پر ہے اور ریلبغا مجنون کو نیکی بلاس کی نیابت پر جو بلدۂ سیرام سے چار منزل ہے مامور کیا یہ دو شہر

سیحون کے اوسطرف ترکستان کے علاقہ کے بہت چھوٹے سے دو شہر ہین کہ اس لایق نہین جنکا ذکر کتب تواریخ مین کیا جائے
تو وہان کے حاکم اور ناظم کس شمار اور قطار مین ہین اور یہ تبدیلیان اور ردو بدل اس لحاظ سے اپنے ملک مین اوسنے فرمائی
کہ اوسکی حضوری مین جو بڑے بڑے روسائے شام اور امرا و سرداران ممالک عرب و عجم کثرت سے تھے وہ اطراف عالم مین منتشر
ہو جائین کیونکہ ایک جگہ ان سب کا رہنا خلاف آئین جہانداری تھا اور ہر ایک کے لئے جاگیرین تجویز کرنا اور سپاہ و رعیت
کا بند و بست قرار واقعی کرنا بہت اشکال رکھتا تھا اور یہ کہ مابین شام و خطا کا سارا ملک اوسکے قبضہ مین تھا و ہانکا بندوبست
رکھنا اور سرحدونکا انتظام کرنا بدون لشکر اور سردار کے غیر ممکن اور محال تھا

## فصل

اسکے بعد تیمور نے یہ تفحص اور تجسس کرنا شروع کیا کہ میرے بعد میری غیبت مین کیا کیا کارروائیان ہوئین ہین اور امور مالی و
ملکی و رعایائے شہری و قضایائے شرعی متعلق فوجداری و دیوانی کس طرز و اسلوب سے انجام و حسن اختتام پائے ہین اور پھر اور
اور کامون کیطرف متوجہ ہوا مثل ممالک بحر و بر و تدبیر مصالح خیر و شر رعایت احوال صغیر و کبیر و تفقد حالات غنی و فقیر اور فراخور
مرتبت و لایق رتبہ و حسب لیاقت ہر ایک کو منصب و خلعت عطا فرمانا اور نوّاب و حکّام و صاحب صوبہ وغیرہ ہر اک کا حال
دریافت کرنا اور اونکی تغیری و تبدیلی اور تحقیق و اہل استحقاق کو وظایف اور مدد معاش مرحمت فرمانا چنانچہ قول شاعر ہے ؎
کہا کیا خوب یہ نوشیروان نے کہ ہے نزدیک دانا محض حکمت  قلم زن ہو نہ میرے سامنے وہ  جو ہو مشہور دنیا مین بذلت
شریف و عالم و دانا کی ہرگز  نہ ہو میری قلمرو مین حقارت  پھر اوسنے سادات کی پرورش اور حرمت کرنا شروع کیا اور لیاقت
اصلی کی تعظیم اور تکریم اور اہل علم کی بہت قدر اور منزلت کرتا مفسدون کو سخت سزائین دیکر بیخ و بنیاد اونکی اوکھیڑ کر پھینکدیتا
فاسق اور زانی کو پھانسی دیتا اور چورون کو دار پر کھینچتا یہانتک کہ اوسنے اپنے نزدیک امور سیاست مدن و فوجداری کا اچھی طرح سے
انتظام کرلیا اور قواعد ریاست کو بطور آئین چنگیز خانی خوب منضبط اور مربوط کرالئی ہوئی سمجھا۔

## ابتدائے ہبوط اختر اقبال صاحبقرانی از اوج دولت و کامرانی اور تمام ہونا عہد دولت اوس بادشاہ ستارہ سپاہ کا از تقدیر آسمانی

ان روزون مین خاطر عاطر حضرت صاحبقرانی اپنے بیٹے کے بیٹے یعنے پوتے اولغ بیگ ابن شاہ رخ کی شادی عروسی
کے جشن کے اہتمام کیطرف مصروف اور مشغول ہوئی اور یہ شاہزادہ الغ بیگ مذکور اسوقت اپنے جد بزرگوار کی جانب
سے نیابۃً حاکم سمرقند ہے یعنے ۸۰۰ھ آٹھ سو چالیس مین اس تقریب مین اوسنے حکم دیا کہ تمام شہر آئینہ بند ہو اور ہر ایک
دوکان اور مکان کو بآئین بالستہ آراستہ اور گلی کوچہ کو رفت و روب کرکے عمدہ طور سے پیراستہ کرین شعر

ادب آموز ہو ہر ایک ذرہ اوسکے کوچون کا ؎ نہ ہوا ایسا کہ گرد اوڑ کر پڑے رہرو کے دامن پر؛ اور حکم کیا کہ ان دنون مین قیدی رہا کئے جائین اور تکالیف دیوانی اور فوجداری لوگونپر سے اوٹھالی جائین سزائین معاف ہون اور دستر خوان لطف واحسان وخوان الوان مکرمت بے پایان بچھایا اور ادنی واعلی غریب فقیر صغیر وکبیر سبکو صلائے عام دی اور ہر اک کو اوسمین سے بہرہ اور حصہ بخشا شہر مین کوئی محتاج اور درماندہ باقی نہ رہا اور یہ قدغن اور تاکید کی گئی کہ کوئی کسی پر جور وبیداد نہ کرے اور ان روزون مین خونریزی بھی موقوف رہی اور تمام قلمرو مین کوئی کسی پر تلوار نہ نکالے اور یہ حکم تھا کہ چارونطرف شہر سے ایک ایک میل کے فاصلہ تک راہون اور سڑکونپر انواع گل وریاحین سے چمن بندی اور روشنی چراغان تختہ بندی کرکے اطراف سمرقند کو غیرت روضۂ رضوان بنادین چنانچہ حکم کرنے کے ساتھ ہی دور دور تک صحرا و مرغزار روکش گلستان ارم ہوگیا اور وفور شمیم گلہائے نسرین ونسترن اور روایح گل وسنبل ویاسمن سے دماغ ساکنان ملا اعلی ایسا معطر ہوا کہ رضوان کی یاد سے گلشن جنان بھی جاتا رہا غزالان حرم اکدم اگر اوسمین چرا کرتے .. تو پیدا اونکے ہر اک دم سے ہوتا عنبر سارا ہوا اوس وادی مینو سواد کی نسیم سحری سے لطیف تر اور پانی وہان کا خوشگوار وشیرین تر از آب تسنیم وچشمۂ کوثر باصفا بلاکد رنوانجی مرغان خوشنوا صدائے نائے وآواز بین نغمہ وارغنون سے بھی زیادہ سماع دوستان عشرت دوست وزمزمہ پسند مین خوش آیند ومطبوع ہوتے تھے جسکو سنکر فلک سیوم پر زہرہ کو بھی وفور طرب وجوش نشاط سے وجد ہوتا **شعر** ہر سمت تھا بچھا ہوا فرش زمردی ؎ یاقوت کے تھے

اوسپہ نگینے جڑے ہوئے
مرجان وعقیق ودر کے تھے یا
ہر شاخ بنی کف زبرجد
ہر قسم کے پھول اور پتے
اور جوف مین اونکے مشک وعنبر
صحرا مین ادھر اودھر پڑے تھے
تھا جسنے دماغ جان معطر
یاقوت کے جام تھے وہ گویا
از بہر عطائے جام مقصد

صباغ قوت خیالیہ نے الوان گلہائے رنگارنگ کو باہم ترکیب دیکر اوس گلستان بیخزان کا نقشہ صفحۂ خاطر نقاش فصل بہاری پر مرتسم کیا اور مصور فکر رسا نے اوس نگارستان رشک جنان کا چربا کاغذ حریری طبع قوائے نامیہ پر ہوا ہو اوتارا الغرض وہ سواد فردوس آباد وسعت وفسحت مین فضائے اہل حریص طامع سے جو کسی کریم الطبع کے بذل وکرم کی نسبت رکھتا ہو بہت زیادہ تھا اور نزہت وخضرت مین عذار نوخطان یاسمن رخسار سے بدرجہا بڑھا ہوا **شعر** گویا وہ عروس نازنین تھی ؎ پہنے ہوئے ہر طرح کا زیور ؎ جسکے دیکھنے سے دیدۂ اہل خبرت مین سرمۂ حیرت تھا اور دیکھنے والے کی آنکھون کا نور اوسکے جمال باکمال سے لحظہ بلحظہ افزون ہوتا اہل زمین اوس سرزمین کو گلستان ارم تصور کرتے اور جنت کے رہنے والے اوسمین بسنے کی آرزو مین دم سرد بھرتے حاصل کلام یہ قطعہ رشک جنان تمام عالم کے عمدہ جگہون مین نزدیک ودور معروف اور مشہور تھا اور شہر سعد کی ابتدا اور مبدا یہین سے ہے جو وفور نعمت اور دولت مین بہت سے شہرون سے زیادہ اور نام برآوردہ ہو **شعر** رشک رخسار حور لالۂ باغ ؎ چشم غلمان کے مردمک وہ داغ ؎ لشکر تیمور باوجودیکہ اک بحر متلاطم تھا لیکن اوس میدان مین جو نمونہ جنت تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک گوشۂ بیابان تیہ مین قوم بنی اسرائیل پڑی ہوئی ہے پھر تیمور نے تمام سلاطین اور امرا کو حکم دیا کہ سب لیشان وشوکت وجاہ وحشمت میرے سامنے آکر حاضر ہون جب

حسب الحکم اوسکے لشکر کے سب امرا و سردار و شاہ و شہر یار نہایت شان و شوکت اور جاہ و تجمل سے اوسکی حضوری مین آکر حاضر ہوئے ہر اک کے لیئے علی قدر مراتب جگہ اور مکان مقرر کیا اور میمنہ اور میسرہ وغیرہ کے سرداروں کو اون کے مرتبہ کے موافق خیمہ و خرگاہ برپا کرنے کا حکم دیا اور اس گلشن مینو سواد مین کل رؤسا اور سرداران لشکر کی اون سلاطینون کے بعد جائے مقرر فرمائی اور اون لوگون نے بھی کمال زینت اور جاہ و حشم سے وہان قیام کیا او رخلعت فاخرہ اور لباس ہائے پر تکلف زیب بدن کر کے اپنے اپنے خیمو مین عیش و عشرت مین مشغول ہوئے اسقدر زر و جواہر سے اونکا لباس جواہر نگار تھا کہ دیکھنے والون کی آنکھین خیرہ ہوئی جاتی تھین گویا تمام دنیا کا جواہر اور کل اقطاع عالم کا محاصل اوس تکلفات مین صرف ہوا تھا اور انتہا درجہ کا تکلف کیا گیا کہ کسی شہنشاہ ہفت کشور نے ایسا جشن اور یہ بذل نہین کیا جو جو نوادرات روزگار اور تحایف بلاد و امصار کہ اس عرض مدت مین غنایم وغیرہ مین ان سردارون نے حاصل کیئے تھے وہ سب اوس روضہ بہشت آئین مین آرایش و نمایش کے واسطے بہت خوش اسلوبی اور قرینہ سے لالا کر چُن دئے جسسے اوس مکان کی دوچندان زینت اور رونق ہوگئی گویا وہ زمین ایک آسمان تھی کہ جسمین وہ مکان بجائے بروج واقع اور وہ اشیائے مرصع و نوادر بجائے نجوم اوسمین ساطع اور لامع تھی پھر تیمور نے اپنے خیام دولت اور بارگاہ عظمت اوس میدان کے وسط مین برپا کروائے اور وہ ایک بڑا احاطہ تھا جسکی قناتین بمنزلہ دیوار حصار ایک شہر پناہ کے تھین اور اوسکے اندر بہت سے ڈیرے اور خیمے تھے اور ایک وسیع و رفیع دروازہ اوسکا تھا جسکے دونون طرف بلند و بسیار بلند منارے قایم کئے جاتے جسکو دیکھکر عقل انسان کی حیران رہتی کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین کا بھی خیمہ اسی وضع کا تھا اور اسی مناسبت سے اوسکو ذوالقرنین کہتے ہین یہ شامیانہ اوسنے اس فضائے جنت نما مین نصب کروایا اور اوسکے اندر بہت سے خیمے اور بہوبے استادہ کروائے از انجملہ ایک خیمہ تھا کہ ابرہ و استر اوسکا تمام زربفت اعلیٰ سے تھا اور اوسکے باطن مین عمدہ قسم کے جانورون کے پر بھرے تھے تا کہ گرمی مین تمازت آفتاب اوسکے اندر سرایت نہ کرے اور موسم سرما مین سردی کا بچاؤ اوس سے ہووے اور دوسرا ایک خیمہ اور تھا جو حریر مشجر اور رنگون سے ترتیب دیا گیا تھا اور بہت ہی خوشنما اور خوش وضع دیکھا جاتا تھا تیسرا ایک اور خیمہ تھا کہ از اعلیٰ تا اسفل دُر شہوار و گوہر ہائے آبدار سے مکلل تھا جنکی قیمت خدائے عزوجل کے سوا کوئی نہین جان سکتا پھر ایک اور خیمہ تھا جو سر سے پاتک انواع جواہر بیش بہا سے مرصع تھا اور اوسکی چوبین طلائے احمر کی تھین جنمین یاقوت و زمرد و الماس جڑا ہوا تھا اور اوسکی چمک اور درخشندگی دیکھنے والے کی آنکھون مین حیرت اور خیرگی پیدا کرتی تھی اور اوسمین ایک طبقہ اور بھی تھا جسکی چھت سیم خالص کی تھی اور اوسکی سیڑھیان بھی چاندی کی اور علاوہ اسکے اوس جگہ مین عمدہ عمدہ بنگلے خوش وضع بنے ہوئے تھے جسمین ہر قسم کا آرایشی سامان اپنے اپنے موقع اور قرینے سے رکھا ہوا تھا تخت نیم تخت کرسی اور صندلی وغیرہ فرش و فروش سے آراستہ تھے صحن ایوانین زردوزی شامیانے طلائی چوبونپر استادہ نہایت آب و تاب سے درخشان و تابان تھے اور اوسکے وسط مین مقیش کے جھالرون کے پنکھے کلابتون کی ڈوریونسے آویزان تھے اور دیوانخانون اور صحنچیونین بیش قیمت زربفتی پردے

لگائے گئے تھے از انجملہ ایک پردہ بہت ہی باصفا اور پاکیزہ تھا جو سلطان بایزید کے خزانہ سے ملا تھا اور وہ ایک ہی قطعہ تھا جسکا عرض نو گز سے دس گز تھا اوستادان چابکدست نے عجیب عجیب نقش و نگار اوسمین کئے تھے اور پیر و جوان اور چرند و پرند حیوان کی تصویرین انواع و اقسام حالات کی اوسمین نقش ہوئین تھین گویا مرقع بہزاد وارژنگ مانی تھا جو صورتین اوسمین بنی تھین اونسے اور زندہ پیکرسے سرمو فرق محسوس ہوتا درختوں پر جو اثمار نقش کئے تھے آدمی دھوکا کھا کر اون کے توڑنے کو ہاتھ بڑھاتے تھے صورت ہائے طیور پر کھولے ہوئے آمادۂ پرواز و جانوران خوش آواز گویا نواسنج و نغمہ ساز تھے الغرض یہ پردہ بھی عجائبات روزگار اور دنیا کے غرائب و نوادرات مین ممتاز تھا اسکی تعریف و توصیف کسی منشی یا شاعر کی زبان قلم سے نہایت اشکال اور فقط دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اوسکے مقابلہ مین چند قدم کے فاصلہ پر ایک شامیانہ برپا تھا جسمین اراکین دولت اور اہل دیوان بیٹھا کرتے اور وہ بہت رفیع اور وسیع تھا جسکے چالیس ستون تھے اور قناتوں سے گھرا ہوا تھا فراش جو اوسکے ستونوں پر چڑھتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا گویا شیاطین ملاء اعلیٰ کی باتین سننے کو آسمان پر صعود کرتے ہین

## فصل

اہل شہر ادنیٰ و اعلیٰ نے اپنے اپنے مقدور اور استعداد کے موافق جو جو سامان اور اسباب جاہ و حشم جمع کیا تھا سب اوس جگہ لا لا کر اوس پردہ سرا کے سامنے مد نظر کے فاصلے پر قرینہ اور سلیقہ سے چن دیا اور اسیطرح سے اہل حرفہ اور ارباب صنائع نے عجائب و غرائب چیزین جسمین جسکو دستگاہ اور ید طولےٰ حاصل تھا بنا کر وہان حاضر کین یہانتک کہ بانس کے کھلونے بنانے والے نے بھی عجیب عجیب قسم کے کھلونے اوس جگہ کے واسطے بنائے تھے از انجملہ ایک سوار تھا کہ سر سے پا تک صلاح جنگ و زیور سے آراستہ تھے اور تمام خال و خط اوسکا پچھیوں سے بنایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی آنکھ اصل سوار اور نقل مین سرمو فرق نہ کر سکتی تھی تمام آلات حرب اوسکے مثل کمان و شمشیر و سپر و سنان و خنجر ہو بہو اصل کے مطابق تھے اور کل اسلحہ بانس کے بنے ہوئے الغرض اوس نمایش گاہ مین یہ بھی اک عجیب و نادر چیز تھی اور روئی کے کام کرنے والون نے روئی کا ایک بہت خوبصورت وہان مینار بنایا تھا جو کہ خشت و سنگ کے بنے ہوئے مینار سے استحکام اور صفائی مین کچھ کم نہ تھا بلکہ نقش و نگار اور دوسرے دقایق صنائع اور بدائع کے اعتبار سے اینہمہ جہت فوقیت و برتری رکھتا تھا بیاض اوسکی بدن معشوقان سیم تن پر طعنہ زن اور موزونی اور بلندی اوسکی روکش قامت سرو چمن رفعت مین ہمسر شاخ طوبیٰ اگر کہئے تو بجا ہے یا اگر زوبان بام ملاء اعلیٰ سمجھئے تو سزا ہے علیٰ ہذا القیاس ہر اک نوع کے صناعون اور کاریگرون نے اظہار کمال کے لئے عمدہ عمدہ ایجادین کین تھین کہ اگلے زمانہ مین کسی بادشاہ کے عہد دولت مین اس صنعت اور ہنر کی چیزین کسی کاریگر نے نہین بنائین کیونکہ اس زمانہ مین سمرقند مین بڑے بڑے فاضل ہنرمند جمع تھے کہ شاید کسی ولایت مین ایسے اور اتنے نہ ہونگے مختصر یہ کہ ان لوگون یعنے اہل حرفہ نے جو اشیائے عجائب و نفایس روزگار حاضر کئے تھے وہ

علی الترتیب ہراک سراپردہ وخیمہ گاہ کے سامنے نہایت خوش اسلوبی سے رکھوائے گئے اور بڑی صفائی اور آرایش سے بازار مین ترتیب دئے اور جابجا روشن چوکیان اور شادیانے بجنے لگے ہاتھیون کو نہایت رنگ ڈھنگ سے آراستہ کیا اور اسپان عربی اور ترکی وعراقی کو ساز ویراق جواہر نگار پہنایا گیا صلائے عام اور رخصت تمام تھی کہ اوس گلشن مینو سواد مین جسکا جی چاہے عیش وعشرت کرے کسی کو روک ٹوک نہ تھی ہر ایک شخص بے تکلف اوسمین داخل ہونیکا اور وہان کے سیر وتماشا کرنے کا مجاز تھا اگر کسی کا کوئی معشوق دلنواز یا کوئی محبوب سراپا ناز تھا اوسکو بھی وہان جانے کے اور باہم نرد عشرت کھیلنے اور ملاعبت کی ممانعت اور بندی نہتھی مگر یہ کہ کوئی متنفس کسی پر جور وتعدی نہ کرے اعلیٰ کا مقدور نہ تھا کہ ادنیٰ کو آنکھ اوٹھا کر دیکھے یا کوئی بڑا سردار و منصب دار غریب محتاج پر کسی طرح کا کچھ جبر وستم کر سکے کوئی ہو خواہ اسکے لشکر کا ہو یا کوئی رعایا و اہل حرفہ مین سے ہو

## فصل

جب برطبق خواہش حضرت امیر تیمور صاحبقرانی تمام امور آرایش نے باحسن وجوہ انجام پایا اور اوس سرزمین نے حضارت و نضارت گلشن فردوس پر بھی طعنہ مارا اور کوئی دقیقہ زیب وزینت کا باقی نہ رہا تمام اہل مدینہ اور اوسکے لشکر کے آدمی سپاہی سے لیکر تا امرا وسردار لباس فاخرہ اور زر وزیور سے آراستہ ہو کر جلو شاہنشاہی مین حاضر ہوئے اور امیر تیمور بکمال جاہ وجلال سے اوس میدان کیطرف متوجہ ہوا اور وہان پہونچکر مجلس جشن اوسنے آراستہ کی اور حکم دیا کہ ساقیان گلعذار می گلرنگ ساغر زرنگار مین حاضر کرین اور کشتی می یاقوت فام اوس بحر متواج عیش وعشرت مین روان ہوا اور رتنکار ربط بادہ نشاط مین مشغول ہر پیر وجوان ہو حکم کی دیر تھی کہ تمام سامان عیش وسرور مہیا ہو گیا دور شراب ارغوانی چلنے لگا ساغر می ناب فلک بزم مین مثل نجوم سیارہ دور کرنے ونغمہ سرایان زہرہ سیما خوش آوازی سے ترانۂ عشرت گانے لگے ہر طرف سوائے نائے ونوش کے اور کچھ ذکر نہ تھا ہر اک گوشہ مین بجز غزل خوانی اور مبارکبادی کے کسیکے زبان پر اور کچھ حرف نہ تھا زمانہ نے بعد اسقدر آشوب خونریزی کے صورت امن وآسایش کے آئینہ حال مین مشاہدہ کی **نظم** تیغ نے معدلت کے نقش ستم صفحہ خلق سے کیا ہے محو عہد مین تیرے اے شہ عادل پیتے ہین ایک گھاٹ گرگ وغنم اوس ہنگام عشرت اور موسم نشاط ومسرت مین شمشیر ابروئے خمدار معشوقان جادو نگاہ کے سوا کہین کسی جگہ یہ نہ سنا کہ تلوار چلی اور بجز قامت رعنائے نازک نہالان کسی نے نہ دیکھا کہ کہین برچھی کو کسی نے تکان دی مینوائی کی آتش سے کسی کے دل کو جلتے نہ دیکھا مگر مطبخ شاہنشاہی مین ہمیہ یا بزم وانجمن نشاط مین عود کوئی کسیکے دلکو نہ چھیڑتا تھا مگر مطرب ساز وعود کو ہنگام سرود **نظم**

کہ آئی گلستان مین فصل بہار
زمین جوش لالہ سے چشم خروس
جہان کے ہین معشوق سرگرم ناز

خرامان ہین ہر سمت گل پیرہن
گلونسے چمن رشک باغ بہشت
بہار اس چمن مین ہر اک خوشہ چین

ہر اک کوئے وبرزن ہے رشک چمن
ہوا نگہت گل سے عنبر سرشت
ملا خاک بن پانی ہے مشک چین

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار
جہان فرط زینت سے ہے جون عروس
در شادمانی ہے عالم پہ باز
صریر قلم مین ہے گلبانگ نے

سیاہی نے پیدا کیا رنگ می — دم عیسوی کی ہے ہمدم صبا — ہین سب مرغ تصویر نغمہ سرا — ملا درد و غم سے دلونکو فراغ
خوشی سے ہر اک دل ہوا باغ باغ — زمانہ ہوا از سر نو جوان — بندھا عیش و عشرت کا ہر سو سمان — نہ ڈر محتسب کا نہ بیم عسس
ہر اک نفس ہے مست می ہر نفس — لب جو پہ پیران طاعت گذار — بطامی کا کرتے ہین ہردم شکار

الغرض مختصر یہ کہ ان دنونین کار و بار جنگ و ستیز و آشوب خونریزی قیامت خیز موقوف رہا اور جہان مین بساط امن و امان پھیلا یا گیا کثرت زرپاشی و وفور عطا و زربخشی سے دور دور تک نام کو محتاج نہ رہا جو حاجتمند اور گدا تھا غنی و کامروا ہو گیا کسیکے دل مین کچھ حسرت و امید باقی نہ رہی جو جسکی تمنا تھی باحسن وجہ اوسکی آرزو سے زیادہ اوسکو حاصل ہو گئی اور اس جشن سور و بزم عیش و سرور مین جو جو تکلفات اور تجملات صرف ہوئے ہین مین نہین گمان کرتا کہ کسی بادشاہ یا خلفائے متقدمین سے کسیکے عہد مین ایسے ہوئے ہون بلکہ آئندہ بھی اس شان و شوکت کی بزم عروسی کا سلاطین متاخرین مین سے بھی ظہور مین آنا خیال مین نہین آتا کہتے ہین کہ خلیفہ مامون رشید نے اپنی شب عروسی مین بساط زرین زربفت کا فرش بچھوایا تھا اور اوسکے سر پر بیش بہا موتی نثار کئے گئے تھے جنکو اوسنے نظر التفات سے نہ دیکھا اور جسنے چاہا اوٹھا لیا سو زر خالص کی بن گئی تھی زمین ؎ اور در خوشاب تھے کنکر ؎ مگر تیمور کے وقت مین یہ ہوا کہ بجائے در یتیم بادشاہون کی بیٹیان اوسکی خدمت گذاری مین حاضر تھین جنکے آگے عقد گوہر کی کچھ قدر و قیمت نہین اور اون کے سوائے بادشاہان بلاد مصر و شام کے ایلچی معہ تحف و ہدایا اوسکے دربار مین حاضر تھے جو زرافہ اور شتر مرغ اور انواع و اقسام کے مفروشات و ملبوسات پیشکش مین گذراننے کے لئے ہمراہ لائے تھے علی ہذا القیاس ہندوستان و خطا و ختن و عراق و فرنگستان و ولایت سندہ و افغانستان و دشت قپچاق وغیرہ کے سفیر و قاصدان و ایلیان ملک ادنی و اعلی دوست دشمن جم غفیر وہان موجود تھے تیمور نے اون سب کو وہان حاضر رکھا تھا تاکہ اس بزم عروسی و محفل شادی کی عظمت و جلالت مشاہدہ کرین اور اون کے دلون مین اوسکی طرف سے رعب و داب پیدا ہو اور اوسنے اوسکے جاہ و جلال کا حساب بکڑین **شعر** مال دنیا سے دل ہے جسکا شاد فارغ البال ہے زخوف معاد شرع و دین سے ہانہ اوسکو کام ہے مباح اوسکو سب حلال و حرام جب کسی امر نامشروع کا اپنے لوگون کو وہ حکم کرتا تو وہ بجان و دل اوسکو بجالاتے اور جو کام خلاف شرع اوسنے ظہور مین آتا اوسمین ازحد اوسکی تعریف کرتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے باز رہتے **ع**

خون ریزیونسے باز رہا گر وہ چند روز — سمجھا اوسے حلال جو تھا شرع مین حرام

سلاطین آفاق و آرائین دولت سرداران لشکر و امرا بافر و شوکت جو اس بزم ارم تزئین مین مدعو تھے اونکو اپنے ہاتھ سے جام می یاقوت فام پلاتا اور اپنے کمال درجہ کی مہربانی اور عطوفت فرماتا خلعت فاخرہ اور ملبوس خاص عطا فرما کر سرفرازی بخشتا اور علی قدر مراتب درجہ بدرجہ اون کو سیدھے بازو کیطرف بیٹھنے کا حکم کرتا اور بائین جانب مخصوص عورتون اور خاتونون کے واسطے تھے کیونکہ اوسکے عہد مین عورتین مردونسے پردہ نہین کرتین تھین خصوصاً مجلس شادی و سرور و محفل نشاط و سور مین ہر وقت مجلس گرم رہتی مطربان خوشنوا بالحان باربدی نغمہ سرائی کرتے قانون و رباب و بربط و بین کی آواز سے مرغان

ہوا ابھی وجد مین آکر رقصان ہوتے ماہتاب مین آفتاب جلوہ گر ہوتا ساقیان سیمتن و نازنینان غنچہ دہن بعشوہ و ناز اہل مجلس کو شراب ناب پلاتے و بحرکات شیرین و لطائف رنگین نشہ نشاط دوبالا کرتے تھے جب نوبت چند پیالون کی پہونچی دماغ امیر تیمور نشہ شراب دوآتشہ سے ایسا گرم ہوا اور شراب مردافگن نے اوسکے کاخ دماغ مین اپنا ایسا عمل کیا کہ حالت سرور مین آکر ایک سردار جو اوسکے پاس کھڑا تھا اوسکی طرف اونگلی سے اشارا کیا تو اوسنے اوسکو ہاتھ دیا اور وہ اوسکے ہاتھ کے سہارے سے کھڑا ہو گیا اور ایک عجیب کیفیت سے ناچنے لگا **شعر** ہے یہ عجیب بات کہ دیتا ہے تال شل ؛ مطرب بنا ہے گنگ تو رقاص لنگ ہے ؛ یہ حال مذرت طراز دیکھکر جتنے شاہ و شہریار اوس مجلس مین حاضر تھے اور بیگمات اور خواتین ملوک و خواتین وغیرہ نے اپنے اپنے حوصلے اور مقدور کے موافق جواہر گرانمایہ و لآلی بیش بہا اشرفی روپیا فرق مبارک پر نثار کیا چند روز تک یہ دھوم دھام اور مجلس عیش و گروش جام باقی رہی آخر شادی نے حسن اختتام پایا اور عروس نے بفرخی و میمنت قدم حجلۂ ناز مین رکھا **شعر** دنیا کا ہے عیش نشۂ مَے ؛ ہے جسکے لئے خمار در پے **فصل** جب دنیا مین کل مطالب و مقاصد اوسکے بابلغ وجوہ حاصل ہو گئے اور کوکب اقبال اوس کا انتہی درجہ کی اوج عزت و عظمت پر پہونچا بمقتضائے اسکے کہ ہر کمالی را زوالی اوسکی عمر کے بدر نے گھٹنا شروع کیا اور آفتاب حیات اوسکا لب بام پہونچا زمانہ نے اوسکو زبان حال سے ندا دی جسکو سنکر وہ اپنے دلمین متنبہ ہوا ۔ **نظم**

| | | | |
|---|---|---|---|
| عجب اک قصر ہے یہ بام ہستی | بلندی کو ہے لازم جسکے پستی | قدم اس بام پر جسنے رکھا ہے | ہبوط اوسکے لیے لازم ہوا ہے |
| پئے ہر دیدہ ور روشن مثالی | یہی ہے ہر کمالی را زوالی | ہوئی جسکو ترقی انتہا کی | زمانہ نے نہ پھر اوسسے وفا کی |

نشۂ بادۂ غفلت نے جو اوسکو مست لایعقل بنا رکھا تھا ایک بیک اوسسے ہشیار ہوا اور سمجھا کہ اب میرے مرنے کے دن قریب ہین ملک دنیا سے دل اوسکا سرد ہوتا چلا اور خیال معاد و باز پرس یوم التناد نے عیش شیرین اوسکا منغض کر دیا اور پریشان خاطر ہو کر اپنے لشکر مین آیا اور اب اوسکی آنکھ کھلی کہ دنیا مزرعہ آخرت ہے مینے جو تخم عمل یہان بویا ہے اوسکا ثمرہ مجھے ضرور ملیگا اور امور ریاست و مہمات سلطنت مین جو جو بے اعتدالیان و افراط و تفریط مجھ سے واقع ہوئین ہین خدا جانے اوسکی جزا و سزا مجکو کیا ملیگی اور حقیقت مین مین نے بہت ہی برا کیا ہے اور اپنے نفس کو نہایت ملامت کرتا اور تلافی مافات کے تدارک مین رہتا ؛؛

## بیان بعض اون حادثونکا جو متعلق حالات امیر تیمور ہین ؛

کہتے ہین کہ تیمور نے ہندوستان مین ایک جامع مسجد دیکھی جسکی کرسی نہایت عمدہ اور عمارت بہت خوب سنگ سفید کی تھی جسکی مثل اطراف عالم مین سیاحان جہان گرد نشان نہین دیتے تھے تیمور کو اوسکی طرح عمارت اور وضع و ترکیب بہت پسند آئی لہذا اوسنے ارادہ کیا کہ ایسی ایک مسجد سمرقند مین بنواؤن اس ارادہ سے اوسنے بہت سے سنگ مرمر اعلا

قسم کے نفیس منگوا کر جمع کئے اور اس کام کے لئے ایک شخص محمد جلد کو داروغہ مقرر کیا اور اوسکے کف درایت اور عہدہ کفایت مین اسکا انجام اور اختتام سونپا اور یہ شخص تیمور کے دیوانیون مین سے ایک معتمد اور کارگذار ہشیار آدمی تھا اس شخص نے نہایت سلیقہ اور دانائی سے بہت مستحکم اور مزین خوش وضع و خوش ترکیب چند عرصہ مین وہ مسجد بنوائی اور اوسکی آرایش اور زینت مین کوئی بات باقی نہ رکھی معماران چابکدست و استادان ہنرمند چالاک و چست نے اسکی عمارت مین اپنی کمال صنعت اور ہنرمندی کا اظہار کیا چارون گوشہ پر اوسکے چار مینار بنائے اور اوسکی تعمیر سے بڑا فخر و افتخار کیا اور اُسکے بنانے والے نے اپنے دل مین یہ تصور کیا کہ کسی مہندس اور انجنیر کا مقدور نہین جو اسکے مقابل مین دوسری ایسی مسجد جامع بناسکے اور وہ یہ سمجھا کہ اس خدمت اور صنعت کا عوض سرکار تیمور سے مجکو بہت کچھ ملیگا اور اوسکے نزدیک میری قدر و منزلت زیادہ ہوگی اور وہ مجھسے بہت کچھ خوش ہوگا پھر جب تیمور نے سفر سے معاودت فرمائی اور یہ دریافت کیا کہ میرے جانے کے بعد کیا کیا کارروائی ہوئی اور مسجد مذکور کو جاکر ملاحظہ کیا تو اوسکے دیکھتے ہی اوسنے حکم دیا کہ محمد جلد میر عمارت مشارالیہ کی ٹانگون مین رسی باندھکر اوندھے منھ زمین پر کھینچتے ہوئے حاضر کرین چنانچہ موکلان عذاب حسب الحکم اسیطرحسے بحال خراب اُسکو کھینچ لائے اور تمام گھربار مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا اور اوسکے اہل و عیال بھی غضب سلطانی مین گرفتار ہوکر قید ہوئے اس قہر و غضب سلطانی کے اسباب متعدد ہین ازانجملہ بڑا باعث یہ ہوا کہ امیر تیمور کی خاص بی بی مہد علیا و ملکہ کبریٰ نے ایک مدرسہ بنانے کا حکم دیا تو بنا اور میر عمارت انجنیر وغیرہ نے اوسکی تعمیر کے واسطے وہ جگہ پسند کی جو اس مسجد جامع کی محاذی اور مقابل واقع تھی اور وہان وہ مدرسہ بنایا گیا اور اوسکی دیوارین اور طبقات عمارت مسجد جامع مذکور سے زیادہ مرتفع اور مستحکم و خوش وضع تھین چونکہ امیر تیمور بالطبع نہایت غیور اور پلنگ سیرت تھا جس کسی نے اوسکے سامنے تعلی کی اور سر بلندی کا اظہار کیا اوسکا سر اوسنے خاک مذلت پر گرایا اور جسنے اوسکے سامنے بزرگی جتائی اور بڑائی دکھلائی اوسکو نہایت ذلیل و خوار کیا جہان اور اوسکی بُرائیان ہین اونمین سے ایک یہ بھی تھی الغرض جب اوسکی نظر اوس مدرسہ پر پڑی اور دیکھا کہ مسجد جامع سے بلندی و رشاقت مین فایق بر تر و خوشتر ہے حمیت جاہلیت اوسکی جوش مین آئی اور آتش غضب دل کی تنور مین بھڑک اوٹھی اور وفور رشک و حسد سے اوسکے بنوانے والے محمد جلد مذکور کو بجائے صلہ و انعام یہ سزا و جزا دی اور جو کچھ اوسکی امید و رجا تھی اوسکے مطابق زمانہ نے اوسسے وفا نہ کی اور یہ مقدمہ اوس حکایت کا ہے جو بعد کو ذکر کیا جائے گا کہتے ہین کہ یہ مسجد نہایت رفیع الارکان ہونے کے ساتھ یہ صورت اوسکی ہوگئی کہ ہر طرف سے مانند خشت ہائے دیوار کہن اوسکے پتھر گر پڑنے کے قریب ہوگئے اور اوسکے ستون اور محرابین اونکی روک رکھنے اور اوٹھانے سے عاجز ہو رہین تھین اور اوسکے سقف زبان حال سے گویا تفسیر اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ بیان کر رہی تھی کیونکہ تیمور نے اوسکو تو بالکل منہدم کردیا تھا اور نہ اوسکی برابر تعمیر کروائی اور مارے غصہ کے اوسکو ناتمام رکھکر اوسکی عمارت کا کام موقوف کردیا فقط ستون وغیرہ اسباب چوبی باقی رہنے دئے تھے اور جیسا کہ چاہئے ویسی اوسکی اصلاح اور مضبوطی پر توجہ نہ

فرمائی مگر اپنے پاس کے لوگون اور خاص خاص اشخاص کو اوسمین جمعہ اور جماعت قایم کرنیکا حکم دیا کہ اوسکی زندگی مین اور اوسکے وفات کے بعد تک اوسمین نماز ہوا کی مگر جب لوگ اوسمین جمع ہوتے تو اونکو ہمیشہ یہ خوف رہتا کہ ایسا نہ ہو کوئی پتھر اوسکا ٹوٹ کر ہمپر گر پڑے چنانچہ ایک روز ایسا ہی ہوا کہ عین اوس حالت مین کہ لوگ نماز کی نیت باندھکر امام کے پیچھے کھڑے تھے ایک بڑا سا پتھر اوپر سے اوس جگہ گر پڑا جسکے باعث سے مصلی نماز توڑ کر امام کے پیچھے سے امام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اونمین کا ایک شخص الہ داد نام تھا اور وہ تیمور کا ہمسر اور اوسکی برادری کا تھا مختصر جب اوس پتھر کے گرنے سے کسیکو صدمہ نہ پہونچا اور اونکی وحشت اور دہشت جاتی رہی تو وہ لوگ پھر اپنی اپنی نماز مین آکر مشغول ہوئے بعد فراغت نماز الہداد نے جو ایک مرد عاقل اور ذوفنون تھا لوگونسے از راہ شماتت تا ظرافت بلکہ بطعن و تشنیع بیان کیا کہ اس مسجد کا نام بیت الحرام رکھنا بہتر ہے کیونکہ وہ کعبۃ اللہ الحرام سے بہت مشابہ ہے جیسے اوسمین لوگ صفا و مروہ مین دوڑتے اور طواف کرتے ہین ایسے ہی اسمین بھی ہوا کرتا ہے فرق اتنا ہے کہ اسمین نماز خوف پڑھی جاتی ہے اور بیم جان سے ادھر اودھر دوڑتے پھرتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خاص اسی مسجد کے باب مین یہ مضمون نظم کیا ہے میرے نزدیک اوسکو کسی پتھر پر کندہ کرا کر محراب مین لگا دینا چاہیے

**شعر**

تجھے تعمیر مسجد کی خوشی تھی ۔ نہ پائی تو نے پر توفیق اسکی

مثل اسکی ہے جیسے ایک قحبہ ۔ کرے صرف تیمان اپنی خرچی

تجھے افسوس اے مرد جفا کار ۔ ہوئی ظاہر نہ تجھسے کوئی نیکی

## فصل

جس زمانہ مین کہ تیمور بلاد روم کی تسخیر مین ہمہ تن مصروف اور مشغول ہو رہا تھا اوسکو ممالک شرق کا بھی فتح کرنا منظور اور مقصود تھا چنانچہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ اوسنے اللہ داد کو لکھا تھا کہ اوس بلاد کا نقشہ تمام و کمال کھینچکر ہماری خدمت مین بھیجے تو اوسنے حسب الحکم اوس ملک کا نقشہ بڑی ہوشیاری و بیدار مغزی سے مصوّروںسے بنوا کر بھیجا اور اوس نقشہ کے دیکھنے سے تیمور نے تمام اوس ملک کی کیفیت پر اطلاع حاصل کی اور کل قریات اور مضافات اور اوسکے متعلقات اور آبادی اور مداخل اور مخارج وغیرہ حالات جغرافیہ اوسکے اوسنے اوس نقشہ سے معلوم کر لئے گویا خود اوسنے اوس ملک کو اپنی آنکھون سے دیکھ لیا اور اوسطرف جانے کے رستے اور طریقے سب اوسپر ظاہر ہو گئے اور اوسنے اپنے صفحہ خاطر پر ان امور کو قلم حافظہ سے لکھ لیا اور چند سرداروں کو جو اوس اطراف کے تھے اور اوسکے زمرہ مطیعان اخلاص نشان مین داخل اور معتمد علیہ تھے اس مہم پر مامور کیا منجملہ اون کے بیردی بیگ اور تنکری بیگ بیردی اور سعادلے الیاس خواجہ وغیرہ تھے اور بہت سا لشکر اور خزانہ اون کے ساتھ دیکر انکو حکم دیا کہ الہداد کے ساتھ جا کر شامل ہووین اور اوسکی صلاح اور صوابدید کے موافق عمل کرین لہٰذا سرداران مذکور مع عساکر منصور الہداد کے معسکر مین پہونچے اور اونھون نے بلدہ اشبارہ سے دس منزل کی مسافت پر ایک قلعہ مسمّی باش خمرہ تعمیر کروایا اور یہ شہر اشبارہ مغلون کے متعلقات سے تھا چونکہ دو ولایت کی سرحد پر اس قلعہ کی بنا واقع ہوئی تھی لہٰذا اسکے عمارت کے کام مین بہت ہرج واقع ہوتا تھا اور بڑا بکھیڑا پڑتا بہرحال اون لوگون نے لشکر جرار کی مدد سے جون تون کر کے عمارت قلعہ کا کام تمام کیا اور ان سرداران مذکور کا اوسطرف جانا اواخر سنہ ۸۰۶ آٹھ سو چھہ اور اوائل سنہ ۸۰۷

آٹھ سو سات مین ہوا اور اس قلعہ کی تعمیر سے غرض اونکی یہ تھی کہ مملکت خطا کی تسخیر کا وہ قصد رکھتا تھا تو اس مہم پر جانے اور وہانسے مراجعت کرنے کے وقت لشکر کو آسایش دینے اور مقام کرنے کے واسطے ایک جگہ امن و حفاظت کی ہاتھ آئے جب خاطر خواہ یہ قلعہ چند روز کے عرصہ مین تعمیر ہوگیا اور اوسکے اندر بھی بطرز خوب و وضع مرغوب دوکانین اور مکانات تیار کئے گئے اور بہایت استحکام اور مضبوطی کے ساتھ اوسکی بنیاد قایم کی گئی اور جیسا کہ وہ قلعہ مستحکم خوش وضع و خوش ترکیب باصفا رفعت شان و عظمت بنیان مین ہمسر آسمان و مماس سطح گنبد گردان تعمیر ہوا تھا ویسے ہی اوسکے اندر کے مکانات دربار کی جگہ دیوانی و فوجداری کے مکان فوج کے واسطے بارکین اور تاجرون اور اہل حرفہ کے لئے عمدہ عمدہ دوکانین وغیرہ متعلقات شہر کے مکان اور سرکاری عمارتین بھی بہت ہی خوب سنگ خارا اور اور قسم کے بیش قیمت پتھرون کی مضبوطی اور استحکام مین اوسی کے ہم پلہ تعمیر ہوئین اور تیمور کو اوسکی اطلاع ہوئی تو اوسنے حکم دیا کہ اب یہ کام کرنا چاہیئے کہ سمرقند سے اشبارہ تک رعایا کو تاکید ہو کہ کل کام اور پیشہ اور حرفہ چھوڑ کر ہمہ تن کمال جد و جہد سے مشغول کار زراعت ہون اور ایسا انتظام اور اہتمام کیا جائے کہ ایک بسوہ بھر زمین بے زراعت کے افتادہ نہ رہے اور جسطرح سے کہ اہل اسلام ایماندار ایک وقت کی نماز ترک ہو جانے کا خوف اور خیال رکھتے ہین اسی طرحسے زراعت کے تردد نہ کرنے کا خیال رکھین اور اپنے اوپر اس کام کو لازم بلکہ فرض عین سمجھین رعایا اور دہاقین کی کامل طور پر دلجوئی اور استمالت کیجاوے اور اونکو بونے جوتنے کے کام کی باحسن وجوہ امید و بیم سے رغبت دلائین مقصود اس تاکید امر فلاحت و توفیر زراعت سے یہ ہے کہ سفر ملک گیری خطا و ختن و ارض روم وغیرہ مین لشکر ظفر پیکر کی خوراکی کے واسطے غلہ کی تنگی اور کمی نہ ہو اس حکم کے پہونچنے کے بعد وہ سردار و امرا جو تعمیر قلعہ مذکور مین مصروف تھے اپنے اپنے ملک و جاگیر کیطرف پھر گئے اور زگاوان اور تخم وغیرہ اسباب زراعت اور قلبہ رانی کے مہیا کرنے مین مشغول و مصروف ہوئے اور حسب فرمان خسرو ذیشان سمرقند سے اشبارہ تک اطراف و جوانب مین تردد شروع کردیا اور یہانسے وہانتک تمام زمین کو مزروع کیا اور قبل فصل خریف اس کام سے اونھون نے فراغت کرلی

## بیان عزم بالجزم خسرو والا حشم بہ تسخیر ولایت خطا اور مبتلا ہونا مرض الموت مین از تقدیرات خدا

جب تیمور نے معلوم کیا کہ حسب دلخواہ زراعت کا کام انجام دیا گیا اور کل زمین سمرقند سے اشبارہ تک مزروع ہوگئی اور لشکر کو غلہ کیطرف سے کسی چیز کی احتیاج اور کمی نہ رہیگی اسنے تسخیر بلاد کا ارادہ جو مدت سے بیش نہاد خاطر تھا ظاہر کرکے سفر خطا کا مصمم قصد کیا اور اپنے لشکر کو عموماً حکم دیا کہ ہر متنفس چار برس کا زاد راہ اور اسباب ضروری اپنے ہمراہ لیکر اس سفر ظفر پیکر مین ہمراہ رکاب فیروزی انتساب حاضر رہنے کی تیاری کرین اور بہت جلد معسکر اقبال مین حاضر ہون کل سرداران لشکر و افسران فوج نے اس حکم کی تعمیل فرمائی اور چار برس کی زاد راہ و متعلقات سفر کا انتظام کرکے بجان و دل

در دولت پر حاضر ہوئے اس اثنا مین موسم سرما شروع ہوگئی لشکر شتوی نے خیمہ وخرگاہ فضائے عالم مین برپا کئے مارے
سردی کے انسان وحیوان کے دل وجگر کانپنے لگے غریب غربا بے مائگی سے دل سوزان کے شرارونسے آگ سلگا کر جنگل مین
تاپنے لگے بات جب موںھ سے نکلی صورت یخ لب متکلم پر منجمد ہوگئی ندی نالونپر حاجت پل اور کشتی کی نہ رہی شیر بھیڑون مین
گھسکر راتون کو بیٹھ رہتے سمندر آگ مین سردی سے اینٹھ جاتے آہن جب سنگ چقماق پر مارتے اولون کی طرحسے جمے ہوئے
شرارے اوسمین سے جھڑتے مرغان ہوا اگر ہوا مین اوڑتے سردی سے بازواون کے گل کر گر پڑتے مچھلیان چشمہ آفتاب کی بھی
سردی سے سکڑ رہین بھین دست برد وترک برد سے بستیان تاب وطاقت یلان ہوش وخرد کی اوجڑ گئین بھین برودت
ہوا سے کرہ اثیر بھی کرہ زمہریر تھا وفور سرما سے ہر جوان رستم توان صورت زال پیر تھا درختان بابرگ وبار کے پتے ایک
ایک گرنا شروع ہوئے بہار باغ وبستان کی خضارت ونضارت آفت باد خزانی سے جاتی رہی بجائے نسیم عنبر شمیم بگولے
اوڑنے لگے تیمور نے جو یہ حال دیکھا اپنے لشکر کی استمالت اور دلجوئی کرنے اور اون کو ہمت بندھانے لگا کہ تم کچھ فکر مت کرو
اس سردی سے تم کو کچھ مضرت نہ پہونچیگی جب کل عساکر اوسکے پاس مجتمع ہوگئے اوسنے حکم دیا کہ پانسو چھکڑے باربرداری کے
واسطے بہت مضبوط اور سبک بنوائین جب حسب الحکم وہ چھکڑے تیار ہوگئے تمام ہیر اور بنگاہ کو اون چھکڑونپر بار کروایا
اور اس شدت کی سرما مین ماہ رجب مین کوچ کردیا اب یہانسے آثار ضعف اور ناتوانی کے روز بروز تیمور کی ذات مین زیادہ تر
مشہود ہوتے گئے اور پیمانہ عمر کا بھرتا چلا جب تیمور اپنے دار الملک سے روانہ ہوکر دریائے سیحون کے کنارے پر پہونچا تو دیکھا کہ
شدت برودت ہوا سے آب دریا جمگیا ہے گویا بنائے فصل زمستان نے ایک سطح مستوی کو بلور سے مسقف کردیا ہے

**شعر** پڑی اس فصل مین ہے ایسی سرما ؛ کہ پانی جم گیا دریا کا سارا ؛ بنا وہ بحر ایک جسر ممدد ؛
کہ تھا غیرت دہ صرح ممرد ؛ جمے شبنم کے تھے پتونپہ قطرے ؛ دیا ہیرے زمرد پر جڑے تھے ؛ تیمور نے بہت آسانی
سے دریا سے عبور فرمایا اور اپنے عزم بالجزم پر بدستور قایم اور ثابت قدم رہا اور آگے بڑھتا چلا لشکر بردنے اوسکی فوج
ظفر موج پر شبخون مارا جسسے بہادران اولی العزم نے شکست پائی اور قدم ہمت جوانون کا پیچھے ہٹنے لگا مگر تیمور نے اونکے
حال پر کچھ اعتنا نہ فرمائی بلکہ اس سفر پر اونکو ترغیب دلاتا اور اون کے دلون کو تحمل صعوبات سفر وشداید مسافرت پر
آمادہ کرتا اور ہمت بندھاتا چلا اور انواع واقسام وعدہ ووعید وغنایم نقد وجنس وعبید کے طمع پر اونکو اپنے ساتھ لئے
چلا جاتا یہانتک کہ شدت سرما سے بہت سا لشکر اوسکا تباہ ہوگیا اور بڑے بڑے نامی وگرامی سردار ومردان آزمودہ کار
مارے سردی کے اینٹھ کر رہگئے سردی کا یہ حال تھا کہ خطہ غبیر اوبسیط زمین کو گویا کرہ زمہریر کا نمونہ بنا دیا تھا اور زبان حال
سے اوسکا یہ مقولہ تھا کہ ابکی دفعہ جو مجھے پالا پڑا ہے پھر کبھی ایسا نہ پڑیگا شب کو اسقدر برف گرتی کہ سانڈنی سوار اوسکے نیچے
دب جاتا ایک ذرا سا بھی ہوا کا جھوکا جو کسی سوار وپیدل کو لگ جاتا وہ بیچارہ جو بیٹھا ہوکر صورت نقش دیوار بے حس و
حرکت ہوجاتا اوس فصل مین آسمان فیروزہ کا اور کثرت بارش برف سے زمین بلور کی ہو رہی تھی جوہر نار مین برودت

ہوانے یہ تاثیر بہم پہونچائی تھی کہ انگارے اولونسے زیادہ سرد تھے چشمہ آفتاب برف کی قفلی کیطرح جم گیا تھا
بازار سرد مہری بتان اس موسم سرما کے سامنے گرد تھے ؎ آگ کی آفتاب کو ہے طلب ÷ تاکہ سرما سے وہ رہے
مامون ÷ یہ لوگون کی کیفیت تھی کہ بہنگام تنفس اونکی داڑھی موچھوپر اونکے دم جم جاتے گویا فرعون ہے کہ اوس نے
اپنی داڑھی کو موتیونسے آراستہ و مرصع کیا ہے اگر کسی کے موںھ سے کبھی کھنکارنے سے بلغم نکلتا اگرچہ نزلہ حار سے ہوتا تو
بھی فوراً جم جاتا اور بصورت غلولہ سنگ مرمر کے بستہ ہوکر زمین پر گرتا ایسی سردی مین لوگ زندگی سے تنگ تھے جسجگہ سکو
کر بیٹھ رہتے وہین کے ہو رہتے دو قدم اونکو چلنا ایک مسافت عظیم قطع کرنے سے منزلون زیادہ تھا ؎ خدایا اس برس
کیسی ہے سردی ÷ خجل جسسے بتون کی سردمہری ÷ جہنم مین اگر یہان کی ہوا جائے ÷ تو بیشک زمہریر اوسکو بنائے
القصہ اوسکے لشکر کے بہت سے آدمی اس آفت آسمانی سے ہلاک ہوگئے اور لشکر کا تمام نظام بگڑ گیا اور دفتر عزم و انصرام
درہم و برہم ہوگیا تو بھی تیمور کو کچھ پروانہ ہوئی اور کمال استقلال اپنا اُسنے ظاہر کیا اور وہی عزم اوسکا جیسا تھا بحال رہا

## بیان اوس نامہ کا جو تیمور نے الہ داد کے نام بھیجا تھا اور بعض حالات متعلقہ ابتدائے شورش و فساد درمیان تیمور و الہ داد

کہتے ہین کہ تیمور نے سمرقند سے روانہ ہونے کے وقت اشبارہ مین الہ داد کو ایک نامہ لکھا تھا جسکے باعث الہ داد کو
اوسکی طرف سے بدگمانی پیدا ہوئی اور روز و شب فکر و تشویش مین رہتا اور خواب و خور اوسکو خوش نہ آتا اوس نامہ کے
مضمون سے اوسنے بیقین تصور کرلیا کہ بیشک تیمور میرے ہلاک کرنیکے فکر مین ہے مجکو اور میری اولاد کو بلکہ میرے شہر و
بلاد تک کو خراب اور برباد کردیگا کیفیت اوسکی یہ ہوئی کہ تیمور نے اوسسے چند امور کے سرانجام کی اس طور سے فرمایش کی جو اُسکے
حیطۂ امکان سے باہر تھے پہاڑون کے کھودنے اور اونکے پتھرون کے پھینکنے اور دریا کا پانی پہنچانے سے بھی وہ کام
دشوار تھا از انجملہ ایک ادنی اوسکا یہ ہے کہ میرے آنے کے دن دانہ گھانس وغیرہ کل سامان رسد کا یعنے خوراکی لشکر کا
تیار رہے اور اُسکے سوا اونٹ بھر کر آٹا مخصوص اوسی شب کے واسطے جس روز مین وہان آؤنگا خاص ہمارے صرف کے
واسطے موجود رکھنا اور مین معہ لشکر ظفر پیکر اشبارہ مین ایک شب سے زیادہ نہ رہونگا وغیر ذلک اس قسم کی بہت سے
باتون کی اوسسے فرمایش کی جب الہ داد اوسکے اس حکم پر مطلع ہوا اوسکو معلوم ہوگیا کہ اب میری خیر نہین اور ضرور غضب
سلطانی مین گرفتار ہونگا کیونکہ ان حکمون کی تعمیل حسب منشاء اوسکے مجھسے کسیطرح سے اور اوسکے وقت پر نہ ہوسکیگی اور
یہی امر اوسکو میرے خراب کرنے کا بہانہ ہوگا بہرحال اوسنے کمر کوشش میان جان پر باندھی اور اوسنے آسیا آبون کے پیدا
اور مہیا کرنے مین اہتمام بلیغ فرمایا اور اوسنے آٹا پسوانے کی تدبیر اور تجویز مین مصروف ہوا پن چکیان اوس ملک مین اوس زمانہ
مین حکم عنقا رکھتی تھین اور اونکا جاری ہونا اس سے بھی زیادہ تر دشوار اور مشکل تھا کیونکہ وہ زمانہ قحط سالی کا تھا ندیون

مین پانی مطلق نہ تھا آبشار و رودبار طبع بخیل سے بھی زیادہ تر خشک تھے پہاڑونسے اونمین پانی کی مدد نہ پہونچتی تھی تو پھر پن چکیون کا چلنا کسطرح سے ممکن ہوسکتا لاچار جو کچھ مال و دولت وقت حاجت اور مصیبت کے لئے جمع کر رکھے تھے اس کام مین صرف کرنا شروع کئے تاکہ اوسکے ارشاد کی تعمیل کرے اور اوسکے عذاب سے محفوظ رہے اور اپنے ہواخواہ و دوستدار اور حکام ماتحت قرب و جوار سے بھی اس بارے مین مدد مانگی اور پاس والونسے بھی صلاح اور مشورت کی جن لوگون نے سنا اور اسکا پیام اون کو پہونچا بجان و دل اسکی مدد کے واسطے حاضر ہوئے اور کل عملہ و فعلہ یعنے مزدور راج وغیرہ حاضر ہوئے اور دریا کے کنارے پر اونھون نے پن چکی چلانیکا کارخانہ تیار کرکے اوسکو چلانا چاہا ہرچند کوشش کی ممکن نہ ہوا کہ پانی روان ہو اور پن چکیون کو چلاوے کیونکہ جب یہ لوگ جمع ہوئے اور یخ بستہ پانی کو اوپر سے کھودتے تھے تاکہ یہ پانی روان ہوجائے تو نیچے سے جو پانی نکلتا وہ بھی ہوا کی برودت سے ویسا ہی جم جاتا اور اونکی سعی و کوشش رائگان جاتی اور کچھ فائدہ مترتب نہ ہوتا جیسے کوئی آہن سرد کوٹے یا اہل انکار کے دلہائے سخت و پژمردہ کو اپنے وعظ و پند سے نرم و متاثر کرنا چاہے تمام دن وہ لوگ اس کام کی محنت و مشقت مین مشغول رہتے اور شام کو ناکام اپنے گھرونکو چلے جاتے آلہ داد کا یہ حال تھا کہ اس ناکامی پر بھی وہ لوگون کو اس کام پر لگائے رکھتا اور تاکید مزید و قدغن بلیغ فرماتا

ع

انسان نہین جو بات سمجھے ؛ ہر کام کے نیک و بد کو سوچے ؛ ایک امر کا قصد گر کیا ہے ؛ سوچے کہ مآل اسکا کیا ہے

آخر اون لوگون کو بالجزم معلوم ہوگیا کہ اس تکلیف مالایطاق سے غرض اوسکی فقط آلہ داد کے قتل و تعذیب کا بہانہ ڈھونڈھنا ہے اور بلاشک آلہ داد ایک بڑی مہلکہ اور بلائے عظیم مین گرفتار ہوا ہے اور اوسکے صاحب نے اوسکو اس کام پر نہین مامور کیا مگر واسطے اوسکے ہلاک اور خراب کرنے کے اور آلہ داد کو بھی یہ خبر ہوگئی کہ اوسکے بدخواہون نے اوسکے حق مین تیمور کیحضور مین کیا کیا باندھنو باندھے ہین اور اوسکی خاطر کو اسکی طرف سے بدظن اور متغیر کردیا اور جو سلوک اوسنے محمد جلد میر عمارت جامع مسجد سے کیا تھا وہ حال بھی لوگون نے اوسکے سامنے بیان کیا کہ کیا بری حالونسے اوس بیچارے کو قتل کیا ہے تمام مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا اور اوسکی آل و اولاد کو قید کردیا حالانکہ اوس بیچارے کو اوس حسن خدمت کے عوض مین تیمور سے بہت کچھ انعام و اکرام کی توقع اور امید مرحمت تھی جب اوسکو یہ سب مراتب معلوم ہوگئے اوسکے دل پر نہایت فکر و تشویش رہا کرتی اور شب و روز بیقرار رہتا اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا اور اپنے اہل و عیال اور فرزند و آل سے رخصت ہوکر منتظر مرگ ناگہان رہا اس عرصہ مین ماہ صیام بھی آگیا اور تیمور بھی دس دن کی راہ پر آگیا تو اوسکی خبر سنکر اور بھی اوسکے ہوش و حواس جاتے رہے اور بالکل ناامید ہوگیا

**شعر**

در مضیق مصیبت و عسرت ؛ رکھ امید فراخی و فرحت

غم نہ کھا تو اگر ہے تجھکو غم ؛ شادی و غم جہا مین ہین توام

## لبریز ہونا پیمانہ عمر تیمور کا اور عازم ہونا اوسکا دار غرور سے طرف عالم سرور کے

اِدھر تیمور کوچ متواتر اور سرعت سیر سے ایک شہر مین پہونچا جسکو انزار کہتے ہین چونکہ اذیت سرما سے ظاہر جسم کو
محفوظ اور مصوٗن رکھنے کا سامان اوسکے پاس بہت کچھ موجود اور مہیا تھا اوسنے چاہا کہ باطن کی برودت بھی دور
کرے لہذا اوسنے حکم دیا کہ عمدہ عمدہ ادویات نافع اور مصالحہ حارۂ خوشبودار و انواع فواکہ خوشگوار کے امتزاج سے بادۂ
ارغوانی و شراب ریحانی کھینچکر چند قرابے تیار و حاضر کرین تاکہ اس موسم سرما مین بزم عیش و نشاط گرم کیجاوے ظاہر ایزد تعالیٰ
و تقدس کو یہ منظور تھا کہ اسکے اعمال کی سزا اوسکو پوری پوری دیجائے اسلئے اوسکے دل مین اس معصیت کا خیال پیدا ہوا
تاکہ حالت نافرمانی و نشۂ شراب ارغوانی اوسکے مرض الموت کا باعث ہو الحاصل جب اس قسم کی شراب کھچکر تیار ہو
گئی تیمور نے اوسکا پینا شروع کیا اور حد اعتدال سے تجاوز کر گیا ہر وقت مست لایعقل رہتا اور حالات لشکر و امورات
خیر و شر معسکر سے بے خبر ہو گیا افسران فوج کیطرف توجہ نہ فرماتا نہ کسیکی داد فریاد سنتا دنیا و مافیہا سے یکلخت غافل و
معاملات ملک داری و اشغال سلطنت و شہریاری سے مطلقاً عاطل ہو گیا بجز مے نوشی کے اور کچھ اوسکو سروکار نہ تھا
چنانچہ کثرت بادہ خواری سے جگر اوسکا ماؤف ہوا بلکہ امعا تک اوسکا اثر پہونچا بنائے کاخ جسم اوسکے متزلزل ہوئی
اور کشتی حیات و ذورق عمر گرداب ہلاکت و ورطۂ ممات مین پڑکر غرق ہونے کے قریب پہونچی تو بالضرور اطبائے حاذق
کیطرف علاج کے لئے رجوع کرنا پڑا اور اونکو طلب فرماکر نبض و قارورہ دکھایا اون لوگون نے اسباب و علامات
معلوم کرکے اس موسم سرما مین اوسکے مرض کا علاج اس طور پر کیا کہ اوسکے پیٹ اور پیشانی پر برف رکھوا دیا تین شبانہ
روز تک اُسکے علاج کا یہی دستور رہا مگر سوائے ضرر کے کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا کلیجہ اوسکا سڑکر پرکالہ پرکالہ ہو گیا جستے اوسنی
شب چہارشنبہ کو مقام انزار مین سترہوین شعبان المبارک ۸۰۷ھ آٹھ سو سات مین کمال حسرت اور ندامت سے نقد جان
شیرین حضرت جان آفرین کو تسلیم کر دیا اور دین واجب الادائے حیات مستعار سے سبکدوش ہو کر جو جگہ اُسکے واسطے
اوس جہان مین حق جل و علا نے مقرر فرمائی تھی اوسطرف کو راہی ہوا مال و دولت زن و فرزند جنکے لئے اوسنے
تمام دنیا سر پر اوٹھائی اور مشرق سے مغرب تک جہان کی خاک چھانی تھی کوئی کچھ کام نہ آیا فقط ظلم و ستم جور و جفا کا
ذخیرہ اپنے ساتھ لے گیا دنیا نے اوسکے وجود نامسعود کی کثافت سے صفائی اور عباد اللہ نے اوسکے ایادی شر و فساد سے
رہائی پائی

**نظم**

[illegible]نسان کو اوج شاہی ہے
کبھی [illegible] کسوف فتور
ملک و دولت [illegible]
ہر گھڑی مست جام فسق و [illegible]
جاہ و حشمت پہ ملک دنیا کے
کرتے [illegible] آدمی ہین غرور

ہے یہ دنیا مثال اک زنبور
منزل اوسکی گہے بزیر قبور
قطع کرتا ہے گاہ منزل جاہ
نہین رہتا ہے نیک و بد کا شعور
[illegible]ہمائے وادیٔ غفلت

نوش و نیش اسکے ہین شرور و سرور
آسمان علا پہ گہ خورشید
کبھی ابر فنا مین ہے مستور
روز و شب غرق بحر عصیان ہے
وقت نعمت ہے ناسپاس و کفور
دھوکے دیتا اونھین زمانہ ہے

نار کو بھی سمجھتے ہین وہ نور *
فارغ البال ہین ز فکر معاد
جور و بیداد مین اسود و نمور
انسے کرتا ہے ہر دم استہزا
عقل و دانش سے ہو کے مطلق عور
کاسۂ حرص اہل دنیا کا
اسپہ ہونا نہ چاہیے مغرور
دار دنیا سرائے فانی ہے
کوچ اس گھر سے جانتے ہین ضرور
مزرعۂ آخرت یہ دنیا ہے
اوسکو گندم ہون کسطرح میسور
حرص دنیا مین مبتلا ہین وہ
عقل و دانش کا اونکی ہے یہ قصور
لوح ہستی سے مٹ گئے ایسے
غیر اوس ذکر کے کہ ہے مذکور
تہ و بالا کیا جہان جسنے
نہ رہا کوئی شہر و دیہ معمور
قتل سادات و اہل علم و ہنر
خنجر کین سے بیحد و بے قصور
پر خدا نے کیا وہ نور تمام

حرص دنیا مین مبتلا ہو کر
مشتغل روز و شب بضبط ثغور
ان پہ ہنستا ہے پھر زمانہ بھی
دل مین ہوتے ہین اپنے یہ مسرور
رکھتے ہین دہر سے امید وفا
پُر نہ ہوگا سوائے خاکِ قبور
عزّ دنیا ہے ذلت عقبیٰ
اور زمانہ ہے ایک کلب عقور
یہان جو آیا سو بہر مزدوری
اور وقت حصاد یوم نشور
مکر سے حق کے وہ نہ ہوا ایمن
اور درپے ہے اونکے دہر مزور
دولت اونکی نہ مال اونکا مال
آب باران مین جیسے نقش سطور
ہوئی آفت جہانین اک نازل
نہ دکھائے خدا پھر ایسے شرور
دی خدا نے بھی مہلت و قدرت
عہد مین اوسکے تھا زبس موفور
سعی کرتا رہا وہ ظلم شعار
گرچہ اوسکو ہوا نہ یہ منظور
ہر عمل کی سزا جزا ہے ضرور

راہ تحقیق سے پڑے ہین دور
گرگ خونخوار سے بھی موذی تر
دیکھکر اونکو غرق بحر شرور
وہ بجاتا ہے ناچتے ہین یہ *
اور اسکا نہین ہے یہ دستور
مال دنیا سے کچھ ملا ہے جو *
مرد دانا کو ہو یہ کب منظور
اجتناب اسسے کرتے ہین عاقل
شام ہولے تو جائے گھر مزدور
جو اگر بوئے ہین یہان اوسنے
جسکا پیشہ ہوا ہے مکر و زور
مال و دولت پہ غرہ ہے اونکو
زن و فرزند ہین نہ ملک و قصور
نہ رہا اون سے خلق مین باقی
تھا مگر ایک قہر ربّ غیور
گھر کے گھر اوسنے کردئے ویران
تا زیادہ ہوا اسکا فسق و فجور
قتل کرتا تھا بے گناہون کو
تا کرے منطفی خدا کا نور
ختم کرتا ہون اس سخن پہ سخن

## ظہور فتنہ و شرور بعد وفات امیر تیمور

ارباب تاریخ کا بیان ہے کہ اللہ داد کے دوستونین سے ایک شخص نائب اندکان تھا جسکا نام سعادات ہے اور یہ عمائد و مشاہیر مین سے تھا اور اون امیرون مین سے ہے جو عمارت باش خمرہ کیخدمت پر مامور ہوئے تھے اس

شخص نے الہ داد کے پاس قاصد بھیجکر تیمور کے مرنے سے اوسکو مطلع کیا کہ تیغ انتقام منتقم حقیقی نے رگ حیات اوسکی منقطع اور سہل مکافات جناب باری نے مادہ فساد اوسکا قلع اور قمع کر دیا قاصد مذکور یہ مژدہ پر سرور لیکر الہ داد کے پاس بتاریخ چہاردہم شہر رمضان المبارک آیا اور الہ داد یہ سنکر حد سے زیادہ خوش ہوا اور اللہ نے اوس فکر و تشویش سے اوسکو نجات دیدی گویا از سر نو اوسکو زندگی حاصل ہوئی اور انشاء اللہ تعالی جو کچھ کہ آخر عمر تک اوسپر واقعات گذرے ہین آگے ہم مفصل بیان کرین گے ✦

## بیان اس حال کا کہ بعد تیمور کون تاج و تخت کے لایق اور بخت کس سے موافق ہوا

جب فراش قضا و قدر نے بستر حیات مستعار تیمور لپیٹا اور زمانہ غدار نے تخت شاہی سے تختہ تابوت پر اوسکو سلایا طایر روح اوسکا قفس عنصری سے عالم بالا کیطرف پرواز کر گیا اوسوقت اوسکے لشکر مین اوسکی اولاد و اقارب مین سے سوائے اوسکے پوتے امیرزادہ خلیل سلطان بن میران شاہ کے اور کوئی موجود نہ تھا اور ایک سلطان حسین اوسکا بھانجا تھا جو اسکے آنیکے وقت اوس سے خوف کھا کر سلطان شام کیطرف بھاگ گیا تھا تیمور کی وفات کا حال ہرچند اوسکے ارکین دولت نے چھپایا مگر ممکن نہ ہوا اور بہت جلد لوگونمین یہ خبر مشتہر ہوگئی اور تمام لشکر مین ایک تزلزل پڑ گیا اور لوگون نے جانا کہ دنیائے فانی کا یہی دستور ہے آج تخت شاہی پر قدم رکھا کل اوسکے لئے بچھونا خاک گور ہے آخر کار رائے ارکان دولت و اعیان مملکت اس امر پر قرار پائی کہ اوسکی لاش سمرقند کو بھیجا ئین چنانچہ اسیکا اہتمام کیا گیا اور بخت بلند و طالع ارجمند نے امیرزادہ خلیل سلطان کی تائید کی وزرا و امرا نے بالاتفاق اسکو تخت دولت پر بٹھایا اور تاج شاہی اوسکے سر پر رکھکر زمام حل و عقد مہمات مالی و ملکی اوسکے دست قدرت اور قبضہ شوکت مین دیدی اسوقت مین امیرزادہ مذکور خلیل سلطان کا باپ میران شاہ ملک آذربائجان اور اوسکے مضافات کا فرمانروا تھا اور اوسکے دو بیٹے دو نور نظر ابوبکر و عمر اوسکے پاس موجود تھے ماوراء النہر سے اوس شہر تک گذرگاہ بہت دشوار گذار تھی سیکڑون پہاڑ اور درخت ساج کے جنگل اور ہزارون ندیان اور بند آب تھے ان دونون بھائیون مین ابوبکر بڑا دلیر فنون سپہ گری مین کامل اور شہزور تھا کہتے ہین کہ ایک گائی کو کھڑا رکھکر یا ایک شتر قوی کو بٹھلا کر تلوار کا ایک ہاتھ ایسا لگاتا کہ ایک ہی ضرب مین وہ گائی یا اونٹ دو ٹکڑے ہو جاتے بعد وفات تیمور میران شاہ کو قرا یوسف نے پکڑ کر قتل کرڈالا اور ممالک آذربائجان کا خود مالک ہوگیا اور اوسکے بیٹے عمر کو اوسکے بھائی مذکور ابوبکر نے قتل کیا اور ابوبکر کو ایدکو والی کرمان نے قتل کیا انکی لڑائیان مشہور اور کتب تواریخ مین مبسوط اور مذکور ہین۔ شاہرخ میرزا کے ہرات اور ممالک خراسان مین رایت اقبال بلند تھے اور پیر عمر ولایت فارس مین حکمران تھا اور تیمور گورکان نے محمد سلطان کو اپنا ولی عہد اور جانشین مقرر کیا تھا اگرچہ یہ اوسکا پوتا تھا مگر تیمور کے نزدیک بیٹون سے اور دوسری اولاد سے زیادہ تر عزیز تھا اور اوسکی قدر و منزلت اورون کے بہ نسبت افزون کی گئی

سیمائے سعادت اور آثار رشد لیاقت اوسکے چہرۂ حال سے ساطع ولامع تھے لیکن زمانہ نے اوسکو مہلت نہ دی
اور صرصر فنا نے اوس شمع انجمن دولت وبختیاری کو گل کر دیا اور یہ واقعہ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے روم کے ایک شہر
مین واقع ہوا اوس گل سرسبد باغ شہریاری کے پژمردہ ہونے کے بعد تیمور نے اوسکے بھائی پیر محمد کو اوسکی جگھہ پر خلعت
ولی عہدی مرحمت کیا جب تیمور نے سرائے پر فریب منزل ہستی سے بسوئے عالم باقی رحلت فرمائی اور ایسے مقام پر اوسکو
سفر آخرت پیش آیا کہ جہان اوسکی آل اور اولاد مین سے کوئی اسکے پاس موجود اور حاضر نہ تھا پیر محمد اوس زمانہ مین دار القرار
قندھار مین مسند حکومت پر متمکن تھا یہ شہر یعنے قندھار ایران اور ہندوستان کی سرحد پر واقع ہوا ہے لیکن ماوراالنہر
کے اور اوسکے درمیان مین مسافت بہت سخت ہے اور بہت سے جنگل اور گھاٹیان ایسی ہین کہ انسان کا اوسطرف سے
آمد و رفت کرنا نہایت اشکال رکھتا ہے چہ جائیکہ لشکر الغرض دار الملک سمرقند سے نزدیک تر سوائے امیرزادہ خلیل سلطان
کے اور کوئی شاہزادہ اولاد تیمور سے نہ تھا اور یہ بیٹا میران شاہ کا ہے ان دنون مین جیسا کہ بیان ہوا ہے موسم سرما بہت
شدت سے تھی اس درجہ پر کہ کسی کا مقدور نہ تھا جو لحاف مین سے سر باہر نکالے یا اپنے حوائج ضروری کے واسطے گھر سے
باہر قدم رکھے بارش برف سے زمین پر یخ جما ہوا تھا چلنے پھرنے والون کے ہاتھ پاؤن گلے جاتے تھے اس باعث امیر
خلیل سلطان کا کوئی مانع ومزاحم ہوکر مقابلہ پر نہ آسکا اور اوسنے بے مزاحمت رقیب سلطنت اپنی خواہش دلی اور اس نعمت غیر
مترقبہ پر کامیابی اچھی طرح سے حاصل کرلی اور ارکان دولت واعیان مملکت نے بھی برضا ورغبت اوسکی اطاعت کا غاشیہ
دوش ارادت وفرق وفا پر رکھا اور سارا لشکر اسکا مطیع وفرمانبردار ومددگار ہوگیا اور اسنے بھی اونکی استمالت وتالیف
قلوب مین کوئی دقیقہ نامرعی وباقی نہ رکھکر در گنج بذل واحسان کھولدیا اور ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت سرفرازی زر
ومال عنایت فرمایا یہ شاہزادہ بڑا خلیق بامروت عادل وباذل تھا تمام امرا وسردار تھوڑے ہی عرصہ مین اوسکے بندۂ
احسان ہوگئے اور اوسکی اطاعت وانقیاد کا بڑی وفاداری وجان نثاری سے دم بھرنے لگے اور یہ شاہزادہ جیسا کہ
حسن سیرت مین یگانہ تھا ویسے ہی شکل وشمایل مین بھی اپنا مثل نہ رکھتا تھا صانع قدرت وقلم ارادت حضرت آفریدگار نے
مرقع روزگار مین اوسکے حسن صورت کو آب ورنگ حسن معنی سے نہایت دلکش ومزین کیا تھا دوست ودشمن اوسکے حسن
صورت ولطف سیرت پر جان ودل سے والہ ومفتون تھے اور اوسکی محبت اور اخلاص کا نقش قلم صداقت سے
اپنے لوح دل پر منقش ومرتسم رکھتے تھے ++

## خلاص ہونا لشکر کا افکار وتشویش کے بند سے اور روانہ ہونا اونکا بطرف دار الملک سمرقند معہ نعش امیر ارجمند

جب فلک شعبدہ باز وزمانۂ نیرنگ ساز نے کاسۂ حیات تیمور مین زہر ہلاہل ممات ملایا اور لباس زندگی مستعار

اوسکے پیکر عنصر یسے اوتارا گیا تواب یہ منظور اور مقصود ہوا کہ اوسکی لاش کو سمرقند مین لیجا کر دفن کرنا چاہیے چنانچہ ایک شاہانہ محفہ تیار کیا گیا اور اوسکی لاش کو کمال احترام اور نہایت اہتمام سے معطر اور مطیب کر کے اوس محافہ مین رکھی اور بکمال عجلت سمرقند کو لے چلے جب نہر خجند کے کنارے پر پہونچے موسم سرما آخر ہو چکی تھی شعر

| لائی مژدہ چمن مین آج نسیم | منہزم ہوگیا خزان کا غنیم | شہ گل کے بجاہ و زینت و فر |
|---|---|---|
| خیمے ہوتے ہین باغ کے اندر | لشکر بردگر گیا ہے فرار | اور ہوا فتحیاب جیش بہار |
| سنکے یہ مژدہ صورت گل تر | تازگی آئی روئے گلشن پر | |

# پوشیدہ رکھنا وزرائے تیمور کا بعض اسرار مملکت

لشکر ظفر اثر امیر تیمور مین بڑے دانشمند وزرا و عقلائے روزگار تھے کہ امور سلطنت و انتظام مملکت ترتیب سپاہ و سرانجام امورات رعایا اونھین کی صلاح اور صوابدید کے موافق انجام پاتے تھے گویا آسمان مملکت کے سیارے تھے شعر

| انتخاب زمانہ تھے وہ وزیر | عقل و دانش مین آفتاب منیر | فرد کامل ہمت و جرأت | مثل شیر ژیان دم صولت |
|---|---|---|---|

تیمور نے اونکے ناخن تدبیر صایب سے ہزارون عقدہائے مالاینحل کھولے ہین اور انکی مظاہرت اور مدد سے بڑے بڑے قلعہ اور سینکڑون حصار و دیار فتح کیے ہین گویا اسکے جسم دولت کے لیے وہ ہاتھ پاؤن تھے وہ ماہ اور یہ ہالہ اور یہ بمنزلہ ایک کاریگر کے اور وہ آلہ القصہ جب آفتاب عالمتاب نے مشرق سے مغرب تک کی مسافت طے کی اور آسایش و استراحت کے لئے حجلہ مغرب مین قدم رکھا اور رات ہوئی اُن وزیرون مین سے ہراک نے شمع اپنے رائے و تدبیر کی روغن فکر سے روشن کی اور اس واقعہ اور حادثہ کے باب مین باہم مشورت کرنے اور امیرزادہ خلیل سلطان کو بنظر حقارت دیکھنے لگے اور سمجھے کہ یہ شاہزادہ کم سن ہے اور موج منازعت و سیلاب سخت جنگ و خصومت ہر طرف سے آنے کو ہے اور قرینہ حال سے ایسا نہین معلوم ہوتا کہ عروس مملکت بے مزاحمت اغیار شہزادہ مسطور کے تحت تصرف مین آئے لہذا اونھون نے علاج واقعہ قبل از وقوع اپنے نزدیک سوچ رکھا اور ہر ایک تیر آفت و فتنہ کو سپر تدبیر سے روکنے کا سامان کر لیا مگر چونکہ اسوقت مین اذیت شدت سرما کم ہوتی گئی تھی اور وہ زور شور اوسکا باقی نہ تھا اسلیے مصلحت اونھون نے امیرزادہ خلیل سلطان کی اطاعت ہی مین دیکھی اور بظاہر ہر طرح سے اونکی اطاعت اور فرمانبرداری مین ثابت قدم رہکر اوسکے مشیر اور صلاح کار بنے رہے اور اوسکی موافقت اور مرافقت کا دم بھرنے لگے اور اوسکی رکاب سعادت و دولت مین جادہ پیمائے بادیہ وفا و اخلاص رہے اونین سے ایک شخص کا نام برندق تھا اوسنے اپنے دل مین یہ ارادہ کیا کہ کسی طرح سے اسنے جدا ہو کر ایک مضبوط جگہ اور محفوظ قلعہ ہاتھ مین لا کر وہان جا بیٹھے یہ ارادہ دلمین کر کے اوسنے امیر خلیل سلطان سے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھین تو مجھے پہلے سے روانہ فرماوین تاکہ

آپکے تشریف لانے تک مین آپکے سب کام درست کر رکھون اور تمھارے امور سلطنت و اسباب انتظام دولت کا بخوبی سرانجام و اہتمام کر رکھون اور کل رعایا و برایا و وارد و صادر کو آپکے تخت دولت پر بیٹھنے کا مژدہ دون تاکہ وہ سب آپکے شرف قدمبوسی و دولت پابوسی کے حاصل کرنے کے منتظر و امیدوار رہین امیر خلیل سلطان نے اُسکو آگے جانے کی اجازت دی اور وہ اس بہانہ سے امیر ممدوح کیخدمت سے روانہ ہوکر دریائے سیحون پر پہونچا اور کشتیون سے اوسپر ایک پل قایم کرکے اپنے ہمراہیون سمیت اوس دریا سے عبور کر گیا اور بعد عبور اوسنے حکم دیا کہ اس پل کو قطع کر ڈالین پھر اوسنے علانیہ علم بغاوت و عصیان افراشتہ کیا اور کوس تمرّد و استقلال بجاتا ہوا دار الملک سمرقند کیطرف متوجہ ہوا

**شعر**

| | |
|---|---|
| سرمین جو سمائی باد نخوت | کی اوسنے علانیہ بغاوت |
| سب عہد و وفا کیئے فراموش | اس بار سے ہو گیا سبکدوش |
| چاہا کہ ہون بخت میرے یاور | ہو جاؤن مین شاہ ہفت کشور |
| امیر خلیل سلطان اسکے مکر سے | |

آگاہ نہ تھا اور اوسکو اپنا مخلص خیرخواہ اور دوست وفادار سمجھے ہوئے تھا اسلیئے اوسپر بھروسا رکھکر وہ بھی اوسکے چند مدت کے بعد سمرقند کیطرف روانہ ہوا جب دریائے سیحون پر پہونچا تو پل اوسکا ٹوٹا ہوا دیکھا تو اوسنے کمال استقلال اور ثابت قدمی سے کچھ اضطراب ظاہر نہ کیا اور فوراً اوسکی درستی کرکے پار اُتر گیا اور دریائے سیحون کے اوسطرف کے ممالک کیطرف جہانکی حکومت خدائیداد کرتا تھا متوجہ ہوا اور یہ خدائیداد سب سے زیادہ اسکا دشمن تھا اور تیمور کے رفقا اور اسکے ہمسروئین سے تھا اور سلطان حسین سے حسن ارادت اور اخلاص رکھتا تھا اور اوس بلاد مین اوسکو قدرت اور طاقت بہت کچھ حاصل تھی لہٰذا خلیل سلطان نے سوائے اوسسے صلح کرنے کے اور کچھ چارہ نہ دیکھا اور بجز اوسکے کہ اوسکو اونھین ممالک کی حکومت پر مستقل اور متمکن رکھے اور کچھ مناسب نہ سمجھا کیونکہ ابھی اسکے اقبال کی شمع نے شبستان مملکت مین فروغ دولت نہین پکڑا تھا اور اوسکے جاہ و حشمت کے زمانہ کا پہلا ہی روز تھا لہٰذا اوسکو اوسنے نہین چھیڑا اور اسیطرح سے اوسکو اپنے طور پر بحال اور برقرار رہنے دیا مگر دل مین اوسکا کانٹا کھٹکتا رہا ۔

## پہونچنا امیر خلیل سلطان کا دار الملک سمرقند مین اور پیشوائی کو آنا تمام آراکین دولت و نوّاب کا

جب امیر خلیل سلطان نواحی سمرقند مین پہونچا اور اوسکے تشریف لانے سے امرا و سردار و وزرا و نواب مطلع ہوئے تو کل عمائد و آراکین دولت غرق دریائے آہن ہوکر اوسکے استقبال کے واسطے حاضر ہوئے اور سب نے مراتب تعظیم و تکریم بجا لاکر امیرزادہ مسبوق الذکر کو تہنیت و مبارکباد حصول سلطنت دی **شعر** ہوئے حاضر رکاب دولت مین سب آراکین بخندہ پیشانی تہنیت گو تھے بادشاہی پر اور ثناخوان بجاہ سلطانی اون کے بشرہ سے تھا ظہور سرور جون گل و لالہ ہائے نعمانی اور ہر اک اون مین سے تحف و ہدایا و پیشکش و سوغات بیش بہا امیر خلیل سلطان

کی خدمت مین گذرانتا اور امیرزادہ مذکو رہبی حسب لیاقت اور بقدر مرتبت اوسکی قدر و منزلت کرتا اور بزندق بھی جب اوسکی خدمت مین آیا تو اوسپر بھی اوسنے کچھ عتاب خطاب نہ فرمایا بلکہ اور زیادہ تر اوسکی خاطر اور مدارات کی اور اوسپر کمال مہربانی ظاہر فرماکر اوسکے دل کو اپنی طرف سے مطمئن اور اس فکر سے اوسکو فارغ کردیا لیکن جب اوسکو کامل طور پر استقلال حاصل ہوگیا اور تمام امور سلطنت منتظم ہوگئے اور زمام مملکت اسکے اختیار و اقتدار مین آگئی شیر کیطرحسے اوسکو دبوچ بیٹھا اور نہنگ قضا کا اوسکو لقمہ بنادیا اوسکے ملک و مال کو خوان یغما کیا اور اوسکے زن و فرزند اور ناموس الحرم پر دست تطاول دراز کرکے انکی آبرو خاک مذلت مین ملاکر سب کو لونڈی غلام بنالیا۔

## دفن کرنا لاش تیمور کی اور سونپنا اوسکا خاک مین مانند گنج کے

امیر خلیل سلطان نے سب سے پہلے اپنے جد بزرگوار کے جسد کو مدفون کرنے کا کام انجام دیا اور ایک نہایت عمدہ اور نفیس آبنوس کا تابوت تیار کرواکر اوسکی لاش کو اوسمین رکھا اور تمام سرداران لشکر و امرائے نامور و وزیران عظام و نواب ذوی الاکرام نے کمال اعزاز و احترام سے اوس تابوت کو اپنے سرونپر اوٹھایا اور کل سپاہ و رعایا برہنہ سر پا لباس ماتمی پہنے ہوئے ساتھ ہوئے اور اس جاہ و جلال سے اوس تابوت کو لیجاکر اوسکے پوتے محمد سلطان کے پہلو مین اوسی مدرسہ مین جہان وہ مدفون تھا اور اوسکا ذکر پہلے ہوا ہے دفن کردیا اور یہ مدرسہ مقام روح آباد سے جو ایک جگہ کا نام ہے بہت قریب اور متصل تھا اور یہ جگہ مشہور ہے وہان ایک سردابہ مین دفنایا گیا اور بعد اس امر کے مراسم عزاداری قایم کئے گئے اور از قبیل ایصال ثواب ختم قرآن و فاتحہ و دعا و تصدقات و تقسیم طعام وغیرہ حسنات کے کام بھی جیسا کہ چاہئے جاری اور معمول رکھے اور ایک قبر بھی اوسکی اونچی اور بلند بنوائی اور اوسکے اوپر بہت نفیس ایک غلاف ڈالا اور اوسکے ہتھیار خود زرہ بکتر وغیرہ بھی قرینہ اور سلیقہ سے قبر کے گرد دیوار و نیز چن دئے کہ دیکھنے والون کے دلون مین اوسکے ملاحظہ سے ایک طرحکی رقت اور عبرت پیدا ہوتی تھی اور اوسکے معرکہ جنگ و کارزار کا نقشہ نظر مین پھر جاتا اور یہ تمام اسلحہ و اقمشہ مکلل بجواہر گران بہا از ربفت مشجر و زرین دیبا کے غلافون مین تھے کہ اون کی چمک دمک شب کو کار چراغان کرتی تھی ادنی جواہر اوسکے ایک ملک کے خراج کی قیمت رکھتے تھے اور اسی طرحسے سونے چاندی کی قندیلین اور اقسام شیشہ آلات سے اوس مقبرہ کے گنبد کے سقف کو غیرت چرخ چہارم بنادیا اور زمین پر انواع دیبا و حریر و اقسام سندس و استبرق کا فرش بچھاکر اوس مقبرہ کو مجلس جشن جمشیدی اور غیرت بزم پرویز کردیا اوسکے سقف مین جو قندیلین آویزان کی گئین تھین اونمین ایک سونے کی یعنے طلائی قندیل تھی جسکا وزن چار ہزار مثقال کا تھا سمرقند کے وزن سے ایک رطل اور دمشق کے تول سے دس رطل وزن اسکا تھا اور اس مقبرہ کے واسطے حفاظ قرآن خوان اور خدام مقرر کرکے اونکے لئے وظایف اور تنخواہین علیحدہ کردی گئین اوسکے ایک مدت دراز کے بعد ایک فولادی تابوت ایک شخص

شیراز کے رہنے والے نے جو فن حکاکی اور سنگتراشی وغیرہ عمدہ صنعتون اور شریف ہنرون مین ماہر اور کامل تھا بنا لایا تھا اوسکی لاش اوسمین رکھی گئی اور اوسکی قبر اوس بلاد مین مشہور اور معروف ہے لوگ نذر نیاز چڑھانے اور دور دور سے وہان زیارت کو آتے ہین اور دعا و فاتحہ پڑھتے اور اپنی حاجتونکو طلب کرتے ہین اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو شاہ اور شہریار و امرائے ذوالقدر والاقتدار اوس طرف سے ہو کر گذرتے ہین گھوڑے سے اوترکر پیادہ پا چند قدم اوس روضہ کے احترام کے لئے چلتے ہین

## کیفیت اعتدال زمان واخبار خلیل سلطان

جب حسب قضائے الٰہی و مشیت نامتناہی جلت نعمائہ سے دفتر حیات و طومار زندگی مستعار امیر تیمور لپیٹا گیا اور امیر خلیل سلطان اوسکا پوتا اوسکی جگہ پر تخت نشین اور شہنشاہ روئے زمین ہوا موسم بہار تھا اور فصل سرمانے فضائے عالم سے بقصد نہضت خیمہ و خرگاہ باہر برپا کئے تھے شعرا اور فصحا اور بلغا نے امیر خلیل سلطان کی مدح و ثنا او تہنیت مسند نشینی مین قصائد غرا اور اشعار آبدار غیرت لولوئے لالا نظم فرماکر پیش کئے اور امیر تیمور کے حال کی مرثیئے کہہ کہکر لائے اور دونون بابت مین خزانہ مکرمت اور گنج احسان شہریار گیتی ستان سے صلات وافر اور انعامات متکاثر حاصل کئے یہ موسم شروع فصل بہار ہے گلہائے رنگا رنگ سے دامن صحرا غیرت ارژنگ چین و روکش عارض گلگون بتان تاتار و فرنگ تھا کوہ و دشت و صحرا مین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی گلہائے سرخ رنگ سے مرغزار سبد گل فروش نظر آتا تھا سلطان بہاری نے اپنے لشکر کے نشان ہر جائے پست و بلند پر نصب کئے اور مشاطہ صبا نے عروس چمن کو زیور زر گل و انواع سیم ریاحین و یاسمن سے آراستہ کرکے چشم تماشائیان صنع حضرت آفریدگار مین نہایت حسن دلکش و باصورت خرم و خوش سے جلوہ دیا ہے مرغان خوش الحان منابر شاخ و اغصان پر تسبیح خالق انس و جان مین مشغول و مصروف ہوئے اور عصافیر چمن ساغر سرشار لالہ پر از مئی نشاط نوش جان فرماکر ترانہ مبارکباد جشن عروسی سلطان بہاری گانے اور اشجار سرو و صنوبر و شمشاد جلاجل اوراق درختان بجاکر رقص شادی کرنے لگے ترشح شبنم شاداب نے قبائے گل کو موتی ٹانک کر مروارید نگار کردیا فراش بہاری نے بتقریب قدوم شہنشاہ معدلت نشان امیر خلیل سلطان صحن گلستان مین سبزہ نورستہ سے سندس و استبرق کا فرش عبقری بچھا دیا جوانان رعنا شمائل شاخہائے گل و ریحان صف بصف قرینونسے غنچون کی عطردانین اور گل صد برگ کی گلاب پاشین لئے کھڑے تھے اہل زمین و زمان خلیل سلطان کے تخت نشینی کا مژدہ سنکر پیرہن مین پھولے نہ سماتے تھے **فصل** اور جب امیر خلیل سلطان ان کامونسے فارغ ہوا تو اوسنے نظم و نسق مہمات مالی و ملکی کیطرف عنان عزیمت معطوف اور توجہ خاطر فیض گستر مصروف فرمائی اور یہ اوسنے اچھی طرحسے اپنے نزدیک سمجھ لیا کہ اراکین دولت اور اعیان مملکت میرے مطیع اور فرمانبردار نہ ہونگے مگر

ببذل جود و بند احسان اور میرے مقاصد دلی اور مطالب جزوی و کلی حاصل اور مجتمع و منتظم نہ ہونگے مگر بگستردن خوان فضل و انعام و بسط بساط امن و امان یہ بات دل مین تصور کرکے اوسنے کیسہ ہائے درہم و دینار کی مہرین توڑین اور خزانے کھولدئے اور ارباب حل و عقد اور کل افسران فوج سپاہ و رعیت کو عموماً داد و دہش سے مالامال اور ادنی و اعلی کو ابر بخشش سے نہال کردیا دام کرم پھیلا کر اور دانۂ احسان و عطایا ڈالکر عصافیر قلوب کافۂ انام کو اپنے دوزہ تسخیر مین لایا یہ تدبیر اوسکی بن پڑی اور جمیع امرا و وزرا اوسکے ساتھ ہمداستان ہوئے اور بدل و جان اوسکی دوستی اور اخلاص کا دم بھرنے لگے اور اوسنے بھی زر بخشی اور عطا پاشی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا بلکہ ابر بہار و دیمۃ المدرار پر بھی کف گوہر بار اوسکا سبقت اور شرف لے گیا اور نتیجہ اس عطیات و مواہب کا یہ ہوا کہ اس کمند سے عموماً قلوب لوگون کے اسیر اور امیر و وزیر اوسکے صلاح کار اور مشیر ہوگئے اور دوسرے کل شہزادہ اور روسائے مملکت کو اونھون نے ترک کردیا اور اسیکو جانشین اور ولی عہد صاحبقران خلد مکان کا مقرر ٹھہرایا۔

## بیان اون امرا اور وزرا کا جنھون نے اوسکی مخالفت مین علم ہمت افراشتہ کیا

بعض وزرا اور امرا اونمین ایسے بھی تھے کہ باوجود اسقدر عواطف شاہانہ اور مرحمت خسروانہ کے آثار تمرد و نفاق انکے سیما سے نمایان تھے اگرچہ چند مدت اونکو اس مخالفت کا موقع نہ ملا تھا مگر اون کے دلون مین آتش حسد سے یہ مادہ پکتا رہا اور پکتے پکتے اب وہ زمانہ ہے کہ اون کے سینونسے جوش اوسکا ابل جائے چنانچہ اول جسنے تیغ بغاوت اور عصیان میان سے نکالی اور تیر مخالفت کمان نفاق و طغیان مین رکھا اور شست عذر و تذویر سے اوسکو علانیہ طرف امیر خلیل سلطان کے رہا کیا خدائداد حسینی تھا جو ممالک ماوراء النہر سیحون کا حاکم اور ناظم اور متولی تھا اسکے بعد جو بہت سے لوگ جادہ پیمائے طریقت ہوئے اون سب کا یہی سردار اور سرغنۂ امرائے بغاوت شعار ہوگیا اور یہ فصل ربیع ہے کہ خسرو خاوری نے ایوان برج حمل مین نزول اجلال فرمایا ہے اور اوسکی حرارت شعاع نے جویبار و آبشار و نکو جو شدت سرما سے جم گئے اور بارش برف سے پہاڑ کے پہاڑ ہوگئے تھے پگھلا کر بہانا شروع کیا ہے اندنون مین اون لوگونکو خروج کرنے کا اچھا موقع ملا کہ بباعث فصل بہاری اور اعتدال موسم سفر کرنے کے واسطے کوئی طرح کی ایذا اور تکلیف کا خوف و خطر متصور اور متمکن نہ تھا اور شدائد سفر سیاق کے متحمل ہوسکتے تھے لہذا بہت اشخاص ہنگامۂ طلب اور مایۂ فساد بارادہ نہب و تاراج بلاد و اموال بندگان رب العباد نکل کھڑے ہوئے اور خدائداد نے بھی جسکا ذکر پہلے ہوا ہے اونھین کا شیوہ اور طریقہ اختیار کیا اور قدم مخالفت سے منازل بغی و عناد طے کرنا شروع کیا اور شیخ نورالدین بھی اوسکے ملکر امیر خلیل سلطان سے باغی اور عذر و نفاق مین اوسکا موافق اور ساتھی سمجھا گیا اور یہ شخص یعنے شیخ مذکور امیر تیمور کے معتمدونمین سے تھا اور اوسکے نزدیک قدر و منزلت عظیم رکھتا تھا اور خود بھی نفس الامر مین بڑا زیرک اور ہوشمند و دانشور تھا مختصر یہ

کہ اوسکے شریک ہونے سے خداداد کی قوت اور ہمت زیادہ ہوگئی اور دونون متفق الرائے ہوکر علانیہ بغاوت کرنے اور ایک دوسرے کی صلاح اور صوابدید پر چلنے لگے اسکے بعد اور ایک شخص مسمیٰ شاہ ملک نے بھی اپنی اطاعت کی گردن کو امیر خلیل سلطان کے کمند ارادت سے نکالکر اسی طرحسے اوسکی مخالفت پر کمر باندھی اور سمرقند سے نکلکر دریائے جیحون سے پار ہوا اور شاہ رخ میرزا سے جاملا اور یہ شخص بھی شیخ نورالدین مسطور کا ہمسر و ہم رتبہ و عقل و دانش سے زیادہ بہرہ رکھتا تھا امیر خلیل سلطان نے ان لوگون کے عاصی اور باغی ہونے کی کچھ پروانہ کی اور مطلق اون کی اس حرکت سے اوسکے آئینہ خاطر پر زنگ ملال نہ آیا اور اسی طرحسے اوسنے خوان نوال اور مایدہ فضل و افضال بچھا ہوا رکھا

## بیان حالات اللہ داد والی اشبارہ کا اور قصد کرنا اوسکا مخالفت امیر خلیل سلطان پر اور جو کچھ کہ اوسنے اس بابت مین کوششین اور تدبیرین عمل مین لائین

مرقوم ہے کہ جس رات کو اللہ داد نے امیر تیمور کے وفات کا حال سنا اوسی شب کو اوسنے اپنے مخلصان خیر خواہ اور دوستان یکروئے و یکدل کو اپنے پاس بلاکر اونسے یہ سخن درمیان لایا اور صلاح و مشورت اس بابت مین پوچھنے لگا کہ اب اس معاملہ مین کیا تدبیر کرنا چاہیئے اور انجام اسکا کیا ہونا ہے اور مجھکو اپنے لئے کیا کرنا چاہیئے اون سبکی رائے اس امر کی مقتضی ہوئی کہ شہر اشبارہ کو خالی کرنا اور اپنے ملک کو چلے جانا کیونکہ یہ لوگ اوس دارالسلام اور ایسے متشرع اور عادل بادشاہ کے زمانے مین ایسے تھے جیسے ماہ مبارک صیام مین مرتکب فسق و فجور جب بزم عالم سے بساط حریر سیاہ لپیٹا گیا اور فراش صبح نوروزی نے فرش کافوری بجائے اوسکے فضائے کون و مکان مین بچھا دیا اور بیضۂ زاغ شب سے باز سفید روز روشن نکل آیا اور دروازہ آمد و شد مترددان چارسوئے وسعت آباد عرصۂ جہان مین روئے عالمیان پر باز ہوا سرداران لشکر و افسران موکب ظفر پیکر اپنی عادت ہر روزہ کے موافق اللہ داد کی خدمت مین حاضر ہوئے تو اون سبکے سامنے مفصل اس سانحہ کو بیان کرکے اون سب سے بھی اونھین امورون کی نسبت جسکا ذکر شبکو تھا سر رشتۂ صلاح و مشورت درمیان رکھا اور اس معاملہ مین اونکی صلاح لینا چاہا اور اونکو تاکید مزید اور قدغن بلیغ فرمائی کہ یہ راز افشا نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ مغل سنین اور کوئی فتنہ برپا ہو مگر یہ بات کہین پوشیدہ رہ سکتی ہے آفتاب کی روشنی نصف النہار کے وقت کوئی چھپا سکتا ہے یا چشم بینا کے سامنے روز روشن نہان رہ سکتا ہے مگر حتی الامکان اون لوگون نے اس کیفیت کے پوشیدہ رکھنے مین بہت اہتمام کیا اور اس راز کے گوہر کو درج سینہ سے اپنے باہر نکلنے نہ دیا پھر اللہ داد نے اون سردارون اور امیرونسے مؤکد بقسمہائے شدید اپنی موافقت اور اخلاص کا عہد و پیمان لیا اور اون لوگون نے بھی اسکی استدعا اور خواہش کے موافق اوسکی رفاقت مین رہنا اور جان و مال سے اوسکے

کام مین حاضر رہنا قبول و منظور فرمایا اور عہد واثق کیا کہ جبتک طائر روح ہمارے جسم کے قفس مین ہے وہانتک ہم تیری مخالفت مین کبھی عنان تاب رخش عزیمت نہ ہونگے اور سرچشمۂ صداقت و اخلاص کو غبار آلود منافرت و نفاق نہ کرینگے جب الہ داد کو کامل طور پراون کی طرف سے اطمینان حاصل ہوگیا اور اوسنے یہ جان لیا کہ اب مین جو کہونگا بطیب خاطر یہ بجالائینگے تو اوسکی ہمت اور جرأت زیادہ ہوگئی اور اوسنے اپنے دلکے ارادہ پراون کو مطلع کرکے بیان کیا کہ مین ایسا ارادہ رکھتا ہون کہ سمرقند کو جاؤن اور تم بھی میری ہمراہی کرو تو انشاء اللہ المستعان جب مین اپنے ارادہ پر کامیاب ہونگا تو تمھارے کامون کی بھی درستی کردونگا اور تم کو تمھارے وطن مین جاگیرین اور منصب دیکر نہایت حسن سلوک سے پیش آؤنگا اور تمکو ضایع اور ناکام دشمن کے ہاتھ مین نہ چھوڑونگا اور مجھے کبھی قرار نہ آئیگا جبتک کہ مین تمکو پورا پورا بدلا تمھاری رفافت اور ہواداری کا نہ دیدون بلکہ اوس سے بھی زیادہ اور یہ کچھ بہت دنون کا وعدہ نہین فقط اتنا ہی ہے کہ نہر جیحون کو قطع کرکے سمرقند کو ہم پہونچین جب وہان ہم پہونچی تو گویا تمام جہان اپنے تصرف مین آگیا پھر جب سمرقند کو مین پہونچکر امیر خلیل سلطان سے ملون تو تم بھی اسکی اطاعت سے اپنے کو معذور اور نفور نہ رکھنا اور بکمال فرمانبرداری اور متابعت کا اظہار کرنا اور قسمیہ عہد و پیمان بجالانا اور اوسکے عہد و پیمان کی رعایت کو جبتک وہ سمرقند مین ہے یا وہانسے روانہ اور طرف کو ہوجائے تو بھی پنجۂ بیوفائی سے نہ بسماؤ ۔ یہ سخن رئیسان عراق نے برضا و رغبت قبول کرکے الہ داد کو اپنے اوپر امیر و سردار مقرر کرکے اوسکی اطاعت کا حلقہ اپنے ارادت کے کان مین پہنا اور اوسکے مطیع فرمان ہوگئے

## فصل

اس انتظام اور اطمینان کے بعد الہ داد نے سفر کی تیاری کا حکم دیا اور ستر ہوین ماہ رمضان المبارک کو وہانسے روانہ ہوا اور صعوبات سفر اور رنج راہ وغیرہ کا کچھ خیال نہ کرکے اپنے حصول مطلب کے لئے کل مصیبتین گوارا کین اور الہ داد نے وطن اپنا اشبارہ کو مقرر کیا تھا چنانچہ اپنے اہل وعیال و خدمتگار و عبید وغیرہ کو اوسنے اشبارہ مین روانہ کیا اور خود معہ کل لشکر جانب سمرقند روانہ ہوا اور لشکریوین سے کسی متنفس کو باقی نہ رکھکر کل سپاہ ہمراہ لے اور منزل بمنزل طے کرتا ہوا روانہ ہوا اور رستہ مین ولایت سیر دسیر سے ایک شہر پڑتا ہے وہان اونکو عید ہوئی یہ شہر کی آب و ہوا بہت سرد واقع ہوئی ہے گویا کرۂ زمہریر کا نمونہ ہے ع جہنم کو ہوا اوسکی بجھادے ٭ کرے آتش کو آب اوسکی برودت

## پہنچنا دو مکتوب مختلف المعنی والمضمون کا الہ داد کو ایک خلیل سلطان کا اور دوسرا خدا داد کا

ناگاہ امیرخلیل سلطان کی طرف سے اوسکو ایک نامہ پہونچا جسمین اوسنے اپنے جد بزرگوار کے وفات پانے اور اپنے تخت نشین ہونیکا حال بتفصیل تمام مرقوم اور مذکور کیا تھا اور یہ مضمون مندرج تھا کہ مین اپنے دادا کی جگہ پر بادشاہ ہوا اور تمام ملوک اطراف میرے دایرۂ اطاعت اور فرمانبرداری مین داخل ہوئے اور بحمد اللہ تعالی کل رؤسا و امراصغیر وکبیر میرے مطیع ہوئے ہین اور ملک و مال کا بندوبست بھی حسب دلخواہ عمل مین آچکا اور کسی طرحکا خدشہ اور فتنہ باقی نہین لہذا تم کوئی نئی بات پیدا نہ کرنا اور اپنا شہر چھوڑکر اور طرف کا قصد نہ کرنا اور اشبارہ ہی مین باطمینان تمام مقیم رہکر سررشتۂ بندوبست کو ہاتھ سے نہ دینا اور معہ لشکر وہان کا انتظام بخوبی رکھکر استمالت و تالیف قلوب کافہ رعایا وبرایا مین مصروف اور ادنی و اعلی کی دلجوئی و خاطرداری مین مشغول رہنا اور اون سبکو خوش و خرم رکھنا اور مین بھی انشاءاللہ المستعان عنقریب متعاقب اسکے انکی خدمت اور لیاقت کا بدلا ہرایک کے حسن اخلاص کے موافق ارسال کرتا ہون جب الہ داد کو اس مضمون کا نامہ پہونچا اور وہ اوس تحریر کے مطلب سے واقف ہوا تو اپنے دلمین نہایت متفکر اور متعجب ہوکر غریق لجۂ حیرت وتشویش رہا اور اپنے دلمین سوچنے اور فکر کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے یہانسے آگے روانہ ہون یا اس سفر اور ارادہ سے باز رہون اس قسم کی انواع انواع تدبیرین دل ہی دلمین سوچتا اور حیلے نکال رہا تھا کہ ناگاہ خداداد کیطرف سے بھی ایک خط مخالف اس مضمون کا قاصد لیکر آیا کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے اشبارہ سے روانہ ہوکر مجھسے ملحق ہوجاؤ اس خط نے اوسکو اشبارہ سے خلیل سلطان کیطرف جانے سے باز رکھا اور اپنے تحصیل مطلب کا سودا اوسکے دماغ مین سمایا اور خداداد ہی کی طرف متوجہ ہوا لیکن اوسکی قسمت مین بجز سرگردانی اور ناکامی کے اور کچھ حاصل ہونا مقدر اور ممکن نہ تھا اور اوس کی راہ مقصود مین علاوہ دریائے جیحون اور مثل خداداد شخص ذوفنون کے بہت سخت اور صعب گھاٹیان تھین جو وصول منزل مدعائے مافی البال کی مانع اور حارج تھین بہرحال الہ داد خداداد کیطرف روانہ ہوکر تھوڑے دنون مین اوسسے جاملا اور خداداد بھی بڑے تپاک اور گرمجوشی سے اوسسے ملا اور اوسکی ملاقات سے نہایت درجہ کی مسرت اور شادمانی حاصل کی اور اوسکی استعانت اور استمداد کی اپنے مطلب کے بارہ مین دلمین امید رکھی اور یہ دونون متفق ہوکر جانب سمرقند روانہ ہوئے اور نہر خجند قطع کرکے حالت غفلت مین سمرقند کے قریب ایک مقام پر پہونچے جسکا نام تیزک تھا اور اوس شہر کو سنت تیموریہ کے موافق دھڑے دھڑے کرکے لوٹا اور علم مخالفت و عصیان علانیہ بلند کیا جسقدر نقد و جنس اوسکے ہاتھ لگا اوسکو لوٹا اور اکثر اعیان واشراف شہر کو تیغ بیداد و خنجر عصیان سے قتل کرکے شہر کو ویران کردیا اور بہت فتنہ و فساد اوس نواح مین اونھون نے برپا کیا جسکی کچھ حد اور انتہا نہین اور یہ پہلا شر و فساد تھا جو بعد وفات امیر تیمور ممالک سمرقند مین معرض ظہور مین آیا کیونکہ ابتک وہ ملک آفات زمانہ سے مامون و محفوظ تھا اور وہان کے لوگ بعہد امن و آسایش مین زمانۂ تیمور مین بفراغت و راحت استراحت کرتے تھے اور اوسکے عہد مین کوئی آفت قتل و غارت نہب و تاراج کی اونپر پڑی نہتھی جب اس جماعت بے آزرم و حمیت نے سر بشورش اوٹھایا اور فساد برپا کیا ہرطرف سے اوس شہر پر

اس قسم کی بلائین نازل ہوتی رہین اور یہ سانحہ جس برس کہ تیمور نے جہان فانی کو پدرود فرمایا اوسی سال ماہ شوال ۸۰۸ھ آٹھ سو سات مین واقع ہوا اور امیر خلیل سلطان سے اوسکا تدارک ممکن نہ ہو سکا

## بیان اون لوگون کا جنکو الہ داد نے اشبارہ مین چھوڑا تھا اور اونکی مخالفت باہمی کا بیان

حالات اون لوگون کے جنکو الہ داد نے اشبارہ مین لشکر وغیرہ مین سے چھوڑا تھا اسطرح پر ہے کہ اون لوگون کو مغلون کیطرف سے دلمین سخت بیم وہراس پیدا ہوا کہ مبادا مغل آکر غارت گری وخونریزی کرین اور یہ شہر اونکے ہاتھون سے خراب وبرباد ہو جائے اِن خیالون سے باہم اون لوگون مین بڑا اختلاف پیدا ہوا بعضے اوسکے قائل تھے کہ ہم پابند عہد وپیمان ہین اور بڑا سخت عہد ہمنے کیا ہے اوسکے خلاف کرنا آئین مروت اور مردمی سے نہایت بعید ہے اور ہمسے یہ نہ ہو سکیگا اور ہرگز یہ خیانت ہمسے وقوع مین نہ آئیگی کیونکہ ہمنے اوس پیمان کو موکد بقسم کیا ہے تو عہد شکنی مین دو قباحتین ہین ایک قسم کا توڑنا اور دوسرا عہد کا یہ دو طرح کے عذاب وعقاب مین گرفتار ہونا اور لوگونمین بدنام ہونا ہے مناسب یہ ہے کہ ہم وہانتک صبر کرین اور منتظر رہین کہ الہ داد کیطرف سے کوئی خط آجائے اور دیکھین کہ اوسکی کیا رائے اور کیا خیال ہے پھر اوسکے اوپر ہم اپنے فکر کے گھوڑے دوڑائینگے اور جو کچھ صلاح وقت ہوگی عمل مین لائینگے اگر ہماری رائے کے مطابق اوسکی رائے ہوئی تو ہم اوسکی اطاعت کرینگے اور اسیوقت ہم اوسکی طرف یہانسے روانہ ہو جائینگے اور جو ہمسے اوسکی رائے مخالف ہوئی تو پھر ہم اوسسے کبھی متفق نہ ہونگے اور اوسسے الگ ہو کر ہر ایک شخص اپنی مصلحت کے موافق اپنی اپنی تدبیر سوچ لیگا اور بعض اونمین سے یہ کہتے تھے کہ ہماری تو یہ رائے ہے کہ یہ شہر چھوڑ کر اور ہی طرف کو چلے جائین اشبارہ مین ہمارا کیا رکھا ہے اس بارہ مین بحث ہوتے ہوتے تکرار بڑھگئی اور نوبت بجدال و قتال پہونچی یہانتک کہ خراسان کے سردار ونمین سے ایک سردار مارا گیا اور بعض اونمین ایسے تھے کہ اونھون نے بیدرنگ دل خانمان سے برداشت کر کے کربت غربت اختیار کی اور اوس شہر سے نکل کھڑے ہوئے اور گھر بار چھوڑ کر مال اسباب جسقدر اونکے ہاتھ آیا اوٹھا کر چلے لہذا اور لوگون کو بھی اونکی متابعت کے سوائے اور کچھ چارہ نہ ہوا کیونکہ وہ لوگ مجبورًا اوس شہر مین مقیم ہونے پر مامور تھے اور وہ شہر کچھ اونکا وطن اصلی نہ تھا اسلئے وہ بھی اپنا مال اسباب متاع خانہ وغیرہ ہمراہ لیکر کل اشخاص صغیر وکبیر چالاک وچست مریض وتندرست اونکے ہمراہ ہوئے اور شہر کو غلہ وغیرہ اقسام نعمتہائے گوناگون وانواع اقمشہ ونوادرات ونفایس بوقلمون سے بھرا ہوا چھوڑا اور اونمین سے سوائے چند درماندہ اور ضعفا کے جو اپنا احمال واثقال اوٹھا نہ سکے تھے اور ایک ضعیفہ کہ جو مجنون صفت اور ازخود رفتہ تھے پھر یہ سب لوگ الہ داد سے جا کر مل گئے الہ داد اور خداداد دونون ایک جگہ مقیم تھے الہ داد نے اس نقل وحرکت سے اونپر کچھ خطاب

وعتاب نہ فرمایا بلکہ اور عذر کیا کہ خداداد نے سمرقند جانے سے اور اس ارادہ سے مجکو باز رکھا اور اونکو اپنے ساتھ رہنے کی صلاح دیکر اونسے کہا کہ فی الحال قصد سمرقند موقوف رکھکر منتظر فرصت رہو انشاء اللہ تعالیٰ چند روز کے بعد جیسا کچھ موقع اور مصلحت ہوگی ہم عمل کرینگے ۔

## ذکر اون حالات کا جو درمیان الہ داد اور خداداد کے واقع ہوئے اور الہ داد کو جو کچھ اوسنے فریب دئے اور اوسکی عقل چرائی

خداداد نے اچھی طرح سے معلوم کرلیا کہ ان معاملات سے درمیان خلیل سلطان اور الہ داد کے اب اچھی طرح سے عداوت اور منافرت قایم ہوگئی اس اثنا مین اور چند امرا و اعیان اوسکی طرف مائل ہوئے اور خداداد سے اوس کام کا مآل کار اور انجام پوچھنے اور دریافت کرنے لگے جو اوسنے اوٹھایا تھا اور خداداد کے پاس بعضے لشکریونمین سے کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنھون نے اوس ملک مین اوسکی عدول حکمی اور مخالفت کی تھی اسلیئے خداداد نے اونکے قتل کرنیکا ارادہ کیا الہ داد نے جو یہ دیکھا تو اوسکے دلکو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی اور صلاحاً اوسسے کہنا شروع کیا کہ دانشمندون کا یہ دستور ہے کہ تالیف قلوب ابنائے جنس مین کوشش کرتے ہین خصوصاً ابتدائے امور مین جبکہ اونکو بڑے بڑے کام ملک گیری و کشورکشائی وغیرہ کے درپیش ہوتے ہین یا کسی آفت ہلکہ مین گرفتار ہوجاتے ہین اسلیئے تو لوگون کو اپنے سے بدظن مت کر اگر اون لوگون کے دلون مین تیری جانب سے نفرت اور برائی پیدا ہوگئی تو تیرے حق مین بہتر نہ ہوگا اور تو اپنے مطلب کے حاصل کرنے مین ناکام رہیگا لہٰذا تجکو لازم ہے کہ انکے ساتھ بلطف و مدارا پیش آکر کمند احسان سے اونکو اسیر کرلے اور چاپلوسی اور تدبیر سے اونکو بندۂ احسان اپنا بنالے ان لوگون کے قتل سے سوائے اسکے اور کیا حاصل ہونا ہے کہ ہمارے اور اون کے آقاؤن کے درمیان مین ایک بغض اور عداوت قلبی قایم ہوجائے اور خلیل سلطان کی طرف سے بھی اونکو نفرت اور خصومت پیدا ہو اور اس باعث سے وہ بالضرور ممالک ترکستان وغیرہ مین اپنے امن کی جگہ تلاش اور اسباب تمرد و عصیان بہم پہونچاکر آہنگ پرخاش کرین غایت مافی الباب یہ ہے کہ اگر تمھارے دل مین اونکی طرف سے کدورت ہے اور اونسے مدارات اور صلاح رکھنا منظور اور مقصود نہین تو اونکو بطیب خاطر و حسن سلوک رخصت کردو اور بہتر اور خوشتر تو یہی ہے کہ اونکو خوش و خرم اپنی ہی حمایت اور رفاقت مین رہنے دو کیونکہ جسقدر اُنکے رؤسا اور اکابر ہین وہ سب ہمارے مخلص اور دوست ہین اور امیر خلیل سلطان کے بھی بس اگر تم اونکے مزرعۂ دل مین تخم احسان بوؤگے تو سب دوستون کو اپنا کرنا اور دشمنون کی کمر توڑنا ہے جب اس قسم کے کلمات جو محض از راہ خیر اندیشی و دوستی کے تھے الہ داد کے زبان سے خداداد نے سنے تو اس کام کی زمام اوسکی رائے و تدبیر کے ہاتھ مین دیدی اور اونکی خونریزی سے درگذرا اور اونکو رخصت کردینے اور اونکے ساتھ بلطف و احسان پیش آنے کے باب مین اپنی خواہش

اوسنے ظاہر کی تو الٰہ داد نے باعزاز و اکرام اونکو رخصت کیا اور جو کچھ اونکا مال و متاع تھا اوسکے لیجانے مین اُسنے کچھ تعرض نہ کیا

## نامہ بھیجنا امیر خلیل سلطان کا الٰہ داد کو مشتمل بر بعض مطالب متعلقہ امر خداداد

اسکے بعد امیر خلیل سلطان نے ایک قاصد الٰہ داد کے پاس روانہ کیا اور اوسکے ہاتھ جو خط اوسکو بھیجا اوسمین الٰہ داد کو یہ مضمون لکھا کہ جو کچھ خداداد سے اور مجھ سے مخالفت کے ابواب ہوئے ہین اونسے مینے درگذر کی اور تو درمیان پڑکر اوسکی صفائی کروادے اور اوسکے دل سے زنگ کدورت دور کرکے میرا مخلص یکرنگ بنادے مینے سب اوسکی خطائین معاف کین اب بہرطور اوسسے صلح منظور اور نفاق سے طبیعت نفور ہے یہ مضمون معلوم کرنے کے بعد الٰہ داد خداداد کے پاس آیا اور اس پیام اور مضمون خط سے اوسکو مطلع کرکے ادائے رسالت کی اور اوسکے علاوہ جو کچھ اُسکی مخالفت اور رفاقت مین بھلائی برائی تھی اون سب سے اپنی طور پر اوسکو آگاہ کیا اور خیر خواہی و حق دوستی کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا خلیل سلطان اور خداداد کے درمیان مخالفت ہونے اور عداوت قایم ہونے کا بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ خلیل سلطان ابتدا مین اوس بلاد مین قرب و جوار خداداد مین مقیم تھا اور اوسکے دادا امیر تیمور نے اوسکو خلیل سلطان کا نگران حال مقرر کیا تھا اور بطور اتالیق امور تربیت و تعلیم اوسکے عہدۂ درایت و کفایت سے متعلق تھے اور یہ شخص یعنے خداداد زبان کا بڑا بھوہڑ اور سخت و درشت تھا خشونت لسانی نسبت بشاہزادہ موصوف کیا کرتا اور کلمات سخت و سست اکثر زبان پہ لاتا اور یہ شاہزادہ اگرچہ بڑا نیک ذات ظریف و خوش طبع و ستودہ صفات تھا مگر اوسکے اخلاق کی نسیم غبار اوسکی بدزبانی کا اوٹھا نہین سکتی تھی اور اوسکے لطافت مزاج کا سرچشمہ اوسکی خشونت لسانی کے گل ولائی سے تغیر بر ہمی طبع پیدا کرتا اس باعث سے طرفین کے دلمین تخم بغض و عداوت بویا گیا اور یہی سبب اونکی باہمی رنجش کا ہوا اور فتنہ انگیزون اور دراندازون کے لئے موقع پیدا ہوا کہ ایک کی بُرائی دوسرے کے سامنے کرنے اور ادھر کی اودھر لگانے لگے یہانتک کہ ایک دوسرے کی طرف سے جانبین کے دلمین نفرت پیدا ہوئی اور دونون ایک دوسرے سے خائف و ترسان ہوئے اور دونون باہم ایک دوسرے کی مدافعت اور ہلاکت مین کوشش کرنے لگے اسکے بعد زمانہ نے اوسکو امیر تیمور کی جگہ پر بٹھایا اور یہ مالک تاج و تخت ہوا تو خداداد کو اوسکی طرف سے بڑا خیال اور وہم پیدا ہوا اور اپنے دلمین مطمئن نہ تھا نایرۂ خصومت جو اونکے دلونمین پوشیدہ تھی اب علانیہ مشتعل ہونے لگی اور قریب تھا کہ خرمن امن و آسایش خلائق جلا کر خاک سیاہ کردے غرضکہ ان دونونکے درمیان عداوت قایم ہونیکا یہی سبب تھا جو بیان ہوا

## فصل

کہتے ہین کہ پھر الٰہ داد نے خداداد کے سامنے قسمین شدید کھائین اور قرآن اوٹھایا کہ مین ہرگز تیری اطاعت سے

قدم باہر نہ رکھونگا اور ہرگز تیری رائے وصوابدید کے خلاف کوئی کام نہ کرونگا اور سمرقند کیطرف اسکے ہمراہ یجا نیکی جد وجہد کرتا اور دونون کے درمیان یعنے خلیل سلطان اور خداداد کے درمیان صفائی اور صلح کرانے کے باب مین مساعی جمیلہ عمل مین لاتا رہا اور اوسنے خداداد کے لئے بیگمات تیمور مین سے کسی ایک کی ضمانت اور کفالت حاصل کروادینے کا بھی وعدہ کیا مختصر یہ کہ جسقدر اوس سے ممکن ہوا اصلاح ذات البین مین اہتمام بلیغ فرمایا اور رفع شر کرانا چاہا کیونکہ الہ داد ان دونون کے درمیان مصادقت قایم ہونے کو بنظر کرم واخلاق امیر خلیل سلطان محالات عادیہ سے نہین سمجھتا تھا اسلئے اس باب مین وہ بہت زور کرتا اور انواع طرح سے اوسکی خوشامد درآمد کرتا تھا اور ایسی ایسی شدید قسمین کھاتا تھا کہ جسکے سننے سے دل لرز جاتے اور خدائے واحد القہار کی قسم کھانے کے علاوہ کسی طرحکی بدعہدی یا اسکے بسبب آزار رسانی کے باب مین یہ حرف زبان پر لاتا کہ اگر کوئی نوع سے امیر خلیل سلطان سے تجکو ایذا و اضرار پہونچے تو اوس شخص کی یعنے الہ داد کی منکوحہ پر تین طلاقین ہین ایسی ایسی قسمونسے فی الجملہ اوس وحشی رم دیدہ کو رام کرلیا اور اوسکے حیلۂ و تدبیر کا تیر اوسکے دلکے نشانہ مین ترازو ہوگیا ان دونون دریائے سیحون کے کنارہ پر ان کا مقام تھا الہ داد کے چرب و شیرین کلمات سے خداداد کا دل نرم ہوگیا اور اوس سے عہد و پیمان لیکر اوسکو چھوڑ دیا ورنہ اوسکے نسبت بھی اوسکی نیت مین فساد تھا اور اسکا قتل بھی اوسکو منظور تھا لہٰذا اوسکو بھی اوسنے بطور نظربند کے نگاہ رکھا تھا الغرض الہ داد اُسکے پنجۂ شر سے رہا ہوکر اپنی فرودگاہ پر چلا آیا اور اپنے احباب و رفقا کو کہ وہ شہر شاہ رخیہ مین مقیم تھے اپنے پاس طلب کیا اور اونکے سامنے یہ قصہ اوّل سے آخر تک بیان کیا اور وہ لوگ بھی جو اسکی صلاح و صوابدید کے منتظر بیٹھے اور گوش برآواز تھے سب جمع ہوگئے اور سلاح جنگ و آلات وادوات حرب وغیرہ ساز و سامان پیدا اور درست کرکے بکمال آراستگی اسکے ہمراہ چلے اور کمر ہمت میان جان پر چُست کرکے رات کے وقت کشتیونپر سوار ہوکر دریائے سیحونسے پار اوتر گئے

## وارد ہونا الہ داد کا خلیل سلطان کیخدمت مین اور معزز و مکرّم ہونا اوسکا اور رخصت کرنا اوسکو بطرف وطن مالوف

جب تمام لشکر الہ داد کا دریائے سیحون کے اوس پار اوتر آیا اور کوئی متنفس اوسکے لشکر کا اوس کنارہ پر باقی نہ رہا اُسیوقت اوسنے وہانسے کوچ کرنے کا حکم دیا اور ہتھیار وغیرہ آلات جنگ اون لوگون کو تقسیم کئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اونکے پہلے روانہ کردیا ادھر خلیل سلطان کو بھی مخبرون نے اون حالات کی خبر دی جو الہ داد اور خداداد دونون کے درمیان گذری تھی اور اون مطارحات و مباحثات کی ساری خبرین اوسکو ہوئین جو باہم ان دونون کے واقع ہوئے تھے اور یہ بیان کہ الہ داد آپکی جانب سے مدد کے آنیکا منتظر ہے اور اوسکو اس امر کا خیال ہے کہ خداداد از راہ بیخردی و سفاہت ضرور اُسکے تعاقب مین سپاہ بھیجیگا اور فساد کرنے سے باز نہ رہیگا رگ حمیت و جاہلیت اوسکی جوش مین آگئی

اور یہ کام یقیناً کر گذریگا اِدھر تو قاصدون کے ہاتھ الٰہ داد نے امیر خلیل سلطان کو یہ پیغام بھیجا اور اودھر اوسنے بتعجیل تمام کوچ پر کوچ کرنا شروع کیا اور دو منزل کی ایک منزل کرتا ہوا روانہ ہوا تمام روز چلا گیا دم بھر بھی کہین توقف روا نہ رکھا جب مہر جہانتاب نے جولان گاہ مشرق سے قرارگاہ مغرب کیطرف عنان رخش عزیمت منعطف فرمائی چونکہ راہ کی کوفت سے یہ لوگ نہایت ماندہ اور خستہ ہوگئے تھے راکب و مرکوب تھک کر چور ہوگئے تھے اِدھر تیرگیٔ شب نے بھی ردائے ظلمت اطراف عالم مین لٹکا دی ان لوگون نے آسایش و استراحت کے لئے تھوڑی دیر توقف کرنا مناسب بلکہ ضرور سمجھا لہٰذا ایک جگہ جو نشیب مین تھی تجویز کرکے سستانے اور دم لینے کے لئے وہان سواریون سے اوتر پڑے اور وہان آگ روشن کرکے اونھون نے قطعی یہ ارادہ کرلیا کہ سب ہشیار و بیدار رہین اور خواب کو پردۂ چشم تک مجال گذر نہ دین تمام لشکریون نے اوس مقام پر وفور خوف وہراس تعاقب و شبخون خداداد سے نماز خوف ادا کی اتنی ہی دیر وہان ٹھہرے جسقدر عرصہ مین اون کے گھوڑون نے گھانس دانہ کھالیا پھر اونھون نے اپنے اپنے مرکبون پر زین باندھا اور بدستور بجناح استعجال گرم رو بادۂ سفر و طی قطرہ زن طریق کربت ہوئے

## آگاہ ہونا خداداد کا اس کیفیت سے کہ الٰہ داد نے اوسکو فریب دیکر بازی لیگیا اور اوسکی عقل چرائی

جب الٰہ داد اوسکے پنجہ سے دور نکل گیا خداداد کی آنکھ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اوسنے معلوم کیا کہ الٰہ داد نے مجھے دھوکا دیا اور مکر و فن سے پیش آکر میری عقل چرائی اور معہ لشکر میرے دام سے سلامت نکل گیا اب اوسکا گرفتار کرنا کسی صورت سے ممکن نہین مارے غصہ کے اپنے ہاتھ کاٹنے اور اپنی عقل و دانش پر نفرین کرنے لگا پھر اوسنے اوسیوقت ایک لشکر جرار تیار کرکے اونکے تعاقب مین روانہ کیا کہ یہ جہان ملجائین زمین کو اون کے خون سے رشک لالہ زار بنا دین یا سب کو گرفتار اور پابزنجیر کرکے ہمارے پاس لے آوین چنانچہ یہ لشکر جرار بطریق ایلغار اُنکے گرفتاری و سرکوبی کے لئے روانہ ہوا مگر الٰہ داد اپنے رفیقون سمیت بہت دور نکل گیا تھا اونکو اونکی گرد بھی دیکھنا نصیب نہ ہوئی بیچارے دوڑ دھوپ کرکے دامن آلودۂ گرد محنت حرمان خداداد کے پاس واپس چلے آئے اور اِدھر الٰہ داد امیر خلیل سلطان کیخدمت مین حاضر ہوا اوسوقت منصب وزارت خالی تھا اور اس عہدۂ جلیل کا کوئی شخص متکفل و سربراہ نہ تھا لہٰذا یہ خود منفرد اوس خدمت پر مامور ہوا کیونکہ اسکے وارد ہونے کے پہلے شیخ نورالدین اور شاہ ملک باغی ہوکر خلیل سلطان کیخدمت سے چلے گئے تھے اور وادیٔ عصیان مین قدم فرسا تھے امیر خلیل سلطان الٰہ داد کے آنے سے نہایت درجہ مسرور و مبتہج ہوا اور عہدۂ وزارت کل ممالک محروسہ پر اوسکو سرفراز فرماکر تمام وزیر و تبر اسکو مقدم اور اپنا وزیر اعظم بنایا جیسا کہ سابق اسکا رتبہ اور عہدہ تھا اوسسے بھی زیادہ اوسکو عزت اور حرمت بخشی

اور تمام ارکین دولت اور اعیان مملکت پر اوسکو شرف امتیاز بخشا پھر آدہ داد نے بالاستقلال اوس عہدہ کا کام
اچھی طرحسے انجام دینا اور اپنی رائے و تدبیر کے موافق امور ملکی و مالی مین تصرف کرنا شروع کردیا اور اوسی وقت سے
لشکر کو آراستہ کرکے سرحد کے بندوبست کیطرف متوجہ ہوا چنانچہ دفتر انتظام خلایق بعد ازانکہ درہم و برہم ہوکر اوراق
اوسکے باد حوادث روزگار سے پریشان ہوگئے تھے چند روزون مین منضبط اور منتظم ہوگیا اور احاد الناس جو وادی
خوف وہراس مین سرگردان وحیران تھے اون کے دلون کو اطمینان اور استقلال حاصل ہوا امور مملکت باقاعدہ و
باترتیب اجرا پانے لگے اور اساس دین و دولت کمال نظم ونسق سے روز بروز مستحکم اور مرتفع ہوتے چلے وہ اور
بزندق اور ارغون شاہ اور چوتھا کجول یہ چارون اشخاص اپنی اپنی رائے کے موافق امور مملکت کی مصلحت سوچتے
اور اسی پر عمل کرتے مگر آدہ داد وزیر اعظم تھا اور مدار المہام جمیع مہمات ممالک محروسہ اور حل وعقد و ربط ضبط امور کلی و
جزوی ایسکی رائے صواب نما پر محول کیا گیا تھا ادھر شیخ نور الدین اور خداداد نے اطراف واکناف بلاد مین شروفساد
مچانا شروع کیا یہانتک فتنہ انگیزی نے اون کے طینت کی سرزمین مین دور دور تک ریشے دوڑائے ممالک ترکستان کے
اکثر شہر و نیز اوںھون نے اپنا قبضہ کرلیا سیرام اور تاشکند اندکان خجند شاہ رخیہ اتزار سغناق وغیرہ بہت سے شہر و نیز
اونکا عمل دخل ہوگیا اور اسپر بھی اونھون نے اکتفانہ کرکے دریائے سیحون سے عبور کرکے ممالک ماوراء النہر کے تسخیر کا ارادہ
کرلیا اس شور وشر کے روکنے کے واسطے کبھی تو خلیل سلطان خود بنفس نفیس اونکی سرکوبی کے واسطے متوجہ ہوتا اور کبھی لشکر
زیر فرمان کسی امیر کے اونکے دفع کرنے کے واسطے مامور کرتا بالجملہ وہ بغاوت شعار امیر خلیل سلطان کے مقابلہ مین کبھی نہین
ٹھہر سکتے تھے اور فرار برقرار اختیار کرتے چنانچہ ذکر اوسکا بالتفصیل انشاء اللہ تعالی آگے ہم بیان کرینگے

## ذکر واقعات ملک توران بعد موت صاحبقران

جب مغلون نے خبر وفات امیر تیمور کی سنی اور اونکو اس خبر کے صحیح ہونے مین کسی طرح کا شک وشبہ باقی نہ رہا تو
اون لوگون نے اوس ممالک سے جہان رہنے کے لئے مامور و مجبور کئے گئے تھے نکلجانے کا قصد کیا اور بھاگ کھڑے
ہوئے اطراف بلاد مین پہاڑون کی چوٹیان اور مضبوط و دشوار گذار قلعے اور مغارات اور ایسی ایسی محفوظ جگہ ڈھونڈ
ڈھونڈکر اوسمین جا بیٹھے اور ممالک دشت قپچاق مین پھیلکر علم خودسری و بغاوت افراشتہ کرنے کی فکر مین لگے اور بلاد شرقی
اور ملک خطا کے رہنے والے حدود چین تک چلے گئے حقیقتًا امیر تیمور بڑا صاحب اقبال اور بڑے رعب وداب کا آدمی تھا
اور اسنے بزور شمشیر و وفور جرأت وکمال شجاعت ایشیا کے بہت بڑے حصہ پر حکمرانی کی اور اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری
کیا مگر اوسکا تاریخی حال دیکھنے سے اچھی طرحسے ثابت ہوتا ہے کہ اوسکی عادات اور اطوار وحشیانہ طریقہ کے تھے اور اوسنے
بعض بلکہ اکثر موقع پر بندگان خدا کے ساتھ وہ معاملہ اور سلوک رکھا ہے کہ جسکے سننے سے کیساہی سخت دل آدمی

ہوا اوسکے بھی آنسو نکل آئین اور اسکا نام فہرست ظالمون مین لکھ لے مختصر یہ کہ اوسکی ہیبت اور رعب سے رستم و اسفندیار کی روح لرزتی تھی اور افراسیاب اگر زندہ ہوتا تو اوسکے نام سے اوسکا جگر آب آب ہوجاتا **شعر**
کمان اوسنے ابھی کھینچی نہین ہے ٭ دلون مین لگتی تھی تیر خدنگی ٭ ابھی ہے میا نین تیغ قضا دم ٭ کہ بے سر ہوتے ہین مردان جنگی ٭ اوسے جب دیکھتے تھے معرکہ مین ٭ تو ہوجاتے گریزان بیدرنگی ٭ جب اوسکے مرنے کی خبر حد تواتر کو پہونچی اور تمام ممالک ایران و توران اور سمرقند وغیرہ مین اس بات مین کسیکو شک و شبہ باقی نرہا لوگون کے دلون کو جو خوف وہراس نے گھیر رکھا تھا اونکو صورت امن و آسایش کی آئینۂ حال مین نظر آئی اور اون لوگون نے اپنا اپنا حق لینے کے باب مین جو تیمور کی سرکار مین ضبط ہوا تھا کوشش کرنا شروع کیا اور بعض نے بغاوت و سرکشی اور ملک مین فساد اور غارت گری اختیار کی اور رشتۂ عہد و پیمان کو جو تیمور کی اطاعت کے بارہ مین باندھا گیا تھا توڑ کر اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کے بند سے اپنے کو آزاد کردیا اولًا نواح مشرق سے مغلون نے خروج کیا اور ولایت اشبارہ و آساکول مین پھیلتے گئے یہانتک کہ خداداد کی سرحد کے قریب پہونچے اور اوسکے ساتھ تحف و ہدایا عقد محبت باندھا اور موّدت و اخلاص جتا کر اوسکے ساتھ متفق ہوگئے اور اونھون نے یہ قصد اور ارادہ اپنا ظاہر کیا کہ امیر تیمور نے جو کچھ ہمارا ملک و مال بزور و ظلم لیکر داخل خالصہ کیا ہے وہ سب ہم اونسے یعنے اونکے عمّال و ورثا سے واپس اور مسترد کرلینگے اور خداداد سے بھی اس امر کا اونھون نے اقرار لیا کہ اس کام مین وہ اونکی مدد کرے اور باستعانت و کمک یکدیگر ہر اک فرقہ اپنی اپنی آرزوئے دلی بر کامیاب اور فائز ہو حاصل کلام یہ کہ خداداد اونکے متفق ہونے سے زیادہ تر قوی دل اور قوی پشت ہوگیا اور اونکو بھی ایک نوع کی اُمید ہوئی اور مددلی اور ان دونون کے آپس کے میل اور صلح سے ملک مین امن ہوگیا اور رعایا کو اطمینان اور آسایش حاصل ہوئی کہ بیخوف و خطر اپنے اپنے کام کاج مین مصروف ہوئے

## خروج کرنا ایدکو کا ملک تتار مین اور قصد کرنا اوسکا ممالک ماوراء النہر کا بارادۂ بربادی شہر و دیار

اوسی زمانۂ شر و فساد مین ممالک شمال کیجانب سے ایدکو نے بہت سے لشکر کے ساتھ ولایت خوارزم کا عزم بالجزم کیا اور اوسوقت وہان کا حاکم ایک شخص موسیٰ نام تھا تتار کے ملک مین جب اوسکو یہ حال معلوم ہوا اور اوسکے ارادۂ ناصواب سے اوسکو آگاہی حاصل ہوئی تو اپنی جان کے خوف سے اپنے اہل و عیال و احمال و اثقال کو لیکر وہان سے اور طرف کو نکل گیا یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ روم کے تاتاری جو ارغون شاہ کے تابع کے تھے موسم سرما مین جبکہ دریائے جیحون جما ہوا تھا اوسّے عبور کرچکے ہین اور ارغون شاہ اپنے وطن کو پہونچ گیا ہے الغرض ایدکو خوارزم مین آیا اور بے مزاحمت غیرے اوس ملک پر اوسنے اپنا قبضہ کرلیا اور وہانسے ساختگی اور آراستگی لشکر کرکے بخارا کو آیا اور اوسکے

اطراف وجوانب کونہب وتاراج کرکے پھر خوارزم کو چلا گیا اِدھر کوکب اقبال جغتائیون کا طالع ہوا اور اونکی طرف سے ایک شخص جسکا نام انکا تھا ولایت خوارزم اور اوسکے مضافات کا ناظم اور صاحب صوبہ مقرر ہوکر آیا اور اوسکے حسن تدبیر اور انتظام سے اوس ملک مین بھی بساط امن و امان بچھائی گئی اور مسافر اور مقیم مطمئن اور فارغ البال ہوگئے اسکا باعث یہ ہوا کہ امیر خلیل سلطان نے جس شخص نے کہ اوسکے ساتھ بُرائی اور بیوفائی کی تھی اوسکی نسبت بدل احسان فرمایا اور اپنے دشمنون اور بدخواہونکو کمال مہربانی اور لطف وکرم سے راضی کرکے اونکو اپنا کر لیا کمند صلات اور عطیات سے ہر ادنیٰ واعلیٰ کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیا کہ وہ سب اوسکا کلمہ پڑھنے لگے اور راہ نفاق سے اعراض وعطف عنان کرکے میدان محبت ووفاق مین گرم جولان ہوئے کسی کو اونمین سے مجال مخالفت وسرتابی نہ رہی اِلّا شیخ نورالدین اور خداداد بدستور بقدم مکروزور وادیٔ شروفساد مین قطرہ زن تھے اور ممالک محروسہ مین ان دونون کی ذات سے بہت سی خرابیان اور بربادیان واقع ہوئین اور دونون طرف نقصان کثیر عائد ہوا اور کسی طرح سے یہ آتش فتنہ فرو نہ ہوئی

## ذکر پیر محمد نبیرہ وجانشین صاحبقران اور اُن واقعات کا جو اُسکے اور خلیل سلطان کے درمیان واقع ہوئے از گردش دوران

امیر خلیل سلطان کا چچازاد بھائی جسکو امیر تیمور نے اوسکے بھائی محمد سلطان کی وفات کے بعد اپنا جانشین اور ولی عہد مقرر کیا تھا قندھار سے بالشکر جرّار وسپاہ بیشمار بقصد دارالسلطنت سمرقند روانہ ہوا اور امیر خلیل سلطان اور تمام وزرا وامرا اور آراکین دولت کو اوسنے اس مضمون کے نامے لکھے کہ میرے جد بزرگوار امیر تیمور گورکان نے مجھے اپنا ولی عہد مقرر کیا ہے اور ولایت عہد میرے نام نامی پر ہے اسلئے تخت سلطنت میرا حق ہے اوسکو کون لے سکتا ہے اور وارث ملک مین ہون دوسرے کسی کا یہ مقدور نہین کہ ملک موروثی میرا مجھ سے چھین سکے جب یہ نامے اون امیرونکو پہونچے ہر ایک نے بمقتضائے حال جواب شافی اوسکو لکھا مگر خلیل سلطان نے براہین ساطعہ وبطریق معارضہ اوسکے جواب مین تحریر فرمایا اور اوسکے ہر ایک فقرہ کا جواب اوسکو الزامی دیا کہ اس زمانہ مین بادشاہ ہونا دو وجہونسے خالی نہین یا تو یہ ہے کہ بوجہہ نسب کے اوسکو بادشاہی حاصل ہو یعنے اوسکا باپ بادشاہ تھا تو یہ بھی بادشاہ ہوا یا یہ کہ بزور شمشیر جد وجہد کرکے خود بذاتہ اسنے بادشاہی حاصل کی اور خدا نے اوسکو دولت بادشاہی عطا فرمائی شق اول مین جو کہ مجھ سے اور تم سے زیادہ ترحق رکھتا اور اولیٰ اور بہتر ہے وہ میرا باپ میران شاہ ہے اور اون کے بعد میرے چچا شاہ رخ یعنے اونکے برادر عزیز تو چاہیے کہ علی التسویہ ان دونون مین ملک تقسیم کیا جاوے نصف کا مالک میرا باپ اور نصف کا مالک چچا ان دونون کے ہوتے ہوئے تمھارا کیا حق ہے اور مین اس بات کے لئے اولیٰ ہون کہ اپنے باپ کے

جانب کی رعایت کرون اور اوسکے حصہ کا ملک اوسکی طرف سے سنبھالون اور غیر کے قبضہ مین نہ جانے دون اور اون دونون مین اگر مواد فتنہ وفساد پیدا ہو اوسکو قطع کرون اور ایسی تدبیر کرون کہ مملکت مین سے ہراک جو کچھ اوسکا حصہ ہے اوسپر قانع رہے اور مجھے اپنا خلیفہ اور نائب بناوے تاکہ اوسکے ملک مین فتنہ وفساد کو راہ نہ ملے اور نہایت عدل و انصاف سے بندگان خدا پر بخوف وخطر بادشاہی و فرمانروائی کرے شق ثانی مین بھی تمکو کلام کرنے کی کچھ جگہ یا تمھارا کسی طرح کا استحقاق نہین کیونکہ مشہور ہے کہ ملک عقیم ہے ؛ ملک پر حق نہین کسی کا ہے ؛ تیغ جسکی ہے ملک اوسی کا ہے ؛ باندہ ہتھیار رکھہ سپاہ نوکر ؛ بادشاہ وہ ہے جو رکھے لشکر ؛ اگر تم کو یہ خیال ہے کہ میرے دادا نے مجکو ولی عہد بنایا ہے تو تم کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اوسکو ملک کیونکر میتسر ہوا یعنے اوسنے بھی بزور شمشیر اور غصب سے پرایا حق چھینا اور اوسپر قابض اور متصرف ہوا ہے اوسکی بادشاہت کچھ موروثی نہ تھی اور یہ بھی ہم قبول کرتے ہین کہ اوسنے تمھارے لئے وصیت کی ہے لیکن اوسنے تو اپنے زندگی مین اپنا ملک اپنی اولاد بیٹون پوتون کو تقسیم کر دیا ہے میرے باپ کو ممالک آذربائجان اور میرے چچا کو ولایت خراسان عنایت فرمائی اور میرے چچازاد بھائی پیر عمر کو عراق عجم اور اوسکے مضافات کا حاکم بنایا اور تم کو قندھار کا مالک کر دیا اور جیسا کہ تم لکھتے ہو تم کو اپنا وصی بھی کیا اور اپنے سر پر اس مظلمہ کا بار گران اوٹھا کر راہی ملک عدم ہو گیا تو اب یہ بتاؤ کہ میرا حصہ کہان ہے تو میرا حصہ اسی کو سمجھو جسپر مین قابض اور متصرف ہون اب چاہئے کہ تم مین سے ہراک جو جسکو دیا گیا ہے اوس قسمت پر راضی رہے اور زیادہ کی ہوس نہ کرے باوجود اسکے بھی اگر میرے باپ اور چچا نے تیری اطاعت ومتابعت اختیار کی اور تیرے باب مین وصیت کو سچا سمجھا تو مجھے بھی پھر کوئی عذر نہ ہوگا اگر اس معاملہ مین طریقہ حق سے ہم مین سے کسی نے اعراض کیا تو ملک ایک شکار ہے جسنے اوسپر سبقت کر کے تیر چلایا اوسیکا مال ہے اللہ جلشانہ نے اوسکی علتون کو زائل کر دیکر میرے لئے اوسکے تحصیل کے اسباب آسان اور سہل کر دئے اور ملک میرے واسطے مباح فرما دیا ہے تو جسکا ہاتھ مباح پر پہلے پہونچا وہی اوسکا مستحق ہے اور بفضلہ تعالی شہر کے تمام فقہا اور علمائے اسلام نے میری متابعت اختیار کی ہے اور جو جو ارکین دولت اور اعیان مملکت تھے اون سبنے کمر اطاعت چست باندھی اور ترک مخالفت اور منافرت بصدق نیت کی ہے اگرچہ بعض امرا و وزرائے دولت نے اوسکے نامے کا جواب اوسکی خواہش کے موافق دیا کہ جسکے ذکر کرنے مین بجز سامعہ خراشی اجباب کچھ فائدہ نہین مگر خواجہ عبدالاول نے جو صدر الصدور علمائے اسلام تھے اور رؤسائے ماوراءالنہر اور سادات ذوی الاحترام وغیرہ اکابر اوس بلاد کے کلیتہً اونکا اعزاز واحترام کرتے اور اونکے فرمانے کو سمع رضا سے استماع فرما کر اوس سے باہر نہ جاتے تھے پیر محمد کو بطریق اختصار بہت معقول اور مدلل جواب دیا اور امیر خلیل سلطان کے قول کی تائید کی اور اوسکی نصرت کی وہ **جواب** یہ تھا کہ ہان بیشک تم ولی عہد اور خلیفہ امیر تیمور گورکان کے ہو اوسکی وفات کے بعد لیکن تمھارے طالع سعد نے تمھاری مساعدت نہین کی اگر تمھارے بخت نیک یاور ہوتے تو تم دار السلطنت اور جائے تاج وتخت سے دور تر نہ ہوتے اب تمھارے لئے اولی اور انسب یہی ہے کہ جسقدر ملک تمھارے قبضہ مین ہے اوسی پر قناعت کرو اور جو کچھ سپاہ

لشکر تمھارے پاس ہے اوسے اوس ملک کو سنبھالے رہو اگر تم قسمت خداساز پر راضی نہ رہوگے اور بقدم حرص و آز اس ممالک کیطرف جادہ پیما ہوگے تو یہ یاد رکھو کہ بیشک مبتلائے رنج وعنا ہو کر اپنا ملک بھی ہاتھ سے کھو بیٹھوگے اور لٹے لینے کے دینے پڑ جائینگے نہ یہان کے رہوگے نہ وہان کے

## آمادہ کرنا خلیل سلطان کا سلطان حسین کو واسطے مقابلہ او رمدافعہ پیر محمد کے اور باغی ہونا سلطان حسین کا اور اسیر کرنا امرا کو جو اوسکے مخالف تھے

پھر خلیل سلطان کی یہ رائے ہوئی کہ پیر محمد کے مدافعہ اور مقابلہ کے واسطے لشکر گران آراستہ کرکے روانہ فرماوے تاکہ اُسکو اسطرف آنے سے روکے اور آگے بڑھنے نہ دے اس ارادہ سے ایک لشکر اوسنے بہادر سپاہیون کا تیار کیا اور اپنی مان کے پھوپھی کے بیٹے بھائی کو جسکا نام سلطان حسین تھا اوسکا سردار بنایا اور چند امرائے چغتائیونکو بھی اوسکی رفاقت مین کردیا تاکہ اوسکے ناصر اور مددگار رہین جنمین سے کچول اور ارغون شاہ اور الہ داد تھے چنانچہ وہ لوگ بعدت تمام وکثرت مالاکلام ہیبت وشوکت اواسط شہر ذیقعدہ ۸۰۸ھ آٹھ سو سات مین اوسطرف کو آگے روانہ ہوسے اور قطع منازل وطے مراحل کرتے ہوئے دریائے جیحون قطع کرکے نواح بلخ مین پہونچے اور اوسکے اطراف مین خیام لشکر برپا کئے جس حالت مین کہ چند مسعود براحت وآسایش اپنے اپنے خیمون مین رنج راہ سے آسودہ ہونے کے لئے مقیم تھے سلطان حسین نے فراش مکر وتذویر پر گر کے اپنے کو بیمار ظاہر کیا اور تمام سردارون کو اوس مہم کی صلاح ومشورت کے واسطے اپنے خیمہ مین بلا بھیجا جسکے لئے مامور ہوئے تھے اور پہلے سے لوگون کو اوسنے گھات مین لگا رکھا تھا اور دائین بائین چند اشخاص مسلح کمین مین بٹھادئے تھے کہ جب امرائے مذکور القصد خیمہ مین داخل ہوجائین فوراً کمین گاہ سے نکلکر اون سب کا کام تمام کردین الحاصل جب سرداران لشکر حسب الطلب سلطان حسین کے فرودگاہ مین داخل ہوئے تو وہ لوگ جو گھات مین بیٹھے تھے اپنی جگہ سے جیساکہ شیر گرسنہ شکار پر جھپٹتا ہے اونپر ٹوٹ پڑے اونمین سے بعض قتل کئے گئے اور بعض اسیر ہوئے اور یہ شخص یعنے سلطان حسین بڑا شجاع ودلیر وغضبناک تھا جو ہر مردانگی سے بہرہ وافی رکھتا اور صفت تہور سے متصف تھا اوسنے اون امیرونمین سے ایک شخص کو جسکا نام خواجہ یوسف تھا اوسیوقت مار ڈالا یہ شخص خواجہ یوسف امیر تیمور صاحبقران کے ایام زندگی مین جب وہ دارالسلطنت سے دور ہوتا تو سمرقند مین اوسکو اپنا نائب مقرر کرجاتا اور یہ مشہور امیرونمین سے تھا سلطان حسین نے اسکے قتل کرنے کے بعد علانیہ خود بادشاہ مستقل ہونے کا دعوٰی کیا اور ریک بیک بادشاہ ہو بیٹھا اور ادھر ادھر کے لوگون کو اپنی متابعت کے واسطے مجبور کیا اون سردارون نے جو یہ اوسکی جعلسازی اور خودسری دیکھی اپنی جان کا اونکو نہایت خوف پیدا ہوا اور اونھون نے جانا کہ اب کسی طرح سے خیر نہین

## دام حیلہ وتذویر پھیلانا الہ داد کا سلطان حسین کی راہ مین اور

## دھوکا دینا بقصد تلافی کردار

اس طوفان بے تمیزی اور ہنگامہ شور و شر مین اگہ داد نے اپنے ہوش و حواس بجا رکھے اور مراسم حزم و احتیاط کا سررشتہ قایم رکھکے براہ وفور دانش سلطان حسین کیخدمت مین حاضر ہوکر اوسنے اظہار مودت واخلاص کیا اور بملایمت و شیرین زبانی یہ جملے زبان پر لایا کہ مجھے تم اپنا دوست خیرخواہ سمجھو اور براہ اخلاص مین جو آپکی خدمت مین بطور نصیحت گذارش کرون اوسکو بسمع قبول استماع فرماؤگے ایسی مجھے امید ہے یہ کہکر اوسنے بیان کیا کہ یہ کام جو آپنے کیا عین مصلحت اور مناسب تھا اور مجھے اس فعل کی جو آپ سے واقع ہوا ہے آپ کی ذات سے توقع اور امیدواری تھی اور مین چاہتا ہی تھا کہ آپ سے یہ امر ظہور مین آئے خلیل سلطان مین کیا سرخاب کا پر ہے جو وہ خود تنہا بادشاہ بنجائے اور اوسکا کیا استحقاق ہے اور سلطنت سے اوسکو کیا نسبت ہے ہان آپ کی ذات والا صفات البتہ متکفل اس امر خطیر کی ہوسکتی اور یہ بار گران اوٹھا سکتی ہے اگر مجھے پہلے سے ذرا بھی اسکا اشارا معلوم ہوتا تو آپکے کام کی بخوبی تدبیر اور تجویز کردیتا اور سارے کام درست ہوجاتے میرے قول کی صداقت پر آپکی خاطر فیض گستر خود شاہد عادل ہوگی اور آپکے آیئنہ ضمیر پر میرے باطن کا ضرور پرتو پڑتا ہوگا کہ مین غایت راستی واخلاص سے یہ سخن عرض کرتا ہون اور میرا دل میری زبان سے موافق اور خلاف ورزی و دروغ کا منافق ہے اور مین آپ کا مخلص دیرین اور بندۂ قدیم ہون آپ اپنے لشکریون اور غلامونسے پوچھئے لوہی کہ کسنے اون کو خداداد کی قید سے چھڑایا اور اوسکے آتش شر و فساد سے کسنے اونکو رہائی دی کیونکہ اگر مین نہ ہوتا تو بیشک خداداد کے پنجۂ بیداد سے اونکی رہائی ممکن نہ تھی اور وہ اونکو ہلاک کرتا اور اونکی اولاد یتیم ہوجاتی گر آپ اونسے پوچھوگے تو یہ کیفیت سب آپکو بالتفصیل وہ بیان کردینگے اور آپکو وہ حال معلوم ہوجائیگا اور یہ نہین تو آپ اپنے دل سے ہی دریافت کیجئے کہ مین اپنے قول مین صادق ہون یا نہین الغرض انواع طرح سے اوسکے دل کو اپنی طرف مائل کرلیا اور اس قسم کے سیکڑون افسون اوسپر اوسنے پڑھے اور خوب سار و غن قاز ملکر اوس وحشی کو اپنا رام کیا چونکہ تقدیر اسکے مساعد اور ایام حیات مستعار ہنوز باقی تھے تدبیر اوسکی راست آئی اور وہ اسکے قتل سے درگذرا اور اسکی صلاح اور صوابدید کے موافق عمل کرنے لگا اور جب سلطان حسین نے جان بخشی کا احسان اسپر رکھا تو اوسنے اوسکے رفیقونکے قتل کرنے کے باب مین صلاح و مشورت کی تو خداداد نے دست بستہ عرض کی کہ بیشک خلیل سلطان نے اپنے مراحم بیکران اور غایت درجہ کے جود و احسان سے تمام خلق اللہ کو اپنا بندہ اور مطیع کرلیا ہے ورنہ شجاعت و تہور کی صفت اوسمین مطلق نہین اوسکے اقبال نے جو اسقدر ترقی پکڑی اور دولت سلطنت جو اوسکے ہاتھ آئی اوسکا باعث محض اوسکا حسن خلق اور داد و دہش اوسکی ہے اگرچہ مال معرض فنا و زوال مین ہے لیکن حسن خلق کے ساتھ اگر اوسکے موقع اور محل پر صرف کیا جائے تو دنیا مین جو کام اوسنے نکلتا ہے جور و بیداد اور خنجر و شمشیر فولاد سے وہ نہین نکلتا چونکہ آپکے مکارم اخلاق و محامد اوصاف حد حصر سے زیادہ اور اطراف عالم مین مشہور و معروف ہین اور دلیری اور شجاعت مین بھی آفاق مین دوست و دشمن کے زبان پر مذکور بلکہ بہمہ صفت

موصوف ہو **شعر** صورت سے تیرے شان شجاعت ہے آشکار ٭ ہیبت سے تیرے جان عدو جسم مین فگار ٭ ہے فتح تیرے رایض اقبال کی ردیف ٭ اور نصرت وظفر وم ہیجار کا بدار ٭ اور مجھے اس بات کا یقین واثق ہے کہ تمام لشکر عموماً آپکے دیدار فائز الانوار سے مایہ مسرت وشادمانی حاصل کرینگے اور اونکا دل آپکی طرف راغب ہوجائیگا کیونکہ ضرور ہے کہ وہ کسی کو اپنا سردار مقرر کرین تاکہ دین ودنیا کے اونکے امور منتظم ہون اور اونکا ملک ومال غیر قومون کے ہاتھ سے محفوظ ومصون اور نقد جان دست تطاول اعدا سے سلامت اور مامون رہے اور یہ قوم بڑی بہادر دلیر اور شجاع ہے اور ہمیشہ انکو اپنے دشمنوپر منصور ومظفر ہی دیکھا ہے اگر کوئی شخص انکو اپنی مدد کے واسطے بلاوے تو جان ودلسے اوسکے شریک ہوتے اور نہایت وفاداری اور جوانمردی سے اوسکا ساتھ دیتے ہین **شعر** دلیران وشیران دشت وغا ٭ سرشت اونکی اخلاص طینت وفا ٭ تو اونکے لئے سردار بھی ایسا ہی چاہئے کہ بڑا عالی ہمت صاحب شوکت عاقل ودانا سخی وباذل نیک نیت تنومند وتوانا ہو جسکی تدبیر صائب وہمت بلند فکر رسا واقبال ارجمند سے انکا جوہر ذاتی اور بھی ترقی پکڑے اور اوسکے سایۂ عاطفت اور ظل حمایت مین رہکر کارہائے نمایان معرض ظہور مین لاوین اور مین جہانتک خیال کرتا ہون مجھے اس صفت کا آدمی سوائے ذات والا صفات کے کوئی نظر نہین آتا اور اس زمانہ مین ایسا شخص جسمین یہ ساری صفتین پائی جاوین بجز جناب والا کے باوجود تلاش بسیار عرصہ گاہ وجود مین کوئی متنفس نشان نہ دیگا کیونکہ شرف ذاتی ومحامد صفاتی کلہم آپ کی ذات مین جمع ہین ملک شاہ اور شیخ نور الدین سے اور آپ سے زمین آسمان کا فرق ہے الغرض کہ اوس بہادر قوم کی سرداری آپ ہی کو زیب دیتی ہے اور دوسرا اسکی لیاقت نہین رکھتا جب صورت حال اسطرح پر ہے تو یہ قوم سب آپکی غلام ہے اور آپ اونکے مالک ہوئے ہین تو اب آپکو اختیار ہے چاہے آپ اونکو قتل کیجئے چاہے زندہ رکھئے مگر میرے نزدیک تو اونکا سلامت رکھنا ہی بہتر ہے کیونکہ اپنے آقا سے ملازمون کو ہمیشہ مرحمت اور مکرمت کی اُمید ہوا کرتی ہے اگر آپ کی رائے عالی مین مناسب ہو تو ہم سب سے عہد وپیمان مؤکد بہ ایمان لو یا اپنے پاس مقید کر رکھو ایسی ایسی چکنی چوپڑی باتو نسے آکر اونے سلطان حسین کے دل کو رام کر لیا یہانتک کہ وہ اوس ارادہ ناصواب سے باز آیا اور اوسکی رائے اور صوابدید کے موافق عمل کرنے لگا۔

## عہد وپیمان لینا سلطان حسین کا امیروں سے اور روانہ ہونا اوس کا خلیل سلطان کی طرف معہ امرائے مذکور درحالیکہ وہ اوسکے ساتھ مقید تھے

پھر سلطان حسین نے اون سب امیرون کو اپنے حضور مین طلب فرمایا چونکہ وہ لوگ اسکے قبضہ مین تھے اس باعث بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اونکو چارہ نہ ہوا اور اوسکے حضور مین حاضر ہوئے تو سلطان حسین نے اون سے خلیل سلطان سے مقابلہ کرنے کے بارہ مین عہد وپیمان لیکر اون سبکو مقید او رپابزنجیر کیا اور وہ بھی بطیب خاطر اپنے

قید ہونے پر راضی ہوگئے اور جیسا کچھ اسنے کہا اوس بارہ مین اونھون نے عہد و میثاق باندھا کہ بجان و مال و اولاد و آل اس مہم مین اوسکی خدمت مین حاضر رہینگے جب ایسے مضبوط عہد و پیمان سے اوسکے دل کو اطمینان حاصل ہوگیا تو اون کے سر خون سے درگذرا اور اونکو قید اور پا بزنجیر کرکے اپنے ساتھ سمرقند کو لیچلا اور پہلے سے خلیل سلطان کے پاس ایک قاصد کو روانہ کیا کہ اسکے حال کی اوسکو خبر کرے اور وہ اسکے مقابلہ کے واسطے آمادہ ہورہے چنانچہ اوسکو یعنی خلیل سلطان کو سلطان حسین کے آنے کی خبر ہوئی کہ دریائے جیحون سے اوسنے عبور کیا اور اب بتعجیل تمام اپنے مامون کے ممالک محروسہ مین سے اپنے حصہ کا طالب ہوکر میرے ساتھ جنگ کرنے کے ارادہ سے سمرقند مین آیا چاہتا ہے

## مستعد ہونا خلیل سلطان کا سلطان حسین کے مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے اور روانہ ہونا معہ لشکر دار السلطنت سمرقند سے

خلیل سلطان نے جب سلطان حسین کے ادھر آنے کی کیفیت معلوم کی اور یہ خبر بسند معتبر حد تواتر کو پہونچی بہت سا لشکر لیکر سمرقند سے بقصد مقابلہ روانہ ہوا تا کہ آگے بڑھکر اوسکا تدارک کرے اور بہت سرعت اور سبقت کو کام فرمایا اور ادھر سلطان حسین نے آلہ داد کو اور اوسکے رفیقون کو کہ بعوض قتل کئے جانے کے قید کئے گئے تھے اپنے حضور مین بلا کر از سر نو اونسے عہد و پیمان چاہا اور اس باب مین نہایت اہتمام اور قسم ہائے شدید کھانے پر اون کو مجبور کیا اور اون امیرون اور سردارون نے بھی از سر نو ہر طرح سے اوسکی خاطر جمع کردی پھر اوسنے اون سبکے بند کھولدئے اور ہر ایک سے عذر خواہی کرکے خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور اونکا اعزاز و اکرام کیا اور اونکے تابع کے آدمیونکو بھی سب کو زر و مال خوب سا دیکر گرد کدورت و غبار ملال اونکے دلونسے دور کیا ہوا سمجھا اور اون سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور مدینہ کش مین معہ جمعیت مذکور آپہونچا۔ آلہ داد نے پہلے سے ہی اس واردات کی اطلاع جو اوسپر اور اون امیرون پر گذری تھی خلیل سلطان کو کردی تھی اوسوقت بھی اوسنے خلیل سلطان کو کہلا بھیجا کہ ہان اب یہ وقت ہے بدولت و اقبال تشریف لائیے کہ دشمن آپ کا خواب غفلت مین اور بخت سعید آپ کا بیدار ہے آپ اسطرف کا قصد فرمائینگے تو خدا آپ کا یار و مددگار ہوگا اور غنیم لئیم آپکے ہاتھ سے کشتہ و خستہ یا گرفتار ہوجائیگا تعجیل کو کام فرمائے اور اس کام مین تغافل اور سستی روا نہ رکھئے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ فتح و نصرت آپکی رکاب سعادت انتساب مین حاضر ہو یہ مژدہ سنکر خلیل سلطان بطریق ایلغار اوس مکان پر پہونچا جہان سلطان حسین اپنی فوج کے ساتھ فروکش تھا سلطان حسین نے بھی لڑائی کی تیاری کی اور اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین میمنہ کی سرداری آلہ داد کو دی اور میسرہ پر اوسکے دوسرے رفیق کو امیر کیا جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی بہادر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے ہنگامۂ گیر و دار گرم ہونے لگا اور آتش قتال سے سنگ و فولاد طبع شیران بیشۂ وغا نرم تو آلہ داد کے اور اوسکے ساتھیون کے لشکر مین سے صفین کی صفین نکلکر خلیل سلطان کے لشکر مین جا ملین

اور سلطان حسین کا لشکر بھوڑا رہ گیا اور اوسکی جمعیت مین سنگ تفرقہ پڑا بدحواسی سے اونھون نے راہ گریز آگے پکڑی اور سلطان حسین کے بھی قدم اوکھڑ گئے خلیل سلطان کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور ہزیمت کھا کے جنگلوں جنگل بھٹکتا ہوا اپنے ماموں کے بیٹے بھائی شاہ رخ مرزا کے پاس جو حاکم ہرات تھا چلا گیا مگر وہان بھی اوسکا قیام زیادہ ہوا ایسا پایہ ثبوت کو نہین پہونچا یا تو چند مدت مین وہین وہ مرگیا یا وہانسے نکلکر کسی دوسری جگہ کوئی آفت مین پھنسکر راہی ملک بقا ہوا غرض سلطان حسین کا مآل کار یہ ہوا جو بیان کیا اور خلیل سلطان نے مظفر و منصور اوس مہم سے اپنی دار الریاست کیطرف مراجعت فرمائی

## باقی حالات متعلق پیر محمد کے کہ مآل کار اوس کام کا جو اوسنے کرنا چاہا تھا کیا ہوا اور گردش دوران نے اوسکے ساتھ کیا سلوک کیا

کہتے ہین کہ پیر محمد نے بدستور وہی اپنا ارادہ مصمم رکھا اور جو شاہ راہ اوسنے پکڑی تھی اوسی پر بقدم صبر و ثبات جادہ پیما رہا ہوئے کل مقصود طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا آگے بڑھتا جاتا تھا اور اس مابین مین خلیل سلطان اور پیر محمد کے درمیان متواتر ارسال و رسل و رسائل کا طریقہ جاری رہا اور بہت طول طویل بحث و تقریر ہوا کی انمین سے ہر اک اپنے اپنے استحقاق کے بارہ مین حجج ساطعہ و براہین قاطعہ پیش کرتا اور اپنی قوت و شوکت اور جاہ و جلال کا دباؤ اپنے حریف پر ڈالتا اور مقابلہ اور مقاتلہ کا ارادہ رکھتا ایک شخص جسکا نام پیر علی تاز تھا اوسوقت اوسکا وزیر صائب تدبیر مدار المہام اور مشیر تھا کل امور اوسکے صلاح اور مشورت سے ہوا کرتے لشکر کا انتظام اور کوچ و مقام صلح و جنگ و مقدمات نام و ننگ مین اوسی کو معتمد علیہ اور مقدم رکھکر اوسکی تجویز و صوابدید کے موافق عمل کرتا سر رشتہ معاملات دیوانی اوسیکی رائے سے متعلق تھے اور اوسکی صلاح و مشورت جمیع امرا اور وزرا کی رائے و تدبیر پر فایق تھی الحاصل اوسنے قندھار کے لشکر سے کچھ فوج مردان آزمودہ کار و جوانان تومند و چست و چالاک کی منتخب کرکے اپنے ہمراہ لی اور بڑے عزم اور بکمال ہمت و حزم سے اپنے ارادے کے پورے کرنے کے واسطے آگے روانہ ہوا یہانتک کہ دریائے جیحون کے ساحل پر پہنچا اور کشتیان ترتیب دیکر باسانی و عجلت تمام اوس دریائے بزرگ سے عبور کرکے سواد نخشب مین پہونچا

## مقابلہ کرنا لشکر خلیل سلطان کا قندھاریون سے اور شکست پانا اونکا بکمال ذلت اور پریشانی

چونکہ خلیل سلطان پہلے ہی بکمال حزم و احتیاط جو کہ لازمہ جہانداری و ملک داری و شہریاری ہے اس واقعہ کے قبل از وقوع خبر رکھتا تھا اوسنے اپنا خزانہ کھولدیا اور امرا و سرداران لشکر کو انعام و اکرام سے مالامال کردیا اور سلاح

جنگ ساز و سامان اسپ و یراق وغیرہ سے اپنی کل فوج کو درست کیا اور ملوک اطراف اور قرب وجوار
کے شاہ و شہریارون کو نامے لکھکر اوسکے لشکر مین حاضر ہونے کا اونکو تاکیدی حکم بھیجا کہ بہت جلد یہان حاضر ہوکر
قندھاریون کے مقابلہ پر کمر ہمت باندھین اس حکم کی ان سب نے برضا و رغبت تعمیل کی اور بہت جلد اپنی جماعت لیکر
خلیل سلطان کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اوسکے خوان نوال اور مایدۂ فضل و افضال سے شیرین کام و لذت یاب
ہوکر مطیع و منقاد و منتظر صدور فرمان رہے بلاد ترکستان سے بھی روسائے عظیم الشان رستم توان فوج فوج آکر شریک
ہوئے اور بڑے بڑے دلیر و شجاع غیور و بہادر سردار جنکی ہمت اور جرأت مشہور زمان تھی خلیل سلطان کا حسن اخلاق اور
کرم و اشفاق دیکھکر ہمیشہ اوسکی رفاقت مین رہنے کے ارادہ سے حاضر ہوئے تھے یہ لوگ چغتائی اور اہل جتہ کے درمیان تھے
غرضکہ فارس و عراق و رستمدار خراسان و تاتار وغیرہ کی بہت سی فوج سوار و پیادون کی خلیل سلطان کے پاس جمع ہوگئی
اور خلیل سلطان نے بھی کمند احسان اور دام لطف و التفات بے پایان سے اون کے دلون کو صید کرلیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
ممالک ایشیا مین بہت سے فتوحات اوسکو حاصل ہوئے اور روز بروز اوسکے دولت و اقبال کو ترقی ہوتی رہی اس کثرت
اور عدت سے بشوکت و ہیبت لشکر آراستہ کرکے خلیل سلطان قندھاریون کے مقابلہ اور مدافعہ کے واسطے روانہ ہوا
تمام لشکر ساز و یراق سے ایسا آراستہ اور زرق و برق تھا کہ گویا اوس سرزمین پر نوعروسان سراپا ناز صورت طاؤسان
طناز ہر طرف خرامان ہین نسیم فتح و ظفر اونکے پرچم اقبال سے وزان اور شمیم نصرت اونکے ڈھالون کے پھولونسے مشام اہل
عالم مین عنبر فشان تھے اس جاہ و جلال و شوکت و اجلال سے خلیل سلطان نے معہ عساکر نصرت مآثر بعیش و خوشی نواح بلاد
قرشی مین وارد ہوکر خیام لشکر برپا کیے یہ وہ شہر لطافت بہر ہے جسکا ایک شمہ تعریف پہلے ذکر ہوچکا ہے روز یکشنبہ یکم
رمضان ۸۰۸ھ آٹھ سو آٹھ کو شہر مذکور مین آکر اس لشکر نے مقام کیا قضارا قندھاریون کا لشکر بھی وہین اُترا ہوا تھا مگر اس
روز اوس جماعت سے کسی نے اپنے حریف سے کچھ تعرض نہ کیا اور نہ اپنی حد سے قدم آگے بڑھایا اور شب کو بھی آتش
حرب و پیکار جانبین کی منطفی رہی اور کسی جانب مین دیگ ضرب و کارزار کی جوش مین نہ آئی دونون لشکرون نے امن
چین سے اپنی اپنی فرودگاہ مین شب گذاری **شعر** نکلیگا جو صبح کا ستارا ؛ ہونا ہے سو ہوگا آشکارا ؛ جب شہسوار
زرین قبائے فلک تیز گرو نیزۂ خطی خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر خیمہ گاہ مشرق کیطرف سے گرم جولان ہوا دونون لشکرون
سے طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی بہادرون نے سلاح جنگ اپنے بدن پر آراستہ کرکے مقابل حریف صفین آراستہ کین میمنہ
اور میسرہ قلب و جناح اپنے اپنے موقع اور قرینہ سے قایم اور مرتب ہوئین شور ہل من مبارز سے عرصہ قتال گونج اوٹھا
گھوڑون کے ہنہنے اور سوارون کے نعرے سے اوس میدان مین شور محشر برپا ہوگیا دونون لشکرون نے بڑی
تیزی اور دلیری سے ایک دوسرے پر حملہ کیا اور بڑی ہمت و مردانگی سے مقابلہ میمنہ میسرہ پر اور میسرہ میمنہ پر آگرے
کثرت مقتولونسے دم لینے کی اجل کو فرصت نہ ملی اوس خشک زمین پر دریائے خون مثل جیحون موجزن ہوگیا برق

پیر سے ہزاروں کا خرمن حیات جلکر خاکستر گلخن ہوگیا جوانان شیردل نے مردانگی کے جوہر دکھا کر حق نمک ادا کیا نامردان
نے میدان جنگ سے بھاگ کر دامن اصالت و نجابت پر داغ بدنامی لگایا تک و دو اسپان باد رفتار و سعی و رفتار سپاہیان
ستارہ سے ایک ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ گویا زمین آسمان پر چڑھ گئی یا آسمان زمین سے قریب تر ہوگیا سطح فلک
فیروزہ فام گرد و غبار سے اسقدر تیرہ و تار ہورہا تھا کہ عین نصف النہار مین آسمان پر تارے نظر آتے تھے۔ گرد کا
یک دریا تھا کہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہوا پر موجین مار رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب پنجۂ باد صرصر نے
اس گرد کو چاک کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر قندھار نے ہزیمت پائی اور نسیم فتح و ظفر نے گلشن اقبال خلیل سلطان کو گلہائے
فتح و نصرت سے تر و تازگی بخشی پیر محمد نے جب اپنے لشکر کو اس سراسیمگی اور بے سر و سامانی سے بھاگتے دیکھا ہوش
اڑ گئے اور پائے ہمت و استقامت اوکھڑ گئے کمال حسرت و پریشانی کیحالت مین غم و غصہ کھاتا ہوا میدان جنگ سے
بھاگ نکلا اور وہ لشکر بھی ادھر اودھر متفرق اور پریشان ہوگیا خلیل سلطان کو اللہ نے فتح و نصرت عنایت فرمائی
پیر محمد کے لشکر کا بہت سا مال و اسباب ساز و یراق خلیل سلطان کے لشکر کو غنیمت مین ہاتھ آیا اور اوسکے اہل و عیال
لونڈی غلام خدم و حشم و تمامی حرم اوسکے بندی بنے ان سب کو چھوڑ کر پیر محمد نے اوس معرکہ سے جان سلامت لیجانا غنیمت
سمجھا **شعر** سلامت باہر آنا مبلکہ سے ٭ ہے دشمن کو نصف غنیمت ٭ خلیل سلطان مظفر و منصور اپنی دار السلطنت
کیطرف عازم ہوا بندگان خدا نے گردش زمانہ سے اوسکے سایۂ عاطفت و ظل حمایت مین راحت و آسایش پائی اور تخت
سلطنت و افسر دولت نے اوسکے وجود باجود سے سرفرازی و نازش حاصل کی سجادہ تضرع و نیاز پر سجدہ شکر واہب بے
منت بجالایا اور مقام جکدلیک مین صیام ماہ رمضان بخیر و خوبی تمام اتمام کو پہونچائے۔

## خروج کرنا لشکر عراق کا خلیل سلطان پر

بعد حصول اس فتح کے غرۂ شوال شب دوشنبہ کو سرداران عراق بغاوت کے ارادہ سے معہ اہل و عیال و اموال و اثقال
ماوراء النہر سے نکلے سردار انکا ایک شخص بنام حاجی باشا تھا جسکے یہ سب مطیع اور فرمانبردار تھے جسطرح سے وہ چاہتا تھا انپر
حکومت و فرمانروائی کرتا ایک قدم اوسکے حکم سے باہر نہ جاتے یہ لوگ بڑے جری اور بہادر تھے سلطان علاء الدولہ ابن
سلطان احمد بغدادی ایک اور سردار بھی انکے ساتھ ہوگیا تھا سلطان علاء الدولہ وہ ہے جسکو تیمور نے پکڑ کر قید شدید مین
رکھا تھا اوسکی وفات کے بعد خلیل سلطان نے محنت قید سے اوسکو نجات دیکر بڑے اعزاز و احترام سے اپنے پاس رکھا
تھا حاصل یہ کہ جس حالت مین کہ لوگ بباعث عید عیش و آرام مین مشغول تھے سرداران مذکور اپنا بند و بست کر کے ظلمت
شب مین شہر سے نکلے اور جانب عراق مجمم عنان تاب ترش عزیمت ہوئے غالبًا اون لوگون نے پہلے ہی اس بارہ مین
باہم عہد و پیمان کر رکھا تھا بہر حال یہ تو اونھون نے ضرور سنا تھا کہ مملکت عراق مین پھر وہی پہلے بادشاہ کی سلطنت

اور حکومت قایم ہو گئی ہے غرضکہ یہ سب لوگ کلہم بے مزاحمت غیرے وہانسے نکلے اور دریائے جیحون سے عبور کرکے بہت جلد خراسان مین پہونچے اوس بلاد کے ناظمون اور حاکمون نے جو انکا حال سنا ہر ایک جانب سے اون کو تنگ پکڑا اور درپے اونکے رہکر سنگ تفرقہ اونکی جمعیت مین ڈالنا شروع کیا چنانچہ بباعث عدم اتفاق و نزاع باہمی وظہور نفاق چندروز کے عرصہ مین سررشتہ اونکے انتظام و جمعیّت کا ازہم گسیختہ ہو گیا اور قبل عراق کو پہونچنے کے اطراف بلاد مین نہایت بیسروسامانی اور غایت درجہ کی مصیبت و پریشانی کی حالت مین جمعیّت اونکی متفرق ہو گئی کہان توران اور کجا ایران۔ خلیل سلطان نے اوس مقام مین بفیروزی و میمنت جشن عید سعید کیا اور ربمبارکی وسعادت اچھی تاریخ دیکھکر دارالسلطنت کیطرف مراجعت فرمائی

## بیان اون واقعات کا جو پیر محمد سے بعد شکست پانے کے ظہور مین آئے اور قندھار کو پہونچنے کے بعد جو کام اوسنے کئے

جب پیر محمد خلیل سلطان سے ہزیمت پاکر بادل داغدار و سینہ ریش و خاطر فگار دارالقرار قندھار مین پہونچا تو اوسکو فی الجملہ قوت اور جمعیّت روز بروز حاصل ہوتی گئی سرداران لشکر اور تمام فوج کے افسر اوسکے سلام اور مجرے کو حاضر ہوتے اور اظہار اطاعت و اخلاص کرکے ہر طرحسے تسلّی و دلاسا دیتے لیکن بوجہ اوس خفّت اور ندامت کے جو اوسکو شکست کھانے اور مقابلہ خلیل سلطان سے فرار کر جانے سے حاصل ہوئی تھی ہمیشہ اوسکے دلکے تنور مین آتش غیظ و غضب مشتعل رہتی تھی بظاہر اگرچہ لوگونسے بکشادہ پیشانی صحبت رکھتا اور اظہار فرحت و بہجت کرتا مگر باطن مین اوسکو بڑی کوفت اور دلپر نہایت صدمہ تھا عقل و دانش سے بھی بہرۂ وافی اور نصیبہ کافی اوسکو نہ تھا بعض موقع اور محل پر اوس سے کوئی امر ایسا سرزد ہوتا جو اوسکی سفاہت اور قلت فہم و فراست کی پوری پوری دلیل ہو سکتا تھا۔ اسنے اپنے ماتحت کے حاکمون اور سردارون کو جن پر اعتماد کلی رکھتا تھا اور جنکو اپنا مخلص اور وفادار جانتا تھا نامے لکھے اور خلیل سلطان سے جنگ کرنیکا اپنا ارادہ ظاہر کرکے اس مہم مین اونسے کمک اور نصرت چاہی اور دردِ دل کا اونکی اعانت سے مداوا طلب کیا جب اون سردارون کو یہ نامے پہونچے سب نے بالاتفاق اوسکی اطاعت برضا و رغبت کی اور بقصد جان نثاری شرط وفاداری کمر خدمت میان جان پر باندھکر اوسکے حضور مین حاضر ہوئے چند مدت مین اسقدر لشکر پیر محمد نے جمع کر لیا کہ جنگل و صحرا اونسے بھر گئے پھر اوسنے خلیل سلطان کو ایک نامہ باین مضمون لکھا کہ ہماری پہلی جو لڑائی تھی وہ بے سمجھے بوجھے نہایت عجلت اور بدون تدبیر و درایت سے اتفاقیہ تھی جسکا نتیجہ ہمارے لئے اچھا نہ ہوا اور ہماری آتش غضب کا وہ ایک چھوٹا شرارہ تھا کہ بہت آسانی سے انطفا اوسکا ممکن ہو سکا اگر مین تمام قوت اور شوکت اپنے استعمال مین لاتا اور تیرے ساتھ مصاف کرنے کے کام کو کچھ بھی اپنے جی مین وقعت رکھکر ادنیٰ توجہ بھی کرتا تو اسقدر ندامت اور خفت نہ

وٹھایا اوسوقت مین تیری قوت اور شوکت اور زور وتوانائی فقط لشکر عراق کی مدد اور کمک پر تھی جو تجکو وہ دن
فتح کا نصیب ہوا اور اب تو اونمین نفاق پیدا ہو گیا ہے اور تجھے بھی اچھی طرح سے انکے عدم اتفاق کا حال معلوم ہے
تیرے اونکے درمیان بعد المشرقین ہے اور کسی صورت سے اب اتفاق ممکن نہین سو اب تم یقین کر لو کہ مین بقصد
انتقام بہادران پیل تن اور مردان شیر افگن کو ساتھ لیکر سیل فنا کیطرح سے تیرے سر پر آیا ہون اگر سد سکندر رہے تو بھی تیرے
لشکر کو میری فوج کے سامنے قایم رہنے اور مقاومت کرنے کی تاب و طاقت نہین لڑائی کا حال جیسا کہ تم خود جانتے ہو
مثل ایک ڈول آب کے ہے جو بر سر چاہ ہے جیسا کہ کل ہمارے لئے کنوئین میں سے پانی کھینچا گیا ویسا ہی فردا تمھارے واسطے کیا جائیگا

## متوجہ ہونا پیر محمد کا خلیل سلطان کے مقابلہ کو کرّت ثانی باعساکر بیکران اور ہزیمت پا کر معاودت کرنا بکمال اندوہ و پشیمانی

پیر محمد کو جب خاطر خواہ مدد ملی اور لشکر و سپاہ کی جمعیّت جیسا کہ چاہئے اوسکے پاس فراہم ہو گئی تو وہ لشکر گران ہمراہ
لیکر بقصد منازعت و مقابلت خلیل سلطان بڑے عزم اور ارادہ سے روانہ ہوا اور دریائے جیحون سے عبور کر کے
حصار شادمان مین آکر مقام کیا امیر خلیل سلطان نے جو اوسکے آنے کی اور اوس ارادۂ ناصواب کی خبر معلوم کی بہت
سا لشکر جو حد شمار سے باہر تھا اور ایک ایک جوان اوسکا شجاعت و دلیری مین ہم آورد رستم و اسفندیار تھا ہمراہ اوسکے
مدافعت کے لئے عازم ہوا اور بڑی تیز قدمی اور چستی و چالاکی سے لشکر قندھار کو جا لیا قندھاریون نے پہلی مرتبہ خلیل
سلطان کے لشکر ظفر پیکر کی دلیری اور دست برد دیکھی اور اونکے ضرب و طعن کی چاشنی چکھی تھی اور اوس سے بخوبی
واقف تھے اس دفعہ زیادہ تر اونکے دلون مین خلیل سلطان کا خوف و ہراس غالب ہو گیا اور بدون اسکے کہ کوئی مقابلہ
ہو اور طبل جنگ کی صدا کان مین آئی غایت خوف و بیم سے تاب مقاومت نہ لا سکے اور ناکردہ جنگ پسپا ہو کر پیر محمد کے
ارادہ کے خلاف قلعہ بند اور درستی برج و بارہ مین مشغول ہوئے پیر محمد نے جو اپنے تدبیر کار کو خلاف تقدیر و مشیّت کردگار
دیکھا بہت پریشان ہوا اور رمّال کار دریافت کر کے غرق عرق انفعال **شعر** خطا کرتی ہے جسکی رائے و تدبیر ؛ تو لاتا ہے
زبان پر عذر تقدیر ؛ جو تدبیر اوسنے اپنے مخالف سے انتقام لینے پر کی تھی وہ اسکی طرف عائد ہوئی اور ادھر لشکر خلیل
سلطان نے اپنی تمام کوششین اور تدبیرین قلعہ شادمان کے محاصرہ مین خرچ کر کے محصورین پر عرصۂ عافیت و قافیہ
سلامتی تنگ کیا اور تمام مال و اسباب نقد و جنس قندھاریون کا اور خاص پیر محمد کا جو قلعہ کے باہر تھا خلیل سلطان
کی فوج کے ہاتھ لگا لینے کے اور اوسے لٹے دینے پڑ گئے۔

## حیلہ اور تدبیر سوچنا پیر محمد کا دفع دشمن کے لئے اور حاصل کرنا حسرت

## ونا کامی از نا مساعدت بخت و عدم سعادت

جب پیر محمد نے اپنے رفیقون کی بیوفائی اور یہ بزدلی دیکھی اور سانپ کا کاٹا ہوا رسی سے ڈرتا ہے یہ مثل اوپر صادق پائی ناچار اوسنے کتاب مکر و حیلت گری کھولکر اوسمین سے ایک فصل فسون سازی یاد کر کے یہ نسخہ بنایا کہ بہت سے پوست جانوران چوپایہ مثل گاؤ و گاؤمیش وغیرہ کے جو عمدہ دباغت کئے ہوئے اور رنگین و منقش تھے منگوائے اور اونکے بطور زرہ و خفتان لباس قطع کرواکر اونپر آئینے مضبوط لوہے کی چھوٹی چھوٹی میخون سے جڑ دئے اور بعض مین صیقل کی ہوئین صاف اور شفاف فولادی مربع و مستطیل و مدور تختیان بنواکر نصب کردین اور اوس شہر کے آدمی مردمان بازاری و اہل حرفہ وغیرہ نکو پکڑ پکڑ کر وہ چمکتی ہوئین زرہین اونکو پہنائین اور ہتھیار و خنجر و سنان و شمشیر آبدار اونکو بندھواکر سپاہیونکی صورت بنایا اور جب آفتاب بلند ہوتا قلعہ کی فصیل اور برج پر اونکو چڑھاتے اور شہر کے باہر بھی مورچونپر اونکو کھڑا کرتے تو دور سے دیکھنے والون کی نظر مین ایک مسلح فوج معلوم ہوتی تھی مگر حقیقت مین وہ ایک دھوکے کی ٹٹی تھی جیسے تابش آفتاب مین پیاسے کو ریگستان مین چشمۂ آب نظر آتا ہے اور وہ درحصل ریت ہے ایک مدت تک یہ دھوکے بازی اوسکی چلتی رہی اور خلیل سلطان کی فوج کو بھی ایک گونہ اسکا خیال تھا اور یہ رائے و تدبیر نتیجہ اوسکے وزیر کی عقل و دانش کا تھا جسکا نام پیر علی تھا اور اوسکی صلاح و مشورت کے جادہ پر ہمیشہ یہ گام فرسا رہا آخر انجام اس حیلہ و تدبیر سے بھی کچھ فائدہ اوسکے لئے مترتب نہوا اور یہ فریب اوسکا خلیل سلطان کے لشکریونپر کھل گیا چونکہ اسکی فوج کے بہت سے آدمی پہلے ہی ناکردہ جنگ محض آوازہ آمد آمد فوج خلیل سلطان سنکر پیر محمد کی رفاقت سے کنارہ کش ہوگئے تھے اور اوسکو فقط اعتماد اور بھروسا اسی فوج مصنوعی پر تھا جسکا پردہ فاش ہوگیا تو اوس قلیل جماعت سے جو اسکے پاس رہگئی تھی اوسکی اُمید منقطع ہوگئی اور کام ناکام اُسکو تضرع اور منت و سماجت سے صلح کرنا اور قسمت قسام ازل پر راضی رہنا ضرور ہوا۔

## معترف ہونا پیر محمد کا اپنے قصور پر اور اقرار کرنا اپنے ظلم و تعدی پر اور طالب صلح و آشتی ہوکر اظہار اخلاص و دوستی کا کرنا

آخر انجام پیر محمد نے بجز صلح اور آشتی کے اور کوئی چارہ اور راہ نجات اپنے لئے نہ دیکھی لہذا اوسنے باب تملق و خوشامد و درآمد وا کیا اور استقرار صلح کے واسطے کوئی واسطہ اور حیلہ ڈھونڈھنے لگا اور خلیل سلطان سے مترصد اور متمنی عفو جرائم اور متوقع مراحم باین مضمون ہوا **شعر** پسندیدہ ہے پاداش بدی سے ؛ عطا پے منت ارباب کرم کی ؛ یہ التماس اوسکی خلیل سلطان نے بطیب خاطر قبول اور منظور کری طرفین سے قواعد صلح و آشتی و اساس محبت و دوستی موکد بعہد و پیمان و مشید بسوگند و ایمان ہوئے اور صلح نامہ مین یہ بنا قرار دیگئی کہ دونون مین سے کوئی ایک دوسرے

کے ملک کا قصد نہ کرے اور جو ملک و مال ایک دوسرے کے ضبطے مین آیا ہے وہ باہم واپس کرین اور مدت العمر جادہٴ دوستی و محبت پر ثابت قدم و راسخ دم رہین اور ان امور کی پاسداری و رعایت عہد صداقت و دوستی و اجتناب خلاف ورزی کے بارہ مین بہت سخت اہتمام کیا گیا اس بند وبست کے بعد دونون صاحب معہ افواج اپنے اپنے دارالسلطنت و مرکز دایرہٴ دولت کیطرف واپس پھر گئے یہ واقعہ ۸۰۹ھ آٹھ سو نو مین واقع ہوا۔

## ظہور مخالفت و منازعت درمیان پیر علی و پیر محمد کے اور اوتارا جانا لباس حیات کا اونکے جسم سے

جب پیر محمد اپنے وطن کو پہونچکر چندے آسایش و استراحت مین رہا پیر علی تاز نے اوسکی مخالفت پر کمر باندھی اور ملک کا دعوی کرکے اوسپر لشکر لیکر چڑھ آیا اور ایک ہی حملہ مین اُسکو گرفتار و اسیر کرکے نہایت سختی اور تندی سے پیش آیا اور اپنے استحقاق کے بابت مین علانیہ یہ کہنا شروع کیا کہ ہمیشہ انقلابات گردش دوران ہوا کرتے ہین آثار قیامت کے ہوا ہوا ظاہر و ہویدا ہین دجالون کے خروج کا یہ زمانہ ہے ظالم اور فاسق اور حاکمان کاذب کا دور دورا ہے ایک لنگڑا دجال جو تھا وہ مرگیا اور یہ زمانہ لنگڑے دجال کا ہے اسکے بعد کانا دجال جو مشہور ہے اوسکا بھی قریب تر ظہور ہے تو اس زمانہ مین جو کوئی سلطنت کا مستحق اور دعویدار ہے تو وہ مین ہی ہون اور مجھے ہی اوسکی لیاقت اور حقیت ہے اوسکی ان واہیات اور خرافات باتون کا جواب کسی کا مقدور نہ ہوا جووے اور اوسکو ایسے لاف وگزاف سے باز رکھے اور ساکت کرے مگر پیر محمد نے خفیہ طریقہ سے اپنے لشکر کے سردارون کو اور ماتحت کے امیرون اور حاکمون کو اپنی کمک اور مدد کے واسطے نہایت عاجزی اور الحاح سے پیغام بھیجا مگر اون کی کمک آتے آتے تک یہان اوسنے اپنا کام کر لیا اور قبل پہونچنے اون لوگونکے ہرات کا عازم ہو کر اوس بلاد مین پہونچا تو حاکم ہرات نے اوسکو گرفتار کرکے پیر محمد کے قصاص مین اوسکو قتل کرکے ملک عدم کو پہونچایا اس معاملہ کے واقع ہونے سے قندھار بھی خلیل سلطان کے ہاتھ مین آگیا اور ان دونون کے شر اور فساد سے خلیل سلطان کو جمعیت اور اطمینان حاصل ہوگیا اور بظاہر کوئی رقیب سلطنت اوس بلاد مین باقی نہ رہا

## ذکر اون حادثات اور واقعات کا جو امیر خلیل سلطان کے زمانہٴ غیبت مین ممالک سمرقند اور اوسکے مضافات مین ہوئے

اسی سال مین ایسا اتفاق ہوا کہ روم کے تاتاریون نے بلاد خوارزم سے ہوکر سمرقند پر تاخت کی اور دریائے جیحون سے گذر کر اوس ملک کی سرحد مین پہونچے مگر وہ فصل جاڑے کی تھی اور بباعث برودت ہوا آب جیحون یخ بستہ تھا لیکن خلیل سلطان کے لشکر نے جو سرحد پر مامور تھے چارون طرف سے اونپر یورش کرکے تھوڑے ہی عرصہ مین اونکی

جمعیت کو بباعث عدم اتفاق اونکے منتشر اور پریشان کردیا اونکے لئے بھی وہی مصیبت درپیش آئی جو کہ لشکر عراق کے لئے ہوئی تھی اسکے سوائے اور بھی ایک سانحہ خلیل سلطان کے اس مہم کیطرف مشغول ہونے اور اس دور و دراز سفر اختیار کرنے کے بعد اوس ممالک مین واقع ہوا اور وہ یہ ہے کہ خداداد اور شیخ نورالدین نے اوسکی غیر حاضری کے زمانہ کو وقت فرصت نہایت غنیمت سمجھا اور ایک فوج بڑے ساز و سامان کی جمع کرکے بڑے عزم اور ارادہ سے سمرقند کو چڑھ آئے اور اوسکے قرب وجوار کے بلاد و امصار مین جو اسوقت بہت آباد اور شاداب تھے نہیب وتاراجی پھیلائی لوگ اوسکے خوف وبیم اور حفاظت جان ومال کے خیال سے قلعہ بند ہوگئے جب اونھون نے پائی تدبیر اپنا وہان پہونچنے سے اور ان پر دست برد کرنے سے لنگ دیکھا اطراف وجوانب بیرون قلعہ مین لوٹ مار کرکے اپنے ملک کو مراجعت کرگئے ؛

## لشکرکشی کرنا خلیل سلطان کا شیخ نورالدین اور خدائداد پر بقصد انتقام

جب خلیل سلطان نے مظفر و منصور اوس سفر وسیلۃ الظفر سے سمرقند کیطرف مراجعت فرمائی اور اپنے دارالسلطنت مین داخل ہوا شیخ نورالدین اور خداداد کی بے اعتدالیون کا حال دریافت کرکے درپے انتقام ہوا چند روز عیش و عشرت مین مشغول رہکر اپنے لشکر کو بھی راحت و آسایش پہونچائی اور پھر ایک لشکر مردان کاردیدہ بہادران جنگ آزمودہ کا ترتیب دیا اور اطراف وجوانب سے اپنے دوستون اور مخلصون کو نامے لکھکر اپنا شریک کیا اور اس جمعیت کے ساتھ اون دونون یعنے شیخ نورالدین اور خداداد کی تنبیہ اور تادیب کے واسطے سمرقند سے کوچ کرکے دریائے سیحون پر پہونچا تو اوسکو متموج پایا اور کہین سے پایاب نہ دیکھکر بمشقت تمام کشتیان وغیرہ کی مدد سے اوس دریا سے اوسنے عبور کیا جب اوس پار جاکر پیشتر اوسنے قدم رکھا تو شاہ رخیہ اور خجند والی یکسر اوسکے مطیع اور فرمانبردار ہوگئے اور نہایت آشتی وصلح و دوستی ظاہر کرکے شرایط خدمت مہمانداری بجالائے مگر تاشکند والون نے سدباب اطاعت کیا اور قلعہ بند ہوکر طریق مخالفت اور بیگانگی کے سالک ہوئے ناچار لشکر خلیل سلطان نے بھی اونکا محاصرہ کیا اور لوازم قلعہ گیری نقب لگانا اور برج بارہ دیوار حصار وغیرہ کو ڈھانے اور منہدم کرنے کیطرف متوجہ ہوئے مدت محاصرہ نے طول پکڑا اور محصورین قلعہ پر بباعث نہ پہونچنے رسد وغیرہ کے بہت سی شدت اور مصیبت گذرنے اور بھوکھ پیاس کی سخت تکلیفین ہونے لگین عاجز ہوکر طالب امان ہوئے اور مطیع فرمان خلیل سلطان نے ازراہ مروت و احسان جوکہ اسکا وصف ذاتی اور طریقہ جبلی وفطرتی تھا انکے ملتمس کو قبول فرمایا اور دامن عفو واغماض انکے پیرایہ روئے وزلات وجرائم پر ڈھانک کر دروازہ صلح وآشتی کا کھولا اور بعد اون دونون کے یعنے شیخ نورالدین اور خداداد کے تعاقب مین عنان کمیت عزیمت معطوف اور مصروف رکھی

## روشن کرنا شیخ نورالدین اور خداداد کا آتش فتنہ و فساد کی واسطے جلانے خرمن حیات خلیل سلطان کے اور بجھانا آب لطف و احسان خالق انس و جان کا اوسکو اور محفوظ رہنا سلطان کا

شیخ نورالدین اور خداداد یہ دونون ہمیشہ اسی فکر مین لگے رہتے تھے کہ کوئی موقع ایسا ہاتھ آئے کہ خلیل سلطان ہمارے دام تزویر مین گرفتار اور تیر تدبیر کا شکار ہوجائے عروس مملکت بے مزاحمت غیرے ہمارے آغوش تمنا مین آئے اور زمانہ ہماری خواہش اور برطبق ارادت گردش کرے انکے تو یہ ارادے ہو رہے تھے اودھر سے خلیل سلطان اُنکے تعاقب مین مع لشکر عازم ہوکر انکے پیچھے لگا ہوا چلا آتا تھا جہان یہ مقام کرتے خلیل سلطان کے لشکر کے بھی اونھین کے مدنظر بر خیام برپا ہوتے اور جب وہ کوچ کرتے تو یہ بھی اونکے ساتھ ہی روانہ ہوتے اور جہان وہ مقام کرتے یہ بھی اوسیطرح پر اونکے قریب اوترپڑتے خلیل سلطان کو اپنے لشکر اور سرداران لشکر پر اگرچہ کمال وثوق اور اعتماد تھا اور درگاہ باری سے اپنے لئے حصول فتح و فیروزی کی امید قوی رکھتا تھا تو بھی اوسکا یہ دستور تھا کہ ہمیشہ لشکر کی خبرداری اور نہایت حزم و ہوشیاری سے اونکے حالات کی تجسس اور حراست و پاسداری بذات خود کیا کرتا قضائے کردگار ایک شب خلاف قاعدہ مستمرہ سلطان غافل ہوگیا اور شب کے لئے کچھ بند و بست طلایہ وغیرہ کا جیسا کہ چاہیئے نہ کیا اور یہ اوس وقت ہوا کہ تمام بہیر و بنگاہ سے پہلے یہ ایک مقام پر جسکا نام شرابخانہ ہے پہونچے تھے چونکہ نورالدین اور خداداد کے جاسوس بھی اوسکے ساتھ لگے ہوئے تھے اونھون نے فوراً اس غفلت کی خبر اون دونون کو پہونچائی کہ ہان اب یہی وقت ہے پھر کبھی ایسے شبخون کرنیکا موقع اور محل ہاتھ نہ لگیگا اس خبر کے دریافت کرنے سے وہ دونون جو ایسے موقع کے منتظر اور خواہان تھے سیل باران کیطرح خلیل سلطان کے لشکر پر گر پڑے اوس رات کو بڑا ہنگامہ و شور و غوغا اُس لشکر مین برپا ہوا گویا ایک قیامت قایم ہوگئی خلیل سلطان کے لشکر کے لوگ بھی خواب غفلت سے ہشیار و بیدار ہوکر داد مردانگی دینے لگے چونکہ اقبال خلیل سلطان کا یاور و طالع بیدار ناصر و مددگار تھا خصم بد اندیش کی ساری کوششین بکار تھین ہر طرح سے خدا نے خلیل سلطان کو اونکے شر سے محفوظ رکھا اور خائب و خاسر اون دونوں تیرہ بختونکو رجعت قہری کرنا پڑا پھر تو وہان ٹھہرنا اونکو ممکن نہ ہوا اور رباس و سطوت سے اوس شہریار نامدار کے آوارۂ دشت ادبار و ناکامی و سرگردان وادیۂ حسرت و حیرانی ہوگئے تو خلیل سلطان نے بھی اونکی طلب اور تعاقب سے عنان قصد و ہمت کی روکی و بخیریت و سلامت دارالخلافت کیطرف متوجہ ہوا

## مفارقت کرنا شیخ نورالدین اور خداداد کا اور باہم تقسیم کرلینا ممالک و بلاد کا

چونکہ شیخ نورالدین اور خداداد کے باہم دوستی بے پایہ اور بے بنیاد تھی اور نقش برآب بہت جلد آثار مفارقت اور

منافرت کے اون دونون کے درمیان پیدا ہوگئے اور دونون کے دلکا آئینہ نفاق وشقاق سے زنگ آلود ہوگیا نتیجہ اس نفاق کا یہ نکلا کہ شیخ نورالدین خداداد سے جدا ہو کر ولایت سغناق کیطرف چلاگیا اور اوس بلاد کو معہ اوسکے مضافات کے اپنے قبض و تصرف مین لاکران کا حاکم بن بیٹھا

## رجوع کرنا شیخ نورالدین کا خلیل سلطان کیطرف و بزبان عجز اور انکسار کے استدعائے عفو جرایم و استغفار کرنا

شیخ نورالدین نے اپنے بارہ مین بہت خوض اور فکر کرکے خلیل سلطان کی خدمت مین ایک عریضہ متضمن استدعائے عفو جرایم لکھا اور اپنے کو اون بے اعتدالیون اور بیوفائیونسے جو بہ نسبت اوس بادشاہ جلیل القدر کے معرض ظہور مین لایا تھا بہت پشیمان اور نادم ظاہر کیا اور اون برائیونکے بدلے مین طالب عفو و احسان ہو کر الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کو دستاویز اپنی شفاعت کا گردانا خلیل سلطان نے بمقتضائے خلق عظیم و کرم جسیم اوسکے مامول و سؤل کو بدل و جان منظور و قبول رکھکر اوسکے جرایم و عصیان کے دفتر کو آب زلال مکرمت و عاطفت سے دھوڈالا اور اوسکے دادا تومان کی منکوحہ جو اوسکے پاس تھی بڑی حرمت و حفاظت سے اوسکو اوسکے پاس روانہ کردی

## فصل

پھر ہمیشہ شیخ نورالدین جادہ پیمائے طریق وفا و اخلاص رہا اور دایرۂ وفاق سے سرمو قدم باہر نہ رکھا اور جبتک خلیل سلطان کے وجود باجود سے تخت سلطنت کو زیب و زینت رہی اوسکا مطیع و منقاد رہا اس اثنا مین شاہ ملک اظہار صلح کرکے منافقانہ اوسکے پاس گیا اور انواع حیلہ و تدبیر او رافسون و فسانہ سے اوسکے دلکو اپنی طرف سے مطمئن کرکے قلعہ سغناق سے اوسکو باہر بلوانا چاہا اور بڑا عہد و پیمان اوسسے کرکے قلعہ سے تنہا اوسکو باہر بلوانیکا ارادہ کیا تاکہ اپنی اساس محبت اور اتفاق کے باہم موکد ہون اور بہایت شوق اور اتحاد سے بغلگیر ہو کر دونون ایک دوسرے کے ساتھ عقد مودت و یگانگی باندھین اور باہم دوستی پیدا کرین منقول ہے کہ شاہ ملک کی فوج مین ایک شخص ارغوداق نام کا تھا جسکا ذکر ہم آگے بیان کرتے ہین حاصل کلام یہ کہ بموجب ایمائے سابق ملک شاہ نے شیخ نورالدین سے دوستی اور اتحاد پیدا کرنیکا مصمم ارادہ کرکے اپنے لوگون کے ساتھ قلعہ سغناق کا قصد کیا چونکہ پہلے سے اس بابت مین گفتگو طے ہوچکی تھی اور دونون نے جریدہ ایک دوسرے کی ملاقات کے واسطے آنیکا مضبوط عہد و پیمان سے اقرار کیا تھا لہٰذا ملک شاہ نے قلعہ سے کچھ فاصلہ پر اپنے جمعیت کو چھوڑا اور شیخ نورالدین کو اس امر کی اطلاع کرکے خود جریدہ قلعہ مسطور کیجانب متوجہ ہوا یہ خبر پہونچنے کے بعد شیخ نورالدین بھی حسب وعدہ تنہا قلعہ سے باہر آیا بڑے تپاک اور

مال گرمجوشی سے یہ دونون باہم بغلگیر ہوئے اور دیر تک راز و نیاز اور اختلاط کی باتین کرتے رہے اور جو جو کام
ن دونون سے ایک دوسرے کی غیبت مین بھلے بُرے ہوئے تھے اسنے اوسکے اور اوسنے اوسکے سامنے بیان کئے اور
نئے سرے سے پھر قول و قرار اور عہد میثاق استحکام محبت و وفاق کے بارہ مین کئے گئے پھر ملک شاہ رخصت ہوکر اپنے لشکر
مین جو قلعہ سے کچھ دور پر تھا آیا اسکے بعد ملک شاہ کی جماعت کے لوگ فرادہ فرادہ شیخ نورالدین کی ملاقات کیواسطے
نوبت بنوبت آتے اور مصافحہ کرکے رخصت ہوتے گئے جب نوبت ارغوداق کی آئی تو اسنے بھی اُسکے ملنے کا قصد کیا مگر اسکے
دلمین شیخ کیطرف سے کینہ اور نفاق تھا اور شجاعت اور دلیری مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا تھا جوان رستم توان شیرزور
پیلتن تھا الغرض یہ بھی اوسکی ملاقات کو گیا اور قریب جاکر اوسکی دست بوسی کی اور اوسکو غافل کرکے پھرتی سے کمند
اوسکی گردن مین بند کرکے گھوڑے پر سے زمین پر ایک ہی جھٹکے مین کھینچ لیا اور اوسکا سر گردن سے جدا کردیا جب شاہ رخ
مرزانے اس فریب سے شیخ نورالدین کے قتل ہونیکا حال سنا اشک حسرت اوسکی آنکھونسے روان ہوئے بڑا افسوس کیا
اور اوسکے قاتل ارغوداق کو بھی اوسکے قصاص مین قتل کرکے اوسکی لاش کو تشہیر کی مگر ایسے مرنے والے کی جان نے پھر
جسم مین عود نہ کیا جو کچھ اوسکے لئے مقدر تھا وہ ہوگیا اس امر نا ملایم کا باعث ملک شاہ کو شاہ رخ نے تصور کرکے اوسپر
بھی ہزارون نفرین کین اور مدت العمر کبھی اوسکی طرف التفات نہ کیا **مصرع** جو دم کہ گیا وہ پھر نہ آیا ؛ پھر
رفتہ رفتہ وہ غیظ و غضب کم ہوگیا اور بمقتضائے مصلحت وقت و مصالح امور مملکت دونون سے اوسنے اپنی
رضامندی اور عطوفت ظاہر کی لیکن خداداد کے دل پران واقعونسے کچھ اثر پیدا نہ ہوا اور وہ بدستور نایرۂ فتنہ و فساد
و آتش تمرد و عناد سلگاتا اور بنائے صلح و انقیاد کو خراب کرتا اور ڈھاتا رہا اور اپنی زندگی کے زمانہ تک کبھی راہ راستی
اور سداد پر نہ آیا چنانچہ گردش زمانہ سے انجام کار اوسکا کیا ہوا وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کرینگے

## حکم کرنا خلیل سلطان کا تعمیر شہر ترمذ کے بارہ مین جسکو چنگیز خان نے خراب اور مسمار کردیا تھا

۸۱۰ھ آٹھ سو دس ماہ صفر مین خلیل سلطان نے شہر ترمذ کے تعمیر کا ارادہ کیا اور اس غرض سے الہ داد کے سرداری
مین ایک فوج روانہ اسطرف کو فرمائی اور اوسکے ساتھ خواجہ الیاس اور ابن قماری منصور اور توکل قرقرا اور دولت
تیمور وغیرہ سردارون کو بھی بھیجا تاکہ اس کام مین اوسکے معین اور مددگار رہین تو الہ داد سال مذکور مین معہ اون
سردارون اور اوس فوج کے ترمذ کو روانہ ہوا اور اوس کام کے سرانجام دینے کیطرف مشغول اور مصروف ہوکر جو جو
مصالحہ عمارت کا سنگ و خشت وغیرہ سے درکار تھا سب مہیا کردیا اور صدہا معمار اور بنا سنگتراش دور دور سے بڑی
تجو اور تلاش سے بلوائے اور اون سردارون مین سے ہر ایک نے ایک ایک حصّہ تعمیر شہر کا اپنے عہدہ مین لیکر نہایت

عجلت سے یہ کام بنوانا شروع کیا رات دن برابر کرڑئے مزدور لگے رہے اور مدد جاری رہی چنانچہ پندرہ شبانہ
روز کے عرصہ مین طرح عمارت شہر کی تمام ہوئی شہر کی سڑکین اور بازار اور محلے شہر پناہ اور دروازے نہایت آراستگی
اور متانت واستواری سے پہلے سے بھی بہتر اور خوشنما و خوشتر بنکر جب تیار ہوگئے اور مساجد و مکانات حاکم نشین
دارالعدالت و دارالامارت کل لوازمات شہر تعمیر کئے گئے تو اون لوگون کو جو فتنہ ہلاکو خان سے اپنا گھر بار اور وطن
مالوف چھوڑ چھاڑ کر اور شہرون مین نکل گئے تھے اونکو پھر اپنے شہر مین آکر آباد ہونیکا حکم بھیجا چنگیز خان کے جور و بیداد
سے یہ شہر جبکہ خراب اور برباد ہوگیا تو اوس زمانہ سے تیمور کے عہد دولت تک یہ لوگ جو اہل حرفہ اور تجار تھے شہر مذکور
کے گرد و نواح باغ و بستان مین توطن اختیار کر کے اپنے معیشت کا کاروبار کرتے اور معہ اہل و عیال بود و باش رکھتے
تھے اور ہر طرح کے فتنہ و فساد سے حصار امن و عافیت مین تھے تیمور کے وفات پانے کے بعد خلیل سلطان نے اون کے
اس بیسر و سامانی سے رہنے پر نظر التفات فرما کر الہ داد کو بھیجا تا کہ اونکے لئے از سر نو پھر وہ شہر تعمیر کیا جائے اور وہ پھر
وہان آکر آباد ہون یہ نیا شہر پرانے شہر سے تین میل کے فاصلہ پر تعمیر ہوا اور پہلے شہر سے بدرجہا خوشنما با سلیقہ و پرفضا تھا
کاریگرون اور بناؤن نے اوسکی بنا اور اساس عمارت مین کمال خوش سلیقگی و کارگذاری اور جد و جہد خرچ کر کے
عمارت ہائے خوب خوب اور قصور و ایوان پسندیدہ با فضا دلکشا و مرغوب اوسمین بنا کر کے اوس شہر کو بہت دلچسپ
بنایا تھا اور اونچے اونچے مینارون اور رفیع و وسیع قبون اور گنبدونسے اوسکی زیب و زینت کو دوچند کر دیا تھا
نہر جیحون اسکے شہر پناہ سے متصل جاری تھی اور اوسکا پانی بہت صاف خوشگوار و شفاف مثل سیم خام یا بلور گداختہ
کی لہرین لے رہا تھا اور یہ شہر اوسکے کنارہ پر واقع تھا اس وجہ سے بہت سے شہرون پر اسکو وقعت اور قدر و قیمت
زیادہ تھی بخلاف اوس پہلے خراب شدہ شہر کے کہ اوسمین یہ لطف نہ تھا اور اوسکی عمارتین بھی چندان خوب و مستحکم
نہ تھین اور لب دریا سے بھی دور تر تھا حاصل یہ کہ جب اون لوگون کو وہ جگہ چھوڑنے اور اوس شہر نو آباد مین آکر آباد
ہونیکا حکم کیا گیا تو اونکو بہت ہی شاق اور گران گذرا گویا جلاوطن کئے جاتے ہین ایسا صدمہ اونکے دلون پر ہوا
اور کسی نے وہان جانا قبول نہ کیا الہ داد نے بھی اونپر جبر اور تشدد کرنا مصلحت نہ سمجھا اور ایک معقول تدبیر عمل مین لایا
وہ یہ ہے کہ اوسنے اس مضمون کا اشتہار دیا کہ وہان کے لوگوین سے جو کوئی پہلے آکر اس شہر کے مکانونین سے کسی
پر اپنا قبضہ کر لیگا تو وہ عمارت بلا مزاحمت و مشارکت غیرے اوسیکی ملک مین داخل ہے اوسکے بعد اوسنے دوکاندارون
کو مثل قصابون اور باورچیون اور روغن فروش اور اسی قسم کے اور دوکاندارون اور دست فروشون کو جنکی
طرف تمام رعایا اور شہر کے چھوٹے بڑون کو ہر وقت حاجت اور ضرورت رہتی ہے حکم کیا کہ نئے شہر مین آکر دوکان
لگائین اور اونکے لئے بازار اور مکان مقرر کر دئے انکے سوائے اور قسم کے اہل حرفہ وغیرہ سے کچھ تعرض اور اونپر جبر نہ کیا
سو یہ لوگ وہان آکر آباد ہوئے اور دوکانین جما کر اپنے کاروبار مین مشغول ہوگئے لشکر کے لوگ اونسے خرید فروخت

کرتے اور بہت نفع اونکو حاصل ہوتا اور کسی قسم کا ضرر و نقصان اونکو نہ پہونچتا انکے چلے جانے سے پرانے شہر کے رہنے والے اور اطراف وجہات کے بسنے والون کو جو ہر وقت انسے معاملہ رکھتے تھے بڑی تکلیف ہونے لگی کیونکہ انسان بالطبع مدنی ہین حالت تمدن اسیکو چاہتی ہے کہ ایک دوسرے کے پیشہ کیطرف احتیاج باہم رکھین بدون اسکے انتظام امور معیشت مین خلل واقع ہوتا ہے لاچار اونکو بھی اپنی جگہ چھوڑکر نئے شہر مین توطن اختیار کرنا پڑا اور الہ داد نے بھی ہر اک کے ساتھ لطف و احسان فرماکر جیسی جسکی لیاقت تھی ویسا اسکے ساتھ برتاؤ اور خاطر خواہ دیوانی و فوجداری و سررشتہ مال گذاری وغیرہ کا بندوبست کرکے سمرقند کو مراجعت فرمائی

## تعمیر کرنا شاہ رخ مرزا کا بھی ایک شہر کو بمقابلہ خلیل سلطان کے

شاہ رخ کو جو یہ معلوم ہوا کہ خلیل سلطان نے شہر ترمذ کو از سر نو نہایت عمدگی اور آراستگی سے اول سے بھی بہتر اور خوشتر تعمیر کروایا ہے اسکے بھی دلمین ہوس اس ناموری کی پیدا ہوئی تو اسنے خراسان کے لشکر سے کچھ لوگونکو زیر فرمان ایک سردار کے جسکا نام مرزاب اور وہ جہان شاہ کا بھائی تھا اس کام کے لئے مامور و متعین فرمایا یہ جہان شاہ وہ ہے جسکو تیمور نے قلعہ دمشق کے محاصرہ پر مقرر کیا تھا الحاصل شاہ رخ نے لشکر مذکور کے سردار ونکو حکم دیا کہ بلاد خراسان کی سرحد پر ایک نیا شہر حصن الھنود نام کا باآب و تاب تعمیر اور آباد کرین جہان یہ شہر آباد کیا جاتا ہے اوس مقام اور شہر مذکور یعنے ترمذ کے درمیان حد فاصل نہر جیحون ہے خراسانیون نے اوس مقام پر ایک شہر کمال نزہت اور زیب و زینت کا بنایا جسے خلیل سلطان کے لوگون کو بھی حیرت ہوئی اور وسعت و فصحت اور عجلت و سرعت مین اون کاریگرون سے بھی گوئے سبقت لے گئے اس شہر کے تعمیر کے زمانہ مین مرزاب اور الہ داد ان دونون کے درمیان مین ابواب مراسلات مفتوح رہے اور طرفین سے مراسم محبت و ایتلاف و شرائط اعزاز و احترام باشتیاق تمام جاری رہے اور جانبین تحائف و ہدایا باہم بھیجتے رہے

## کیفیت ظہور فتنہ و شر ممالک ایران مین اور کشت و خون ہونا حوادث دوران سے اوس سرزمین مین

اسکے بعد سلطان احمد اور قرا یوسف دونون نے عراق کیطرف مراجعت فرمائی اور ان دونون کے درمیان قواعد ملک رانی اور امورات سلطنت و فرمانروائی مین سررشتہ موافقت و وفاق قایم و مستحکم رہا سلطان احمد نے تو بغداد مین اقامت اختیار کی اور قرا یوسف چغتائیون سے لڑنے بھڑنے مین مشغول ہوا اور بہت ممالک جو چغتائیون کے قبضہ مین تھا بدستیاری جوہر مردانگی و شجاعت اپنے تصرف اور ہاتھ مین کر لیا قلم تقدیر نے آیت وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اوسکے رایت اقبال اور علم جاہ و جلال پر رقم کی ملک آذربایجان معہ اوسکے مضافات کے چغتائیون

سے اوسنے چھین لیا اور بہت سی اوس قوم کو تہ تیغ کرکے میران شاہ کو بھی قتل کیا اس قصہ کو بالتفصیل بیان کرنا اصل مطلب کے بیان کرنے مین خلل انداز ہے مگر بطور ایجاز و اختصار یہ ہے کہ آخر انجام قرا یوسف اور سلطان احمد مین باہم کسی وجہ سے عدم اتفاق اور نفاق پیدا ہوا جسکے باعث بلاد آذربایجان اور عراق مین انواع طرحکا شور و فساد اوٹھا اور قرا یوسف نے باشارۂ بسطام سلطان احمد کو قتل کیا یہ واقعہ ۸۱۳ھ آٹھ سو تیرہ ہجرت خیر البشر مین عرصۂ ظہور مین آیا لیکن عراق عجم ایک محفوظ جگہ تھی اور اوسمین بہت سے قلعہ جات اور حصار امن و عافیت معہ ساز و سامان جنگ اور اسباب قلعہ داری وغیرہ کے تھے اس باعث سے وہ ان آفتون اور تبدیلیوں سے بچا رہا اور پیر عمر باستقلال و اطمینان تمام اوسپر حکومت کرتا رہا بالآخر اوسکے عزیزون مین سے ایک شخص سکندر نامی نے اوسپر خروج کیا اور اوس سے لڑائی کرکے اوسکو شکست دی اور پھر ایک لڑائی مین اوسکو گرفتار کرلیکر خود بادشاہ مستقل بن بیٹھا شاہ رخ مرزا نے جو اوس ملک کا یہ حال سنا تو ہرات سے لشکر لیکر اوسکی طرف متوجہ ہوا اور کسی قدر جنگ و جدال کے بعد اوسپر فتحیاب ہوگیا اور اوسکے حکم سے سکندر مذکور بھی قتل ہوا تمام ممالک عجم پر بزور شمشیر شاہ رخ مرزا کا تسلط اور سکہ اور خطبہ اوسکے نام کا رواں ہوا اور بدون مشقت و رنج خزاین و گنج بیحساب و بیشمار اوسکے ہاتھ لگا باوجودیکہ یہ خطہ اوسط ممالک سے تھا مگر کوئی وہان کے نامی و گرامی سردار و ہین اسکے مقابلہ پر نہ آیا اور کسی نے اوس سے تعرض نہ کیا شاہ رخ مرزا ایک بڑا متین شخص وطن دوست تھا ملک گیری کے واسطے بہت کم لشکر کشی کرنیکا اسکو اتفاق ہوا ہے بیجا حرکت اور سیر و سیاحت کرنے کو اچھا نہ سمجھتا تھا اسکے باپ نے تمام ملوک عجم کا قتل و قمع کرکے انکی قوت و توانائی کے درخت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکدیا تھا اور کسی سرکش دعویدار سلطنت و ریاست کو ایسا باقی نہ چھوڑا تھا کہ اوسکی اولاد سے بمقابلہ و منازعت پیش آئے اسلئے اُسکو بفراغت و اطمینان اوس بلاد مین ثبات استقرار حاصل ہوا اور اوسنے اپنے دوستونکو دشمنوں سے زیادہ تر کثرت اور عدت مین پایا اوسکے دولت و اقبال کی سرزمین نے انواع و اقسام کے نباتات سے حضارت اور نضارت حاصل کی گویا نرگس وار چشم عروس مملکت اور دیدۂ شاہد دولت و سعادت اوسکے قدوم میمنت لزوم کے انتظار مین چشم براہ تھی ہر شخص کی زبان پر یہ مضمون کے اشعار تھے **شعر** جہان چاہے خوشی سے کر تو منزل ⁂ رواق چشم و دل تیرا مکان ہے ⁂ مبارک ہو جہانداری جہان کی ⁂ کہ شرق و غرب تک تیرا جہان ہے ۔

## چلے جانا بہت سے لوگونکا سمرقند سے اپنے اپنے وطن کیطرف

ایسے حالات اور تغیرات و تبدلات مین بلاد دوردست کے اہل حرفہ وغیرہ جو طوعًا و کرہًا زمانہ تیمور اور عہد دولت مین اوس بادشاہ غیور کے اوس دار السلطنت مین توطن اختیار کرنے پر مامور و مجبور کئے گئے تھے اوس ملک کو چھوڑ کر اپنے وطن اصلی کیجانب مایل و عازم ہوئے بعضے رضا اور اجازت حاصل کرکے اور بعضے مخفی اور پوشیدہ طور پر یکے بعد

دیگرے جانے لگے سبکے پہلے شہاب الدین احمد بن وزیر الشہید نے سمرقند سے نکلجانے کا ارادہ کیا اوسکے بعد اکثر قوم کے لوگ طایفہ طایفہ اہل عجم و عرب و ہند و سندہ شرق و غرب اطراف عالم مین منتشر اور متفرق ہوگئے اونہین دنون مین سمرقند مین قحط سالی اور گرانی غلے کی ہوئی اور اوس سال کھانے پینے کی لوگون نے بڑی تکلیف اوٹھائی دوسرے سال اللہ جلشانہ نے اپنے بندون کے حال پر رحم فرمایا اور باران رحمت بحساب برسا غلہ خوب پیدا ہوا اور ارزانی ہوگئی لوگون مین امن چین ہوگیا وہ اضطراب اور پریشانی دور و دفع ہوگئی ع بعد سختی کے پھر ہے آسانی

## مبتلا ہونا خلیل سلطان کا گردش چرخ گردان مین ؛

کہتے ہین کہ خلیل سلطان نے امیر سیف الدین کی زوجہ سے عقد کرلیا اور اوسکو اپنی ملکہ بنایا تھا لیکن اوسکی محبت اسقدر اسکے دل پر اثر کرگئی تھی کہ روز و شب اوسکی طرف متوجہ رہتا اور دنیا و مافیہا سے کچہ غرض نہ رکھتا تھا چنانچہ انکے عشق و محبت کا افسانہ مثل قصہ لیلی و مجنون چند عرصہ مین لوگون کے زبان زد ہوگیا دم بدم محبت بڑھتی جاتی تھی گویا ایک جان و دو قالب تھے رفتہ رفتہ امور مالی و ملکی و مہمات کلی و جزوی مین بھی اوسکا عمل دخل ہوگیا بدون اوسکی رائے اور مشورت کے کوئی کام نہ ہوتا تھا اور اوسکے ارادے اور خواہش کے موافق کل معاملات طے ہوتے تھے اور یہ نہایت درجہ کی نادانی اور جہالت ہے جسنے عورتون کی صلاح اور مشورت پر عمل کیا کبھی روئے فلاح نہ دیکھیگا اور جس امر کی منتظم عورت ہوئی وہ کام کبھی درستی پر نہ آیگا **شعر** اگر نیک ہوتا سر انجام زن ؛ تو رکھتے مزن نام اوسکا نہ زن ؛ اس بیگم کا قدیم ایک خدمتگار کم عرصہ و کم مایہ عوام الناس مین سے تھا ابتدائے حال مین دست فروشی یا بزازیکا پیشہ کیا کرتا تھا شکل و صورت مین کریہ المنظر عادات و سیرت مین گرگ مردم در خلیل سلطان سے اسکا تعلق ہونے کے قبل اسکے پاس آیا جایا کرتا اور کام خدمت اوسکا بجالاتا تھا اوسکا نام لوگون مین بابا مشہور تھا جب اللہ جلشانہ نے اس بیگم کو ایسے بلند مرتبہ پر پہونچایا کہ اوسکے ہمچشمون مین سے کسیکو یہ جاہ و جلال خواب و خیال مین بھی نہ ملا یعنے خلیل سلطان کی زوجیت مین داخل ہوئی اور بادشاہ بیگم بنی تو اوسکے نوکر چاکر لونڈی غلامونکو بھی عزت اور وقعت حاصل ہوئی بابا ترمش کی بھی لوگ تعظیم و توقیر کرنے لگے چونکہ یہ قوم کا رزیل تھا اسکے دماغ مین باد نخوت سماگئی براہ عجب و پندار و مردمونکو بچشم حقارت دیکھنے لگا جون جون بیگم کو امورات سلطنت مین زیادہ دخل ہوتا گیا اسکے لئے بھی ترقی ہوتی رہی شدہ شدہ نوبت باینجا رسید کہ زمرۂ امرا مین داخل کیا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مہمات دیوانی کے انجام دینے اور سلطنت کے بڑے بڑے معاملون کا فیصلہ کرنے مین اوسکی رائے شامل کی گئی اور بتدریج ایسے بڑے منصب پر پہونچا کہ عزل و نصب عمال و حکام کا بھی اوسکے اختیار مین ہوگیا انتہا یہ کہ پایۂ وزارت پر پہونچا اور وزیر الممالک کا اعلی درجہ اوسنے حاصل کیا ارکین دولت و اعیان مملکت مین سے کسی کی یہ تاب و طاقت نہ تھی کہ اوسکے سخن کو رد کرے یا اوسکے خلاف مرضی امورات

سلطنت مین سے کوئی امر عمل مین لاوے جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا آلہ داد اور ارغون شاہ کو خاطر مین نہ لاتا اور ہمیشہ اونکے برخلاف کام کرکے اونکی آزردگی اور دلشکنی روا رکھتا اسقدر اسکا دماغ چل گیا تھا کہ مجالس امرا مین اونکے سامنے پاؤن لمبے کردیتا اور ایک سرمو اونکی عزت وحرمت بجا نہ لاتا یہانتک کہ اونکو سخت تاکید کی گئی کہ بدون اُسکی صلاح ومشورت کے ایک ادنی کام کا بھی فیصلہ نہ کرین اگر بحسب اتفاق ہمکو کہین جانے کا اتفاق ہو تو ہمارے آنے کے منتظر رہین یا خود ہمارے حضور مین حاضر ہوکر روبرو مین عرض کرکے ہماری منظوری لیوین مختصر یہ کہ تین برس تک اسکا عروج ذروۂ کمال تک بدرجہ غایت رہا اور اختر اوسکے بخت کا برج شرف مین تابان اور اس مدّت مین اوسکی بے اعتدالیون اور بدذاتیو نسے جغتائی ایک عذاب الیم مین مبتلا رہے خصوصاً آلہ داد اور ارغون شاہ کو طرح طرح کی مضرت اور انواع اذیت اوسکے ہاتھ سے پہونچا کی اور نہایت درجہ کی خفّت اور آبروریزی کی چار ناچار برداشت کرتے رہے جب اوسکی ایذا رسانی اور سخت گیری حد سے زیادہ ہوئی اور وہ شرارت سے باز نہ آیا اور روز بروز انکی اہانت کے درپے رہا کیا اور انکو بھی اوسکا استیصال منظور ہوا اور اس فکر مین ہوئے کہ کسیطرح سے یہ ننگ وعار اپنے سر سے دور کیجیے اور اس ظالم بدخو کے پنجۂ ظلم وستم سے رہائی حاصل کیجیے

## ارغون شاہ اور آلہ داد کا اپنے لئے چارۂ کار ڈھونڈھنا اور خداداد سے رسم خط کتابت جاری رکھنا

آلہ داد نے اپنی فکر کو اسطرف متوجہ کیا کہ اس ظالم غدار یعنے بابا ترمش سے کسیطرح نجات حاصل کرے اور اپنے عقل وتدبیر کی دیگ کو جوش دینے لگا مگر قضائے کردگار وہ دیگ ادسی پر اُلٹ پڑی اور کرم ریشم کیطرح سے اپنی گرفتاری اور موت کے دام کو اپنے ہاتھ سے بنا اور خود ہی اوسمین پھنس گیا جب گردش فلک کجرفتار برعکس مراد انسان ہوتی ہے تو آدمی اگر ہزار عقل رکھتا ہے جب بھی اوسکو ایسی ہی باتین سوجھتی ہین جو اوسکے حق مین سراسر برائی کی ہین اور ایک بچہ بھی جو کام نہ کرے وہ کرتا ہے ایسا ہی آلہ داد نے اپنے کام کی تدبیر وہ سوچی جو اوسکے لئے کچھ مفید نہ ہوئی بلکہ نتیجہ اوسکا بہت ہی بُرا ہوا یعنے اوسنے خداداد سے خط وکتابت وراہ ورسم محبت پیدا کی اور اپنے ایک خط مین اوسکو لکھا کہ تو لشکر لیکر سمرقند کیطرف عازم ہو سب کام تیرے حسب دلخواہ ہوگا اور مدتو نسے جو تیری آرزوئے دلی ہے یہ وقت ہے کہ وہ بآسانی برآئے خداداد یہ مژدہ سنتے ہی اوسیوقت معہ لشکر متوجہ سمرقند ہوا اور متواتر کوچ کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا جسکو اورتپا کہتے ہین خلیل سلطان کو جو اوسکے آنے کا پرچہ لگا تو اوسکی جرأت اور جسارت پر اوسنے بہت تعجب کیا کہ باوجود اس پے درپے شکست وہزیمت اور ذلت اوٹھانے کے اس حرکت مذبوحی کا باعث کیا ہے بہرحال اس شر کے دفع کرنے کا اوسنے ارادہ کیا اور اوس بلا سے اللہ جلشانہ کی درگاہ مین پناہ مانگی ارغون شاہ اور آلہ داد ان دونون کو معہ

لکر جرار اوسکے مقابلہ کے واسطے بھیجا یہ دونون جو خود بھی اس آتش فتنہ کے روشن کرنے والے تھے اوسکے مقابلہ
روانہ ہوئے اور اوسکے قریب پہونچکر اپنے لشکر کے ڈیرے تنبو برپا کئے مگر جس غرض سے یہ بھیجے گئے تھے وہ کام کی
اونھون نے کچھ پروانہ کی یعنے لڑائی بھڑائی کا مطلق اونھون نے کام جاری نہ رکھا بلکہ جنگ ناکردہ ازراہ مکروفریب
خلیل سلطان کی خدمت مین دوسری کمک کے واسطے عرض کیا کہ یہ شخص جنگ وجدال کے کام مین بہت تجربہ کار اور ہشیار
ہوگیا ہے اور اب اوسکی وضع اور ترکیب سے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری شوکت اور ہیبت اور قدرت نے اسکے دل
مین مطلق اثر نہین کیا ہے اور اوس لشکر سے جو فی الحال اوسکے تدارک کے واسطے ہمارے پاس ہے وہ موںھ نہ پھرائیگا لاچار
خلیل سلطان نے باقی ماندہ لشکر اور بھی اوسکی مدد کے واسطے روانہ کیا اور ہمہ تن اوسکی خبر کیطرف کان لگا رکھے اسکے بعد
خدادادنے ایک اور افسون تازہ پھونکا یعنے خلیل سلطان کو عریضہ مین گذارش کی کہ غنیم لئیم کا زور زیادہ ہے آپ بنفس
نفیس ادھر متوجہ ہون تو عین مصلحت اور اولیٰ وانسب ہے بدون آپکے تشریف لانے کے یہ دشمن قوی مغلوب نہ ہوگا اور
صورت فتح وظفر آئینہ حال مین مشاہدہ مین نہ آئیگی اور اوسنے ایکدفعہ جرأت وہمت ایسی نہین کی ہے کہ ہمسے اوسکا دفعیہ ہو
سکے اور اوسکو ہم اس ارادۂ ناصواب سے باز رکھین لہٰذا ازراہ نیک اندیشی و مراسم حزم واحتیاط آپکی خدمت مین ہم بندون نے
معروض کیا ہے اُمید کہ یہ گستاخی اور جرأت ہماری معاف ہو خلیل سلطان کو جو یہ عریضہ پہونچا تو بکمال فراغت واطمینان
اون مفسدون کے حیلے اور مکروستان سے غافل ہوکر بیجا با اور بےخوف و اندیشہ اپنی جوانی کے غرور مین تھوڑی سی جمعیت
کے ساتھ اللہ داد کیجانب عنان تاب رخش عزیمت ہوا اور سمرقند سے نہضت فرماکر قصبۂ سلطانیہ کو مخیم سرادقاب جاہ وجلال
فرمایا ادھر اللہ دادنے خداداد کو خبر پہونچائی کہ موکب سلطانی فلان تاریخ و فلان روز سمرقند سے نکلا ہے اور قصبۂ سلطانیہ مین فلان روز پہونچیگا

## گرفتار ہونا خلیل سلطان کا خداداد کے ہاتھ مین اور آخر ہونا اُسکے عہد دولت کا بتقدیرات الٰہی

خداداد کو جو یہ خبر ملی اوسکو لطایف غیبی اور اپنے اقبال کے ترقی کا مقدمۃ الجیش سمجھکر تھوڑا سا لشکر جسمین سب دلیرو
آزمودہ کار جنگ دیدہ ومرد میدان تھے اپنے ہمراہ لیا اور رات کو غیر رستہ سے روانہ ہوکر قصبۂ سلطانیہ مین جسکو تیمور نے
آباد کرایا تھا قبل وصول خلیل سلطان کے پہونچ گیا جب خلیل سلطان کہ اس مکروغدر سے مطلق آگاہ نہ تھا حالت بیخبری اور
غفلت مین وہان آیا تو چارونطرف سے خدادادنے اوسکو گھیر لیا اور آتش ہنگامۂ وکارزار افروختہ ہوکر مشتعل ہوگئی خلیل
سلطان کے ہمراہیون نے بھی اس بلائے ناگہانی کا مقابلہ خوب جان لڑا کر کیا اور اپنے دشمنونسے سرگرم جنگ وجدال
ہوکر داد مردانگی و دلیری دینے لگے اور حق نمک جیسا کہ چاہئے ادا کیا مگر فتح خداداد کے نصیب مین تھی اور طالع خلیل سلطان
کا اوج جاہ وجلال سے ہبوط نکبت ووبال مین آچکا تھا اوسکے آدمی بہت سے مارے گئے اور رہی سہی جمعیت ادھر اودھر

متفرق ہوگئی بعض قید اور بعض کشتہ اور خستہ ہوگئے خلیل سلطان بھی اوسکے ہاتھ مین گرفتار ہوگیا اور خداداد فتح وظفر کے شادیانے بجاتا ہوا اپنے قیام گاہ کیطرف چلا آیا **فصل** جب خلیل سلطان نے گردش زمانہ کو برخلاف اپنے دیکھا اور خود کو گرفتار پنجہ تقدیر اور دشمن کے دام قدرت مین اسیر دیکھا حیران اور نہایت پریشان ہوا مگر خلیل سلطان کی تسلّی اور مدارات کے واسطے خداداد نے بڑی سخت اور مغلظ قسمین کھائین کہ مین کسی طرحسے آپکو ایذا نہ کرونگا اور قولاً وفعلاً کچھ مضرت نہ پہونچاؤنگا آپ مجھ سے مطمئن رہین آپکی نسبت کوئی غدر اور نقض عہد مجھ سے واقع نہوگا **فصل** اس تسلّی اور استمالت کے بعد خلیل سلطان سے خداداد نے اس امر کی درخواست کی کہ آپ آلہ داد وغیرہ تمام سرداران لشکر کو حکم دین کہ میری اطاعت مین رہین اور مجھے اپنا سردار سمجھین اور خود خداداد نے بھی تمام سرداران لشکر کو کہلا بھیجا کہ اب مین تم سبکا سردار ہون اگر تم میری اطاعت کروگے تو مین بھی تمھارے بادشاہ کی اطاعت کرونگا اور جو تم مجھ سے لڑوگے تو مین فوراً تمھارے بادشاہ کو مار ڈالونگا الغرض خلیل سلطان نے جب آپکو اس آفت ناگہانی اور رقضائے آسمانی مین مبتلا دیکھا اپنے جی مین سوچنے لگا کہ یک بیک زمانہ مجھ سے کیون پھر گیا اور یہ بلا اور مصیبت مجھپر دفعتاً کہان سے نازل ہوگئی اس تیر کا پھینکنے والا کون ہے اسکے روکنے کے لئے سپر تدبیر کہان سے پیدا ہوسکتی ہے بہرحال اوسنے تمام امرا و سرداران لشکر کو حکم بھیجا کہ تم سب اوسکی اطاعت کرو اور مخالفت ومنازعت سے دست بردار ہوکر اسکے کہنے کے موافق عمل کرو اور جو یہ کرے اوسکے مزاحم نہو لاچار تمام لشکر اسکا مطیع اور فرمانبردار ہوگیا تو اوسنے تمام لشکر کا انتظام کرنا شروع کیا اور سان یعنے حاضری لشکر کی لی اور ساز وسامان درست کرکے لشکر خجند وترکستان وغیرہ کو ہراول مین رکھا اور انکے سوائے تمام لشکر کو اونکے بعد جگہ مقرر کی اور بقصد تسخیر سمرقند روانہ ہوا آلہ داد کو اسنے مطلق کسی کام کی صلاح اور مشورت مین شریک نہ رکھا اور اوسکی طرف اصلاً متوجہ نہوا تب آلہ داد اپنے کئے کو پچتایا اور اپنی خسارت اور عدم حصول مقصد پر دست افسوس ملنے لگا اور اوسنے یقین کیا کہ مین نے اپنے اس معاملہ کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا اوٹھایا زمانہ نے خلعت فاخرہ عزت وحرمت کا اوسکے بدن سے اوتار لیا اور داغ غدر ونمک حرامی اوسکے ناصیۂ حال پر رہ گیا بکمال ننگ وعار سے لوگونکو موںھہ دکھانا اوسکو دشوار ہوگیا مال واسباب نقد وجنس جو کچھ اوسکے پاس تھا تصرف اغیار مین چلا گیا یہ سانحہ ۸۱۲؁ آٹھ سو بارہ مین گذرا

## [illegible]ن پہونچنا خداداد کا شہر سمرقند مین اور خرابی اور بربادی اوسکی

[illegible] نے خلیل سلطان کے لشکر پر جب دخل وتصرف پایا اور اپنی مرضی کے موافق اونکا بند وبست کرچکا تو اوسنے [illegible] قبضہ کرنے کے ارادے سے اوسطرف کوچ کیا اور چند عرصہ مین وہان پہونچکر دست تطاول مال امرا و وسائے [illegible]ز کیا خداداد کے آنے سے سمرقند مین ایک عجب طرح کا تزلزل اور تبدل واقع ہوا جسکی کچھ حد نہین لوگون کے

سوم عادات قواعد ملت و مذہب مین طرح طرح کا فتور پیدا ہوا ورکچھ اور ہی صورت اوس شہر کی ہوگئی خداداد
ایک ولد ارجمند تھا کہ اوسکو بھی آلہ داد کہتے تھے اوسکو خداداد نے بادشاہ مشہور کیا اور اوسکے نام کی دوہائی پھروائی
سکے بعد خداداد نے مال و خزینہ اوس شہر کا تلاش کروانا اور گڑا دبا زر و گنج نکلوانے کا اہتمام کیا اور اس بابت مین لوگون پر
بڑا زور و ظلم کیا اور بکمال تشدّد و سختی سے پیش آیا جسکے باعث تمام شہر مین ایک حشر برپا ہوگیا اور بہت سے خاندان
تباہ اور سینکڑون کی آبروریزی و ہتک عزت ہوئی

## مطلع ہونا شاہ رخ مرزا کا حالات خرابی سمرقند اور خلیل سلطان پر اور نہایت حسرت و افسوس کرنا

شاہ رخ مرزا کو جب اس حال کثیر الاختلال کی خبر ہوئی مارے غصے کے پیچ و تاب کھانے اور کف افسوس ملنے لگا اور
نیرنگی زمانہ و انقلاب گردش فلک پر حیلہ و بہانہ سے نہایت حیران رہا اس رنج و ملال کے بعد اطراف ممالک مین اُسنے
نامے اور قاصد روانہ کرکے لشکر جمع ہونے کے باب مین احکام بھیجے اور شاہ ملک کو تاکید مزید فرمائی کہ بجناح استعجال
معہ جمعیت ابطال رجال اسطرف روانہ ہو چنانچہ اس حکم کے پہونچتے ہی شاہ ملک نے لشکر بیقیاس جمع کرکے بہت جلد اپنے
کو شاہ رخ کیخدمت مین کمک کے واسطے پہونچایا جب اس مہم کے لائق فوج و جمعیت موجود ہوگئی شاہ رخ نے سمرقند کا ارادہ
کیا اور مثل ایک بحر بے پایان اور دریائے بیکران کے خداداد سے انتقام لینے کے ارادہ سے موجزن ہو کر اپنے سیر کو سرعت
اور عجلت کے انتہا کو پہونچایا جب دریائے جیحون پر اوسکا لشکر پہونچکر اوس سے عبور کرتا تھا تو دیکھنے والون کی نظر مین
اوسکی کثرت اور عدت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سطح دریا کو ابر لشکر نے چھپا لیا ہے یا نئی دنیا کی زمین کو اوسپر بچھا دیا ہے

**فصل** جب اس بحر ذخار کے سیلاب نے دریائے جیحون سے عبور کرکے اوسطرف کے ساحل پر اپنے خیمہ و خرگاہ برپا
کئے خداداد کو بھی اوسکی خبر پہونچی اور اوسنے بیقین جان لیا کہ میرے لشکر کے پلنگون کو شیران عساکر شاہ رخیہ سے تاب
مقاومت و یارائے جنگ و ستیز کسی طرح سے نہین اور بالضرور میرا لشکر مجھ سے روگردان ہو کر اونسے ملجائیگا اور کچھ عجب
نہین کہ مجھے بھی گرفتار کرکے شاہ رخ کے حوالے کردین یہ سب مراتب ذہن نشین کرکے اوسنے اس واقعہ کی تدبیر سوچی اور
جسقدر اوسکو مال و دولت پر دسترس ہوا اور جتنا نفائیس اموال اور لوازم جاہ و جلال جلدی مین اوسکے ہاتھ لگا اُسنے
لیا اور خلیل سلطان کو ہمراہ لیکر ولایت اندکان کیطرف بھاگ گیا آلہ داد اور ارغون شاہ اور بابا ترمش کو قلعہ مین ہی چھوڑا
اور ان مین سے ایک کو بھی اپنے ہمراہ لیجانا اوسنے مناسب نہ سمجھا بلکہ شاد ملک کو بھی جو خلیل سلطان کی زوجہ
اور معشوقہ تھی شہر مین ہی خلیل سلطان کی مفارقت مین مبتلا رکھا اور اوس کی عزت اور حرمت کا لباس
اوس کے جسم سے اوتار گیا

## ذکر اون حالات کا جو بعد خروج جماعت خداداد اور قبل ورود لشکر شاہ رخ سمرقند مین عرصۂ ظہور مین آئے ✤

چونکہ خداداد جو کچھ مال خزانہ اوسکے ہاتھ لگا وہ لیکر سمرقند سے نکل گیا تھا اور ابتک شاہرخ مرزا کا لشکر وہان نہ پہونچا تھا اور کوئی سردار اور منتظم اوس شہر مین نہ تھا آلہ داد اور ارغون شاہ نے ارادہ شاہرخ مرزا کے پاس جانے کا مصمم کیا کہ پہلے سے اوسکے پاس جاکر ملازمت حاصل اور اظہار دوستی و اخلاص کرکے اپنی طرف اوسکو مائل کرے مگر خواجہ عبدالاوّل اوسکو مانع اور مزاحم ہوا کہ قلعہ سے قدم باہر نہ نکالے اس باعث سے وہ اس ارادہ سے باز آیا پھر عبدالاوّل نے شہر کے خاص خاص لوگونسے مدد چاہی اور اونسے شہر اور قلعہ کی حفاظت کے بارہ مین استعانت چاہی حالانکہ آلہ داد نے اپنے اختیار اور حکومت کے زمانہ مین اون لوگون پر بڑا ظلم و ستم کیا اور محاصل وغیرہ کا بڑا بھاری بوجھ اوپر ڈالا تھا ع جسنے کانٹے بوئے ہین وہ پھول کیونکر چن سکے ؏ اسلئے اون لوگون نے تہ دلسے اوسکی مدد کا ارادہ اور اوسکی استدعا کو گوش ہوش سے استماع نہ کیا لیکن شاہ رخ مرزا کے آنے تک برائے و تدبیر و حسن خلق و حسن تقریر اون لوگون پر حکمرانی کرتا رہا ناگاہ مقدمۃ الجیش شاہ رخیہ یعنے لشکر ملک شاہ پہونچا اور متعاقب اوسکے شاہ رخ کے معسکر جاہ و جلال کے بھی رایات فتح سمات نمایان ہوئے

## چمکنا بدر دولت شاہرخ کا سپہر مملکت ماوراء النہر پر بعد غروب آفتاب شوکت خلیل سلطان

اہل شہر نے جو آمد آمد شاہ رخ مرزا کا مژدۂ جان بخش سنا نہایت مسرت و شادی سے غلغلہ اہلاً و سہلاً کا اور ترانہ مرحبا و خوش آمدی کا فلک الافلاک تک پہونچایا اور اوسکے استقبال کو بے اختیار دوڑے شاہ رخ مرزا اونکو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اونسے بمروت و اخلاق پیش آکر ہر ایک کے فراخور حال و بحسب لیاقت و استعداد مہربانی و التفات فرمایا اور رعایۂ لطف و احسان سے اونکو حصہ اور بہرہ دیا اسکے بعد آلہ داد اور اوسکے دونون رفیقون کو گرفتار کرکے انواع عقوبت اور عذاب مین مبتلا کیا اور بہت سی سختیان اور تشدد اونپر روا رکھکر اور مال و زر جو اونھون نے از راہ جور و بدعت حاصل کیا تھا اونسے نکلوانے کے بعد اونکو بُرے حالونسے قتل کروایا مگر باباترمش کو ہنوز ذائقہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ کا چکھایا نہین اور اوسیطرح سے اوسپر عقوبت اور تشدد جاری رکھا تاکہ خزینون اور دفینون پر مطلع کرے چنانچہ اوسکے کہنے سے ایک دن موکلان عذاب اوسکو لئے ہوئے پانی کے ایک تالاب عمیق کے کنارے پر لے گئے تو یہ اونکے ہاتھ سے نکل بھاگا اور اوس تالاب مین اپنے کو گرا کر ڈوب مرا

فصل

شاہ رخ نے اپنے باپ کے قبر کی زیارت کی اور از سر نو مراسم تعزیت و ماتم داری بجالایا اور حافظ اور مجاور اُسکے مقبرہ پر مقرر کر کے اون کے واسطے وظیفہ اور ماہوار ٹھہرایا اور مقبرہ کا فرش فروش پوشش قبر وغیرہ سامان جو کچھ پُرانا اور فرسودہ ہوگیا تھا اوسکو بدل ڈالا اور تمام خویش واقارب کے حال کیطرف بھی متوجہ ہوکر اونکی معاش وغیرہ کا بھی اچھا بند وبست کر دیا **فصل** ان کامون کے بعد شاہ رخ نے شاہ ملک کو پکڑکر اوسکی کمال بیعزتی کرکے بڑے عذاب اور عقاب سے دولت اوس سے بھی نکلوائی اور بڑی ذلت و رسوائی سے تمام شہر مین اوسکو تشہیر کروایا الحاصل تخت سلطنت ماوراءالنہر نے وجود باجود شاہرخ مرزا سے زیب و زینت پائی اور تمام رعایا و برایا نے اوسکی اطاعت کا حلقہ اپنے گوش ارادت مین پہنا اور تمام مملکت ترکستان پر اوسکا تسلط اور اختیار ہوگیا دنیائے دون کا عجیب کارخانہ ہے **س** ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ٭ رفت و منزل بدیگری پرداخت ٭ کل خلیل سلطان کا دور دورا تھا آج شاہ رخ مرزا کا زمانہ ہے یہ انقلابات اور تغیرات اور تبدلات تقدیر و مشیت ایزد سبحان ہے ہر روز کے لئے نئی ایک شان ہے خدا ہی کی ذات ہے جسکو زوال اور انتقال نہین مالک الملک حقیقی وہی ہے کسی کو اوسکے حکم اور ارادے سے سرتابی کی مجال نہین

## عود کرنا شامت غدر و بیوفائی کا خداداد کیطرف اور کیفیت اوسکی کہ انجام اوسکا کس مرتبہ کو پہونچا

جبکہ خداداد معہ خلیل سلطان ولایت اندکان مین آکر وارد ہوا تو از سر نو اسنے خلیل سلطان سے مضبوط عہد و پیمان باندھا کہ کسی طرح سے اوسکو قولاً و فعلاً مضرت و ایذا نہ پہونچائیگا اور اوسنے وہ سب کیفیت اُسکے سامنے بیان کردی کہ ارغون شاہ اور آلہ داد نے آپکے ساتھہ یہ غدر اور نمکحرامی کی ہے اور ایسے ایسے خطوط مجھے اوسنے لکھے اور خبرین بھیجین باوجودیکہ آپکے اسقدر ر اونپر لطف و احسان تھے مرتکب جرم کفران نعمت ہوئے میرا اسمین کچھ قصور نہین اور اب آپ دیکھنا کہ ظاہر اور باطن مین آپ کے ساتھہ کس محبت اور اخلاص سے پیش آتا ہون اور انشاءاللہ تعالیٰ آپکی نسبت صفائی باطن اور صدق نیت سے ایسا معاملہ کرونگا جس سے آپکے آئینہ خاطر کا سب غبار کدورت دور ہو جائیگا اور اسکے بعد مدت العمر ہم تم نہایت محبت و اخلاص سے بعیش و عشرت و کامرانی زندگانی کرینگے اور بہت جلد آپکے واسطے مسند دولت و کامرانی بچھانے کی فکر و تدبیر کرتا ہون اور افسر شاہی و تاج شہریاری کو آپکے فرق مبارک سے عزت و توقیر دیتا ہون یہ کہکر اوسنے اندکان بلکہ تمام بلاد ترکستان مین امیر خلیل سلطان کے نام کا خطبہ پڑھوایا اور تمام رسوم شاہی و آداب سلطنت و کشورکشائی اسکے نام پر بدستور جاری اور بحال رکھی بلکہ اول سے بھی زیادہ اسمین اہتمام کیا

## تتمہ ذکر عہد و پیمان خداداد کا خلیل سلطان کے ساتھہ اور اسکے

## متعلق بعض واردات تاحین ممات

اسکے بعد پھر بکر رسہ کر خدا داد نے خلیل سلطان سے باقسمہائے شدید عہد وپیمان کیئے اور مغلونکو خلیل سلطان
کی مدد کے واسطے تمام بلاد ترکستان سے بلایا اور خلیل سلطان کو اندکان مین چھوڑ کر خود لشکر جمع کرنے کے ارادہ
سے ترکستان کے بعض شہرون مین چلا گیا مغلون کی یہ کیفیت تھی کہ جب اونکو تیمور کے مرنے کا حال معلوم ہوا تو اُن
لوگون کو نہایت غم والم ہوا اور بہت مضطرب اور پریشان ہوکر شہر اور وطن چھوڑ چھوڑ کر قلعونمین جا کر پناہ گیر
ہوئے تھے جیسا کہ پہلے اسکا اشارا ہو چکا ہے مگر اوس وقت تک اونکو اوسکے مرنے کا پورا پورا یقین نہ تھا اور شک
رکھتے تھے جبکہ یہ خبر حد تواتر کو پہونچی اور اوسکا مرنا پایہ ثبوت کو پہونچا تو اونکا وہ اضطراب دفع ہوگیا اور خلیل سلطان
کے حسن خلق اور عادات لطف وکرم کے بیان سننے سے اونکے دلونکو فی الجملہ اطمینان حاصل ہوا چنانچہ اونھون نے
خلیل سلطان کیخدمت مین بھی عرائض اخلاص لکھے اور بہت سے تحفہ وتحایف اوسکے حضور مین ارسال کیئے جو
نہایت عمدہ اور بیش قیمت نوادرات روزگار سے تھے از انجملہ ایک سونے کی کرسی بھی تھی جو بہت ہی خوش وضع اور
خوش ترکیب بنائی گئی تھی خلیل سلطان نے وہ ہدایا بہت پسند اور قبول فرماکر اون ایلچیون کا جو مغلون کیطرف
سے یہ ہدایا اور سوغات لیکر آئے تھے بڑا اعزاز واکرام کیا اور خلعت سرفرازی ہر ایک کو عنایت فرمایا اور جس مالیت
اور قیمت کا اونکا پیشکش تھا اوس سے دہ چند کا اون لوگون کے واسطے بھی مرحمت فرمایا جنھون نے یہ بھیجا تھا اس
معاملہ کے بعد مغلون مین اور خلیل سلطان مین اساس محبت واخلاص یومًا فیومًا زیادہ تر محکم ہوتے گئے اور روز بروز
حجاب مغایرت اور منافرت اوٹھتے اور جانبین سے قدم مودت واختصاص راہ دوستی اور صداقت مین آگے
بڑھتے گئے یہانتک کہ مشیت آلہی مین جو اوسکے واسطے مقدر کیا گیا تھا وہ ہوا حاصل کلام یہ کہ مغلون نے خلیل سلطان
کے ساتھ یہانتک دوستی واخلاص کا برتاو رکھا کہ جب خداداد اونکے شہر مین پہونچا تو فورًا اونھون نے اوسکو پکڑ کر
قید کرلیا اور خلیل سلطان کو کہلا بھیجا کہ ہمنے اس نابکار غدار کو گرفتار کیا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہم آپکے ساتھ کس
مرتبہ مین محبت اور اخلاص رکھتے ہین اور ہمکو بھی یہ معلوم ہے کہ خداداد کے اور آپکے درمیان کیا کچھ حالات گذرے
ہین اور اسی غدار کے باعث آپ پر یہ مصیبت پڑی اور ملک موروثی آپکے قبضہ سے نکل گیا اور اب یہ ہمارے پاس
مدد لینے کے واسطے آیا ہے تو آپ کی اسمین کیا رائے ہے اگر آپکی صلاح ہو تو ہم اوسکو یہان قتل کر ڈالین یا فرماؤ تو
ہم اوسکی مدد کرین حاصل یہ کہ خداداد کے بارہ مین جیسا کچھ آپ کی رائے جہان آرائے اقتضا کرے ویسا آپ ہمکو حکم
کرو کہ انشاء اللہ ہم ویسا ہی عمل کرینگے جب اس کیفیت سے امیر خلیل سلطان مطلع اور اونکے تحریر کے مضمون پر آگاہ
ہوا تو اوسکے جواب مین اونکو لکھا کہ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ خداداد نے میرے ساتھ کیا کیا کچھ کیا ہے میرے ملک و

مال سے مجکو جدا اور وطن سے آوارہ کردیا ہے میری آبرو اور عزت خاک مذلت مین ملا دی غرض اوسکے ہاتھ سے
جیسی کچھ میری بربادی اور رسوائی ہوئی ہے تمام عالم پر اظہر من الشمس ہے اور اب اوسنے آفات اور حوادث زمانہ
سے بچنے کے لئے مجھے ڈھال بنا رکھا ہے اور ٹٹی کی آڑ شکار کھیلتا ہے بہرحال اگر تمھاری صلاح مین اوسکا مار ڈالنا
مناسب ہے تو میری بھی یہی رائے ہے یہ اشارہ پاکر اوسیوقت مغلون نے خداداد کا سر کاٹ کر امیر خلیل سلطان کنجدمتمین بھیجدیا

## نکلنا خلیل سلطان کا ولایت اندکان سے اور جانا اوسکا اپنے چچا شاہ رخ مرزا کیطرف

خلیل سلطان ایک عرصۂ دراز تک اندکان اور ممالک ترکستان مین رہا اور اس عرصہ مدت مین اشعار فراقیہ
و غزلہائے شوقیہ دردانگیز اپنی معشوقہ کے فراق مین زبان فارسی مین تصنیف کر کے بھیجتا رہا اور اوسکے ہجر مین
جو جو مصیبتین اوسپر گذری تھین وہ مضامین بھی اُسمین درج کیا کرتا یہانتک کہ دل و جگر اوسکے آتش فراق سے بھُننے لگے اور
شرارۂ ہجر نے مشتعل ہوکر اوسکی ہستی کے خرمن کو برق سوزان کیطرح سے جلانا شروع کیا اور اوسکی بیقراری اور آہ وزاری
ہر لحظہ زیادہ ہوتی گئی تو اوسنے اوس شہر کو چھوڑ کر اپنے چچا شاہ رخ مرزا کے پاس بے اختیار ہو کر چلا گیا شاہ رخ نے اسکی
بڑی عزت اور حرمت کی اور کمال محبت اور اشفاق سے پیش آیا اور اوسکے سامنے اون اشعار فراقیہ کا جو اوسنے
اپنے معشوقہ کو بھیجے اور اوسکے ہاتھ پڑے تھے کچھ ذکر نہ کیا اور اوسکے دل کی آرزو کو سمجھکر اوسکی معشوقہ اوسکے حوالے
کر دی خلیل سلطان کو جو دولت ہاتھ آئی تمام رنج والم اپنا بھول گیا اور آب رفتہ پھر اسکی جو مین آگیا اسکے بعد شاہ رخ نے
اوس ولایت کا بندوبست اپنے طور پر کر کے اپنے ولد رشید اولوغ بیگ کو وہان کا حاکم بنایا اور خود خلیل سلطانکو ہمراہ
لیکر خراسان کیطرف نہضت فرما ہوا اور خلیل سلطان کو رے کا ملک بخشا لیکن اسکے تھوڑے ہی دن کے بعد جہان
فانی کو خلیل سلطان نے رخصت فرما کر عالم باقی کی راہ لی اور رحمت الٰہی کے جوار مین منزل گزین ہوا یہان ایسا بھی
شبہ ہوتا ہے کہ اوسکے چچا شاہ رخ نے ہی کچھ اوسکو کھلوا دیا غرض کچھ ہی ہو مرنے کے بعد اوسکو شہر رے مین ہی دفن کیا
شاد ملک اوسکی معشوقہ کی نظر مین جہان تیرہ و تار ہو گیا اور زندگی اوسکو تلخ ہو گئی اوسنے کہا کہ خلیل سلطان کے
بعد زندگی بر تراز مرگ و حیات تلخ تراز ممات ہے

**شعر**

| | | |
|---|---|---|
| بعد تیرے خاک ہے یہ زندگی | تونے مرقد مین کیا جا کر مقام | زندگی سے ہے مجھے شرمندگی |
| ہو گیا ہے خواب و خور مجھکو حرام | چشم بینا سے مجھے کیا فایدا | جب نہ دیکھون تجکو لے کان وفا |
| شرط الفت یہ نہین اے شہریار | تونے دنیا سے کیا گر با تراب | چھوڑ جانا مجکو ایسا بیقرار |
| کیا کرون اب جی کے مین خانہ خراب | | |

اس مضمون دردناک کہا دسنے اوس حالت پر ملالت سے بیان کیا کہ سننے والون کے کلیجے ہل گئے اور جو سنگدل

تھے اونکے بھی آنسو نکل پڑے۔ پہر اوسنے ایک خنجر آبدار لیکر اپنے گلے پر پھیر لیا حاضرین کے دلسے بے اختیار آہ کا نعرہ نکلا جذبۂ دل خلیل سلطان نے جو اوسکے دل پر اثر کیا تو سفر آخرت مین اوسنے بھی اوسکا ساتھ دیا دونونکو ایک ہی قبر مین دفن کیا اور اونکے عشق ومحبت کا افسانہ عالم کون وفساد مین یادگار رہا اب بے مزاحمت اغیار و رقیب سلطنت ممالک ماوراء النہر اور بلاد خراسان کلیتہً اور ولایت خوارزم وجرجان اور عراق عجم ومازندران سے لیکر قندھار اور کرمان سے تا ممالک ہندوستان سب شاہ رخ کے قبضہ مین آگئے اور آج کے دن تک یعنے سنہ ۸۴۰ آٹھ سو چالیس تک بحمد اللہ تعالی اوسیکے قبضۂ قدرت مین ہین جناب مجیب الدعوات سے ہم سلامتی حال اور خاتمہ بخیر وسعادت ہونے کی دعا مانگتے اور اوسی کو اپنا والی اور کارساز گردانتے ہین

## فصل تیمور کے بعض صفات اور اخلاق وعادات اور شمہ طبیعت کا ذکر

تیمور کا حلیہ یہ ہے کہ قد وقامت مین بلند لیکن نہایت موزون اور دل پسند مرد کشادہ پیشانی اور بڑے سر کا تھا سرخ وسفید باشوکت وہیبت سینہ اوسکا بہت چوڑا اونگلیان موٹی موٹی شیر کی سی کلائی بازو اور گردن نہایت قوی اور پر گوشت سب اعضا موافق اور سڈول داڑھی نیچے کو جھکی ہوئی آنکھین اُسکی بڑی بڑی شمع کیطرح روشن اور آواز اوسکی ہیبت ناک اور بلند دلیری اور شجاعت اوسکے چہرہ سے نمایان موت سے مطلق خوف وہراس اوسکو نہ تھا سیدھا پاؤن اوسکا شل ہو گیا تھا جسکے باعث سے چلنے مین لنگڑا کر چلتا تھا اسی برس کی عمر کو پہونچا تھا مگر کسیطرح سے اوسکے جسم کے اعضا مین فتور واقع نہ ہوا تھا اور دیکھنے والون کی نظر مین آثار ضعف پیری اُسکے بدن سے مشہود نہ ہوتی تھی بہت مضبوط اور جفاکش تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ کسی سے مزاح اور تمسخر نہ کرتا تھا ہمیشہ باوقار رہتا اور لہو ولعب کیطرف کبھی مشغول نہ ہوتا جھوٹھ سے بیزار اور راستی سے ہمیشہ خوش تھا بلکہ اوسکے انگوٹھے مین یہ لفظ کندہ تھا کہ راستی رستی یعنے جو سچ بولا تو نجات پائی جو چیز اسکے قابو سے نکلجاتی اوسکا افسوس نہ کرتا اور جو چیز اوسکو حاصل ہوتی اوس سے خوش نہ ہوتا اوسکی مجلس مین کبھی کسی کی زبان پر کلام فاحش یا حرف بیہودہ نہ آتا کسیکے مار ڈالنے یا قید کرنے یا نہب وتاراج اور ہتک عزت وحرمت کے باب مین کوئی کلام نہ کرتا اوسکے عہد کے درہم ودینار پر سکہ تین حلقے کا تھا جیسے خط نسخ مین ہائے ہوز لکھتے ہین اس صورت سے ہ نہایت باہیبت وشجاعت لوگون کی نظر مین وقعت رکھتا تھا اور خود دلیرون اور بہادران شمشیر زن کو دوست رکھتا تھا اور اونکی قدر ومنزلت کر کے اونکی ہمت اور قوت وشجاعت سے فتح وظفر حاصل کرتا اور جہان کے پہلوانون اور سلح شورونکو زیر کر کے اپنا مطیع کرتا اور ایسے دانا اور شجاعون کو اپنا رفیق کرتا جنکی کارگذاری اور مردانگی سے صف کارزار مین اپنے دشمن اور حریف پر غالب ہو جاتا عزم جزم اور نیت ثابت رکھتا اور گفتار وکردار مین بہت صادق

اور متین فہم و فراست مین سب پر فایق اور بیش بین کسی کا مکر و فن اوسکے سامنے پیش نہ جاتا اور کوئی اوس کو دھوکا دیکر بازی نہ لیجاتا بلند حوصلہ اور بیدار مغز عالی ہمت اور ہنر پرور دوست دشمن کو اچھی طرحسے پہچانتا اور حق و باطل مین فرق رکھتا تھا اوسکے عقل و دانش کی شمع سے آسمان کے ستارے اپنی منزل مقصود کا سراغ پاتے اور اوسکے فراست کے نور کو اہل باطن اپنے خلوتخانہ دلکا چراغ بناتے عزم درست اوسکا تیر قضائے مبرم اور معرکہ جنگ وجدال مین پائے ثبات فلک ثوابت سے بھی زیادہ تر مستحکم جس کام کا ارادہ کرتا کبھی اوس سے موںھہ نہ پھراتا تاکہ عدم ثبات و قلت و خفت رائے پر دلالت کرے جو بات زبان سے نکالتا گویا ایک نص قاطع تھی جس سے انحراف اور خلاف ورزی کا کسی کو یارا نہ تھا القاب جو اوسکو لکھے جاتے یا لوگون کی زبانون پر آتے تھے یہ ہین صاحب قران ہفت اقلیم و قہرمان الماء والطین قاہر الملوک والسلاطین کہتے ہین کہ قاضی القضاۃ ولی الدین عبدالرحمن ابن خلدون مالکی مصر کا قاضی القضات مصنف تاریخ عجیب کا ہے اور اوسمین اوسنے مسلک غریب اختیار کیا ہی اور بہت عمدہ طور سے اوسکی تالیف اور ترتیب واقع ہوئی ہے اوسنے جو حال اپنی آنکھونسے دیکھا تھا وہ مجھہ سے بیان کیا ہے اور لوگون کے معلوم ہونے کے واسطے اپنی کتاب مین بھی درج کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ جب تیمور ملک شام مین معہ عساکر اسلام داخل ہوا اور وہانسے اوسکے لشکر نے جب معاودت فرمائی قضا و قدر نے اوسکو (قاضی القضاۃ مذکور کو) تیمور کے ہاتھہ مین گرفتار کردیا مگر چند روز کی صحبت مین اوسکے ساتھہ تیمور کو ایک انسیت پیدا ہوگئی ایکدن قاضی موصی الیہ نے ایک جلسہ مین تیمور سے کہا کہ حضرت سلامت آپ اپنا دست مبارک کہ مفتاح فتح و ظفر ممالک دنیا ہے مجھے دیجیے کہ مین اوسکو بوسہ دون اور یہ شخص یعنے قاضی بڑا مورخ خوش تقریر اور فصیح البیان تھا اسنے تیمور کے سامنے اگلے بادشاہون وغیرہ کے بعض تاریخی حالات بیان کئے تھے چونکہ تیمور علم تاریخ سے شوق رکھتا تھا اور کتب تواریخ ملوک عرب وعجم و حالات خسروان والاہم علی الخصوص مغربی بادشاہون کے احوال اکثر پڑھا اور سنا کرتا تھا لہذا قاضی مذکور کی حسن تقریر اور خوش بیانی اوسکو بہت پسند آئی اور اوسکی مصاحبت اور رفاقت سے نہایت درجہ خوش ہوا تھا الحاصل یہ کہ اوسنے اوسوقت تیمور سے یہ عرض کی خداوند ہاتھہ چومنے کا یہ باعث ہے کہ اللہ جلشانہ وعم نوالہ نے آپکو بڑا صاحب اقبال اور خوش نصیب بادشاہ ہفت اقلیم خسرو عادل دانا ورحیم وکریم اپنے بندون کی سرپرستی کے واسطے بنایا ہے ملک مصر کے واسطے آپ ہی کے جیسا شہنشاہ صاحب اقبال بادشاہ یوسف جمال سزاوار تھا اور اس دیار مین آپ ہی کے نام نامی و القاب گرامی سے سکے اور خطبہ کو شرف و بزرگی حاصل ہونا حسب ارادہ حضرت آفریدگار بہت ہی اولی وانسب ہو دوسرا اس دولت اور سعادت کے لایق دیدہ دانا و چشم بینا مین آتا نہین مادر ایام نے آپکے سوائے اس دولت کے لایق کوئی فرزند جنا نہین اگر ہم اپنے تمام مال واسباب اور اہل وعیال بلکہ تمام خلایق کے ساتھہ تیری شکر گذاری مین جان و دل صرف اور فدا کرین تو بجا ہے اور مجھے اگر ہے تو یہی افسوس ہے کہ اس مدت

تک آپکے جمال جہان آرا سے میری آنکھین روشن نہ ہوئین اور دولت سعادت بساط بوسی سے محرومی حاصل رہی مگر الحمد للہ کہ تلافی مافات و تدارک ایام خالیات بوجہ احسن ممکن ہے اور اب دل سے یہی ارادہ مصمم ہے کہ شرف حضوری سے کبھی محرومی اور دوری نہ اختیار کرونگا اور ہمیشہ خدمت بندگان عالی مین حاضر رہکر کلہ گوشۂ افتخار اوج فلک الافلاک تک پہونچاؤنگا اور اوسکو اپنی عمر گرانمایہ کا حاصل سمجھونگا لیکن مجھے ایک چیز کے تلف ہونے کا بڑا افسوس ہے اور وہ میرے متفرق علوم کی کتابین ہین جنکی تالیف اور تصنیف مین اپنی عمر کا نقد عزیز مین نے صرف کیا ہے دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھکر اور عدم خور و خواب کی تکلیفین گوارا کرکے وہ وہ جواہر زواہر معدن سینہ اور ایسے ایسے درر غرر بحر فکر صحیح سے نکالکر اوسمین ذخیرہ کئے ہین کہ حکمائے پیشین و فیلسوفان اشراقین و قدیم کے گنجینہ ذہن رسا و خزینۂ طبع سلیم مین نہ ہونگے خصوصاً علم تاریخ مین مینے ایک کتاب لکھی ہے جسمین دنیا کی ابتدا سے اس زمانہ تک کے حالات بالتفصیل و بکمال صحت و تحقیق درج کئے ہین اور مشرق و مغرب کے بادشاہون کے واقعات تاریخی بشرح و بسط رشتۂ بیان مین کھینچے گئے ہین اگر وہی کتاب میرے ہاتھ آجائے تو اوسکا عنوان بھی آپ ہی کے نام سے مزین کرکے آپ کے عہد دولت اور زمانۂ باخیر و برکت کا کہ اہل عالم کے لئے مہد امن و راحت ہے حال اوس مین ملادون کہ ابد الآباد صفحہ روزگار پر یادگار رہے کہ آپ فخر سلاطین سایۂ رحم و رافت حضرت رب العٰلمین ہین آپکے احوال خجستہ مآل سے اس کتاب کو زیب و زینت دینا عین ثواب ہے اور آپ وہ ہین کہ اہل تنجیم کے زائچون سے آپکے لئے اشارا پایا جاتا ہے اور کتاب جفر جامع سے جو منسوب بطرف امام المشارق والمغارب علی ابن ابیطالب ہے آپکے وجود باجود کی بشارت پیدا ہے جسکا آخر زمانہ مین انتظار تھا وہ صاحب قران آپ ہی ہین اسمین کسیطرح کا شک و شبہ نہین وہ کتاب جسکا ابھی ذکر ہوا مصر مین رہگئی ہے اور اوسکے واسطے میرا دل تڑپ رہا ہے کہ میری برسونکی محنت اور مشقت ہے یہ کتاب جو مجھے مل جائے تمام عمر آپ کی رکاب سعادت انتساب سے جدا نہ ہونگا کیونکہ مجھے آپکے جیسا خدائیگان قدردان کہان ملیگا اور مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مجھے ایسے مالک کے ہاتھ مین دیا ہے جو میری قدر و قیمت جانتا اور پہچانتا ہے اور عزت و حرمت کی نظر سے دیکھتا و بخلق و مروت شرف ہمکلامی و انواع مراحم و مہربانی سے شرف اختصاص بخشتا ہے قاضی کا یہ افسون بہت کارگر ہوا اور یہ جملے مدح و ثنا کے جو نہایت مبالغہ آمیز اور عطوفت انگیز تھے اوسکی زبان سے سنکر حد سے زیادہ خوش ہوگیا اور چونکہ پہلے سے طبیعت اوسکی کتب سیر و تواریخ بادشاہان سلف و ملوک ماضی کیطرف راغب تھی اوس کتاب کے مطالعہ کرنیکا شوق اوسکو امنگیر ہوا اور اس جادو بیانی نے اوسکو ایسا دام فریب مین لیا کہ اوسکا کلمہ پڑھنے لگا بارے بطریق امتحان اوسنے یعنے تیمور نے قاضی ولی الدین مسبوق الذکر سے ملک و ملوک عرب کا حال دریافت کیا اور اونکے قبایل اور رسوم و عادات وغیرہ کل کیفیت استفسار فرمائی تاکہ مبلغ علم اسکا معلوم کرے ورنہ اوسکو اوسکی کچھ حاجت نہ تھی اور وہ ان حالات سے بخوبی واقف تھا الغرض قاضی

نے بھی اوسکے سامنے وہان کے حالات اس فصاحت اور وضاحت سے بیان کئے کہ اوس ملک کے جغرافیہ
انقشہ اوسکی آنکھوںمین پھر گیا گویا وہ خود اوس بلاد مین حاضر ہے اور ہر ایک شہر کو محلہ بمحلہ اور کوچہ بکوچہ گشت کرکے
اپنی آنکھوںسے دیکھتا جاتا ہے رفعت جبال وتلال اور وسعت میدان بر وبحر اور فاصلہ ہر دیار وشہر حرف بحرف
اوسکے سامنے معرض بیان مین لایا اور نام بنام ہر ایک قوم اور قبیلہ کو گن بتایا ہنگام جاہلیت کی اونکی رسمین اور زمانہ
اسلام کی ساری حالتین جداجدا کہہ سنائین اور جیسا کچھ صفحۂ خاطر پر اوسکے وہان کے حالات قلم علم الیقین سے منتقش
تھے اوس سے زیادہ تر اوسکی تشریح کردی اور رنگ آمیزی حسن تقریر سے بوجہ احسن اوسکو زیب وزینت بخشی پھر تیمور
نے اوس سے یہ کہا کہ میرے عہد دولت وکارنامۂ ملک وملت کا ذکر اوس کتاب مین درج کرکے میری ناموری و
ابقائے ذکر جمیل مین اہتمام کرنا تم چاہتے ہو مگر دوام ذکر خیر کی مجھے کیا توقع وامید رکھنا چاہئے کیونکہ بخت نصر ایسا
بادشاہ جلیل القدر ہو گیا ہے اوسکے لئے بھی یہ شرف حاصل نہین ہوا اور مین تو اوس سے بہت ہی کم جاہ وحشم رکھتا ہون
قاضی نے عرض کیا کہ آپکے لئے یہ فضیلت اور منزلت کا حاصل ہونا ایک ادنیٰ بات ہے کیونکہ آپکے مکارم اخلاق اور
محاسن عدل وداد اور یہ بذل وکرم آپکو اس پائیگاہ رفیع اور منزلت منیع پر بہت جلد پہونچنے کے واسطے ذریعۂ ترقی
اور پایۂ سلم تعلی ہین تیمور نے یہ جواب اوسکا بہت پسند کیا اور اوس سے نہایت درجہ خورسند ہوا اور اپنے دربار کے
دانایون اور عالمونسے اوسکی بہت تعریف اور توصیف کرکے اونسے کہا کہ یہ شخص اپنے زمانہ کا بڑا علامہ ہے تم اسکو اپنا
پیشوا سمجھو اور اوسکے قول وفعل سے سند پکڑو اسکے بعد پھر تیمور نے قاضی صاحب کے سامنے اپنی تمام فتوحات اور
دوسرے واقعات کو جو اوسکو ممالک مغرب مین پیش آئے تھے بالتفصیل بیان کیا اور کل سپاہ ولشکر ومقدمات
فتح وظفر یہانتک کہ اپنی اولاد اور احفاد کے خیر وشر کا بھی پوست کندہ سب حال تقریر کیا جسکو سنکر قاضی اوسکے
اقبال کو اور تائیدات رب ذو الجلال کو اوسکے بارہ مین دریافت کرکے نہایت متعجب اور حیران رہا اور اپنے جی
مین کہا کہ خدا جسکو چاہے اوسکو ملک ودولت دے اور جسکو چاہے اوسکو عزت اور سعادت بخشے محض اوسکا فضل
ہے رائے وتدبیر یا بزور شمشیر یہ فضل وشرف حاصل نہین ہو سکتا اس مکالمات اور مطارحات کے بعد تیمور نے
قاضی سے مصر کو جانے اور وہانسے اہل وعیال اور کتابین لیکر جلد پھر آنے کا عہد وپیمان لیکر مصر کیجانب رخصت کیا
اور وہ جیسے کہ مرغ نوگرفتار قید قفس سے رہائی پاتا ہے باین حیلہ وتدبیر اوسکی خدمت سے روانہ ہو کر سیدھا شہر
صفد کو چلا گیا اور وہان پہونچکر اوسکی دہشت وسطوت سے مامون اور محفوظ ہو بیٹھا

**فصل** تیمور علما

اور فضلا کو بہت دوست رکھتا اور سادات وشرفا کی عزت وحرمت حد سے زیادہ کرتا تھا اور اپنے نزدیک
اون بزرگون کو سب پر مقدم سمجھتا اور علیٰ قدر مراتب وفراخور استعداد وقابلیت ہر ایک کو اونمین سے جاہ و
مناصب عنایت فرماتا اور اونکے لئے بساط انبساط وخوان مکرمت ونشاط بچھا کر جائزات اور صلات عطا

فرماتا اور با وجود اس مہربانی اور عاطفت کے اپنی ہیبت اور شوکت بھی اون کے دلون مین کسیقدر باقی
رکھتا تھا اور عالمون کے ساتھ اکثر مباحثہ مین شریک ہوتا اور اس بارہ مین سررشتۂ انصاف وحق بینی کو نگاہ
رکھتا اور بے روئے و رعایت ہر ایک دلائل و براہین کو میزان خرد خورده دان مین تولتا اور اونکے نقد ہنر کو کھرے
کھوٹے سے جدا کرتا غرضکہ اوسکے لطف کے ساتھ اوسکا قہر بھی ملا ہوا تھا اور نوش کے ساتھ ہی نیش بھی تھا **شعر**
لطف اوسکا دوستونپر نوش اور اعداپہ نیش ؁ گلشن عالم مین ذات اوسکی ہے زنبور عسل ایسے ہی اہل صنعت و
ہنرمندان ہر فن کی ہر وقت اوسکو تلاش اور جستجو تھی ہر ایک باب مین اونکی مدد کرتا اور انعام واکرام سے اونکے دلونکو
شاد اور آباد رکھتا بے ہنر و بے علم دون طبیعت اور مردمان فضول اور مسخرون اور شاعرون کو اپنے دربار مین آنے
نہ دیتا دانا منجم طبیب مہندس اور ایسے ایسے کاملون کی تربیت مین صرف ہمت فرماتا اور اون کی باتین سنتا اور اکثر
پر عمل کرتا تھا تدابیر جنگ مین فکر کرنے کی عادت کرنے کے واسطے اکثر اوقات شطرنج کھیلا کرتا مگر وه شطرنج یہ مشہور شطرنج
کے سوائے اور ہی تھی جسکے خانے دس مضروب اور مضروب فیہ گیارہ تھے اوسکے مہرے بھی زیادہ ہوتے ہین دو اونٹ
دو زرافے دو زیچہ اور پیادون کی دو صفین اور ایک وزیر اوسمین ہوتا ہے اور وغیرہ دوسرے مہرے بھی جنکا بیان
آگے ہوگا مشہور شطرنج اوسکے سامنے کچھ چیز نہین کتب تواریخ اور قصص انبیا علیہم السلام کے سننے کا اوسکو بڑا شوق تھا
سفر اور حضر مین اس فن کی کتابین جو تمام زبان فارسی مین تھین ہر وقت اوسکے ساتھ ہی رہتین کثرت استماع اور بار بار
پڑھوانے اونکے سے ایسا اوسکو ملکہ ہوگیا تھا اور ایسا اون کتابونپر حاوی تھا کہ اگر کوئی شخص اوسکے سامنے تاریخ
کی کوئی کتاب پڑھتا اور کسی مقام پر کچھ غلطی کرتا تو فوراً اوسکو ٹوک دیتا اور صحیح لفظ بتادیتا حالانکہ محض امی تھا لکھنا
پڑھنا مطلق نہ جانتا تھا عربی علم سے تو بالکل بے بہرہ تھا مگر فارسی اور ترکی اور مغلی زبان جانتا تھا اسکے سوائے او
کچھ نہین چنگیز خانی قانون کی رعایت اور پابندی اپنے اوپر اوسنے لازم کرلی تھی یہ قانون کو جیسا کہ اہل اسلام مین فقہ
ہے ایسا سمجھنا چاہئے اہل ترکستان اور اہل دشت قبچاق اور ممالک خطا کے رہنے والے سب اسی قاعدہ چنگیز خانی
کے پابند اور اسی پر عمل کرتے اور شریعت غرائے نبوی پر اسکو مقدم سمجھتے ہین اور اسی وجہ سے علمائے اسلام مثل مولانا
حافظ الدین محمد بزاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا علاء الدین محمد بخاری سلمہ اللہ تعالیٰ وغیرہما اجل علما و مشاہیر فضلا نے
تیمور کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور جو قواعد چنگیز خان پر عمل کرتا اور اوسکو شریعت اسلام پر مقدم رکھتا ہے اوسکو کافر
کہا ہے اسکے سوائے اور بھی وجہین ہین جس سے اوسکے کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے کہتے ہین کہ شاہ رخ نے قواعد چنگیز خا
کو رد و باطل کرکے حکم دیا کہ احکام سیاست و انفصال قضایا بموجب شریعت غرا اونپر جاری رکھین لیکن
اس قول کی صحت نہین کیونکہ یہ قانون اونکے واسطے بمنزلہ شریعت حقہ کے ہوگیا تھا اور اوسی پر اعتقاد
تھا اگر کوئی اونکو اوس سے برگشتہ کرنا چاہے تو ممکن نہ تھا **فصل** تیمور نہایت درجہ کا دوراندیش

تھا اوسکے بحر فکر کی تھاہ کسی نے نہ پائی اوسکے دانائی کی ایک ادنی بات یہ ہے کہ اوسنے ہر ایک شہر و دیار مین
رمغز اور ہوشیار آدمی بطور جاسوس متعین فرمائے تھے کہ وہان کی کیفیت روزمرہ سے اوسکو مطلع کرتے رہین
بعض امین اوسکے ہوا خواہ امیرون مین سے تھے مثل اطلامیش وغیرہ کے اور بعض عالم فاضل دبیر اہل دیوان مین
سے تھے مثل مسعود کمجانی شخص اول مصر مین اور دوسرا دمشق مین مامور تھا بعض تجارت کے بہانے اور بعض اہل
حرفہ کے طور پر اور بعض فقیرون اور سیاحون کے لباس مین اطراف عالم مین گشت اور ہر ایک شہر و دیار مین بود و
باش رکھتے اور تیمور کو وہان کے حالات اور درباری باتون سے ذرا ذرا لکھکر بھیجا کرتے تھے اور اس تدبیر سے
وہ وہان کے حاکمون کے قصد اور ارادہ اور کیفیت عدل و انصاف و جور و بیداد وغیرہ کل چیزون سے واقف
ہوتا حتی کہ نرخ غلہ و حاصل زراعت وغیرہ امور جزئیات ہر ایک ملک کے اوسکو معلوم رہتے مصوّر و نقشہ کش بھی
اوسنے ہر جا مقرر کیے تھے کہ ہر ایک ملک کا نقشہ اور وہان کے حاکمون کی تصویرین اور مکانات و عمارات و
دیہات و قریات کا نقشہ اور اونکی مسافت و دوری و حالات آبادی و تعداد مردم شماری ہُوا ہُوا مرتب اور
مرقوم کرکے اوسکے پاس بھیجا کرین اور وہ ان چیزون کو بغور و فکر مطالعہ کرتا اور اپنی ہر ایک مہم مین اوسنے بڑا کام
نکالتا اور فائدہ اوٹھاتا تھا چنانچہ جب کسی شہر مین اور وہان کے عمائد و ارکان دولت اوسکی خدمت مین
سلام کو آتے تو اوسنے سوال کرتا کہ فلان تاریخ فلان وقت اوس شہر مین کیا حادثہ گذرا تھا اور فلان شخص نے
فلان روز کیا عمل خیر و شر کیا تھا اور فلان شخص کو فلان آدمی سے جو منازعت تھی اوسکا انجام کیا ہوا اور فلان
دعوی کا فیصلہ کس طور پر ہوا تو اس سوال سے وہ شخص بہت ہی حیران و پریشان ہوجاتا اس صفائی اور تفصیل سے
اوس شہر کا حال وہ بیان کرتا تھا کہ وہ شخص بھی گمان کرتا کہ تیمور اوسوقت وہین حاضر تھا جو کچھ بحث تکرار اوسمین ہوا
کرتی یا کسی مسئلہ مین اختلاف آرا سے گفتگو پیش آتی یا کچھ غلطی واقع ہوتی تو اوسکو بھی وہ اس حیثیت سے بیان
کرتا کہ مخاطب کی نظر مین یہی آتا کہ اس علم مین غایت درجہ کی رسائی اور دستگاہ ہے اور کامل طور پر اسنے اسکو حاصل
کیا ہے بعض یہ گمان کرتے کہ جن و شیاطین اسکو تابع ہین وہ اسکو خبرین پہونچاتے ہین یا کسی قسم کا سحر اوسکو یاد ہے یا مثل فقرائے صوفیہ تجلی
روح و اشراق باطن سے اوسکو معلوم ہوجاتا ہوگا

## فصل

اوسکی دانش و تدبیر کے حالات سے یہ بھی
ہے اور اوسکے کمال فراست پر دلالت کرتا ہے کہ جب سیواس کے لشکر نے قلعہ کا دروازہ اپنے پر بند کیا اور قلعہ بند
ہوئے تو اوسنے اپنے لشکر سے کہا تھا کہ یہ حیلہ کرو جسکا بیان پہلے گذرا مین اٹھارہ شب مین اس قلعہ کو فتح کرونگا
تو اونھون نے اوسکے کہنے کے موافق عمل کیا اور ایسا ہی ہوا جو اسنے کہا تھا اس سے بلاشبہ پایا جاتا ہے کہ تیمور
کے باطن پر عالم غیب سے القا ہوتا تھا یا از قبیل استدراج اوسکو سمجھنا چاہیے اوسکی عادت تھی کہ لوگونکو مغالطے
مین ڈالتا اور دھوکے دیا کرتا تھا اوسکے کل کام بہت گہرے ہوا کرتے تھے کہ ہر کوئی اوسکی تہ کو نہ پہونچتا تھا اکثر اوسکا

یہ دستور تھا کہ اپنے ارادے کے خلاف لوگوں میں مشہور کرتا کہ جس امر کا اوسکو دفع کرنا منظور ہوتا تو اوسکی طرف اپنی رغبت دکھلاتا اور جو کام اوسکو کرنا منظور ہوتا بظاہر اوس سے اکراہ وانکار رکھتا تھا چنانچہ اوسکے حالات جو اوپر بیان ہوئے ہین اونسے یہ سب باتین صاف صاف ظاہر ہین اوسکے مغالطہ کا یہ عنوان ہے کہ جب کسی طرف جانے کا قصد کرتا اور کوئی مہم اوسکو درپیش ہوتی تو بہت ہی اوسکو پوشیدہ رکھتا تھا اور بطور چیستان اور پہیلی کے اوسکو درمیان لاتا اور متفرق جاسوس اوس شہر مین بھیجکر خبرین منگواتا مہمات مالی وملکی وامورات کلی وجزوی کے انصرام کے واسطے تمام آراکین دولت واعیان مملکت کو جمع کرکے مخفی مطالب اونسے بیان کرتا اور اس امر مین اونسے صلاح ومشورت لیتا اونکو عموماً اس امر کی اجازت دیجاتی کہ بے خوف وخطر جسکی رائے مین آئے اپنی رائے ظاہر کرے اور خود اون کی صلاح وصوابدید پر بڑے غور وفکر سے نظر کرتا اور اوسکا انجام سوچتا اور مقدمہ ترتیب دیکر نتیجہ نکالتا اس آزادی کے باعث ہر شخص اپنی عقل وفکر کے موافق نیک و بد صلاح دیتا اگر وہ صلاح درجۂ قبولیت اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہوتی تو اوسکو محل خوف وبیم نہ تھا اور جو جمہور پسند ہوتی تو مورد تحسین وآفرین ہوکر خلعت سرفرازی وعنایت کے سزاوار ہوتا عام امرا وزرا کی جب ایک امر پر رائے اتفاق کرتی تو خاص خاص اشخاص سے مثل سلیمان شاہ اور قماری امیر سیف الدین الہ داد اور شاہ ملک اور شیخ نور الدین وغیرہ کے سامنے وہ امر پیش کیا جاتا اور ان لوگون نے اوسمین کیا رائے دی ہے وہ بھی اونسے کہا جاتا تو پھر یہ لوگ اوسپر بحث اور رد وقدح کرتے اور چند روز تک اوسکا نفع نقصان اور نیک وبد سوچتے جب ایک امر قرار پاتا اور اوسپر سب کا اتفاق ہوتا اور اوسکے طرق وہ پیدا کردیتے اوسکے بعد جو کچھ اوسکو کرنا ہوتا وہ کام کرتا یا کہین کی مہم ہوتی یا اور لشکر کسی سمت کو روانہ کرنا ہوتا پیش خیمہ اوس سمت کو اوسی التزام اور انتظام سے روانہ کرتا جسطرف جانے کا اوسکا قصد ہوتا کوچ کے وقت تک لشکر کو اوس جگہ کی اطلاع نہ ہوتی بلکہ اور ہی طرف وسمت مشہور کرتا اور جب وہ مکان جہان اوسکو جانا منظور ہوتا اوسکے لشکر سے قریب دہنے بائین بازو پر رہجاتا تو اوس وقت سب لشکر کو اوسطرف جانے کا حکم ملتا اور ان لوگون کو اوسکے دلی ارادہ کی اطلاع اور خبر ہوتی وہان تک کوئی بالجزم یہ نہ جانتا کہ ہم کہان جائینگے اگر اسکی ضرورت اور مجبوری نہ ہوتی تو اتنا بھی کسی کو نہ معلوم ہوتا جب ایسے ضروری سفر مین اوسکی عادت ایسی تھی اور ایسا اہتمام اور ضابطہ رکھتا تھا تو دوسرے اسرار مملکت اور دقایق امور سلطنت پر کسی کو وقفیت حاصل کرنا کیونکر ممکن ہوسکتا تھا اکثر امرائے اطراف و حکام وملوک طوایف اسکے لشکر مین اپنی طرف سے جاسوس رکھتے تھے اور جب بعد مشاورت کسی طرف کو اوسکا لشکر روانہ ہوتا تو وہ لوگ فوراً اپنے صاحب و مخدوم کو خبر پہونچا کر مطلع کردیتے تھے کہ فلان سمت کو نہضت رایات عالیات قرار پائی ہے تو اوس جگہ کے لوگ اپنے بچاؤ کی اور اس بلائے ناگہانی کے دفع ہونے کی تدبیر اور فکر کر رکھتے اور

دوسرے ممالک کے حکام وناظم اس قضائے مبرم کے واقع ہونے سے مطمئن رہتے اسی قبیل سے اور بہت سی تدابیر اور حیلۂ وتزویر مین کہ جنکی کُنہ کو دانشمندان آفاق وعقلائے روزگار نہین پہونچ سکتے اور حیران رہجاتے ہے اور وہ وقتاً فوقتاً عمل مین لایا کرتا تھا چنانچہ سفر شام مین جبکہ لشکر اسلام اوسکے مقابلہ پر آیا تو اوسنے یہ مشہور کیا کہ غلّہ اور خوراک لشکر کی کم ہوگئی ہے اور وہ بغداد کیجانب اب جاتا ہے اس ارادے سے چند روز وہ ٹھہر گیا اور اس سے مقصود اوسکا یہ تھا کہ اوسکا لشکر بد دل نہ ہو اور چندے آسایش کرنے سے اونکے دل کا اضطراب اور دہشت جاتی رہی چنانچہ اس تدبیر سے آخر کار مصر کی فوج کو اوسنے شکست دی ہمیشہ خلاف اپنے ارادہ دلی کے لوگون مین مشہور کرتا تھا اور کبھی اپنے راز پر کسی کو مطلع نہ کرتا جب لشکر ظفر پیکر لیکر ہندوستان فتح کرنے کے ارادہ سے متوجہ اوس بلاد کا ہوا تو ایک بلند اور مستحکم قلعہ کے قریب پہونچا جو رفعت اور بلندی مین بام فلک البروج سے لاف ہمسری کی مارتا تھا اور استحکام ومضبوطی مین سد سکندر سے مستحکم تر تھا ہندوستانی فوج کے تھوڑے سے سپاہی اوسکی حفاظت اور حراست کے واسطے مامور تھے لیکن وہ تھوڑے سے مزید جرأت وشجاعت و وفور تہور و جلادت سے ہزارون پر بھاری تھے جب تیمور اوس قلعہ کے قریب پہونچا اور اس قلعہ کی رفعت اور بلندی اور استحکام عمارت برج وبارہ کو ملاحظہ فرمایا اوسکی غیرت ہمت وناموس کشورستانی وداب شجاعت نے تقاضا نہ کیا کہ بدون فتح کئے اس قلعہ کے قدم ہمت آگے بڑھاوے لہذا قلعہ مذکور کے تسخیر کرنے پر متوجہ ہوا اور بہادر سردار اور سپاہی اس مطلب کے واسطے متعین فرمائے باوجودیکہ اسکے لشکر کے آدمی ہر روز بہت سے کشتہ اور خستہ ہوتے تھے اس کام سے وہ دست بردار نہ ہوا ایک روز حالت محاصرہ مین برسات بہت برسا اور اس باعث سے محاصرین کو سخت تکلیف اور اذیت پہونچی اور بیشتر سامان واسباب اونکا غرقاب سیل فنا وزوال ہوگیا تو بھی وہ یعنے تیمور اپنے لوگون کو قلعہ فتح کرنے کی تحریص اور ترغیب دیتا رہا بلکہ خود بھی سوار ہوکر اون کی سعی اور کوشش کا تماشا دیکھتا رہا اور جب اون کی محنت اور مشقت کا نتیجہ کچھ نہ نکلا تو اوسنے سران لشکر اور فوج کے افسرونکو طلب فرماکر ملامت کرنا اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور آتش غیظ وغضب سے اونکے خرمن نام وننگ کو جلانے لگا کہ اے نمک حرامو اور اے نامردو نامرادو کیون ہمت ہارتے ہو اور دامن شجاعت وناموری مین داغ بدنامی وبیعزتی لگاکر دونون جہان کی روسیاہی اپنے واسطے اختیار کرتے ہو میرے ظل حمایت اور سایۂ مکرمت مین بڑے بڑے کار نمایان تم سے ظہور مین آئے ہین اور مشرق سے مغرب تک مردی اور مردانگی اور جہان پہلوانی سے تمھارا نام مشہور رہا ہے اوس نام کو کیون میٹتے اور خاک مذلت اور رسوائی مین ملاتے ہو غرض ایسے کلمات سخت اور درشت اون کی نسبت زبان پر لاکر اون کی غیرت اور حمیت کو جوش مین لایا تھا اور وفور غیظ و غصہ سے ہاتھ کاٹتا اور دانت پیستا جاتا اور اونکو غایت درجہ کی تہدید کی کہ اگر اس قلعہ کے فتح کرنے مین سستی

اور کم ہمتی کروگے تو یہ سمجھ لو کہ اسی تلوار سے جو میرے ہاتھ مین ہے تمھارے سر اوڑا دونگا اور زمین کو تمھارے
خون سے گلگون کرکے تمھارا نام و نشان صفحۂ روزگار سے مٹا دونگا یہ کہکر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور اپنے
خیمہ مین آکر شطرنج کھیلنے مین مشغول ہوگیا اوسکے ملازمونمین ایک شخص مسمّی محمد قاوجین تھا اور اوسکی عزت اور
توقیر اوسکے نزدیک بہت تھی بلکہ وزارت کے مرتبہ پر پہونچکر کل وزرا و امرا سے قدر و منزلت مین زیادہ ہوگیا
تھا کیونکہ جوہر قابل خوش سیرت و خوش شمائل تھا اور بوجہ علم و فضل و دانش و ہنر کے اس منصب جلیل و ذروۂ
کمال پر بہت جلد اوسنے ترقی کی تھی تیمور کے نزدیک اوسکی بات مقبول اور اوسکے سخن کو وقعت بھی حاصل تھی
یہ کہ جب تیمور اپنے سردارونپر بباعث تاخیر فتح قلعہ بہت برہم ہوا اور نہایت تاکید سے اونکو کہا گیا کہ اگر اس عرصہ
مین تم اس قلعہ کو فتح نہ کروگے تو مین تم سب کو قتل کرونگا اور اوسکے مزاج و عادات سے اون سردارون کو یقین
اس امر کا ہوگیا کہ بیشک تیمور ہم کو زندہ نہ چھوڑیگا تو اون سب نے مشارالیہ محمد قاوجین کیخدمت مین التماس
کیا کہ آپ ہماری سفارش فرمادین کہ وہ ہماری جان بخشی کرے یہ قلعہ اسوقت خاص مین ہمسے فتح نہین ہوسکتا
مگر انشاءاللہ تعالیٰ باہستگی و تدبیر ہم اوسکو فتح تو ضرور ہی کرینگے مگر اسوقت تو ہمکو اوسکی آتش غیظ و غضب سے رہائی
دیجیے محمد قاوجین کو اونپر رحم آیا اور اوسنے وعدہ کیا کہ مین تمھارے لئے ضرور حضور مین عرض کرونگا اور موقع
دیکھکر تمھارے بارے مین دو کلمہ جو زبان یاری دیگی وہ کہونگا یہ کہکر وہ منتظر فرصت رہا اور تیمور تو روز و شب
اسی فکر مین مشغول اور مصروف تھا کہ قلعہ کیونکر فتح ہو اور ہر دم اسی اندیشہ اور تدبیر مین مضطر اور پریشان رہتا
اور جو امر فتح قلعہ کے باب مین اوسکی رائے مین آتا اور اوسکا وہ حکم کرتا کل امرا و سردار اوس حکم کو بجالاتے محمد قاوجین
کی شامت جو آئی اوسنے ایکدن تیمور سے عرض کی کہ حضور خدا آپکو سلامت رکھے آپکی دانش و تدبیر کی مفتاح اور سنان
و شمشیر کی کنجی سے مشکلات جہان کے قلعے فتح ہوئے ہین اور ہزارون حصن حصین مسخر اگر بعد اس محنت و مشقت و
حصول مضرت اتلاف مال فراوان و صرف گنج خطیر و ہلاکت جانہائے بیشمار و نفوس کثیر اس قلعہ کو ہمنے فتح بھی کیا تو
کیا جبر نقصان اوسکا کرسکتا ہے یا یہ نفع قلیل اوس زیان کا عوض ہوسکتا ہے ہرگز نہین یہ سنکر تیمور نے اوسکو تو
کچھ جواب نہ دیا مگر ایک شخص ہراملک نام کو جو اوسکے باورچیخانہ کا دیگ شو اور نہایت ذلیل اور کثیف لباس پہنے
ہوئے تھا اور بہت ہی کریہ المنظر اور بدصورت و سیہ فام تھا اوسکو بلوا بھیجا جب وہ حاضر ہوا تو سرہنگون کو
حکم کیا کہ محمد قاوجین کا لباس جسم سے اتارلین اور اوسکے میلے اور گندے کپڑے اوسکو پہناوین سپاہیون نے فوراً
اوسکے حکم کی تعمیل کردی اوس پر بھی آتش غضب اوسکی دھیمی نہ ہوئی تو اوسنے محمد قاوجین کے داروغہ کارپرداز وغیرہ
ملازمون کو بلوا کر تمام مال و اسباب نقد و جنس زمین جاگیر جو کچھ اوسکی ملک مین تھا سب کی فہرست ملاحظہ فرمائی
اور کل املاک اوسکے ضبط کیے یہان تک کہ اوسکی لونڈی غلام بلکہ اوسکی زوجات اور حرم تمام چھین کرا دنی سے

ادنیٰ لوگونپر اون سب کو بطور انعام تقسیم کردیا اور پھر محمد قاوچین کا مونھہ کالا کرکے بڑی ذلت اور خرابی سے اوسکو نکالدیا اور اوسنے بڑی سخت قسمین خدا اور رسول کی کھائین کہ جو کوئی اس شخص کو اپنے پاس رکھیگا یا کھلائے پلائیگا یا اوسکے بارہ مین مجھہ سے سفارش کریگا تو اوس سے بدتر اوسکا حال کرونگا بیچارہ باحال پریشان عزت و آبرو مال و دولت جاہ و حشم کنیز و غلام و خدم زن و فرزند و حرم سب سے جدا ہوکر گریان و نالان آوارہ دشت ادبار و سرگشتۂ تیہ نکبت و افلاس ہوا اس زندگی پر ملالت پر مرارت سکرات موت کو شیرین سمجھتا اور ہر لحظہ و ہر آن اوسپر ایسی مصیبت اور درد و غم کا گذرتا تھا گویا ہر بن مو اوسکے بدنپر ایک نشتر جانکاہ تھا اور تیمور جبتلک زندہ رہا وہ بیچارہ اسی مصیبت مین گرفتار رہا بعد وفات تیمور خلیل سلطان نے جو کچھ اوسکا مال و اسباب ضبط سرکار ہوا تھا سب کا سب اوسکو واپس کردیا **فصل** اوسکی عظمت اور شوکت اور شان و جبروت کی باتون مین سے تھوڑا سا بیان یہ ہے کہ ملوک اطراف باوجودیکہ اپنے اپنے قلمرو مین بالاستقلال فرمانروائی کرتے تھے اور سکہ و خطبہ بھی اونکے ممالک مین اونھین کے نام کا جاری اور پڑھا جاتا تھا جیسے شیخ ابراہیم بادشاہ شروان اور خواجہ علی ابن مؤید طوسی سلطان ولایت خراسان اور اسفندیار رومی اور ابن قرمان اور یعقوب بن علی شاہ حاکم کرمان اور حاکم منشا اور طہرتن امیر ارزنجان اور بادشاہان فارس اور آذربائیجان اور ملوک دشت اور خطا اور ترکستان اور مرزبانان بلخشان اور فرمانروائے مازندران اور جمیع بادشاہان ایران و توران وغیرہ جب اوسکی خدمت مین حاضر ہوتے اور تحف و ہدایا بطریق پیشکش گذرانتے تو مثل اور امرا کے اوسکے تخت کے آگے بڑے آداب اور لحاظ سے دور ایک مد نظر کے فاصلہ پر بیٹھتے اونمین سے اگر کسی شخص کو بلانا منظور ہوتا تو اوسکے دربار کے خدمتگارون یا فراشون وغیرہ مین سے کسی کو بھیجتا تو وہ اوس بادشاہ کو نام لیکر دور سے پکارتا اور وہ فوراً لبیک کہکر کمال عجز اور فروتنی اور آداب سے اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر شرائط آداب سلطانی بجالاتا گاہ گاہ اوسکے دربار مین امرا اور وزرا چوسر بھی کھیلا کرتے تھے بعضے پاسونسے اور بعضے تختہ نرد کیطرف میل رکھتے تھے ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک پاسے پر باہم اختلاف ہوا اور ایک دوسرے کو جھٹلانے لگا تو جسکا داؤ پڑا تھا اوسنے امیر تیمور کے سر مبارک کی قسم کھائی کہ میرا پاسہ یہ پڑا ہے تو اوسکے حریف نے زور سے ایک طمانچہ خفا ہوکر اوسکو مارا اور اوسکو سخت زبانی کہا کہ ای نابکار نمک حرام اس ادنیٰ کام مین اپنے صاحب و مالک خدیو جہان قبلۂ عالم و عالمیان کے سر اقدس کی قسم کھاتا ہے اور اوسکو ایسا برا معلوم ہوا اور ایسا جرم اوسپر رکھا گیا کہ گویا اوسنے ایک کلمۂ کفر زبان سے نکالا یا کسی نبی مرسل کے خون کا مرتکب ہوا یا شریعت حقہ کی سخت توہین اور تضحیک کی اور کہا کہ اے نالایق تیرا مونھہ اس قابل کہان ہے کہ اس مونھہ سے تو ایسے بادشاہ جلیل القدر کا کہ ظل ظلیل حضرت آفریدگار و سایۂ مرحمت عزدادار ہے نام زبان پر لاتا ہے وہ بیچارہ ایسا شرمندہ اور ذلیل ہوا کہ مارے خوف و بیم کے اوسکے جسم کا

سارا خون خشک ہوگیا اور قریب تھا کہ طایر روح قفس جسم عنصری سے پرواز کرجائے اور ایسا اُسکے دلنے چاہا کہ زمین شق ہو اور زمین سما جاؤن ایسا ہی ایک روز بقصد شکار یہ سوار ہوا تھا اور جنگل مین وحشی جانورون کے صید کے واسطے اپنی فوج کو اور گاؤن کے لوگون کو اوسنے حکم کیا کہ چارونطرف سے اس جنگل کو گھیر لین اور ہانکا کرین چنانچہ لشکر نے حسب الحکم ہر طرف سے صیدگاہ کو احاطہ کرلیا اور جیسا کہ دستور ہے کوس و طبل اور نقارہ وغیرہ بجانا شروع کیا اور مثل سد سکندر کے صفین ہر طرف استادہ ہوئین کہ اگر ایک چڑیا بھی اوسمین سے نکلنا چاہے تو ممکن نہ تھا آواز طبل و بوق و کوس اور سپاہیون کے شور و غوغا سے میدان شکارگاہ نمونہ صحرائے قیامت ہو گیا تھا شیر آہوؤن کے غول مین اپنا سر چھپاتے اور بھیڑیے چکارون مین شامل ہو کر پناہ کی جگہ ڈھونڈتے پھرتے تھے خرگوش کتے کے آغوش مین آکر چھپتے مرغان ہوا کو وسعت بیابان تنگ تر از قفس تھے اونکے پرونسے طاقت پرواز یک لخت جاتی رہی تھی سر نیزہ یا قبضہ شمشیر پر آکر بیٹھ جاتے اور خانہ کمان کو آشیانہ اپنا تصور کرتے تھے اور لوگ اونکو بے منت و مشقت ہاتھونسے زندہ گرفتار کرلیتے تیمور ایک جائے بلند پر کھڑا ہوا اس رمنہ کا تماشا دیکھتا تھا اور فوج کی دوڑ دھوپ اور عام لوگون کا شور و غوغا اور وحشی جانورون کا شکار ہونا وغیرہ دیکھ دیکھکر بہت خوش ہوتا کسی نے ہرن کو تلوار سے مارا کسی نے گور و گوزن پر برچھا چلایا کسی صف مین سے غزال چھلانگ بھر کر نکل گیا تو دوسری صف والے نے اوسکو نیزہ مار کر گرادیا غرضکہ اوسکے شہزادون اور امیرون نے اسقدر شکار کیا تھا کہ تمام لشکر گوشت کھاتے کھاتے جھک گیا اور اسقدر بچ رہا کہ لوگون نے سکھلا کر ایک مدت تک اوسکو کھایا اور غایت فخر اور افتخار سے ایسے موقع پر یہ شعر اوسکے زبان پر آیا **شعر** کرتے ہین بادشا شکار آہو و پلنگ ؛ کرتا ہون بادشاہونکو مین صید وقت جنگ **فصل** تمام عالم کے بڑے بڑے شہرونسے نفائیس اموال اور بیش قیمت چیزین اور نوادر روزگار بطور پیشکش اوسکے خزانہ مین آیا کرتی تھین چنانچہ اقصائے بلاد ہند سے یاقوت اور الماس اور گازرون اور خراسان و نیشاپور سے فیروزہ اور اور دوسرے بنادر بحرین وغیرہ سے موتی اور کسی جگہ سے زمرد اور ملک خطا و ختن سے مشک اور ابریشم اور دوسرے ممالک سے خالص چاندی اور سونا اور ریشمی کپڑے اور پشمینہ ڈھیرون سے او رمنون سے نذر مین لوگ بھیجتے کہ کسی بادشاہ کو اسقدر حاصل نہین ہوا **فصل** تیمور نے اپنے عہد دولت مین دار الملک سمرقند مین متعدد باغ و بستان اور عمارات دلکشا و قصر و ایوان بہت پاکیزہ خوش وضع و خوش ترکیب ایسے تعمیر کروائے تھے کہ روئے زمین پر ایسی باصفا عمارت سیاحان جہان پیما و جہان گرد و کار آگاہان راہ گیتی نورد و نشان نہین دیتے تھے ہر اک باغ رو کش گلستان ارم تھا اور ہر قصر قصر خورنق و کوشک سپید سے زیب و زینت مین ہزار درجہ افزون انواع میوجات اور اقسام فواکہ سے لدا ہوا اور تمام دنیا کے خوشبودار پھولونسے ہر اک چمن بھرا ہوا ہر ایک قصر جہان کے نوادرات اور شیشہ آلات

سے آراستہ اور سجا ہوا اون باغوںین سے ایک کا نام بستان ارم اور دوسرا موسوم بزینۃ الدنیا ایک کا نام جنت الفردوس چوتھا بستان الشمال پانچوان جنۃ العلیا ان باغوںین سے ہر اک باغ مین ایک ایک قصر عالی غایت درجہ کا باصفا و خوش آئین فرش فروش اور زینت کے اسباب سے آراستہ اوسنے بنوایا تھا جسکے دیکھنے سے طبیعت انسان کی ہشاش اور بشاش ہوتی او صنعت حضرت آفریدگار چشم بینا مین جلوہ گر ہو جاتی تھی کہ اوس صانع مطلق نے انسان ضعیف البنیان کو بھی کیا کیا چیزین ایجاد کرنے اور بنانے کی قدرت عطا فرمائی ہے اون بنگلونکے ہر اک طاق و رواق مین اوسکے دربار کی تصویرین مختلف وضع سے نقاشان چابک دست و مصوران ہنرور نے قلم اعجاز رقم سے بنائی تھین کہ ہر مو اصل و نقل مین فرق کرنا حوصلۂ خرد خرده دان سے باہر تھا اگر حالت بزم ہو تو ساقیان سیمین ساق و ماہرویان غارت گر عشاق شراب ناب ساغر بلورین مین حاضرین مجلس کو بکمال ناز و ادا پلا رہی ہین اور مطربان خوش آواز با آہنگ دلکش نغمہ ہائے عشرت انگیز گا رہی ہین کیفیت نشۂ صہبا و نشاط طبع جوانان بادہ پیما ہو ہوا ہر ایک مرقع سے چشم تماشائی مین صاف صاف ظاہر ہوتی تھی اور اگر ہنگامۂ رزم ہے تو دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا خود صف جنگاہ مین کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھ رہا ہے کہین تیمور کو مجلس بادشاہان صاحب اقبال مین مانند قمر لیلۃ البدر کے کہ گرد اوسکے ستارے ہون شادان و خندان ظاہر کیا ہے کہین نہایت برہم و غضبناک حالت غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا دکھلایا ہے کہ دیکھنے والے کا مارے خوف و بیم کے کلیجہ شق ہو جاتا کہین مجلس علما مین بحث و تکرار مسائل شرعیہ مین سرگرم گفتگو کہین سفیران بادشاہان اطراف بکمال فروتنی و آداب استادہ اُسکے روبرو مصوران بہزاد فن نے اوسکے ہر اک زمانے کے کارنامون کو اس خوش اسلوبی اور ہنرمندی سے جابجا اوس عمارت مین کلک ندرت نگار سے منقش اور مصور کیے تھے کہ گویا بجائے خود اُسکی سوانح عمری کی بہت صحیح اور ٹھیک ٹھیک تاریخ تھی تمام اوسکے درباروں کے وزرا اور امرا اور جمیع علما اور فضلا فرزندان نامدار و شاہزادگان کامگار کے اور کل بیگیان حریم عزت و خاتونان پردہ سرائے عصمت کی تصویرین ہر ایک مجلس اور موقع کی اونمین نقش کی گئین تھین جب تیمور دارالسلطنت سے اور کسی سمت کو متوجہ ہوتا تو ان باغون مین سیر و تماشے کی عموماً رعایا او اغنیا اور فقرا کو اجازت ہوتی اور کسی کو روک ٹوک نہ تھی لوگ اوس عمارت اور باغ و بستان کو دیکھتے اور نہایت تعجب کرتے بلکہ اوسکی شان و شوکت و عظمت و حشمت اونکی آنکھون مین پھر جاتی ان باغون کے میوے حکم نہ تھا کہ فروخت کرین انکے سوائے اطراف سمرقند مین اوسنے قصبے اور پورے آباد ان بہت کروائے تھے اور بڑے بڑے شہرون کے نام پر اونکے نام رکھے تھے مثلاً مصر اور بغداد و دمشق سلطانیہ اور شیراز وغیرہ کے نام سے مشہور تھے اور ان باغون کے سوائے اور ایک باغ سوا و سمرقند مین اوسنے بنوایا تھا جو مدینہ کش کے راستہ پر تھا اوسکی بھی تعریف نہین ہو سکتی اسکے اندر ایک محل تعمیر ہوا تھا جسکا نام تخت قراجا تھا زینت و آرایش مین اوسکا مثل روئے زمین

پڑنہ ہو گا صفائی عمارت ایسی کہ پائی نظر اوسپر سے پھسلتا اور وضع و ترکیب مین قصر خورنق سے زیادہ تر خوشنما تھا اوسکی باغ کی وسعت
اور ہجوم اشجار دونو چمن زار اور گنجانی درختہا بار دار اسپر سے قیاس کرنا چاہیے کہ ایک دفعہ اصطبل خاص کا ایک گھوڑا اوس باغ مین چھوٹ گیا
چھ مہینے تک اوسمین چرتا رہا کسیکو اوسکا پتہ نہ لگا بعد چھ مہینے کی کسی کے نظر پڑ گیا **فصل** اوسکی خاص بیبیونمین سے جو سب سے زیادہ معززہ
و محتشمہ تھی اوسکا نام ملکہ کبریٰ تھا اور دوسری ملکہ صغریٰ لیکن حسن و جمال مین یہ اوس سے بڑھکر تھی اور یہ دونون
بادشاہ خطا کی لڑکیان تھین تیسری تومان بنت امیر موسیٰ امیر بخشب جسکا ذکر اول کتاب مین ہو چکا ہے اور جلبان
کہ حسن صورت و حسن سیرت مین اپنا نظیر نہ رکھتی تھی لیکن بوجہ ایک سوء ظن کے جو اوسکی طرف سے اوسکے دلمین
پیدا ہوا تھا اپنی زندگی مین اوسنے اوس بیچاری کو قتل کر ڈالا تھا اگرچہ وہ محض بے قصور تھی اور اوس لوث
جرم سے دامن عصمت اوسکا پاک و طہور تھا لیکن ایک ادنیٰ شبہ پر مرتکب اوسکے قتل کا ہوا اس شبہ کا اوسکے طرف عاید
ہونا بھی اوسکا جرم قرار دیا ان بیبیون کے سوائے اوسکی لونڈیون کا کچھ حساب نہ تھا مذکور دونون شہزادیونکے
نام اوسنے یہ رکھے تھے ایک کا نام شاد ملک اور دوسرے کا نام تومان جسکو خلیل سلطان نے شیخ نورالدین کے
پاس سغناق کو بھیجدیا تھا جسکا ذکر آگے ہم کر آئے ہین اسکے بعد پھر وہ سمرقند مین آئی اور مین نے سنا ہے کہ سمرقند سے
وہ کعبۃ اللہ کو چلی گئی اور ابتک یعنے سنہ ۸۴۰ آٹھ سو چالیس تک وہ وہین مقیم ہے واللہ اعلم **فصل** مختلف
بطن سے اوسکی اولاد جو اوسکے بعد رہی ایک میران شاہ ہے جسکو بموجب بیان سابق قرا یوسف نے قتل کیا اور ایک
شاہرخ جو آجتک مسند دولت و کامرانی پر متمکن ہے اور ایک لڑکی مسمّٰی سلطان بخت سلیمان شاہ کی زوجہ تھی خاوند
کے ساتھ اوسکو ہمیشہ نا اتفاقی رہی اور خود سر تھی بغداد کی عورتون کی صحبت نے اوسکو بدچال کر دیا تھا اس باعث
سے اوسکے تاریخی سوانحات اور اخلاق و عادات اچھے نہین اوسکے اولاد کی اولاد غالباً سب مر کھپ گئی مگر شاہرخ
مرزا کی اولاد باقی رہی ہے اولوغ بیگ حاکم سمرقند اور ابراہیم سلطان حاکم شیراز اور بایسقر فرمانروائے کرمان یہ
دونون سنہ ۸۳۸ آٹھ سو آڑتیس مین دار فانی سے انتقال کر گئے اور جوگی جو سکندر بن قرا یوسف کے مقابلہ پر گیا
تھا قرا ایلوک کے مرنے کے بعد اسکا حال بھی بہت پریشان اور ابتر ہو گیا آخر انجام بعد تباہی اور بربادی اواخر
سنہ ۸۳۹ آٹھ سو انچالیس مین مر گیا **فصل** امرا و زرا ارکین دولت اوسکے حد شمار سے زیادہ ہو گئے ہین
اونین سے جو مشہور اور زیادہ تر اپنے عہد و نیز قایم رہے ہین اس کتاب مین اونکا ذکر بعض جگہ آگیا ہے دیوانی کے
منصب پر جو سرفراز ہوئے ہین اکثرون کے نام یہ ہین خواجہ محمود بن شہاب ہروی اور مسعود السمنانی اور محمد شاغرجی
اور تاج الدین سلمانی اور علاء الدولہ اور احمد طوسی وغیرہ اوسکے دربار کے منشی یعنے جو لوگ کہ اسرار مملکت کے لکھنے
والے اور پوشیدہ رازہائے سلطنت اور حکم نافذ کو قید کتابت مین لانے والے اشخاص ہین ان مین سے ایک مولانا شمس الدین
قاضی زمانہ اور ادیب فرزانہ ہے جسکو عربی اور فارسی عبارت لکھنے مین دستگاہ کامل تھی ملک و بلاد کے فتح کرنے

ین قلم بلاغت رقم اوسکا اوسکے مالک کے شمشیر برق دم سے زیادہ تیز تھا جب امیر تیمور قضائے الٰہی سے سفر ملک
آخرت اختیار کیا اوس منشی عطارد رقم نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور قلمدان کو طاق نسیان پر رکھکر اوس خدمت
سے استعفا کیا ہر چند اوسکو کہا گیا کہ یہ وقت تمھاری قلمرانی کا اور یہ میدان کمیت قلم کی گرم جولانی کا ہے تمنے کیون
سکوت اور تقاعد اختیار کیا ہے تو اوسنے جواب دیا کہ جو شخص میری قدر و قیمت جانتا تھا وہ جاتا رہا اب مین
ان نوجوانون کیخدمت مین اپنی عزت و حرمت کیون ضایع کرون امام جمعہ عبد الجبار بن نعمان معتزلی تھا اور
اوسکے تمام ممالک کے صدر الصدور مولانا قطب الدین اور خواجہ عبد الملک اور اوسکا چچازاد بھائی خواجہ عبد الاوّل
وغیرہم تھے قصہ خوان اور تاریخ دان مولانا عبید طبیبون مین فضل اللہ اور جمال الدین تھے اور یہ ممالک شام وغیرہ
مین تمام دار الشفاؤن کے رئیس اور کل اطبا کے افسر و سردار تھے تیمور ہمیشہ معجونون کا استعمال کیا کرتا تھا جن مین
جواہرات زمرد و یاقوت وغیرہ بیش قیمت احجار اشیائے معدنیات پڑی ہوتی تھی اس باعث سے اس سن ضعیفی
مین زنان دوشیزہ و کنیزان باکرہ پر قدرت و قوت مباشرت جوانون کے برابر اوسکو حاصل تھی اوسکے زمانہ
کے منجمون کا نام مجھے یاد نہین لہذا اونکے لکھنے سے مین معذور ہون **فصل** تیمور کے تسلط کے زمانہ مین
سمرقند مین ایک بہت بڑا عالم فقیہ عبد الملک نام ظاہر ہوا ہے جو صاحب ہدایہ کی اولاد مین سے تھا لوگون کو
درس دیا کرتا اور شطرنج اور نرد بھی سکھلاتا تھا طبیعت اوسکی نہایت موزون واقع ہوئی تھی شعر بہت عمدہ اور پُر
مغز موزون کرتا تھا اور قصیدہ طولانی ایک ہی جلسہ مین انشا کرتا کہ فصحا اور بلغا اوسکے لطف عبارت و نظم کو دیکھکر
حیران رہجاتے اور نعمان الدین خوارزمی ابو عبد الجبار مذکور کو نعمان ثانی کہتے تھے بباعث تبحر اوسکے علم دین مین
حالانکہ وہ نابینا تھا اور خواجہ عبد الاوّل مولانا عبد الملک کا چچازاد بھائی کہ ماوراء النہر کی قضات اوس سے تعلّق
رکھتی تھی اور مولانا عصام الدین بن عبد الملک بعد عبد الاوّل مزبور کے آجتک عہدۂ صدارت اوس سے تعلّق
رکھتا ہے اور دوسرے فضلا اور کاملین فن سے مولانا سعد الدین تفتازانی ہین جو ماہ محرم ۷۹۱ھ سات سو
اکیانوے مین دار السلطنت سمرقند مین راہی عالم جاودانی ہوئے دوسرے سید شریف محمد جرجانی شیراز مین مر گئے
دوسرے محدثین مین شیخ شمس الدین محمد ابن جزری ہین امیر تیمور بلاد روم سے بجبر اونکو ساتھ لایا تھا اور یہ مصر سے
اوسوقت فرصت پاکے بھاگے ہین جبکہ تیمور متوجہ ممالک شام ہوا اور پھر شیراز مین جاکر اوسنے وفات پائی تیسرے
خواجہ کبیر مفسر حافظ محدث محمد زاہد بخاری اس عالم فاضل نے قرآن مجید کی تفسیر سو جلد مین لکھی ہے ۸۲۲ھ آٹھ سو
بائیس مین مدینہ منورہ مین منزل گزین جوار مغفرت رب العزت ہوا جو تھے مولانا فخر الدین کہ اعلم زمان و قرار
دوران سے تھا حافظ اور قاری عالم علم تجوید خوش گلو عبد اللطیف دامغانی اور مولانا اسد شریف حافظ حسینی
اور محمود مُخرِق خوارزمی اور جمال الدین احمد خوارزمی اور عبد القادر مراغی یہ ہر ایک اپنے فن کے کامل وحید عصر

اور یکتائے زمانہ تھے واعظین اور متکلمین مین مولانا احمد بن شمس الائمہ سرای انکا خطاب ملک الکلام عربی اور فارسی اور ترکی کے تھے اس فن مین بڑے عالم او رماہر نوادرات زمانہ سے تھے اور مولانا احمد ترمذی او ر مولانا منصور قاغانی خوشنویسو نمین سرآمد خوش نویسان آفاق ابن بند گیر او رعبدالقادر او رتاج الدین سلمانی وغیرہم یادگار جہان ناپایدار تھے اور زینت بزم روزگار منجمون مین بہت کامل اشخاص ویسکے عہد مین تھے جنمین سے سوائے مولانا احمد طبیب نخاس کے اور کسی کے نام ونشان سے مین واقف ہنین مجھ سے وہ بیان کرتا تھا کہ مینے دوسو برس کے زائچہ طالع کی تقویم او راحکام استخراج کئے ہین اور یہ کلام اوسکا سنہ ۸ آٹھ سو آٹھ مین تھا اہل صنعت زرگرمین حاجی علی شیرازی او رحاجی محمد حافظ شیرازی وغیرہ حکاک یعنے مہرکن اور نگینہ تراشون مین بھی بہت لوگ تھے ایک شخص مسمیٰ تون بڑا استاد تھا نگینے پر ایسے خوشخط حروف کندہ کرتا تھا کہ خط یاقوت سے زیادہ تر خوشخط ہوتے شطرنج بازونمین محمد بن عقیل خیمے اور زین یزدی وغیرہ تھے ان سب مین کامل اور استاد زمانہ علاء الدین تبریزی محدث اور فقیہ تھا زین الدین یزدی سے ایک پیادہ اوٹھا کے کھیلتا تھا اور اوسپر غالب ہوتا اور ابن عقیل کے ساتھ جب کھیلتا تو گھوڑا اوٹھا کے کھیلتا او راوسکو مات کرتا تھا تیمور جو مشرق سے مغرب تک کے ملکونکا غالب او رمالک ہو گیا تھا اکثر اوسکو کہا کرتا تھا کہ جیسا مین فتح اقالیم مین فرد ہون ویسا ہی تو بھی فن شطرنج بازمین یکتائے روزگار ہے اور حقیقتاً حال بھی ایسا ہی تھا جو اوسنے کہا فن جنگ اور تسخیر ممالک مین تیمور کو بڑی مہارت تھی اور یہ بھی شطرنج بازی مین غایت درجہ کی دستگاہ اور مداخلت رکھتا تھا تیمور کا قول تھا کہ مینے اور میرے امیرون مین کسی نے ایسا استاد کامل اپنے فن کا ہنین دیکھا اور ایسا شطرنج باز ہماری نظر سے ہنین گذرا اسنے فن شطرنج اور اوسکے منصوبون مین ایک رسالہ بہت خوب لکھا ہے کسیکا یہ مقدور نہ تھا کہ بدون اوسکے مہرہ اوٹھانے کے اوسکے ساتھ کھیل سکے اور یہ شخص شافعی مذہب بڑا فقیہ او رمحدث تھا خوش خلق خوشرو خوش لہجہ اور خوش تقریر صادق القول نیک طینت صاف باطن صایب تدبیر کہتے ہین کہ ایک رات جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا اور آپ نے ایک تھیلی مین شطرنج رکھی ہوئی اسکو عنایت فرمائی اوس روز سے کوئی اوپر غالب ہنین ہوا اور کسی نے اوسکو مات ہنین کیا اسکا کمال یہ تھا کہ بے فکر وتامل شطرنج کھیلتا تھا اور جب حریف بڑے غور وفکر سے کوئی چال چلتا تو یہ اوسیوقت بغیر اندیشہ اور سوچنے کے اپنی چال کر نکالتا تھا دو حریفون کے ساتھ غایبانہ بھی کھیلتا اور غالب ہوتا امیر تیمور کے ساتھ شطرنج کبیر بھی اکثر کھیلنے کا عروج اسکو اتفاق ہوتا مین نے اوسکے پاس سوائے شطرنج معروف کے دو قسم کے اور بھی شطرنج دیکھے ہین ایک کا بساط لکھنے گول مستدیر اور دوسرے کا مستطیل شطرنج کبیر مین مہرے مشہور شطرنج کی نسبت زیادہ ہوتے ہین جسکا مجملاً بیان ہمین گذر گیا اوسکے کھیلنے کا طریق مشکل اور اوسکی یہ نسبت بہت معتبر ہے یہان زیادہ تر اوسکی شرح کا موقع اور نفع کرنے

نہین اوسکے دربار کے مُغنّیون اور مطربون مین عبد القادر مراغی مذکور کا بھی شمار ہے اور اوسکا ولد رشید
صفی الدین اور اوسکا داماد نسرین علم موسیقی مین ید طولیٰ اور پایۂ علیا رکھتے تھے اور قطب موصلی اور اردشیر
جنگی وغیرہ تھے کہ باربد اور نکیسا بھی اگر ہوتے تو اوسکے سامنے کان پکڑتے اور اون کی شاگردی کو مایۂ فخر و افتخار
سمجھتے مصور اور نقاش بھی بہت سے ملازم درگاہ فلک اشتباہ تھے جنمین مشہور اور استاد اعلیٰ درجہ کا عبد الحی
بغدادی تھا اور شہاب الدین احمد زردکاشی کہ فن تصویر مین اپنا نظیر نہین رکھتا تھا آبگینہ اور مس و زر و سیم وغیرہ
پر نقاشی و رنگ آمیزی کرنے والے وغیرہ صنعتون مین فرد کامل بہت لوگ تھے جنکا شمار نہین ہوسکتا ہر ایک ان
مین کا صنّاع زمانہ بے مثل و یگانہ تھا اگر مین گوش و گردن عروس الفاظ و عبارت کو جواہر اوصاف سے اُن ہنرمندون
کے زیور دون تو البتہ یہ کتاب ایسا ایک دفتر ہو جائے کہ مطالعہ کرنے والے اوسکے پڑھنے بلکہ بنظر سرسری بھی دیکھنے
سے عاجز ہو جائین اور یہ وہی اشخاص ہین جنکے نام اور حالات سے مین آگاہ تھا مگر وہ لوگ جنکو مین نہین جانتا یا جانتا
ہون اور میرے حافظہ اور خیال مین وہ اب نہین ہین اونکا ضبط اور شمار دایرۂ تحریر اور تقریر سے باہر اور خارج
ہے حاصل یہ کہ تیمور نے اطراف عالم اور جہات ربع مسکون سے ہر ایک علم و ہنر کے فاضلون اور کاملون کو ڈھونڈھ
ڈھونڈھکر طوعًا و کرہًا بلوا کر سمرقند مین رکھا تھا بعضون کو بانعام و لطف و مہربانی اور بعضون کو بتحکم و عنف و
زبردستی اپنی رعیت اور تابع بنایا تھا دنیا کے ہر اک باغ سے نہال باردار جو اقسام فضل و ہنر کا میوہ لانیوالے
تھے بڑی تلاش اور جستجو سے پیدا کر کے اپنے دار السلطنت کے چمن زار مین اونکو لگایا اور بذل و مکرمت کے سرچشمہ
سے اونکو پانی دیکر پالا تھا جس سے بہت جلد اونھون نے نشو و نما پاکر اوس ریاض ہمیشہ بہار کو روکش گلستان ارم
اور صورت فردوس برین نہایت سرسبز اور خرم کر دیا تھا اور اسی وجہ سے اوس شہر لطافت بہر مین ہر ایک فن کے
کامل اور ہنرمند ایسے تھے جو کسی دار السلطنت مین کسی زمانہ مین نہ تھے **فصل** سمرقند مین ایک بزرگ شخص
جسکو شیخ عریان کہتے تھے ایک مرد فقیر اچھی شکل و شمائل کا تھا لوگ مشہور کرتے تھے کہ ساڑھے تین سو برس کی اسکی عمر
ہے باوجود اسقدر برس گذرنے کے مطلق آثار پیری کے اوسکے بشرہ سے ظاہر نہ ہوتے تھے اور مثل جوانون کے قد
و قامت اوسکا سیدھا اور رنگ و رو باآب و تاب تھا اوسکی ہیئت اور شکل و صورت مین کسی طرح کا تغیر نہ آیا تھا
بہت صحیح المزاج اور تندرست معلوم ہوتا تھا اوسوقت کے مسن عمر رسیدہ پیران سالخوردہ بیان کرتے تھے کہ ہم
بچپنے سے اس شخص کو ایسا ہی دیکھتے ہین بلکہ ہمنے ہمارے آبا و اجداد سے بھی ایسا ہی سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے ہمنے
اسکو ایسا ہی دیکھا ہے یہ شخص سانولے رنگ کا مائل بہ سیاہی تھا قویٰ اسکی بہت اچھی حافظہ وغیرہ حواس خمسہ مین
سے کسی چیز مین اوسکے فتور نہ آیا تھا جوانون کی طرح سے چلتا پھرتا تھا جو کوئی انجان آدمی اوسکو دیکھتا تو یہ تصور کرتا
کہ ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا امرا اور رؤسا اور فضلا اوسکی زیارت کو اوسکے گھر آیا جایا کرتے اور اسکو ایک بزرگ

متبرک شخص سمجھکر اوس سے التماس دعائے خیر کی کرتے تھے اور سمرقند مین اگلے زمانہ کی ایک مسجد تھی جسکو لوگ مسجد
رُباط کے نام سے مشہور کرتے تھے نہایت وسیع اور خوش فضا بہت ہی دلکش اور باصفا جو شخص اوسمین داخل
ہوتا اوسکی روح تازی ہوجاتی اور دل کو بے اندازہ نشاط اور خوشی حاصل ہوتی اس مسجد کا بانی ایک شخص ولی اللہ
ذکریا نام تھے اونسے اہل شہر بہت ارادت اور حسن عقیدت رکھتے مزار اونکا ایک پہاڑی پر مشہور اور معروف ہے
سمرقند سے ایک منزل پر اور وہ جگہ ایسی متبرک ہے کہ لوگون کی حاجتین وہان برآتین اور دعائین مستجاب ہوتی
ہین کشف وکرامات اوس بزرگ کے زبان زد خلائق ہین یہ مزار بزرگ ایک بلندی پر بہت خوش وضع واقع
ہوا ہے جسکے اطراف مین باغ وبستان ہین اور بڑی دلچسپ جگہ ہے کہ جس سے دل کو انست ہوتی ہے اور محل نزول
فیض وبرکت حضرت احدیت ہے دلون کی وحشت وہان دور ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ جب شیخ ذکریا مذکور یہ
عمارت مسجد تعمیر کرواتے تھے کسی مزدور کے ہاتھ سے ایک چھینٹا مٹی کا آپ کی پیشانی پر آکے پڑگیا اور ایک شخص
نے معمار ونین اوسکو دیکھا تین روز تک وہ مٹی آپ کی پیشانی پر اوسیطرح سے لگی رہی اتفاقاً مسجد کی محراب قایم
کرنے کے وقت سمت قبلہ مین اختلاف ہوا اور اوسمین قیل وقال شروع ہوئی کسی نے کہا کہ محراب یہان بناؤ
کسی نے اوس سے ہٹ کر بتایا کہ یہ جگہ محراب کی ہے جب شیخ کو یہ حال معلوم ہوا تو آپ نے ہاتھ سے بتایا کہ محراب
مسجد کی اس مقام پر بناؤ اور اس جگہ سے دائین بائین سرمو بھی تجاوز نہ کرنا تو اون کاریگرون مین سے ایک نے بیساختہ
کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو شخص تین دن تک اپنا مونھہ دھونا نہین جانتا لوگونکو طریقہ اسلام سکھلاتا ہے
یہ سنکر اوس بزرگ نے جو تین روز تک ایک ہی وضو سے رہا تھا اوسکو کہا کہ مین نے تو تین دن تک ایک وضو
نہین پہونچایا مگر اے منکر تو تو اپنے دل کو حاضر رکھکر اور شک وشبہ کو دور کر کے ذرا یہان کھڑا ہو کر کعبۃ اللہ کو
دیکھ کہ کسطرف ہے سیدھا نظر آتا ہے یا نہین تو اوس آدمی نے وہان کھڑے ہو کر جو دیکھا تو کعبہ اوسکے سامنے نظر
آیا پھر پیچھے پھر کے شیخ کیطرف جو دیکھتا ہے تو شیخ نہین زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا شیخ کا کہین پتا نہ لگا اس مسجد
مین اور عجب بھی ہے یعنے چند ستون لکڑے کے اوسمین ہین اونمین سے ایک ستون پندرہ گز بلند ہے اور اوس کا
موٹاپا بھی اتنا ہے کہ اگر ایک بلند وبالا آدمی دونون ہاتھون کے حلقہ مین اوسکو لینا چاہے تو دونون ہاتھون
کی انگلیون کے سرون مین بہت تفاوت رہجائے اور نہ ملین اور اوسکی دیوارون کے آس پاس باڑ لگائی
ہوئی تھی غالبًا وہ باڑ کپاس کی یعنے اشجار پنبہ کی تھی ان درختون مین بھی عجب ایک خاصیت اور فیض تھا کہ
جس کسی کی داڑہ مین درد ہوتا ہے اور وہ ان درختون کی ذراسی چھال داڑہ مین دبا لیتا ہے تو وہ درد
اوسیوقت اچھا ہوجاتا اور فوراً تسکین ہوجاتی ہے چنانچہ مینے خود بھی اوسکا تجربہ کیا اور صحیح پایا ہے جو شخص
سیر وسیاحت سمرقند کا دعوی کرے اور کہے کہ مینے وہان کے عجایب غرایب دیکھے ہین تو اوس سے یہ بات پوچھے

قابل ہے اگر اوسنے اس مسجد کا اور اوسکے یہ فیض اور تاثیر کا حال ٹھیک بتایا تو وہ اپنے دعوے مین
صادق ہے ورنہ جھوٹھا ہے اوسنے سمرقند کو نہین دیکھا **فصل** جیسا کہ ممالک دکن و بعض بلاد ہندوستان
مین بابلی اور عربستان اور شام کے ملکون مین حقہ اور صاع غلہ وغیرہ کے ناپ مقرر ہین اور بازارون مین اُس
سے خرید و فروخت ہوتی ہے سمرقند مین اس قسم کا کوئی پیمانہ نہین الا میزان اور وزن جسکو عرف مین باٹ کہتے ہین
کُل اشیا وزن سے اور تول سے بکتی ہین سمرقند کا سیر چالیس اوقیہ کا ہوتا ہے ہر اوقیہ سو مثقال کا اس حال سے وہان
سیر چار ہزار مثقال کا ہوا اور ہر مثقال ڈیڑھ درم ہے دمشقی دس رطل کے برابر سمرقند کا ایک رطل ہوتا ہے مولانا
محمود حافظ مُحرق خوارزمی نے مجھ سے یہ بیان کیا اس شخص کو محرق اسواسطے لقب دیا گیا کہ نہایت خوش آواز تھا
جب خوش الحانی سے قرآن پڑھتا لوگون کے دلونمین شعلۂ شوق پیدا ہوتا اور کیساہی سنگدل ہو اوسکی آواز چقماق
کیطرح سے اوسپر گرکے اوسمین سے شرر جھاڑتی اور وہ چنگاریان اوسکے خرمن جان کو جلا کر خانۂ تن کو گلخن بنا دیتی
تھین لہٰذا اس لقب سے مشہور ہوا محرق یعنے جلانے والا الغرض وہ بیان یہ ہے کہ اوسنے کہا کہ ایک سفر مین تیمور نے
مجھے اپنے ساتھ رکھا اور مین ہر وقت اوس سفر مین ملازم رکاب دولت رہا اتفاقاً ایک قلعہ کے فتح کرنے کے
ارادہ سے اوسکا لشکر قلعۂ مذکور کے مقابل فروکش ہوا مگر تیمور نے اپنا خیمہ ایک بلند جگہ پر قایم کروایا تاکہ وہانسے
اپنی فوج کی لڑائی کا تماشا دیکھے اور سردارون اور پیدل و سوارون کی حسن سعی و کارگذاری معلوم کرے ایکروز
حالت محاصرہ مین کہ آتش قتال افروختہ اور ہنگامۂ کارزار گرم تھا مین اور دو شخص دوسرے اوسکی خدمت مین حاضر
تھے اور تیمور کو اوس روز تپ شدید لاحق تھی اوس حالت مین اوسنے ارادہ کیا کہ فوج کے لڑنے کا تماشا ملاحظہ کرے
اور بہت اوسکو اوسکا شوق ہوا تو اوسنے ہمسے فرمایا کہ مجھے خیمہ کے دروازے پر لے چلو تو اون دو شخصون نے
بغلون مین ہاتھ دیکر سہارے سے اوسکو در خیمہ تک لیجا کر کھڑا کر دیا اور مین اونکے آگے آگے چلتا تھا تیمور اوس جگہ
دلیران لشکر کے حرب و ضرب کا تماشا دیکھنے لگا اوسنے چاہا کہ فوج کو امر جنگ مین کوئی فرمان دے تو اوسوقت
اوسنے خود مین یہ طاقت اور توانائی نہ پائی کہ اپنے آواز کو اون تک پہونچا کر جو بات اوسکو منظور تھی وہ کام
اونسے لے لاچار اوسنے کہا کہ مجھے میری جگہ پر لیجا کر لٹا دو ہمنے اوسیطرح سے اوسکو لیجا کر بچھونے پر سلا دیا تو یہ معلوم
ہوا کہ ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اور نہایت ضعف و ناتوانی سے حس و حرکت کے قابل نہین پھر اوسنے اوس دوسرے
آدمی کی زبانی جو وہان حاضر تھا جو اوسکو کہنا تھا فوج کو اوسکا فرمان پہونچا دیا اب مین اور تیمور دو ہی شخص اُس
جگہ رہ گئے تیسرا کوئی وہان نہ تھا اوسوقت خلوت پا کے تیمور نے مجھسے ایک حسرت اور درد کے ساتھ کہا کہ مولانا
محمود تم میری حالت کو دیکھو کسقدر ضعیف و ناتوان ہون نہ تو میرا ہاتھ میرے قابو مین ہے جس سے کچھ کام لون
اور نہ پاؤن رکھتا ہون کہ بدستیاری عصا یا مدد غیرہ دو قدم حالت صحت مین چل سکون چہ جائیکہ حالت بیماری

اگر کوئی مجھے ایک دھکا دیکر گرا دے تو اس صدمہ سے ہلاک ہوجاؤن اور اگر اپنے حال پر چھوڑ دیا جاؤن تو جگہ سے بھی ہل نہ سکون اپنی جان کے سنبھالنے اور نفع حاصل کرنے اور ضرر سے بچنے کا ذرا بھی مجھے اختیار نہین باوجود ان سب باتون کے تم خیال کرو کہ بادشاہ حقیقی نے اپنے بندون کو کیسا میرا مطیع اور فرمانبردار کردیا ہے مشرق سے مغرب تک ممالک جہان میرے زیرنگین اور گردنکشان آفاق میرے آگے سر بزمین ہین میرے رعب و ہیبت سے دلیران افراسیاب نشان کا زہرا آب ہوتا ہے اور آب شمشیر آتشبار سے دل وجگر شیران بیشۂ جراءت کباب سر بادشاہان مالک الرقاب میرے کمند صولت کے اسیر و خسروان صاحب تاج و سریر میرے باج گذار و فرمان پذیر کیا یہ قدرت وحشمت میری رائے و تدبیر سے ہے یا محض فضل و مرحمت رب قدیر ہین تو ایک بندۂ حقیر ہون بطور ایک کل کے پتلے کے کہ حرکت اور سکون اوسکی دست غیر مین ہو مجھے ان امور مین مطلق تصرف اور مداخلت نہین یہ کہکر زار زار مثل ابر نوبہار خوب ہی رویا اور اوسکے رونے نے مجھے بھی ایسا رُلایا کہ آنسوؤن سے میرا سارا دامن تر ہوگیا گویا اس پیرایہ مین جبریون کا سا اپنا اعتقاد بیان کیا بعض شعرائے اوسکی شان مین یہ دو بیتین فارسی مین نظم کی ہین **شعر** نیم تنی ملک جہان را گرفت ؛ چشم کشا قدرت یزدان ببین ؛ پای نی و تخت بزیر قدم ؛ دست نی و ملک بزیر نگین **ترجمہ ہندی** قدرت حق دیکھ اک عالم یہ ہے ؛ نصف تن کا آدمی فرمانروا ؛ ہاتھ مین سب اور نہین اک اوسکا ہاتھ ؛ پا نہین اور تخت اوسکے زیر پا

## فصل

اوسکے عساکر کا دین و مذہب رسم و راہ اور آئین و طریق بحکم الناس علی دین ملوکہم کل کا وہی دین و مذہب تھا جو اوسکا تھا مگر اون کے رسوم و عادات اور حسن معاشرت اور معاملات داد و ستد جہانتک مجھے معلوم ہین بطریق اختصار لکھتا ہون کہ تمام رعایا اور لشکر اوسکا آسودہ تھا مال و زر اور دفاین بیشمار رکھتے تھے نصیب کے ایسے اچھے کہ مٹی ہاتھ مین لیتے تو سونا ہوجاتا کار آزمودہ ذائقہ گرم و سرد روزگار چشیدہ ہر ایک راہ کے نشیب و فراز سے آگاہ اور ہر اک کام کی تدبیر سے واقف اور دانائے رسم و راہ گرگ باران دیدہ تھے معرکہ جنگ مین ثابت قدمی سے دشمن کا مقابلہ کرنے والے اور علاج واقعہ قبل از وقوع سوچکر مکائد زمانہ و شدائد حوادث روزگار سے اپنی جان کو حصار امن و عافیت مین محفوظ رکھنے والے تھے کسی چیز سے خوف و اندیشہ نہ رکھتے صف جنگاہ کو بازیگاہ طفلان سمجھتے تھے جنگل جنگل بھٹک کر اور بھوک پیاس کی شدت اور زحمت اوٹھا کر بڑے جفاکش فنون جنگ مین طاق اور ہنر سپہ گری مین مشاق ہورہے تھے کوہ و دشت و بیابان دریائے بے کنار و صحرائے بے آب و گیاہ مین بھٹکتے پھرتے جنگل ہی اونکا وطن ہوگیا تھا اونمین بعض ایسے بھی قیافہ دان اور دانشمند لوگ تھے کہ کسی جنگل مین جب ا گذر ہوتا تو وہان کی مٹی سونگھتے اور پھر کسی طرف کو جانیکا قصد کرتے اور وہان پہونچکر جو جگہ کہ وہ بتا دیتے جب لوگ اوسکو کھودتے تو وہانسے خزینہ اور دفینہ نکلنا اور اسی طرحسے کوئی ویرانہ یا پرانی عمارت یا قبرستان وغیرہ

ن نکل جاتے اور وہان کی زمین کھود کر اوسمین سے گڑا ہوا مال اس صورت سے نکال لیتے گویا خود اونھون
اپنے ہی ہاتھ سے اوسکو رکھا تھا اس کمال کے لوگ تھے اک مکان مین خزانہ گڑا ہوا ہے اور مدت سے لوگ اس
ن رہتے ہین یعنے سالہا سال سے رہتے بستے چلے آئے ہین اور اونکو اوسکی مطلق خبر نہین ان مین کا کوئی شخص بحسب
تفاق اگر وہان نکلجاتا تو فوراً اوس خزانہ کی اطلاع ہو جاتی گویا جنات یا شیاطین اوسکو مطلع کر دیتے تھے اور
بے محنت و مشقت اوسکو نکال لیتے اور صاحب خانہ نہایت حسرت و افسوس سے اپنے ہاتھ کاٹ کھاتا اس قسم
بہت سے کمالات کے لوگ اوسکے ممالک محروسہ مین رہتے تھے جنکی فطنت اور فراست کے سامنے افلاطون بھی
دان تھا یہ لوگ اکثر بیل پر سوار ہوتے اور بعض گدھون پر بھی بیٹھتے تھے اور پھر یہ کہ عربی گھوڑون پر بیٹھنے والون سے
بھی شرط باندھکر دوڑاتے اور اونسے سبقت لیجاتے اونکے حالات سنکر عقل حیران ہوتی ہے کتے کا اور بکریونکا گوشت
اونٹون کو کھلاتے اور جو کے بدلے گھوڑون کو گیہون اور چانول اور باجری اور کشمش اور مسور دیا کرتے تھے اگر سفر
مین یہ چیزین میسر نہ آتین تو درختون کی ڈالیان یا چھال وغیرہ کھلایا کرتے قاضی برہان الدین ابراہیم قوشتہ حنفی مذکور
رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب قوم قازان اور تتاری اس شہر مین آتے تو اونکی دہشت سے لوگ
گھر بار چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے جیسا کہ تیمور کے خوف سے ہوا ہے از انجملہ ایک سوداگر نیک بخت دولتمند تھا جسکی
دولت اور مال و ملکت کی کچھ انتہا نہ تھی اس سوداگر نے بہت سا زیور روپیا اشرفی وغیرہ ایک تانبے کی دیگ مین
رکھا اور اوس دیگ مسی کو ایک حوض کے اندر گڑھا کھود کر گاڑ دیا اور اوس حوض کو جیسا تھا ویسا ہی بنوا کر پانی سے
اوسکو لبالب بھروا دیا اور جب اوسنے تاتاریون کے خوف سے شہر سے نکل جانے کا ارادہ کیا اور سواریان وغیرہ تیار
کین اوسوقت اوسکی عورت نے کہا کہ افسوس ہم دو بالیان اوس دیگ مین رکھنا بھول گئے مبادا راہ مین اونکے
[illegible] کہ آفت ہمپر وارد ہو یا لوٹے جائین اونکے واسطے کوئی جگہ تجویز کرو اور کوئی تدبیر سوچو کہ وہان ہم انکو حفاظت
سے رکھدین تو اوسکے شوہر نے کہا کہ اب کیا ہو سکتا ہے پھر کچھ سوچکر بالیان اوسکے ہاتھ سے لین اور اونکو گھر کی چھت
مین ایک لکڑے کے شگاف مین چھپا کر رکھدیا اور وہ دونون سوار ہو کر اوس شہر سے بھاگ نکلے جب دمشق مین تاتاریان
[illegible] بلائے بیدرمان کی طرح بقصد غارتگری نازل ہوئے تو اونمین سے کچھ لوگ اوس سوداگر کے گھر مین بھی گھس آئے
وہین رہنا اونھون نے اختیار کیا اوسی مکان مین کھاتے پیتے رہتے بستے رہے قضارا اونمین کی ایک بالی
[illegible] کہین لے بھاگا اور اوسمین سے ایک موتی نکلکر لڑکتا ہوا گھر کے صحن مین ایک پتھر پر جا پڑا اور اون لوگونمین
[illegible] ہاتھ وہ موتی لگ گیا اور دوسرون کو بھی اوسکی اطلاع ہوئی تو اونھون نے خیال کیا کہ بیشک اس مکانمین
[illegible] اور اس حوض کے اندر ہی دفینہ ہونیکا اونکو شبہ ہوا اور گمان اونکا صحیح نکلا یعنے جب حوض مذکور مین داخل
[illegible] اونھون نے مال کی تلاش کی اور اوسکو کھودنا شروع کیا تو وہ دیگ اوسمین سے معہ نقد و جنس کے جو کچھ اُس

مین تھا اون کو ملی اور وہ مال اونھون نے باہم تقسیم کرلیا اور دوسری بالی بھی اوسکے جوڑ کی چھت مین سے ڈھونڈھکر اونھون نے نکالی تیمور کے لشکر کے لوگون کو بھی ایسے باتون مین بڑی مہارت اور دستگاہ تھی اور اون لوگون کو بھی اس فن مین یدطولیٰ حاصل تھا **فصل** کہتے ہین کہ ایک شخص نے اون کے دانشمندون مین سے جو مکر وفن اور فریب وفطرت مین ابلیس پر تلبیس کو بھی سبق پڑھاتا تھا ایک روز شکار کا قصد کیا اور وہ فصل سردی کی تھی اس ارادہ سے اپنے سواری کے بیل پر اوسنے زین باندھا یہ زین جو وہ لوگ بیل پر باندھا کرتے تھے لکڑے کا ہوتا تھا اور رکابین بھی علیٰ ہذا القیاس کسی شاخ درخت کی ہوتی تھین اور تنگ بٹی ہوئی رسّی کا ہوتا جب زین وغیرہ اوس سواری کے بیل پر باندھا گیا تو اوسنے بھی کپڑے پہنے اور ہتھیار لگائے لباس اس ترک جنگجو کا پوستین اور کلاہ اوسکی نمدین تھی لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر اوسنے ایک باز لیا حالانکہ وہ باز کریز مین تھا اور کریز کے باعث سے اوسکے پر جھڑ گئے تھے اوڑنے کی طاقت اوسمین نہ تھی بہرطور وہ باز ہاتھ پر بٹھا کر خود اوس بیل پر سوار ہوا اور شکار کے ارادہ سے جنگل کیطرف روانہ ہوا جنگل مین ایک تالاب کے کنارے پر اوسنے بہت سی بطخین دیکھین تو اوسیوقت اوسنے ہاتھ اونچا کر کے باز کو وہ بطخین دکھائین اور پھر اوسکو زمین پر چھوڑ دیا تو وہ باز آہستہ آہستہ اون بطخون کی طرف چلا کیونکہ بسبب کریز قوت پرواز اوسمین نہ تھی دبتے دبتے اون کے نزدیک پہونچگیا وہان تک بطخون کو نہ معلوم ہوا اور وہ نہ بھاگین اس باز نے قابو پاکر فوراً ایک بطخ کو دبوچ لیا اور اوس ترک نے جو دور منتظر کھڑا ہوا تھا جلد پیسے آکر بط کو اوسکے چنگل سے چھڑالیا غرضکہ اونکے جانورونکو بھی مکروفن یاد تھے دمشق کو تاراج اور غارت کر کے قوم تاتار جب اوس شہر سے چلی تو ایک شخص نے کسی کا ایک بیل لوٹا تھا اوسپر تمام مال و اسباب جو اوسکو لوٹ مین حاصل ہوا تھا اوس ترک نے لادا اور اوسپر اپنے قیدی کو بھی بٹھا کر روانہ ہوا دو یا تین دن تک برابر علی الاتصال چلتے رہے اور اوس بیل بیچارے کو چلنے اور بوجھا اوٹھانے سے دم بھر آرام نہ ملا اور نہ بوجھا اوسکا ہلکا ہوا آخر بیچارہ تھک کر ایک جگہ بیٹھ گیا ہرچند ترکون نے اوسکو مارا پیٹا مگر وہ اوس جگہ سے نہ ہلا لوٹ مین سے جو عورت پکڑ لائے تھے اوسکو تو اونھون نے اوسپر سے اوتار لیا اور ایک دس آدمی اوسکو لپٹ گئے کوئی دم پکڑکر اوٹھاتا ہے ا... نے کان پکڑے ہین اور کوئی سینگ دونون ہاتھونسے پکڑکر اوسکو کھڑا کر رہا ہے مگر بیل کھڑا نہین ہوتا مار مار کر اوسکو بیدم کردیا تمام بیٹھ اوسکی مجروح ہوگئی تو بھی کچھ فائدہ نہ ہوا بیل نے کہا مرنا قبول مگر اوٹھنا کیسا لاچار یہ اوسسے ... ہوگئے اور اوسکو اوسی جگہ چھوڑ دینے کا اونکا ارادہ ہوا ناگاہ ایک شخص بڈھا سیاح جہان گرد کوسہ یعنے ڈاڑھی اور مونچھو نمین جسکے بال تمام عمر نہین نکلتے ایسا شخص اودھر سے آنکلا اور یہ بڈھا اقصائے عالم مین پھرا ہوا تھا سے بلاد دور دست کی سیر کئے ہوئے اور عجائبات روزگار دیکھے ہوئے مرد جہاندیدہ تھا اوسنے ان کو بیل کے آسپاس کھڑا ہوا اور اوسکے لئے پریشان وحیران دیکھکر اونسے کہا کہ تم سب اسکے پاس سے ہٹ جاؤ

ہوگئے تو یہ شخص بیل کے قریب تر گیا اور جیسا کہ کوئی عامل آسیب زدہ آدمی کے پاس جاکر عزیمت
پڑھتا ہے اوس بڈھے نے ایک مٹھی بھر رستے کی خاک لی اور اوس بیل کا سینگ پکڑکر اوسکے کان کے اندر
اور اوسکے سر کو پکڑ کر ہلایا جس سے وہ مٹی اوسکے کان کے سوراخ کے اندر اوتر گئی تو فوراً وہ بیل کھڑا ہو
اور لگا اپنا سر ہلانے اور کان پھڑپھڑانے اور ہر ساعت اوسکا اوچھلنا اور کودنا زیادہ ہوتا تھا ہاتھ مین سے
نا اور بھاگنا چاہتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا گویا ابھی مہار تڑا کر اوڑ جائیگا اوسکا یہ حال دیکھکر جو بوجھ اوسپر سے
راگیا تھا پھر اوسپر لادا بلکہ اور کچھ زیادہ کیا اوس بار کو لیکر وہ بیل اسپ سکرو کے مانند سریع السیر ہوگیا کہ
اوسکے آگے نہ جاسکتا تھا یہ قصہ بھی ایک عجائبات سے تھا **فصل** تیمور کے لشکر مین ترکون مین سے بت
پرست اور اہل عجم مین سے مجوس آتش پرست اور دوسرے بہت کفار اور مشرک جو بتون کو اپنے ساتھ رکھتے تھے
اور ساحر و جادوگر نوکر تھے لڑائی کے وقت داد شجاعت و مردانگی دیتے اور بڑی بہادری اور ہنرمندی سے لڑتے
مُردار جانورون کا گوشت اور خون کھاتے گلا گھونٹے ہوئے اور ذبح کئے ہوئے اور حلال و حرام جانور وغیرہ
کھانے پینے کی چیزون مین مطلق فرق نہ کرتے تھے اور کسی شریعت اور ملت و مذہب کے پابند نہ تھے بڑے کج بحث
بدخلق بغصہ ور اور جھوٹے بدکار آدمی تھے بھیڑ و گوسفند کے شانون کی ہڈیون مین دیکھکر بعض حادثات و حالات
زمانہ کی جھوٹھ سچ خبرین بطور کہانت کے لوگون مین مشہور کیا کرتے کوئی بات اونکے مطابق اونکے کہنے کے بھی پڑ
جاتی بلکہ اکثر سچ ہوتین تھین ترکون کے نزدیک ہر اک سال کا جانورون کے نام پر نام جداگانہ ہے جس جانور کے
نام کا سال ہوتا ہے اوس جانور کے مزاج کے موافق خیر و شر ارزانی و گرانی صلح و جنگ وغیرہ سے اوس سال مین حکم
لگاتے ہین اور یہ دورہ بارہ برس کا ہوتا ہے بعد بارہ برس کے پھر از سر نو وہ دورہ شروع ہوتا ہے اِسیطرح سے مہینون
کے بھی نام ہین جس سال کا کہ وہ حکم لگاتے تھے ویسا ہی اوس برس مین حال گذرتا اور اوسمین کچھ فرق نہ
اونکے لکھنے کا بھی طریق جدا ہے کسی سے نہین ملتا مینے اوسکے مفرد حروف اکتالیس گنے ہین باعث اوسکا یہ ہے
وہ حرکات زیر و زبر کو بھی جو دراز پڑھے جاتے ہین اور عربی مین اسکو امالہ کہتے ہین اون کے واسطے بھی اُنکے
حرف مقرر ہین اور اسیطرح سے بعض مخارج بینات سے بھی حروف پیدا ہوتے ہین اسلئے تعداد حرفون کی زیادہ
ہے اُنکے خط کا نام دلبرجین ہے چغتائیون کے خط کا نام اویغور ہے اور یہ مغلی خط مشہور ہے اس خط کے
مفردہ چوبیس ہین اس خط کے حرفون کے کم ہونے کا اور اس عدد مین اونکے منحصر ہونے کا باعث یہ ہے
حروف حلقی کو یہ ایک ہی صورت پر اور حروف متحد المخارج کو یا قریب المخرج کو بھی ایک ہی شکل پر لکھتے اور ایک ہی
مخرج سے بولتے ہین مثلاً سین اور صاد اور تے اور دال اور طو زے اور ذال وغیرہ ایک ہیئت پر لکھے جاتے
ہین اسی خط مین اون کے فرمان اور دفاتر دیوان و کتب تواریخ و علوم ادیان وغیرہ مرقوم اور رہین کندہ

ہوتی ہین اور مقدمات دیوانی و فوجداری و احکامات قضات اور قانون چنگیز خانی وغیرہ سب اسی خط مین لکھے جاتے ہین اس خط کا جاننے والا اونکے نزدیک قدر و منزلت رکھتا اور خدمات شائستہ اہل قلم پر مامور ہوتا ہے اسلئے ایسے محرر کو وجہ معیشت کیطرف سے رفاہیت اور فراغت رہتی ہے گویا اونکے عہد مین یہ قلم مفتاح رزق ہے

**فصل** جسقدر کہ اون لوگون مین سخت دلی اور بیرحمی و ناترسی زیادہ تھی اوسیقدر کفر و الحاد بھی اونکا بڑھا ہوا تھا اللہ کے سوائے اورون کو اپنا معبود سمجھتے اور اونسے اپنی مرادین مانگتے اور ہر کام مین مدد اور نصرت طلب کرتے تھے اور اوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت مین غیرون کو شریک پکڑتے اور اوس ربّ غنی کی طاعت کے ادا کرنے سے بے پروائی اختیار کر کے احکام شریعت بجا لانے مین از راہ نخوت و غرور سستی اور اکراہ و سرکشی رکھتے تھے اور اسقدر تیہ ضلالت اور جہالت مین سرگردان و پریشان تھے کہ اگر بالفرض کوئی پیمبری بلکہ خدائی کا بھی دعویٰ کرنے والا ہوتا تو اوسکو سچا سمجھتے اور اوسکے قول کی تصدیق اور اوسکی پیروی کرتے باوجود ان خیالات باطل اور عقاید لاطائل کے حالات شدّت اور ایام محنت و مصیبت مین خدا ہی کیطرف رجوع لاتے اور نذر و نیاز سے اور توسّل اوسکی درگاہ سے ڈھونڈھتے اور بعد حصول مقصود و کشائش ایفائے نذر بھی کرتے تھے مرنے کے بعد اور قبرون پر نذر و نیازین چڑھائی جاتین اور قربانی بھی گذرانی جاتین انمین سے بعض آدمی تیمور کی مصاحبت سے بھی ترقی کر کے بڑے مرتبہ پر پہونچتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تیمور نے اپنے لشکریون مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ ہوا تیمور کیطرف سے موںھ پھیر لیا اور اوسکی طرف دیکھکر آداب شاہی بجا نہ لایا تیمور نے آہستہ سے کہا کہ کوئی ہے کہ بے ادب کا سر اوڑا دے بس اتنا ہی کہکر وہ چپ رہا ایک شخص نے جسکا نام دولہ تیمور تھا یہ کلام اوسکی زبان سے فوراً شمشیر آبدار سے سر اوسکا جدا کر کے تیمور کے پاس لے گیا یہ آدمی تیمور کے سردارون مین سے بڑا بیرحم ظالم سنگدل تھا ارحم الراحمین نے رحمت اور رافت اوس کے دل مین ذرا بھی پیدا نہ کی تھی خلاصہ جب یہ شخص اوس بیچارے بیگناہ کا سر لیکر تیمور کے پاس گیا تو اوسنے متعجب ہو کر اوس سے پوچھا کہ یہ کسکا سر تو کاٹ لایا ہے اور یہ کیا حرکت ناشائستہ ہے جسکا تو مرتکب ہوا ہے تو اوسنے عرض کی کہ حضور یہ اوسکا سر ہے جسکے کاٹنے کا آپنے اشارا فرمایا اس امر سے اگرچہ اوسنے بظاہر اپنی نارضامندی ظاہر کی مگر باطن مین خوش ہوا کہ لوگ میرے ادنیٰ حکم کی تعمیل فرض سمجھکر بجا لاتے ہین اور کچھ پس و پیش نہین کرتے اوسکے لشکر مین عالم فاضل شاعر ادیب دانشمند ظریف اور طبیب بھی بہت تھے جنکو ہر اک علم مین دستگاہ وافی اور مداخلت کافی تھی اور اوسکی مجلس مین مذاکرہ اور مباحثہ مذہبی اکثر ہوا کرتا اور ہر ایک علم کا عالم مدقق جو درجہ اجتہاد کو پہونچا تھا بلکہ اوس سے بھی پایہ اعلیٰ رکھتا تھا ہمیشہ اوسکے دربار مین موجود رہتا بعض انمین اہل تصوّف بھی تھے جو مضامین احیاء العلوم وغیرہ کتب تصوف کے اوسکے سامنے بیان کرتے خود بھی نہایت رحیم و کریم تھے اور لوگونکو بھی باہمدیگر رحمت اور شفقت کرنے

ت کیا کرتے اور ایسے بھی کہ باوجود علم و فضل کے بہت ہی سنگدل بدخو مردم آزار تھے جنکے افعال جاہلون
جیسے اور اعمال بے دینون کے سے اونکی تیغ زبان کا اثر بندگان خدا کے دلونپر تیغ فولادی سے بڑھکر اور
کا ضرر اہل اسلام کے مال و جانپر نہیب و تاراج لشکر چنگیز خان سے زیادہ تر تھا قرآن اور حدیث پڑھتے اور
دو کو اونپر عمل کرنے سے معاف اور معذور رکھتے تھے اور طریقہ انیقہ شریعت غرا سے کوسون دور بھاگتے تھے
کوئی مسلمان دیندار بسبب قضا و قدر اونکے پنجہ مین پھنس جاتا تو باوجود اس علم و فضل اور ہمہ دانی کے کتاب
ترسی اور دینداری کی طاق نسیان پر رکھکر اوسکے ساتھ وہ معاملہ کرتے کہ کوئی کافر حربی بھی نہ کرے اور
بہایت جبر و تعدی اور انواع تشدد و ایذا رسانی سے روپیا پیسا جو اوسنے اپنے ایام زندگی مین کمال محنت
اور جانفشانی سے حاصل کیا تھا نکلواتے اور اوسکا مال ہضم کرنے کے واسطے طرح طرحکے حیلے پیدا کرتے اور
اوسپر کفر و زندقہ یا جرم بغاوت رکھکر کتاب مکر و فن اور فتاوی ظلم و محن سے مسایل بقیاس استخراج اور
استنباط کرکے اوسکے مال و متاع پر دست تصرف دراز کرتے وہ بیچارہ اگر لاکھ فریاد و زاری اور صدہا طرح سے
[illegible] و انکساری کرتا کچھ سودمند نہ ہوتا نہ خدا کا واسطہ دینا اونکو بر سر رحم لاتا نہ رسول کی شفاعت کی امید اونکو
بدخلق ا[illegible] فعل قبیح سے باز رکھتی نہ کسی کی سعی و سفارش اونکے نزدیک مقبول ہوتی بلکہ اوسکے واویلا اور فریاد و فغان
زمانہ کی حتے اور زیادہ تر اوسکو اذیت دیتے تھے اور اشعار ہزل آمیز پڑھکر اوسکو ٹھٹھون مین اوڑاتے اوس بیچارے
جاتی بلا[illegible]م کا آتش غم و غصہ سے دل جلتا تھا اونکے لبونپر خندۂ دندان نما ہوتا تھا لوگون کے دکھانے کے لیئے وعظ
نام کا[illegible] تھے اور اپنی خداترسی اور تقدس و تقوی لوگون کے دلون مین ثابت کرنے کے واسطے اشک حسرت و قطرات
[illegible] بہت سے چمنستان سخن کو پانی دیتے تھے مشہور ہے کہ دمشق مین ایک دولتمند مالدار کے گھر مین کہ وہ شخص عجم کا
[illegible] اور بڑا مالدار تھا یہ گھس گئے تو اوس قصر عالی کو اسباب زینت و آرایش خانہ اور نفیس اور نادر چیزون
[illegible] بہا مال و اسباب و رخت خانہ سے پُر اور بھرا ہوا پایا یہ شکوہ ظاہری بنظر سرسری دیکھکر اوس مکان مین
[illegible] وہ خرہی دولت ہونے کا اونکو یقین ہو گیا تو اونھون نے صاحب خانہ یعنے اوس گھر کے مالک کو پکڑ کر ایک رسی
[illegible] باندھ دیا اور اوسپر بڑا تشدد اور عذاب کرنا شروع کیا یہانتک کہ اوسکے دونو پاؤن باندھکر سر کے بل اوندھا
[illegible] کا دیا اور اس زور و ظلم کے ساتھ جسقدر اوسکے پاس مال و دولت تھی سب نکلوالی اور اوسکی عورتین بہوئین
[illegible] بیان پردہ نشینون کو بے پردہ کرکے چادر عصمت مین اون کے چاک عصیان لگایا کھانے پینے کی چیزون
[illegible] سے جو اونکے ہاتھ آیا بلا تکلف وہیں اونھون نے تصرف کرکے اوس مکان کو خوان یغما بنایا اُسکے مکان مین
[illegible] نے پینے کی چیزین اقسام فواکہات خشک و تر و انواع شیرینی ہائے خوش مزہ و معنبر و حلویات و مربیات کہ
[illegible] ہی جنت کا ذایقہ مذاق آرزوئے شایقین مین جنکی کہانی سے یاد آتا تھا خاص اپنی ملک سمجھکر اُس بیچارے

صاحب خانہ کو دکھا دکھا کر کھاتے تھے اور اوسکو محروم رکھتے تھے صاحب خانہ بندھا ہوا اون حر
کی دست درازی نگاہ حسرت سے دیکھتا اور خون کے گھونٹ پیتا تھا اِدھر جام شراب ارغوانی کا د
تھا اور وہ مسکین شدت جوع وعطش سے واویلا واو بیداد مچا رہا تھا اگر پانی اوسے پینے کو دیا بھی تو گ
جو کھانے کو دیا تو نمک کی کانجی اوسمین بھی راکھ ملی ہوئی حالانکہ اونمین دو چار عالم فاضل بھی تھے کہ عبا
وتقویٰ اونکا مشہور تھا اور بظاہر مسکرات اور محرمات سے مجتنب اور دور رہتے اونکا یہ حال ہے تو اُمرا
اخلاق اور عادات جیسے کچھ تھے اوسپر سے اوسکا قیاس ہو سکتا ہے **شعر** زہد سے شیخ کے ہے دل
وعظ بند اوسکا اور وہ ذکر جحیم ؛ نہین پیتا ہے ظرف سیم مین آب ؛ پر چراگے جو پائے ایک جو سیم ؛ اوس
مین ایک طاق مین اون لوگون نے ایک جام بلورین زعفرانی رنگ کا دیکھا تو اُسکو ایک شخص اوٹھا لایا اور اُ
بقدر ذائقہ شکر ڈالکر شراب ریحانی سے بھر دیا اور باہم پینے اور بدمستی کرنے لگے جب نشہ سے دماغ اون کا
ہوا تو صاحب خانہ کیطرف متوجہ ہوئے اور اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرنا شروع کیا وہ غریب بندھا ہوا او
خرابی اور ہتک حرمت کا تماشا دیکھا کرتا اور اون کو کچھ جواب نہ دیتا تھا پھر اونھون نے اوسپر مہر بانی
تلطف فرماکر اون کے کھانے پینے کی چیزون مین سے اوسکو بھی کچھ دیا اور کہا کہ ہان کھا و مال موذی نصیبِ
اوسکے لشکر مین بہت سی عورتین بھی ایسی تھین کہ صف جنگاہ مین دلیران لشکر کے ساتھ حملہ ہائے مردانہ
شجاعت و مردانگی دیتین تھین بلکہ مردونسے زیادہ کارہائے نمایان اونسے وقوع مین آتے تھے جو باعث استعجا
اور تحیر شجاعان عرب اور عجم ہوتے تیغ وسنان وخنجر وکمان سے ایسی جنگ کرتی تھین کہ لشکر غنیم کی صفین
ہو جاتین لشکر مین کسی سردار یا سپاہی کی عورتون مین سے کوئی حاملہ عورت ہمراہ ہوتی اور راہ مین اگر اوسک
حمل کا اتفاق ہوتا یعنے دردزہ شروع ہوتا تو وہ رستے سے اک طرف کو کترا جاتی اور اپنی سواری سے نا
وضع حمل کرتی اور فوراً اوس بچہ کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر اپنے مرکب پر سوار ہو کر جلدی سے اپنے لوگون
مل جاتی اوسکی فوج مین بہت سے ایسے آدمی تھے کہ سفر ہی مین پیدا ہوئے اور سفر ہی مین اونھون نے
پائی اور جوان ہوئے اور سفر ہی مین اونکے شادی بیاہ ہوئے اور اونکو بھی اولاد پیدا ہوئی مگر اونھون نے
وطن کے لوگون کی صورت نہین دیکھی زاہد عابد علما اور صلحی بھی ایسے اوسکے ملازم رکاب تھے کہ ہمیشہ اع
اور حسنات و خیرات و مبرات اونسے ظہور مین آیا کرتے اور کبھی ورد و وظیفہ اور نوافل اون کی قضا نہ
چہ جائیکہ سنن یا فرائض مظلومون کی مدد کرنا اور دل ریشون کے زخم پر مرہم مرحمت رکھنا اونکی عادت
آتش ظلم وبدعت پر حتی الوسع آب رافت ومساعی جمیلہ چھڑکنا اونکی جبلت اگرچہ وہ بعقل وتدبیر ہو یا بمکر
مفلس دردمندون کا شربت دینار سے مداوا کرنا اون کا دستور تھا اور ستم رسیدگان بیکس کی فریاد